

لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يطوا عليهم ايته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة  
 امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث  
 و آثار اور (۵۵۵) افادات رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

**المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ**  
 المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد ہفتم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت \_\_\_\_\_ (۵)

نام کتاب \_\_\_\_\_ المختارات الرضویة من الاحادیث النبویة والاثر العروية

عرفی نام \_\_\_\_\_ جامع الاحادیث جلد ہفتم

افادات \_\_\_\_\_ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز

ترتیب و تخریج \_\_\_\_\_ مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ \_\_\_\_\_ مولانا عبدالسلام صاحب رضوی، مولانا صغیر اختر صاحب مصباحی

کمپوزر \_\_\_\_\_ مولوی محمد زاہد علی بریلوی مولوی محمد عبدالوحید بریلوی، حافظ محمد قمر بریلوی

محمد منیف رضا بریلوی، محمد عقیف رضا بریلوی، محمد نظیف رضا بریلوی، محمد توقیف رضا بریلوی،

تعداد \_\_\_\_\_ (۱۰۰۰)

سن اشاعت \_\_\_\_\_ ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء

## تقسیم کار

کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵، میا محل جامع مسجد دہلی - ۶

ملنے کے پتے

☆ رضا اکیڈمی ۲۶ کا مبیکر اسٹریٹ - ممبئی - ۳

☆ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات

☆ نیو سنو ربک یجنسی محمد علی روڈ بھنڈی بازار - ممبئی - ۳

☆ فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ میا محل جامع مسجد دہلی - ۶

☆ ا علی حضرت دار الکتب ۱۲۸ اسلامیہ مارکیٹ نو محلہ بریلی شریف



باسمہ تعالیٰ

## عرضِ ناشر

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے حمایت حق اور سرکوبیِ باطل کیلئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ان کی تجلیاں و تابناکیاں آج بھی تاریخ کے سینے میں درخشاں ہیں۔ آپ نے نوکِ قلم سے علم و فضل کا سیل رواں جاری فرمایا، چنانچہ ایک ہزار سے زائد عظیم الشان تصانیف ان کے گرانمایہ فضل و کمال کا بین ثبوت ہیں جس کے لئے ہر دل ہوشمند ان کا شکر گزار اور ہر زبان حق گو ان کی مدح سرا ہے۔ مگر کیا کہئے:

ع ہنرِ پنجمِ عداوت بزرگ تر ہے ست۔

اس کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے مولانا ابوالحسن ندوی دیوبندی، اعلیٰ حضرت کی تعریف کے ساتھ ساتھ تنقیص کا بے ہنگام پوند لگانے سے نہیں چو کے اور معلوم نہیں کس جنون میں پکارا ٹھے۔ قلیل البضاعة فی الحدیث والتفسیر (امام احمد رضا کے پاس علم حدیث و تفسیر کا سرمایہ قلیل تھا)۔ ارباب فکر و نظر سمجھتے ہیں کہ اس بے تکی تنقید اور متعصبانہ منطق نے مولانا ندوی جیسے شخص (جن کو اعتدال پسند اور کشادہ ذہن دانشور و عالم کہا جاتا ہے) کے اعتبار قلم کو کس قدر مجروح و مطعون کیا ہے؟

مولانا ندوی کے اس خلاف واقعہ شکوفہ کا تعاقب برابر کیا گیا ہے اور ہمارے محققین و مبصرین ہر گام و مقام پر اس کا مسکت اور دندان شکن جواب دیتے رہے لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ اس باطل خیال کے بطلان کے لئے آپ کی تصنیفات میں احادیث کا جو گراں قدر سرمایہ موجود ہے اس کو منصوبہ بند طریقہ سے منظر عام پر لایا جائے۔

خدائے پاک بحر العلوم مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ اعظمی کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے کہ آپ نے اس ضرورت کا احساس کیا اور اس عظیم کام کے لئے فاضل جلیل حضرت علامہ محمد حنیف خاں صاحب رضوی پرنسپل جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف کا انتخاب فرمایا۔

حضرت مولانا المکرم نے اس کام کو باقاعدہ بتاریخ ۲۴ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۵ جون ۱۹۹۳ء بروز جمعہ مبارکہ شروع فرمایا، مگر تدریسی و تنظیمی مصروفیات کے سبب کام زیادہ تیز رفتار میں نہ ہوسکا۔ تاہم عزم محکم کی برکت سے یہ عظیم الشان کام پایہ تکمیل کو پہنچ ہی گیا اور بتاریخ ۲۵ رمضان المبارک

۱۴۲۱ھ مطابق ۲۲ دسمبر ۲۰۰۰ء بروز جمعہ الوداع جامع الاحادیث کی چھ جلدیں مکمل ہوئیں اور پھر الحمد للہ زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منصہ شہود پر بھی آ گئیں۔ ناشر مسلک اعلیٰ حضرت مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب کے اہتمام میں برکات رضا پور بندر سے شائع ہوئیں۔ کتاب کی اہمیت کا انداز اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو گیا اور دوسرا ایڈیشن پاکستان سے شائع ہوا جو قریب بہ اختتام ہے۔ مگر اس مجموعہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی بعض تصانیف (انباء الحی، المستند المعتمد اور فوز مبین وغیرہ) کی احادیث جمع نہیں کی جاسکی تھیں، نیز کتاب التفسیر بھی باقی تھی۔ چھ جلدوں کی اشاعت کے بعد بعض مقتدر شخصیات کا مشورہ اور خصوصاً حضرت امین ملت زیب سجادہ خانقاہ مارہرہ مطہرہ کا حکم ہوا کہ باقی کام بھی مکمل ہو جائے۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحب قبلہ نے پھر انتہائی جدوجہد فرمائی اور بحمدہ اللہ تعالیٰ ان بقیہ احادیث کا مجموعہ جلد ششم کی شکل میں اور کتاب التفسیر تین جلدوں میں مکمل ہو کر ”تک عشرۃ کاملہ“ کی عملی تفسیر بن کر دس جلدوں میں آپکے سامنے ہے۔

یہ دس جلدوں پر مشتمل مکمل سیٹ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف، کتب خانہ امجدیہ دہلی کی شرکت سے چھاپ رہی ہے۔ اراکین اکیڈمی تہہ دل سے حضرت علامہ محمد حنیف خاں صاحب قبلہ مدظلہ کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے یہ عظیم کارنامہ انجام دیکر اکیڈمی کو اس کی اشاعت کی عظیم خدمت انجام دینے کا موقع فراہم فرمایا۔ خدائے کریم حضرت مولانا موصوف کی عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور دونوں جہان میں بہتر سے بہتر صلہ نصیب فرمائے۔

ہم انتہائی ممنون و مشکور ہیں مخیر قوم و ملت، رفیق اہل سنت محترم الحاج رفیق احمد صاحب برکاتی کے جن کی بے دریغ نوازش سے اکیڈمی یہ عظیم اشاعتی خدمت انجام دینے میں کامیاب ہوئی ہے۔ ان کے علاوہ فاضل گرامی حضرت علامہ مولانا محمد ایوب صاحب سنبھلی، مبلغ دین و ملت حضرت مولانا محمد اقبال صاحب اور فاضل جلیل حضرت مولانا نظام الدین صاحب گجراتی کی معرفت بھی بعض مخلصین نے تعاون فرما کر اراکین کے عزم و حوصلہ کو جلا بخشی۔ ہم بارگاہ خداوندی میں دست بدعا ہیں کہ رب کریم ان حضرات کو دارین کی سعادت سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

صغیر اختر مصباحی عبد السلام رضوی

۱۵ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ

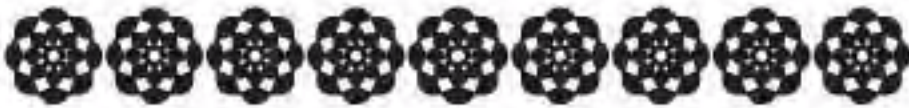
امام احمد رضا اکیڈمی صالح نگر بریلی شریف

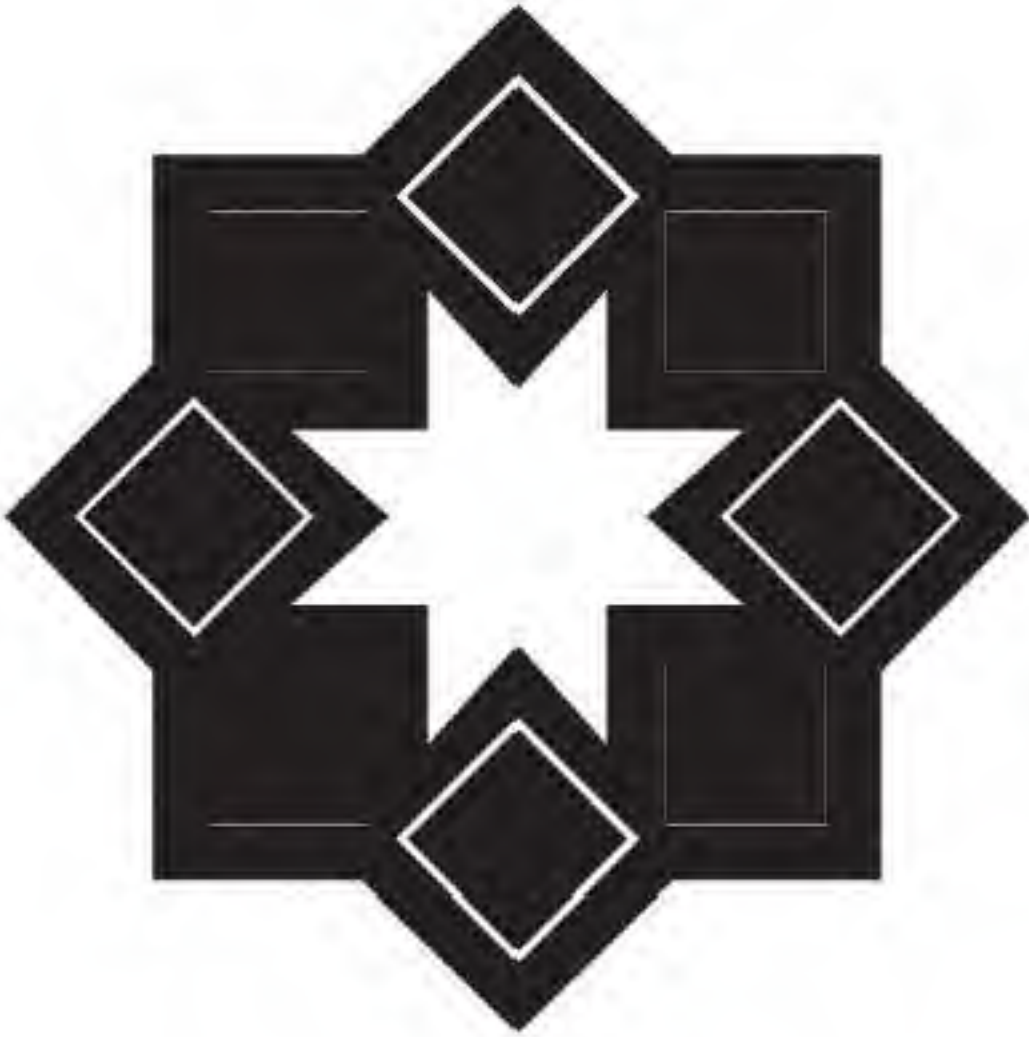
بروز جمعہ مبارکہ





# کتاب الہی







بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمده ونصلي على رسوله الكريم  
اما بعد

## ایمان و اسلام

۳۶۶۴۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ذات يوم اذطلع علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه وقال يا محمد اخبرني عن الاسلام، قال: الا سلام ان تشهدان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلوة وتوتى الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا، قال: صدقت، فعجبنا له يسئله ويصدقه، قال: فاخبرني عن الايمان، قال: ان تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره، قال: صدقت، قال: فاخبرني عن الاحسان، قال: ان تعبد الله كأنك تراه، فان لم تكن تراه فانه يراك، قال: فاخبرني عن الساعة، قال: ما المسئول عنها با علم من السائل، قال: فاخبرني عن اما راتها، قال: ان تلد الا مة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعا الشاة يتطاولون في النبيا، قال: ثم انطلق فلبث مليا ثم قال لى يا عمر اتدرى من السائل قلت الله ورسوله اعلم قال فانه جبريل اتاكم يعلمكم دينكم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوئے جن کے کپڑے بہت سفید بال نہایت کالے تھے۔ نہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سفر کر کے آئے ہیں اور نہ ہم میں سے کوئی ان کو پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنے گھٹنے سرکار کے گھٹنوں سے ملا کر بیٹھ گئے اور اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لئے اور عرض کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور خانہ کعبہ کا حج کرو اگر وہاں تک پہنچنے کی قدرت ہو، سائل نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا، ہم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ سرکار سے پوچھتے بھی ہیں اور تصدیق بھی کرتے ہیں۔ عرض کیا: کہ مجھے ایمان کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کے دن پر یقین رکھو اور اچھی بری تقدیر کی تصدیق کرو۔ عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ عرض کیا: مجھے احسان کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرنا کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ سمجھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، عرض کی: قیامت کی خبر دیجئے۔ سرکار نے فرمایا: کہ جس سے پوچھ رہے ہو وہ قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ خبردار نہیں، عرض کیا: تو کچھ قیامت کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ فرمایا: لوٹدی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے بدن و ننگے پاؤں والے فقیروں، بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے، حضرت عمر فرماتے ہیں کہ پھر سائل چلے گئے، میں سرکار کے پاس کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ پھر سرکار نے مجھ سے فرمایا کہ اے عمر جانتے ہو یہ سائل کون تھے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں، فرمایا: یہ حضرت جبریل تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

اقول: سرکارِ دو عالم ﷺ نے اس حدیث پاک میں اجمالی طور پر مکمل دین اسلام کو بیان فرمادیا، اس میں دین کے اصول و فروع انتہائی جامع انداز میں اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرکار نے بیان فرمائے ہیں۔



اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ یہ تمام باتیں حضرت جبرئیل امین ہی کے سوال کے جواب میں بیان فرمائی گئی تھیں۔ نیز اس کو ام الحوامع بھی کہا گیا ہے اس لئے کہ یہ جملہ علوم کو شامل ہے۔

حضرت علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کی بابت فرمایا ہے کہ یہ حدیث تمام ظاہری و باطنی عبادات کو شامل ہے، خواہ اعتقادات ہوں یا عملیات، یہاں تک کہ جملہ علوم شرعیہ اسی کی جانب راجع اور اسی کے فروع ہیں اور یہ حدیث اصل اسلام ہے۔

علامہ قرطبی اور دیگر ائمہ حدیث نے اس کو ام الاحادیث اور ام السنۃ بھی فرمایا ہے اسی لئے امام بغوی نے مصابیح اور شرح السنۃ دونوں کتابوں کو اسی حدیث پاک سے شروع کیا ہے جیسے قرآن کریم سورہ فاتحہ سے شروع ہوا ہے۔ اور یہ ام الكتاب ہے۔

قال..... ذات یوم۔ رحمت عالم نور مجسم ﷺ کی یہ عادت کریمہ اور عام دستور تھا کہ صحابہ کرام کو اسلامی تعلیمات سے نوازتے رہتے تھے۔ سفر و حضر، شام و سحر، ہر وقت اور ہر جگہ سرکار کا یہ محبوب مشغلہ تھا۔ ساتھ ہی صحابہ کرام کی مقدس جماعت بھی شب و روز اسی تلاش و جستجو میں لگی رہتی تھی کہ کوئی دینی بات معلوم ہو جائے، لیکن یہ ادب کے مجسمے سرکار کی تعظیم و توقیر کا اس قدر لحاظ و پاس رکھتے تھے کہ اکثر و بیشتر اپنی زبان سے کچھ عرض نہیں کرتے کیوں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ

پیش خیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے

سرکار کی خدمت اقدس میں اس طرح خاموش و ساکت رہتے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں کہ کہیں کسی عضو یا سر کی حرکت سے پرواز نہ کر جائیں۔ اس حسن ادب کے ساتھ برابر حاضری کا شرف حاصل کرتے رہتے۔ لیکن سرکار کی نگاہ نبوت ان کے ارا دوں اور ان کی حاجتوں سے باخبر تھی۔ لہذا کوئی تا کام و نامراد نہیں جاتا۔

اسی طرح کا واقعہ اس وقت پیش آیا کہ تمام صحابہ کرام خاموشی کے عالم میں بارگاہ رسالت میں حاضر تھے، کسی کو سوال کرنے کی جرأت و ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

اذ طلع..... احد:۔ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے



ہیں کہ اچانک ایک شخص حاضر بارگاہ رسالت ہوئے۔ یعنی ہم نے ان کو کسی راستہ سے تشریف لاتے نہیں دیکھا، بلکہ اچانک وہ مجمع عام کے کنارے کھڑے نظر آئے۔ ان کی ہیئت و حالت بظاہر یہ تھی کہ وہ انتہائی سفید لباس میں ملبوس تھے، خوب کالے بال تھے۔ یٰ عنی صاف ستھرے لباس اور جوانی کے عالم میں وہ شہزادوں کی طرح معلوم ہو رہے تھے، ساتھ ہی یہ دونوں علامتیں اس بات کی کھلی شہادت تھیں کہ یہ کسی سفر سے نہیں آئے ہیں ورنہ لباس پر گرد ہوتی اور بال بھی غبار آلود ہوتے اور لباس کی سفیدی نیز بالوں کی سیاہی میں کچھ فرق ضرور آتا، اس لئے ہم نے ان دونوں چیزوں کے ذریعہ اندازہ لگایا کہ یہ مسافر نہیں ہیں۔

لیکن اب ہمارے سامنے یہ مشکل تھی کہ پھر یہ ہیں کون۔، ہم میں سے کوئی ان کو پہچانتا بھی نہیں تھا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مدینہ منورہ اور اس کے گرد و نواح کے باشندے بھی نہیں ہیں ورنہ ہم سے ان کو کوئی پہچانتا ہوتا۔ نیز یہ اس سے پہلے ہم سے کسی کی موجودگی میں بارگاہ رسالت میں حاضر بھی نہیں ہوئے تھے ورنہ ضرور کوئی پہچان لیتا۔ ہم اسی حیرت و استعجاب میں تھے کہ۔

حتی جلس ..... فخذیہ :۔ وہ سرکار کا اذن پاتے ہی ہم لوگوں کے درمیان سے گذر کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور اتنے قریب جا بیٹھے کہ نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں شریف سے اپنے گھٹنوں کو ملا دیا اور دونوں بیٹھ گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرکار ان کو خوب جانتے ہیں۔ اور واقعہ بھی یہی تھا جیسا کہ آئندہ مضمون حدیث سے ظاہر ہے۔ مزید قرب حاصل کرنے کی غرض سے اپنے دونوں ہاتھوں کو سرکار کے زانوئے اقدس پر رکھ دیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کمال ادب کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہاتھوں کو اپنی ہی رانوں پر رکھا ہو۔

وقال ..... سبیلًا . اب سرکار کو خطاب کرتے ہوئے عرض کیا: آپ مجھے اسلام کی تعلیم دیں۔ یٰ عنی ضروریات اسلام سے آگاہ فرمائیں تاکہ لوگ اس پر عمل کر کے فلاح پائیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کو معبود برحق جانو اور اس کی وحدانیت کی گواہی دو، اگر چہ تم نے اس ذات اقدس کو دیکھا نہیں ہے لیکن بغیر دیدار ہی اس کی گواہی دینا اسلام کا اہم ترین رکن ہے، ساتھ ہی اس بات کی گواہی دو کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، مخلوق کی نجات ان کی



اتباع پر موقوف ہے اور یہ جو پیغام خداوندی لیکر آئے ہیں وہ حق ہے، ان کی ہر بات کو بے چون و چرا تسلیم کرنا ہے۔

جب ان دو اہم شہادتوں سے فارغ ہو جاؤ تو جس خدا کا اقرار کیا ہے اس کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ خواہ وہ عبادت محض بدنی ہو یعنی نماز و روزہ یا محض مالی ہو یعنی زکوٰۃ یا بدنی و مالی کا مجموعہ ہو یعنی حج بیت اللہ اگر خانہ کعبہ پہنچنے کی قدرت و طاقت تمہارے اندر ہو اور یہ تمام چیزیں اللہ کے رسول کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہوں۔

**قال ..... صدقت:** جب سرکار نے اسلام کی حقیقت کو بیان فرما دیا تو سائل نے کہا آپ نے سچ فرمایا، ہم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتے ہیں اور خود ہی تصدیق بھی کرتے ہیں، جبکہ عموماً سائل معلومات حاصل کرنے کے لئے سوال کرتا ہے۔ نیز ان کا رویہ بھی بتا رہا تھا کہ ان کو اسلام کی حقیقت معلوم نہیں ہے جیسی تو ایک طالب علم کی طرح زانوئے ادب طے کرتے ہوئے سرکار کی خدمت میں مودبانہ طور پر بیٹھے تھے، بہر حال یہ بات ہمارے نزدیک تعجب خیز تھی بلکہ ہماری حیرت و استعجاب میں اور اضافہ ہو گیا۔ کیونکہ ہم پہلے سے ان کی آمد ہی کے سلسلہ میں متعجب تھے۔ اسلام کے بارے میں جواب حاصل کر کے ایمان کی حقیقت کے متعلق پوچھا کہ ایمان کی حقیقت سے مطلع فرمائیے۔ سرکار نے ایمان مجمل بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی وحدانیت پر یقین رکھو اس کے تمام فرشتوں کو مخلوق جانتے ہوئے معصوم عن الخطاء مانو اور ان کی تفضیلی تعداد کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سپرد کر دو، نیز اس نے جتنی کتابیں لوگوں کی رہنمائی کے لئے نازل فرمائیں ان سب کی تصدیق کرو اور جتنے انبیاء و مرسلین کو اس نے مبعوث فرمایا ان سب کی آمد پر عقیدہ رکھو، قیامت کے دن پر بھی ایمان لاؤ کہ ایک دن مخلوق کو فنا ہونا ہے اور پھر زندہ ہو کر خداوند قدوس کی بارگاہ میں تمام اولین و آخرین کو حاضر ہونا ہے اور وہاں ذرہ ذرہ کا حساب ہونا ہے۔

ان تمام عقائد کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری اور لازمی ہے کہ تم اس بات پر یقین رکھو کہ جو کچھ بھلائی برائی عالم میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تقدیر و تخلیق سے ہے، پروردگار عالم ان تمام چیزوں کو جو عالم میں ہونے والی تھیں ازل ہی میں جانتا تھا کہ فلاں موقع پر فلاں سے متعلق



ایسا ہونے والا ہے اور فلاں شخص عمل خیر یا عمل بد کرے گا، لہذا ویسا ہی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا۔ اس بات پر عقیدہ رکھنا انتہائی ضروری ہے، سائل نے پھر کہا آپ نے سچ فرمایا۔ واقعی ایمان انہیں چیزوں کا نام ہے۔

قال فاخبرنی..... یواک : مسائل کلامیہ اور احکام فقہیہ کے اجمالی بیان کے بعد سائل نے مسائل تصوف کے اصول کے بارے میں سوال کیا کہ سرکار مجھے احسان کے بارے میں مطلع فرمائیں۔ سرکار نے انتہائی جامع انداز میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس انداز میں کرو کہ گویا تم بارگاہ خداوند قدوس میں حاضر ہو اور اس کے دیدار سے مشرف ہو کر معراج کی سر بلندیوں سے سرفراز ہو رہے ہو۔ اور اگر تم اس بات پر قادر نہیں، یعنی اس طرح کا خشوع و خضوع پیدا نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا ضرور خیال کرو کہ پروردگار عالم تمہاری ہر نقل و حرکت سے واقف ہے۔ اس سے تمہارا کوئی فعل اور عالم کا کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔

ہر عبادت میں اگر تمہارا یہ ہی طریقہ ہوگا تو تم کو عبادت کی لذت حاصل ہوگی نیز تمہارا ظاہر و باطن نکھر کے صاف و ستھرا ہو جائے گا پھر تم معرفت خدا کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے قرب خداوندی کی منزلوں سے ہمکنار ہو جاؤ گے۔

قال ----- فی البیان :- سائل نے عرض کیا: سرکار اجمالی طور پر تو قیامت کا علم حاصل ہو گیا۔ لیکن اتنا اور فرمادیں کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ سرکار نے فرمایا: میں اور تم اس بارے میں خوب جانتے ہیں۔ نیز یہ اسرار الہیہ میں سے ہے۔ لہذا اس کو پوچھ کر لوگوں پر ظاہر نہ کرو بلکہ یہ پوشیدہ رکھنے کی چیز ہے، کیوں کہ قرآن کریم میں فرمادیا گیا ہے کہ قیامت تو اچانک آئے گی۔ یہاں اس موقع پر پوچھنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہے کیوں کہ اس موقع پر گزشتہ باتیں پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگوں پر ان چیزوں کا علم ظاہر ہو جائے، یہ جان لیں کہ احکام شریعت و اسرار شریعت یہ ہیں، تو ان کا بیان ہو چکا، لہذا اب حاجت نہیں۔

سائل نے عرض کیا کہ اگر قیامت کہ خبر دینا خلافت مصلحت ہے تو کچھ نشانیاں ہی بیان فرما دیجئے تاکہ ان کو دیکھ کر لوگوں کو عین الیقین کی دولت حاصل ہو جایا کرے اور ان کے ایمان و ایقان کی تقویت کا باعث ہو، سرکار نے ارشاد فرمایا کہ ایک نشانی یہ ہے کہ اولاد ماں باپ کی نا



فرمان ہوگی، بیٹا ماں کے ساتھ ایسا سلوک کریگا جیسے آقا لونڈی کے ساتھ کرتا ہے۔  
 دوسری نشانی یہ ہے کہ بھک مگے چروا ہے ذلیل و کمین لوگ شاندار محلوں میں عیش  
 کریں گے اور اپنی اس حالت پر اترائیں گے۔ تکبر و غرور سے اکڑے پھریں گے اور اپنی سابقہ  
 حالت کو یکسر فراموش کر دیں گے، دو نشانیاں ہی اس موقع پر کافی ہیں۔ انہی سے اندازہ لگالینا۔  
 قال ----- دینکم :- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
 سائل عام باتیں معلوم کرنے کے بعد تشریف لے گئے اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھے نظروں سے  
 غائب ہو گئے۔ میں سرکار کی خدمت میں تین دن حاضر ہا، سرکار نے مجھ سے تیسرے دن ارشاد  
 فرمایا: اے عمر! میں نے عرض کیا۔ لبيك يا رسول الله، تو سرکار نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے  
 ہو کہ وہ سائل کون تھے؟ میں نے عرض اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یعنی مجھے معلوم نہیں۔  
 البتہ فرمادیں تو معلوم ہو جائے گا۔ فرمایا: وہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

### کتاب اللہ ہر چیز کا بیان ہے

۳۶۶۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ قال: ان الله انزل هذا الكتاب  
 تبیاناً لكل شیء ولقد علمنا بعضاً مما بین لنا فی القرآن ثم تلا "ونزلنا علیک الكتاب  
 تبیاناً لكل شیء"۔

(انباء الحی ان کلامہ المصنوع تبیاناً لكل شیء ص ۲۲)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عز و جل نے یہ قرآن  
 نازل فرمایا ہر چیز کا بیان، اور بلاشبہ ہم نے قرآن میں بیان شدہ بعض چیزوں کو جان لیا۔ پھر  
 آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہر چیز کا روشن بیان۔  
 ۳۶۶۶۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: من اراد العلم فليثور

۳۶۶۵۔ التفسیر لابن جریر ۱۱۱/۷

۳۶۶۶۔ السنن لسعید بن منصور

۱۹۶۰

شعب الایمان للبیہقی



القرآن : فان فيه علم الاولين والآخرين۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیاناً لکل شیء ص ۲۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنے کا خواہش مند ہو وہ قرآن کے معانی میں غور و فکر سے کام لے، کہ اس میں اولین و آخرین کا علم ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات میں ان اندھوں کا کھلا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن تو چند حروف و اوراق پر مشتمل ہے اس میں ماکان وما یکون کے علوم کی وسعت کیسے ہو سکتی ہے۔  
بلاشبہ ان سرکشوں کا یہ قول مشرکین کے اس قول کی طرح جو انہوں نے بکا تھا کہ ایک معبود تمام عالم کے لئے کیسے ہو سکتا ہے۔

علامہ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ بردہ کی شرح میں فرماتے ہیں: ہر آیت کے ساتھ ہزار علم وہ ہیں جو سمجھے جاسکتے ہیں، اور جو سمجھ سے بالا ہیں وہ اس سے بھی زائد۔  
شرح عشرویٰ میں ہے کہ بعض اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرمایا: ہم نے قرآن کریم کے ہر حرف کے تحت چار لاکھ معانی پائے، اور جس حرف کے جو معنی ایک جگہ ہیں وہ دوسری جگہ نہیں۔

میزان الشریعۃ الکبریٰ میں امام شعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: میرے بھائی افضل الدین نے سورہ فاتحہ سے (۲۳۷۹۹۹) دولاکھ سینتالیس ہزار نو سو ننانوے علوم استخراج فرمائے۔ پھر ان سب کو بسم اللہ کی طرف راجع کیا اور پھر اس کی باء میں ان سب کو پوشیدہ مانا، حتیٰ کہ باء کے نقطہ میں بھی یہ تمام معانی ودیعت کئے گئے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک آدمی اس وقت تک مقام معرفت میں کامل نہیں ہو سکتا جب تک قرآن کے جس حرف تجہی سے چاہے تمام احکام اور جمیع مذاہب مجتہدین کا استخراج نہ کر سکے۔ آپ کے اس قول کی تائید امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس فرمان سے ہوتی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اگر میں چاہوں تو بسم اللہ کے باء کے نقطہ کے علوم سے اسی اونٹ بھر دوں۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیاناً لکل شیء ص ۲۳)

۳۶۶۷۔ عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: لو شئت لأوقرت سبعین بعیراً من تفسیر الفاتحة۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیاناً لکل شیء ص ۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بار کر دوں۔

۳۶۶۸۔ عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: لو تکلمت لکم فی تفسیر الفاتحة لحملت لکم سبعین وقرأ۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیاناً لکل شیء ص ۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں تمہارے لئے سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان کروں تو ستر اونٹوں کا بوجھ ہو جائے۔

۳۶۶۹۔ عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم: لو طويت لی وسادة لقلت فی الباء من بسم الله سبعین جملاً۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیاناً لکل شیء ص ۲۳)

۳۶۷۰۔ عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: لو شئت ان اوقر سبعین بعیراً من تفسیر القرآن لفعلت۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیاناً لکل شیء ص ۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: اگر میں تفسیر قرآن سے ستر

-----۳۶۶۷

۳۶۶۸۔ الیواقیت والحواهر الشعرانی الفصل الثالث

۳۶۶۹۔ المواہب اللدنیہ القسطلانی خطبة الكتاب

۳۶۷۰۔ مرقاة المفاتیح ۲۳۸



اونٹوں کا وزن کرنا چاہتا تو ایسا کرتا۔

۳۶۷۱۔ عن عبدالرحمن بن زید بن اسلم مولیٰ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فی قوله تعالیٰ ”ما فرطنا فی الكتاب من شیء“ قال : لم نغفل ما من شیء الا هو فی ذلك الكتاب۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون بتیاناً لکل شیء ص ۲۵)

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبدالرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت کریمہ ”ما فرطنا فی الكتاب من شیء“ کے بارے میں مروی ہے کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ کتاب اللہ میں ہر چیز کا بیان ہے۔ ۱۲م ۳۶۷۲۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من اراد علم الاولین والآخرین فلیثور القرآن۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون بتیاناً لکل شیء ص ۲۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اولین و آخرین کا علم حاصل کرنا چاہے وہ قرآن کریم کے معانی میں تحقیق و تفتیش کرے۔

۳۶۷۳۔ عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم وهو الفصل لیس بالهزل من ترکہ من جبار قصمه اللہ ومن اتب عنی الہدی فی غیرہ اضله اللہ وهو حبل اللہ المتین وهو الذکر الحکیم وهو الصراط المستقیم، هو

۳۶۷۱۔ الاتقان النوع الخامس والستون ۱۲۶/۲

۳۶۷۲۔

۳۶۷۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل القرآن ۱۱۱/۲

السنن للدارمی ۳۳۳۴

الذی لا یزیغ بہ الہواء ولا تلتبس بہ الالسنہ ولا تشبع منه العلماء ولا یخلق عن كثرة الرد ولا ینقضی عجائبہ، هو الذی لم تنتہ الحن اذا سمعته حتی قالوا انا ہہنا قرآنا عجباً یرہدی الی الرشد فامنا بہ من قال بہ صدق۔ ومن حمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعا الیہ ہدی الی صراط مستقیم نخذہا الیک یا عور!۔

(انباء الحی ص ۴۸)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن کریم) میں تم سے پہلے اور بعد کی خبریں ہیں، یہ قرآن تمہارے درمیان ایک حکم اور فیصل کی طرح ہے جو فیصلہ کرتا ہے۔ یہ کوئی ہنسی مذاق کی چیز نہیں۔ جو شخص اسے چھوڑے گا ہلاک و برباد ہوگا۔ جس نے اس کے سوا کہیں دوسری جگہ ہدایت تلاش کی تو اللہ تعالیٰ اسے گمراہ فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے جو حکمت سے بھرپور اور صراط مستقیم ہے۔ جسے نہ تو خواہشات ٹیڑھا کرتی ہیں اور نہ ہی اس سے زبانیں خلط ملط ہوئی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ بار بار دوہرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اور اسکے عجائب ختم ہونے والے نہیں۔ جنات نے اس کو سن کر بلا توقف کہا کہ ہم نے نہایت عجیب و غریب قرآن سنا جو ہدایت کی طرف لے جانے والا ہے۔ لہذا ہم اس پر ایمان لے آئے۔ جس نے اس کے مطابق قول کیا سچ کہا، اور جس نے اس پر عمل کیا ثواب کا مستحق قرار پایا۔ اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا درست کیا، اور جس نے اس کی طرف بلایا سیدھے راستے کی طرف بلایا گیا۔ اے عور! اسے مضبوطی سے تھام لو۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقات میں فرماتے ہیں: علماء اس سے سیر نہیں ہوتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی حقیقت کی ایسی حد تک رسائی نہیں پاتے جہاں پہونچکر طلب سے باز رہیں، بلکہ جب کسی حقیقت پر اطلاع پاتے ہیں تو ان کے شوق میں پہلے سے اضافہ ہوتا ہے، تو اس طرح نہ وہ سیر ہوتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں۔ اور قرآن کریم کے عجائب ختم نہیں ہوتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے وہ غرائب جن سے تعجب ہوتا ہے وہ منتہی نہیں ہوتے،



کیونکہ عجائب کا ظہور غیر متناہی ہے۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون بتیاناً لکل شیء ص ۲۸)

۳۶۷۴۔ عن عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان القرآن ذو

شجوز وفنون و ظہور و بطون لا تنقضی عجائبہ ولا تبلغ عایتہ۔ انباء الحی ص ۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کریم میں بہت سے علوم و فنون ہیں، اور اس کے کچھ معانی ظاہر اور کچھ پوشیدہ ہیں۔ اس کے عجائب ختم ہونے والے نہیں اور نہ ان کی انتہا تک رسائی ممکن۔

۳۶۷۵۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ضمنی الیہ رسول

اللہ ﷺ وقال : اللهم علمہ الكتاب۔ (انباء الحی ص ۳۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود مجھے گلے لگایا اور دعا کی اے اللہ! اسے کتاب کا علم عطا فرما۔

۳۶۷۶۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لو ضاع لی عقل

بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ۔ انباء الحی ص ۳۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر

۳۶۷۴۔ ----

☆ ۲۹/۱ الجامع الصحيح للبخاری

☆ ۳۸۲۴ الجامع للترمذی

☆ ۵۹۲/۱ المسند لاحمد بن حنبل مجمع الزوائد للہیثمی ۲۵۶/۹

☆ ۹۸۱۶ جمع الحوامع للسيوطی کنز العمال للمتقی ۳۳۶۵۷

☆ ۱۴۶/۱۴ شرح السنة للبخاری البدایة والنہایة لابن کثیر ۱۲۱/۸

☆ ۲۷۲/۱ العلل المتناہیة تذکرة الموضوعات للفتنی ۱۰۰

۳۶۷۶۔ اتحاف السادة للزبیدی الباب الرابع فی تفسیر القرآن وتفسیرہ بالرئی

میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں اس کو کتاب اللہ میں پالوں۔

۳۶۷۷۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال :

سلونی قبل ان تفقدونی فانی لا اسئل عن شیء دون العرش الا اخبرت عنه ۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیاناً لکل شیء ص ۳۵)

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے

فرمایا: میرے وصال سے پہلے مجھ سے جو چاہو معلوم کرو، کہ عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں تم مجھ سے سوال کرو گے میں اس کی خبر دوں گا۔

۳۶۷۸۔ عن ابی الطفیل عامر بن واثلة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : شهدت علی

بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یخطب فقال فی خطبته ! سلونی فواللہ

لا تسئلونی عن شیء یکون الی یوم القیمة الا حدثتکم به ۔ (انباء الحی ص ۳۵)

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی مجلس وعظ میں حاضر تھا، آپ نے

اپنے خطبہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو معلوم کرو، قسم بخدا تم مجھ سے قیامت تک ہونے والی جن

چیزوں کے بارے میں سوال کرو گے میں اس کو بیان کروں گا۔

۳۶۷۹۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لو ان علم عمر

یوضع فی کفة ووضع علم احياء الارض فی کفة لرجح علم عمر بعلمهم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر امیر المؤمنین حضرت

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلے میں رکھا جائے اور روئے زمین کے

تمام انسانوں کا دوسرے پلے میں تو آپ کا علم سب پر بھاری ہو۔

۳۶۷۷۔ کنز العمال للمعتقی ۳۶۵۰۲

۳۶۷۸۔ کنز العمال للمعتقی ۴۷۴۰ ۵۶۵/۲

-----۳۶۷۹



۳۶۸۰۔ عن امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کا یقول :  
 وددت انی شعرة فی صدر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ انباء الحی ص ۳۵  
 امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے : کاش میں  
 امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ کا ایک بال ہوتا۔  
 امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں  
 ائمة اللغات میں فرمایا کہ قرآن کے تمام علوم کا احاطہ نہیں کر سکتے کہ شہر جائیں اور غور  
 و فکر چھوڑ دیں۔ اور اسکے معانی و معارف بھی منتہی نہیں ہوتے۔ امام قاضی عیاض شفا میں وجوہ  
 اعجاز قرآن کے شروع میں فرماتے ہیں : قرآن کریم کے ہر لفظ کے تحت بہت جملے، کثیر فصول اور  
 علوم زواہر ہیں، دوادین ان معانی سے بھرے ہوئے ہیں جو معنی مستفاد ہوئے۔  
 ملا علی قاری علوم زواہر کی تشریح میں حضرت ابن عباس کا یہ قول پیش فرماتے ہیں۔

جميع العلم في القرآن لكن

تقاصر عنه افهام الرجال

قرآن کریم میں تمام علوم ہیں۔ لیکن لوگ ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔  
 علامہ خفاجی نے فرمایا : جب بعض معانی سے کتابیں بھر گئیں تو کل کا حصر و احاطہ نہ ممکن  
 ہے اور نہ کوئی کتاب اسکا احاطہ کر سکتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قل لو كان البحر مداد الكلمات ربى لنفد البحر قبل ان تنفد كلمات ربى۔

تفسیر نیشاپوری میں ہے : کہ اس آیت میں قرآن کے کمال حال پر تنبیہ ہے۔

اقول : مجھے یہاں لفظ حال پسند نہیں۔ کہ قرآن صفت قدیمہ ہے اور تحول و انتقال سے

منزہ ہے۔ یہاں پر کمال وصف قرآن کریم کہنا مناسب تھا۔

اتقان میں ہے : امام ابن دنیا فرماتے ہیں کہ علوم قرآن اور ان سے جو مستنبط و مستفاد

ہو وہ ایسا سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں۔

امام شعرانی طبقات کبری میں سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احوال میں بیان فرماتے ہیں: کہ آپ فرماتے تھے:

تمام متکلمین، مفسرین، اور مؤولین علم توحید و تفسیر میں قرآن کریم کے ایک حرف کے ادراک میں بھی ایک فیصد معنی کی تہہ تک نہ پہنچ سکے۔

سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ حدیقہ ندیہ میں فتوحات مکیہ سے نقل فرماتے ہیں:

جب اولیائے کرام ترقی فرماتے ہیں تو ان کے وصول کی غایت و نہایت اسمائے الہیہ ہوتے ہیں، جب وہ وہاں تک ترقی فرماتے ہیں تو ان پر علوم و انوار کی بارش ہوتی ہے۔ اور یہ بقدر استعداد ان علوم و معارف کی معرفت و سمجھ ہے جس کو رسول اللہ ﷺ لے کر تشریف لائے۔

الیواقیت و الجواہر میں ہے کہ شیخ ابن عربی فرماتے ہیں: میں اپنی تقریر و تحریر میں قرآن کریم سے استفادہ کرتا ہوں، مجھے علم کی کنجیاں عطا ہوئیں تو میں ہر علم میں اسی قرآن سے استفادہ کرتا ہوں۔

(انباء الحی ان کلامہ المصنوع بتیاناً لکل شیء ص ۳۱)

۱۶۸۱۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یكون الرجل فقیہا کل الفقہ حتی یری للقرآن وجوها کثیرة۔

(انباء الحی ص ۴۲)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اس وقت تک کامل فقیہ نہیں ہو سکتا جب تک قرآن کریم کے معانی میں مختلف جہتوں سے غور نہ کرے۔

۳۶۸۲۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لا یفقہ الرجل کل الفقہ حتی یجعل للقرآن وجوها۔

(انباء الحی ص ۴۲)

۳۶۸۱۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم

۲۳۸

۳۶۸۲۔ مرقات المفاتیح



حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی کامل فقیہ اسی وقت ہوتا ہے جب قرآن حکیم کے معانی میں متعدد وجوہ سے غور کرے۔

۳۶۸۳۔ عن مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ”وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم“ انا ممن یعلم تاویلہ۔  
(انباء الحی ص ۴۹)

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: آیات متشابہات کے معانی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور راسخ فی العلم جانتے ہیں اور میں ان میں سے ہوں جو لوگ اس تاویل سے باخبر ہیں۔

۳۶۸۴۔ عن الضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : الراسخون فی العلم یعلمون تاویلہ ، ولولم یعلموا تاویلہ لم یعلموا ناسخہ من منسوخہ ولا حلالہ من حرامہ ولا محکمہ من متشابہہ۔  
(انباء الحی ص ۴۹)

حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ راسخ فی العلم اس کی تاویل جانتے ہیں، اگر نہ جانیں تو پھر ناسخ و منسوخ، حلال و حرام اور محکم و متشابہ کی معرفت بھی نہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔

۳۶۸۵۔ عن عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبر فی العیدین ، فی الاول سبعا قبل القراءة وفی الآخرة خمساً قبل القراءة۔

حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدین میں تکبیریں کہیں، پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات، اور دوسری میں

۳۶۸۳۔ الاتقان للسيوطی ، النوع الثالث والاربعون۔

۳۶۸۴۔ الاتقان للسيوطی ، النوع الثالث والاربعون۔

-----۳۶۸۵

قرأت سے قبل پانچ۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی کا فرمان ہے کہ میں نے اس حدیث کے سلسلہ میں امام بخاری سے پوچھا تو

فرمایا:-

لیس فی هذا الباب اصح منه۔

ابن قنّان کتاب الوہم والایہام میں فرماتے ہیں کہ یہ قول تصحیح حدیث صریح

نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث اس باب کے زیادہ مشابہ اور ضعف میں اقل ہے۔

(انباء الحی ص ۵۰)

۳۶۸۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم: خفف عن داؤد القرآن فکان یامر بدواہ فتسرج فیکرأ القرآن

قبل ان تسرج دواہ۔ انباء الحی ص ۷۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے قرآن پڑھنا اتنا ہلکا کر دیا گیا تھا کہ آپ اپنی

سواری پر زین کسے کا حکم فرماتے اور قرآن پڑھنا شروع کرتے تو زین مکمل ہونے سے پہلے ختم

فرما لیتے۔

ملا علی قاری نے علامہ توریشی کا قول نقل کیا امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

کہ قرآن سے مراد یہاں زبور ہے۔ قرآن اس لئے کہا کہ بطور قرأت اس کا اعجاز

مقصود تھا۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کے لئے

چاہتا ہے زمانہ کو لپیٹ دیتا ہے جس طرح مکان کو ان کے لئے طے فرماتا ہے۔ یہ ایسی چیزیں



ہیں جن کا ادراک فضل الہی اور فیض ربانی سے ہی ممکن ہے۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں: اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ بطور خرق عادت ہوا، اب خواہ اس کو بسط زمان (زمانہ کو دور از کر دینا) سے تعبیر کرو، خواہ طی مکان (مکان کو لپیٹ دینے) سے قرار دو۔ پہلے معنی زیادہ ظاہر ہیں۔ اور یہ معنی ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب معراج مکمل طور پر حاصل ہوئے کہ اس میں طی مکان اور بسط زمان دونوں جمع ہوئے اور ایک آن سے بھی کم میں وہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔

اقول: واقعہ اسراء طی مکان کے قبیل سے نہیں ہے کہ اس میں مکان کی حیثیت وہی ہوگی جو لپیٹے ہوئے کپڑے کی ہوتی ہے اور اس کا حجم چھوٹا ہوتا ہے۔ اور شان اسراء کی کیفیت وہ ہے جس کو قرآن نے بیان فرمایا:

لنریہ من آیاتنا۔ انہ ہو السميع البصیر۔

لہذا اسراء میں بسط زمان ہی تھا۔ اور جب بسط زمان ہے تو پھر طی مکان کی حاجت ہی کیا کہ ایک ہی سے معنی حاصل۔

خاتم الحفاظ علامہ عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں: کہ بعض کے نزدیک قرآن سے مراد یہاں زبور ہے اور بعض نے تورات مراد لی۔ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ زبور شریف کل مواعظ پر مشتمل تھی، اور احکام بہر حال وہ تورات ہی سے لیتے تھے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں: کہ زبور شریف میں ایک سو پچاس سورتیں تھیں اور وہ سب مواعظ و ثنا پر مشتمل۔ ان میں حلال و حرام، فرائض و حدود کچھ نہیں تھے۔ بلکہ ان کے سلسلہ میں تورات پر اعتماد تھا۔

اقول: تورات مراد ہو تو معجزہ اور عظیم و جلیل ہوگا۔ کیونکہ معالم شریف میں ہے کہ ربیع بن انس نے فرمایا:

تورات جب نازل ہوئی تو وہ ستر اونٹوں کا بوجھ تھی۔ اس کا ایک جز ایک سال میں پڑھا جاتا۔ مکمل طور پر از اول تا آخر اس کو صرف چار حضرات انبیائے کرام ہی نے پڑھا۔ یعنی حضرت موسیٰ، حضرت یوشع، حضرت عزیر، حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

اعترض۔ اس تقدیر پر تو یہ لازم آیا کہ یہاں حضرت داؤد علیہ السلام کے واقعہ میں تورات مراد نہ ہو۔

جواب۔ علامہ خازن فرماتے ہیں: یہاں عدم قرأت سے مراد عدم حفظ ہے۔ یعنی زبانی صرف یہ ہی چار حضرات انبیائے کرام علیہم السلام پڑھتے تھے۔ اور حدیث میں کوئی ایسا جملہ نہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام اس کو زبانی پڑھتے تھے۔ بلکہ وہ اس کو دیکھ کر ازاول تا آخر اس تھوڑے وقت میں پڑھ لیتے۔

ملا علی قاری اس مقام پر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں یہ خرق عادت بطور کرامت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا ہوا کہ آپ سواری پر سوار ہونے کا قصد فرماتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے پھر مکمل مخارج حروف کی ادائیگی کے ساتھ اور معانی قرآن کو سمجھ کر پڑھتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھنے سے پہلے پورا قرآن کریم ختم فرما لیتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کہ مجھے جن الفاظ سے یہ واقعہ معلوم ہوا وہ یہ ہیں

۳۶۸۷۔ عن علیا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کان یبتدئ القرآن من ابتداء قصد رکوبہ مع تحقق المعانی وتفہم المعانی ویختتمہ حین وضع قدمہ فی رکابہ الثانی  
(انباء الحی ص ۷۸)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سواری پر سوار ہونے کے شروع سے قرآن کریم تلاوت شروع فرماتے، حروف کو مخارج کے ساتھ ادا فرماتے، معانی خوب سمجھتے جاتے ان تمام چیزوں کے باوجود دوسری رکاب میں قدم رکھنے تک پورا قرآن ختم فرما لیتے۔ ۱۲م



۳۶۸۸۔ انه رضى الله تعالى عنه كان يضع قدمه اليسرى فى الركاب ويشرع القرآن فلا تصل قدمه اليمنى الى الركاب الا وقد ختم القرآن ۔

آپ اپنا پایاں قدم رکاب میں رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع فرماتے، تو آپ کا داہنا قدم رکاب تک نہیں پہنچ پاتا کہ قرآن کریم ختم فرما لیتے۔ ۱۲م

۳۶۸۹۔ انه كان يختم القرآن من الملتزم الى الباب ۔

نیز آپ کے بارے میں مروی ہے کہ قرآن کریم ملتزم سے دروازہ کعبہ تک ختم فرما لیتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ہمیں ایسے شخص کے بارے میں بھی خبر پہنچی جو چار ختم قرآن رات میں کرتا اور چار دن میں۔

امام عینی قدس سرہ فرماتے ہیں: میں نے ایک حافظ شخص کو دیکھا کہ تین ختم نماز وتر میں کرتا، یعنی ہر رکعت میں ایک ختم۔

ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے

۳۶۹۰۔ عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله

-----۳۶۸۸

۳۶۸۹۔ اشعة اللمعات كتاب الفتن

☆ ۳۶۹۰۔ الجامع الصحيح للبخاری (۸)

☆ الصحيح لمسلم كتاب الايمان

☆ ۳۲۱/۱ المسند لاحمد بن حنبل شرح معانی الآثار للطحاوی ۴/۳۲۰

☆ ۶۴/۶ المعجم الكبير للطبرانی تاریخ دمشق لابن عساکر ۵/۱۶۷

☆ ۱۴۰/۱ المسند لابی عوانة السنن الكبرى للبيهقي ۹/۳۴۱

شرح معانی الآثار للطحاوی ۴/۳۲۰

تعالیٰ علیہ وسلم: یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بغیر حساب، ہم الذین لا یسترقون ولا یطیرون وعلی ربهم یتوکلون۔ انباء الحی ص ۹۲۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے جنت میں ستر ہزار بغیر حساب جائیں گے، یہ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ جنت منتر کے قائل ہوں گے اور نہ بدقالی کے۔ اور اپنے رب پر توکل رکھتے ہوں گے۔

۳۶۹۱۔ عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیدخلن من امتی الجنة سبعون الفا او سبعمائة الف متماسکین آخذاً بعضهم ببعض حتی یدخل اولهم وآخرهم، وجوہهم علی صورة القمر لیلة البدر۔ (انباء الحی ص ۹۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ستر ہزار۔ یا۔ سات سو ہزار جنت میں داخل ہوں گے، ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے یہاں تک کہ ان کے اول و آخر سب جنت میں داخل ہوں گے اس حال میں کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ ۱۲م

۳۶۹۲۔ عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ

۳۶۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری

الصحیح لمسلم کتاب الایمان

المسند لاحمد بن حنبل ۲۸۱/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷۵/۶

تاریخ دمشق لابن عساکر ۱۹۱/۴ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی ۴۰۷/۱۰

المسند لابی عوانہ ۱۴۱/۱ ☆ الترغیب والترہیب للمعذری ۴۹۹/۴

۳۶۹۲۔ الجامع للترمذی ۲۴۳۷

المسند لاحمد بن حنبل ۱۶/۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبہ ۴۷۱/۱۱



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقول: وعدنی ربی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا  
لاحساب علیہم ولاعذاب، مع کل الف سبعون الفا وثلاث حثیات من حثیات  
ربی۔ انباء الحی ص ۹۲

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر  
ہزار لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ نہ ان سے کسی طرح کا حساب ہوگا اور نہ ان پر عذاب،  
نیز ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے، اور تین مٹھیاں میرے رب کی طرف سے زائد۔

وفی الباب عن ابی سعید الزرقی و ابی سعد الخیر و ابی ایوب الانصاری  
وحذیفہ بن الیمان و ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعقبہ بن  
عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۳۶۹۳۔ عن ابی سعید الزرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ وعدنی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا  
بغیر حساب۔ ویشفع کل الف سبعین الفا ثم یحیی ربی ثلث حثیات بکفیه۔

انباء الحی ص ۹۳

حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار کو بغیر  
حساب جنت میں داخل فرمائے گا، اور ہر ایک ہزار کی جماعت ستر ہزار کی شفاعت کرے گی، پھر  
خداوند قدوس اپنے دست قدرت سے تین مٹھیاں لیکر داخل جنت فرمائے گا۔

۳۶۹۴۔ عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۳۶۹۳۔ مجمع الزوائد للہیثمی ۳۶۲/۱۰ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری ۴۱۸/۴

☆ ۸۲/۲ التفسیر لابن کثیر

۳۶۹۴۔ المسند لاحمد بن حنبل ۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی ۴۱۰/۱۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اعطیت سبعین الفا من امتی یدخلون الجنة بغير حساب ، وجوہہم کالقمر لیلۃ البدر وقلوبہم علی قلب رجل واحد فاستزدت فربی زادنی مع کل واحد سبعین الفا۔ انباء الحی ص ۹۳

امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ستر ہزار میری امت سے ایسے لوگ دیئے گئے جو بلا حساب جنت میں جائیں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کی طرح چمکتے ہوں گے اور وہ سب ایک دل ہوں گے۔ میں نے ان کی تعداد میں اضافہ کے لئے عرض کیا تو میرے رب نے یہاں تک اضافہ فرمادیا کہ ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔

۳۶۹۵۔ عن عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ربی تعالیٰ اعطانی سبعین الفا من امتی یدخلون الجنة بغير حساب ، قال عمر: یا رسول اللہ! ہلا استزدتہ قال: استزدتہ فاعطانی ہکذا وبسط باعہ۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے رب تبارک و تعالیٰ نے ستر ہزار ایسے امتی عطا فرمائے کہ وہ سب بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے، حضرت عمر فاروق اعظم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے انہیں کچھ زیادہ کیوں نہیں کرا لئے؟ فرمایا: میں نے اضافہ کے لئے عرض کیا تو مجھے اتنا عطا ہوا۔ اور حضور نے اپنی باہیں پھیلادیں۔ ۱۲م

۳۶۹۶۔ عن عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ

۳۶۹۵۔ المستند لاحمد بن حنبل ۱۹۷/۱ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی ۴۱۰/۱۰

التفسیر لابن کثیر ۷۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ۵۶۹/۱۰

کنز العمال للمعتقی ☆ ۳۲۱۰۵

۳۶۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۷۲۵۰ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ترجمہ عمر بن عمید



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وعدنی ربی ان یدخل من امتی الجنة سبعین الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون ولا یطیرون ویکتوون وعلی ربهم یتوکلون ، قلت : ای رب زدنی ، قال : لك بكل واحد من السبعین الفا سبعون الفا ، قلت : ای رب انهم لا یکملون قال : اذن نكملهم لك من الاعراب ۔

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری امت کے ستر ہزار کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ جنت منتظر کراتے ہیں نہ بدشگونی لیتے ہیں، اور نہ ہاتھ پاؤں گدواتے ہیں۔ اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں، میں نے بارگاہ رب تبارک و تعالیٰ میں عرض کیا: اے رب! اگر یہ تعداد ان لوگوں سے پوری نہ ہوئی تو؟۔ فرمایا: پھر میں اعرابی مسلمانوں سے اس تعداد کو مکمل فرما دوں گا۔ ۱۲م

۳۶۹۷۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یدخل من امتی سبعون الفا الجنة بغیر حساب ، فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ : سبعون الفا ، قال : نعم ، ومع کل واحد سبعون الفا ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ حضرت عمر فاروق اعظم نے عرض کیا: کل ستر ہزار، فرمایا: ہاں، اور ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔

۳۶۹۸۔ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان ربی عزوجل وعدنی من امتی سبعین الفا لا یحاسب مع کل الف سبعین الفا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ



علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کہ بیشک میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بغیر حساب اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار جنت میں جائیں گے۔

۳۶۹۹۔ عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج ذات یوم الیہم، فقال لہم: ان ربکم عزوجل خیرنی بین سبعین الفاً یدخلون الجنة عفوا بغیر حساب و بین الخبیثۃ عندہ لامتی، فقال لہ بعض اصحابہ: یا رسول اللہ! اینحبا ذلک ربک عزوجل؟ فدخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم خرج وهو یکبر، فقال: ان ربی عزوجل زادنی مع کل الف سبعین الفاً، والخبیثۃ عندہ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مجمع میں تشریف لائے اور ان سے فرمایا: بیشک تمہارے رب عزوجل نے مجھے یہ اختیار عطا فرمایا کہ ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں۔ یا میری امت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حضور پوشیدہ ہے، بعض صحابہ نے یہ سن کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اللہ عزوجل اس کو پوشیدہ رکھے گا؟ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو تکبیر پڑھی اور فرمایا: بیشک میرے رب عزوجل نے مجھے اس سے زیادہ عطا فرمایا کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار، اور معاملہ اب بھی اس کے حضور پوشیدہ ہی ہے۔ اور مجھے یہ اعزاز بخشا کہ میری امت کبھی بھوک نہ رہے گی اور نہ مغلوب ہوگی۔ مجھے کوثر عطا فرمایا کہ وہ جنت کی نہر ہے جو میرے حوض میں گرتی ہے، اور مجھے عزت، نصرت، اور رعب و دبدبہ عطا فرمایا کہ میری امت کے آگے ایک ماہ کی مسافت سے دوڑتا ہے، اور مجھے یہ اعزاز بھی بخشا کہ میں انبیائے کرام میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔ میرے لئے اور میری امت کے لئے مال غنیمت حلال فرمادیا، اور میرے لئے بہت سی ایسی چیزیں حلال فرمادیں جن کے بارے میں اگلوں کی امتوں پر سختی تھی۔ اور ہم پر کسی طرح کا حرج نہ رکھا



گیا۔ ۱۲م

۳۷۰۰۔ عن ابی سعد الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ربی عزوجل وعدنی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا بغير حساب ویشفع کل الف بسبعین الفا ثم یحیی ربی ثلاث حثیات بکفیه ، ان ذلک ان شاء اللہ تعالیٰ مستوعب مهاجرى امتی ویوفینى اللہ شیئاً من اعرابنا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ہر ہزار کا گروہ ستر ہزار کی شفاعت کرے گا۔ پھر میرا رب عزوجل تین مٹھیاں اپنے دست قدرت سے داخل فرمائے گا۔ بیشک یہ تعداد انشاء اللہ میری امت کے مہاجرین کو محیط ہوگی بلکہ اس کو اعرابی صحابہ سے پورا فرمائے گا۔

۳۷۰۱۔ عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : غاب عنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما فلم یخرج حتی ظننا انہ لن یموت فخرج فلما خرج سجد سجدة فظننا ان نفسہ قد قبضت منها ، فلما رفع رأسہ قال : ان ربی تبارک وتعالیٰ استشارنی فی امتی ماذا افعل بہم ؟ فقلت : ماشئت ای رب ، ہم خلقک وعبادک ، فاستشارنی الثانیۃ ، من امتی فقلت لہ كذلك ، فقال : لا احزنک فی امتک یا محمد ، وبشرنی ان اول من یدخل الجنة من امتی سبعون الفاً مع کل سبعون الفاً ، لیس علیہم حساب ، ثم ارسل الی فقال : ادع تجب و سل تعط ، فقلت لرسولہ : او معطى ربی سؤلی ؟ فقال : ما ارسلنی الیک الا لیعطیک ، ولقد اعطانی ربی عزوجل ولا فخر ، وغفر لی ما تقدم من ذنبی وما تاخر وانا امشی حیا صحیحاً۔ واعطانی ان لاتجوع امتی ولا تغلب ، واعطانی الکوثر فهو نهر من

-----۳۷۰۰

الجنة يسيل في حوضي ، واعطاني العز والنصر والرعب يسعى بين يدي امتي شهراً ، واعطاني اني اول الانبياء ادخل الجنة ، وطيب لي ولامتي الغنيمة ، واحل لنا كثيراً معاشدد علي من قبلنا ، ولم يجعل علينا من حرج -

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوشیدہ رہے اور تشریف نہیں لائے۔ حتیٰ کہ ہم نے یہ سمجھا کہ آج آپ تشریف نہیں لائیں گے۔ پھر جب تشریف لائے تو طویل سجدہ فرمایا کہ ہم یہ سمجھے کہ حضور کا وصال ہو گیا۔ پھر جب سر اٹھایا تو فرمایا: میرے رب تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ فرمایا کہ میں ان کو کیا مقام عطا کروں میں نے عرض کیا: اے میرے رب تو جو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں، پھر دوبارہ مشورہ طلب فرمایا تو اس مرتبہ بھی میں نے وہی جواب دیا، تو فرمایا: اے محبوب! میں تمہیں تمہاری امت کے بارے میں رنجیدہ نہیں کروں گا، اور مجھے یہ بشارت دی کہ سب سے پہلے میری امت کے ستر ہزار جنت میں جائیں گے، اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید۔ ان میں سے کسی سے حساب نہیں ہوگا۔ پھر میرے پاس پیغام بھیجا کہ دعا کرو قبول ہوگی، مانگو دیا جائے گا۔ میں نے پیغام رساں سے کہا: کیا میرا رب میرے ہر سوال کو پورا فرمادے گا، تو اس نے جواب دیا: مجھے آپ کا سوال پورا کرنے کے لئے ہی بھیجا ہے۔ تو میرے رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا اور مجھے اس پر فخر نہیں۔ اور میرے خاصوں کو معاف فرمادیا، میں بحالت صحت و سلامتی چلتا ہوں۔

۳۷۰۲ عن رفاعة بن عربة الجهنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اذا كنا بالكديد، او قال بقديد۔ فجعل رجال منا يستأذنون الی اہلہم فیا ذن لهم۔ فقام رسول اللہ ﷺ فحمد اللہ وأثنی علیہ، ثم قال: ما بال رجال، یكون شق الشجرة التي تلی رسول اللہ ﷺ ابغض الیہم من الشق الاخر؟! فلم نر عند ذلك



من القوم الا با کياً ، فقال رجل : ان الذى يستأ ذنک بعد هذا السفیه ، فحمد الله ، وقال : حینئذ اشهد عند الله ، لا یموت عبد یشهد ان لا اله الا الله وانى رسول الله ، صدقاً من قلبه ثم یسدد ، الا سلك فى الجنة ، قال : وقد وعدنى ربى عزوجل ان یدخل من امتى سبعین الفألاً حساب علیهم ولا عذاب ، وانى لارجو ان لا یدخلوها حتى تبوؤا انتم ومن صلح من آبائکم وازوا حکم وذریا تکم مساکن فى الجنة ، وقال : اذا مضى نصف اللیل او قال ثلثاً اللیل ، ينزل الله عز وجل الى السماء الدنيا ، فیقول : لا اسأل عن عبادى احداً غیرى ، من اذا یستغفرنى فاغفر له ، من الذى یدعونى استجب له ، من ذا الذى یسألنى اعطیه ، حتى ینفجر الصبح ۔

حضرت رفاعہ بن عرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم ﷺ چلے یہاں تک کہ مقام کدید یا قدید پہونچے ، تو لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو جانے کی اجازت مانگنا شروع کی ، تو آپ نے اجازت عطا فرمائی اور کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا : کیا حال ہے ان لوگوں کا جو اللہ کے رسول کے جس جانب ( گوشہ دلی ) سے وہ اللہ کے رسول سے تعلق رکھتے ہیں ۔ وہ ان کی دوسری جانب مقابلہ میں ناپسندندہ ہے ،

راوی کہتے ہیں : ہم نے دیکھا کہ یہ سن کر ہر ایک رونے لگا ۔ ایک صاحب نے عرض کیا : یا رسول اللہ اس کے بعد اب وہی اجازت چاہے گا جو احمق ہوگا ۔ حضور یہ سن کر حمد بجالائے اور فرمایا : تو اب میں اللہ تعالیٰ کے حضور گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص بھی اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی سچے دل سے گواہی دے گا اور اسی پر ثابت قدم رہے گا وہ جنت کے راستہ میں ہوگا ۔ پھر فرمایا : اور بیشک رب تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار جنت میں بے حساب و کتاب اور بغیر عذاب داخل فرمائے گا ۔ اور بیشک میں امید کرتا ہوں کہ جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر یہ کہ تم اور تمہارے آباء و اجداد ، اور تمہارے بیوی اور بچے خود اپنا جنت میں ٹھکانا بنائیں ۔ پھر فرمایا : جب آدھی رات یا تہاتی رات گذرتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : میں اپنے بندوں سے اپنے سوا کسی کو نہیں



مانگتا۔ کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں اس کی مغفرت فرماؤں۔ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں۔ یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جاتی ہے۔ ۱۲م

۳۷۰۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سألت ربی عزوجل فوعدنی ان یدخل من امتی سبعین الفا علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ، فاستزدت ربی فزادنی مع کل الف سبعین الفا فقلت : ای رب ان لم یکن هؤلاء مهاجری امتی قال : اذن اکملہم لك من الاعراب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی تو وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار لوگ اس حال میں جنت میں جائیں گے کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، پھر میں نے اپنے رب سے اس میں کچھ زیادہ کے لئے عرض کیا تو اضافہ فرمادیا کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار، میں نے عرض کیا: اے رب! اگر میری امت کے مهاجرین سے یہ تعداد پوری نہ ہوئی تو، فرمایا: پھر میں تمہارے اعرابی صحابہ سے اس کو مکمل فرما دوں گا۔

۳۷۰۴۔ عن عتبۃ بن عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ربی تعالیٰ وعدنی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا بغير حساب ، ثم یشفع کل الف بسعین الفا ثم یحیی لی ربی کفیہ ثلاث حیات ۔

حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے۔ پھر ہر ہزار کی جماعت ستر ہزار کی شفاعت کرے گی۔



پھر اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے تین مٹھیاں لے کر لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

۳۷۰۵۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ وعدنی ان یدخل الجنة من امتی اربع مائة ، قال ابو بکر : زدنا یا رسول اللہ ! قال وہکذا وجمع کفیه ، قال : زدنا یا رسول اللہ قال وہکذا ۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے وعدہ فرمایا کہ جنت میں میری امت کے چار سو لوگ داخل ہوں گے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس تعداد میں اضافہ فرمائیے، فرمایا: اس طرح، اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا، پھر عرض کیا اور زیادہ فرمائیے، فرمایا: اور اس طرح۔

## سو میں ننّا نوے دوزخی

۳۷۰۶۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عرضت الانبیاء باممہا ، فجعل النبی یمرو معہ الثلثہ ، والنبی ومعہ الاصابۃ والنبی ومعہ النفر ، والنبی ولیس معہ احد حتی مر علی موسیٰ علیہ السلام معہ کبکبۃ من بنی اسرائیل ، فاعجبونی ، فقلت : من هؤلاء ؟ فقیل : هذا اخوک موسیٰ ومعہ بنو اسرائیل ، قلت : فاین امتی ؟ قیل : انظر عن یمینک ، فنظرت فاذا الظرب قد سد بوجوه الرجال ، ثم قیل لی : انظر عن یسارک ، فاذا الافق قد سد بوجوه الرجال فقیل لی : ارضیت ؟ قلت : رضیت یارب ، رضیت یارب ، فقیل لی : ان مع هؤلاء سبعین الفاً یدخلون الجنة بغير حساب ۔ قال النبی ﷺ : فداء لکم ابی وامی ان استطعتم ان تکونوا من السبعین الفاً



فافعلوا ، فان قصرتم ، فكونوا من اهل الظراب ، فان قصرتم فكونوا من اهل الافق ، فانی قد رأیت اناسا یتهاوشون فقام عکاشۃ بن محصن الاسدی ، فقال : ادعولی یا رسول اللہ! ان يجعلنی من السبعین ، فدعاه ، فقام رجل آخر فقال : ادع اللہ یا رسول اللہ ان يجعلنی منهم فقال : قد سبقک بها عکاشۃ ، قال ثم تحدثنا ، فقلنا : من هؤلاء السبعون الالف ؟ قوم ولدوا فی الاسلام حتی ماتوا ، فبلغ ذلك النبی ﷺ فقال : هم الذین لا یکتون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربهم یتوکلون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امتوں کے ساتھ مجھ پر پیش کئے گئے ، بعض نبی وہ تھے جن کے ساتھ ایک جماعت تھی ، اور بعض کے ساتھ تین امتی تھے ، اور بعض کے ساتھ کوئی نہیں تھا ، پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل کے ساتھ گزرے ، میں نے عرض کیا: اے رب میری امت کہاں ہے؟ فرمایا: اپنی وہی جانب دیکھو ، میں نے دیکھا تو مکہ کے تمام ٹیلے لوگوں سے بھرے پڑے تھے۔ فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا: میں راضی ہوں اے رب۔ پھر فرمایا: دیکھو بائیں طرف۔ میں نے دیکھا تو پورا آسمان کا کنارہ بھرا ہوا تھا۔ فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا: اے رب کریم میں راضی ہوں۔ فرمایا: نیز ان کے ساتھ ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن اسدی آگے بڑھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے۔ حضور نے دعا کی: اللھم اجعلہ منهم۔ پھر دوسرے مرد کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے لئے بھی دعا کر دیجئے ، فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گئے ، پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو ان ستر ہزار میں سے ہونا ، اور اگر ان میں سے نہ ہو سکے تو ٹیلے والوں میں ہونا ، اور اگر ان میں سے بھی نہ ہو سکو تو افق والوں میں ہونا ، میں نے بہت لوگوں کو دیکھا ہے کہ آپس میں ملتے ہیں (لیکن فتنہ وفساد ڈالتے ہیں) پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ میری امت میں چوتھائی جنتی ہیں ، یہ سن کر صحابہ کرام نے نعرہ تکبیر بلند کیا ، پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ نصف جنتی ہیں ، یہ سن کر بھی نعرہ لگایا ، پھر یہ



آیت تلاوت فرمائی، (ثلة من الاولین وقلیل من الآخرین)

پھر ہم آپس میں کہنے لگے شاید یہ ستر ہزار وہ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اسی پر ان کا انتقال ہوا۔ یہ خبر جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ ہاتھ پاؤں گدواتے ہیں، اور نہ جنت منتر کے قائل ہیں، اور نہ بدشگونئی لیتے ہیں، اور اپنے رب پر سچا توکل رکھتے ہیں۔ ۱۲م

۳۷۰۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اول من یدعی يوم القيامة آدم عليه الصلوة والسلام فترأى ذریته فیقال: هذا ابوکم آدم، فیقول لبیك وسعدیک، فیقول اخرج بعث جہنم من ذریتك فیقول: یارب! کم اخرج؟ فیقول: اخرج من کل مائة تسعة وتسعون، فقالوا: یارسول اللہ! اذا اخذمنا من کل مائة تسعة وتسعون فماذا یبقی منا، قال: ان امتی فی الامم کالشعرة البیضاء فی الثور الاسود۔ انباء الحی۔ ص ۹۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو قیامت کے دن بلایا جائے گا، آپ کی تمام ذریت آپ کا بغور دیدار کرے گی تو ان سے کہا جائے گا: یہ تمہارے باپ آدم ہیں، حضرت آدم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے میں حاضر ہوں، اور بارگاہ میں دست بستہ ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنی اولاد سے دوزخیوں کو نکالو، عرض کریں گے: اے رب! کتنے نکالوں؟ رب فرمائے گا: ہر سو میں سے ننانوے (۹۹)۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب ہر سیکڑے سے نینانوے دوزخ میں جائیں گے تو پھر بچے گا کون؟ فرمایا: میری امت کی تعداد تمام امتوں کے درمیان ایسی ہے جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال۔ ۱۲م

۳۷۰۸۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ یبعث یوم القيامة منادیا ینادی یا آدم! ان اللہ یمرک ان تبعث بعثا من ذریک الی النار، فیکول آدم، یارب! ومن کم؟ فیقال له: من کل مائة تسعة وتسعون۔ هل تدرون ما انتم فی الناس؟ ما انتم فی الناس الا کالشامة فی جنب البعیر۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک منادی کو بھیجے گا وہ کہے گا، اے آدم! بیشک اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے دوزخ میں دوزخیوں کو بھیجو، حضرت آدم عرض کریں گے: اے رب! کتنوں سے کتنے؟ کہا جائے گا: ہر سو سے نینانوے، پھر فرمایا: کیا جانتے ہو لوگوں کے درمیان تمہاری تعداد کتنی ہے؟ تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل۔ ۱۲م

ہزار میں نو سو ننانوے دوزخی

۳۷۰۹۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول اللہ عزوجل یوم القيامة یا آدم! قم فابعث بعث النار من ولدک، فیکول: لبیك وسعدیک والخیر فی یدیک یا رب! وما بعث النار؟ فیکول: من کل الف تسعمائة وتسعون، قال: فیکولون این ذاک الواحد؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تسعمائة وتسعون من یاجوج وماجوج ومنکم واحد۔ انباء الحی۔ ص ۹۹

۳۷۰۸۔ المسند لآحمد بن حنبل

۳۲/۲

۳۰۱۴

کنز العمال للمتقی

تحت آية یوم ترونها تذهل۔۔۔ الآية

۳۷۰۹۔ معالم التنزیل للبغوی

تفسیر سورة الحج ۱۰/۱۱۲

جامع البیان لابن جریر



حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم! جاؤ اپنی اولاد سے دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجو، عرض کریں گے: میں حاضر ہوں، خدمتی ہوں، بھلائی تیرے ہی دست قدرت میں ہے اے رب! کتنوں کو بھیجو؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نو سو نیا نوے (۹۹۹)۔ راوی کہتے ہیں: صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ ایک کہاں ہوگا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا جوج ماجوج کی تعداد تم میں کے ایک کے مقابل نو سو نیا نوے ہے۔

۳۷۱۰۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يقول اللہ تعالیٰ یا آدم! فيقول لبيك وسعديك والخير كله في يديك، قال: اخرج بعث النار، قال وما بعث النار، قال: من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين، ف عنده بشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب اللہ شديد، قال: فاشتد ذلك عليهم، قالوا: يا رسول اللہ! أين ذاك الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ابشروا فان من ياجوج وماجوج الف ومنكم رجل، قال: ثم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: والذي نفسي بيده اني لا طمع ان تكونوا ربع اهل الجنة فحمدنا اللہ تعالیٰ وكبرنا ثم قال والذي نفسي بيده اني لا طمع ان تكونوا ثلث اهل الجنة فحمدنا اللہ وكبرنا ثم قال والذي نفسي بيده اني لا طمع ان تكونوا شطر اهل الجنة، ان مثلکم فی الامم کمثل الشعرة البيضاء فی جلد الثور الاسود او کالشعرة السوداء فی الثور الابيض۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! حضرت آدم عرض کریں گے میں حاضر



ہوں، تیری بارگاہ میں دست بستہ، کل بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے، فرمائے گا: دوزخیوں کو نکالو، عرض کریں گے کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نو سو نیا نوے۔ یہ وقت وہ ہوگا کہ بچے غم کے مارے بوڑھے ہو جائیں گے، اور ایسا سخت وقت ہوگا کہ حاملہ اپنا حمل وضع کر دے، تمہیں معلوم ہوگا کہ لوگ نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشے میں نہیں بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام پر یہ حکم سخت گراں گذرا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں وہ کون شخص ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بشارت حاصل کرو کہ یا جوج ماجوج کی تعداد ایک ہزار اور تم میں کا ایک ان کے مقابل ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے اس بات کی آرزو ہے کہ تم جنتیوں میں ایک چوتھائی ہو یہ سن کر ہم نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا۔ پھر حضور نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے اس بات کی خواہش ہے کہ تم ایک تہائی ہو، یہ سن کر پھر ہم نے حمد و تکبیر بیان کی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم جنتیوں میں تعداد کے لحاظ سے آدھے ہو۔ بیشک تمہاری مثال امتوں میں ایسی ہے ہے جیسے سفید بال کا لے نیل کے جسم میں۔ یا کالا بال سفید نیل کے جسم میں۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ کرمانی اور علامہ عینی نے شروح بخاری میں فرمایا کہ حافظ ابن حجر فتح الباری شرح

بخاری میں فرماتے ہیں:

یہاں حضرت ابو ہریرہ کی حدیث کو حضرت ابوسعید کی حدیث پر تقدم حاصل ہے۔ کیونکہ ابو ہریرہ کی حدیث زیادہ تعداد پر مشتمل ہے۔ یعنی ابوسعید کی حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہر ہزار میں ایک جنتی ہے، اور ابو ہریرہ کی حدیث ہر ہزار میں دس لوگوں کو جنتی بتا رہی ہے۔ لہذا حکم تقدم زائد کے لئے حاصل۔

اقول: اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے، یہاں تو معاملہ برعکس ہے وجہ یہ ہے کہ سوق کلام جنتیوں کی تعداد بتانے کے لئے نہیں بلکہ ان کو بتانا مقصود ہے جو جہنمی ہیں۔ لہذا حدیث ابو ہریرہ کا اقتضا یہ ہے کہ ہزار میں نو سو نوے (۹۹۰) جہنمی ہوں۔ اور ابوسعید کی حدیث نو



سوننا تو ے (۹۹۹) کو بتا رہی ہے۔ تو حکم تقدّم زائد کے لئے ہوا۔

اس کے علاوہ یوں سمجھا جائے کہ حدیث ابو ہریرہ کی دلالت اگر اس بات پر تسلیم کر لی جائے کہ ناجی دس ہیں، تو یہ بطور مفہوم ہوگا۔ اور حدیث ابو سعید کا منطوق یہ ہے کہ جہنمی (۹۹۹) ہیں۔ اور مفہوم کبھی منطوق کے معارض و مقابل ہو سکتا ہے؟۔ انباء الحی ص ۱۰۵

۳۷۱۱۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین لادری اربعین یوما او اربعین شهرا او اربعین عاما، فیبعث اللہ عیسیٰ بن مریم کانه عروۃ بن مسعود فیطلبہ و فیہلکہ، ثم یمکث الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ ثم یرسل اللہ ریحاً باردة من قبل الشام فلا یقی علی وجه الارض احد فی قلبہ مثقال ذرۃ من خبر او ایمان الا قبضتہ حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلتہ علیہ حتی تقبضہ قال سمعتها من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، قال: فیبقى شرار الناس فی خفة الطیر و احلام السباع یعرفون معروفاً و لا ینکرون منکراً فیتمثل لہم الشیطان فیقول الا تستجیبون فیقولون فمات امرنا فیا مرہم لعبادة الاوثان و ہم فی ذلک دار رزقہم حسن عیشہم ثم ینفخ فی الصور لا یسمعه احد الا اصغى لیتا و رفع لیتا، قال و اول من یسمعه رجل یلوط حوض ابلہ قال فیصعق و یصعق الناس ثم یرسل انہ او قال ینزل اللہ مطراً کانه الطل او الظل نعمان الشاک و تنبت منه اجساد الناس ثم ینفخ فیہ اخرى فاذا هم قیام ینظرون ثم یقال، یا ایہا الناس ہلموا الی ربکم و قفوا ہم انہم مسئولون ثم یقال اخرجوا بعث النار فیقال: من کم فیقال من کل الف تسع مائة و تسعة و تسعون قال فذلک یوم یجعل الولدان شیباً و ذلک یوم یکشف عن ساق۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال میری امت میں ظاہر ہوگا اور چالیس تک رہے گا، راوی کہتے ہیں: مجھے یہ خیال نہیں رہا کہ حضور نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود کی شکل و شباہت کے ہونگے، وہ اس کو تلاش کر کے قتل کریں گے، پھر لوگ سات سال تک اس طرح رہیں گے کہ ان کے درمیان کوئی عداوت و دشمنی نہ ہوگی، سب ایک دل ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ملک شام کی جانب سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس کے ذریعہ روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمانوں کی روح قبض ہو جائے گی خواہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ہی ایمان ہو۔ اس وقت کوئی شخص اگر پہاڑ کی کھائی میں ہوگا وہاں بھی یہ ہوا پہونچے گی اور اس کی روح قبض ہو جائے گی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اب روئے زمین پر بد باطن اور فساق و فجار ہی رہ جائیں گے، پرندوں کی طرح جلد باز بے عقل، اور درندوں کی طرح سب عقل بد اخلاق۔ نہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے، اور نہ بری کو برا۔ اسی درمیان ان کے پاس شیطان ایک صورت میں آئے گا اور کہے گا تمہیں شرم نہیں آتی، وہ کہیں گے پھر تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے، تو وہ ان کو بتوں کی عبادت کا حکم دے گا۔ لہذا وہ بت پوجیں گے اور اس کے باوجود ان کی روزی کشادہ ہوگی اور مزے سے زندگی گزاریں گے، پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس کو جو بھی سنے گا وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے گا۔ اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو لپٹا ہوگا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو مثل نطفہ کے ہوگی، کہ جس سے لوگوں کے جسم اگیں گے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے کھڑے ہوں گے، پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دو، تمہارا حساب کتاب ہوگا۔ پھر کہا جائے گا: دوزخیوں کو نکالو: عرض کیا جائے گا: کتنے؟ کہا جائے گا: ہر ہزار سے نو سو نیا نوے (۹۹۹)۔ تو یہ وقت سخت ہوگا کہ غم کی وجہ سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے، اور پنڈلی سختی کے سبب کھل جائے گی۔ ۱۲م



۳۷۱۲۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : يقول اللہ لآدم ابعث بعث النار، قال یا رب! ما بعث النار، قال: تسعمائة وتسعة وتسعون فی النار وواحد الی الجنة فانشاء المسلمون یبكون، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قاربوا سددوا فانها لم تكن نبوة قط الا كان بین یدیها جاهلیة قال فیؤخذ العدد من الجاهلیة فان تمت والا کملت من المنافقین وما مثلکم والامم الا کمثل الرقمة فی ذراع الدابة او کالشامة فی جنب البعیر ثم قال : انی لارجو ان تكونوا ربع اهل الجنة فکبروا ثم قال انی لارجو ان تكونوا ثلث اهل الجنة فکبروا ثم قال انی لارجو ان تكونوا نصف اهل الجنة فکبروا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجو حضرت آدم عرض کریں گے کتنے؟ فرمائے گا: نو سو ننانوے (۹۹۹) دوزخ کی طرف اور ایک جنت کی طرف۔ یہ سن کر صحابہ کرام نے رونا شروع کیا، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے رہو، جب بھی کسی نبی کی نبوت کا زمانہ آیا تو اس سے پہلے متصل جاہلیت کا دور بھی تھا، یہ تعداد جاہلیت کے لوگوں سے لی جائے گی، اگر تعداد مکمل ہوگئی تو ٹھیک ورنہ یہ تعداد منافقین سے پوری کی جائے گی، تمہاری اور پہلی امتوں کی مثال ایسی ہے جیسے جانور کے بازو میں داغ یا اونٹ کے پہلو میں تل۔ پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنتیوں کا چوتھائی حصہ ہو گے، انہوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنت کا تہائی حصہ ہو گے، انہوں نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ ۱۲م

۳۷۱۳۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا مع النبی صلی اللہ



تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فتفاوت بین اصحابہ فی السیر فرفع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صوته بهاتین الآيتين - يا ايها الناس اتقوا ربكم ، ان زلزلة الساعة شيء عظيم الى قوله ولكن عذاب الله شديد ، ولما سمع ذلك اصحابه حثوا المعطي وعرفوا انه عند قول يقوله فقال: هل تدرون اي يوم ذلك ، قال الله ورسوله اعلم ، قال ذلك يوم ينادي الله فيه آدم فيتاديه ربه فيقول آدم ! ابعث بعث النار ، فيقول اي رب ! وما بعث النار ، فيقول من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعون الى النار وواحد الى الجنة ، فيئس القوم حتى ما ابدوا بضاحكة فلما رأى رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی با صحابہ قال : اعملوا وابتشروا ، فوالذی نفس محمد بيده انکم لمع خلقتین ما کانتا مع شیء الا کثرتا ہ یا جوج وما جوج ومن مات من بنی آدم وبنی ابليس ، قال : فسری عن القوم بعض الذی یجدون ، قال : اعملوا وابتشروا فوالذی نفس محمد بيده ما انتم فی الناس الا کالشامة فی جنب البعیر او کالرقة فی ذراع الدابة ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، چلتے چلتے صحابہ کرام ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ حضور نے یہ دو آیتیں - ”یا ایہا الناس اتقوا ربکم الایۃ“ - اور - ”ان زلزلة الساعة شیء عظیم“ سے ”ولکن عذاب اللہ شدید“ تک بلند آواز سے تلاوت فرمائیں۔ صحابہ کرام نے یہ آواز سن کر جا نوروں کو تیز کر دیا اور سمجھ گئے کہ حضور ﷺ اس مقام پر ہیں۔ حضور نے فرمایا: جانتے ہو یہ کون سا دن ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو ندا فرمائے گا، اے آدم جہنمیوں کا لشکر تیار کرو، آپ عرض کریں گے: وہ لشکر کیا ہے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نو سو نیا نو سو (۹۹۹) جہنم میں اور ایک جنت میں، یہ لشکر صحابہ کرام خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ کوئی ہنستا بھی دکھائی نہیں دیتا تھا، حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کی یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا: عمل کرو اور خوش خبری سنو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بیشک تم اس طرح کی دو مخلوقوں کے ساتھ



تھ ہو گے کہ جس کے ساتھ وہ ہوں گی اسے بڑھا دیں گی۔ یہ یاجوج و ماجوج ہیں۔ اور وہ لوگ جو حضرت آدم کی اولاد اور ابلیس کی اولاد سے مر گئے۔ یہ سکر صحابہ کرام خوش ہو گئے، تو حضور نے فرمایا: کام کرو اور بشارت سنو، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل۔ یا جانور کے بازو میں داغ۔ ۱۲م

۳۷۱۴۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يقول الله: يا آدم! قم فابعث النار، فيقول يارب من كم؟ فيقول من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين الى النار وواحد الى الجنة، فشق ذلك على القوم ووقعت عليهم الكابة والحزن، فقال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی لارجو ان تكونوا شطراهل الجنة، ففرحوا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اعملوا وابدشروا فانکم بین خلیقتین لم یكونا مع احد الا کثرتاہ یاجوج وماجوج وانما انتم فی الناس او فی الامم کالشامة فی جنب البعیر او کالرقمة فی ذراع الناقة وانما التی جزء من الف جزء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم! اٹھو اور دوزخیوں کا گروہ تیار کرو، حضرت آدم عرض کریں گے: اے رب! کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نو سو نیا نوے دوزخ میں اور ایک جنت میں۔ یہ سکر صحابہ کرام کو نہایت دشوار گزرا اور مشقت ورنج میں مبتلا ہو گئے۔ تو حضور نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں نصف ہو، یہ سکر خوش ہوئے، پھر حضور نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت سنو، تم ایسی دو مخلوقوں کے ساتھ ہو کہ جس کے ساتھ بھی یہ ہوں گی اس کو بڑھا دیں گی، یعنی یاجوج و ماجوج۔ تم امتوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا انٹنی کے پہلو میں داغ، میری امت تو ایک ہزار میں فقط ایک ہے۔ ۱۲م

۳۷۱۵۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لما نزلت "یا ایہا الناس اتقوا ربکم وان زلزلة الساعة شیء عظیم" (الحج - ۱) علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو فی مسیرہ فرفع بها صوته حتی ثاب الیہ اصحابہ فقال : اتدرون ای یوم هذا؟ یوم یقول اللہ لآدم یا آدم قم فابعث النار من کل الف تسع مائة وتسعة وتسعین ، فکبر ذلک علی المسلمین فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سدّدوا وقاربوا وابشروا فوالذی نفسی بیدہ ما انتم فی الامم الا کالشامة فی جنب البعیر او کالرقمة فی ذراع الدابة فان معکم لخلیقتین ما کانتا مع شیء الا کثرتاه یاجوج وماجوج ومن هلك من کفرة الجن والانس -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب [یا ایہا الناس ! اتقوا ربکم الآیہ۔ اور۔ ان زلزلة الساعة الآیہ] یہ دو آیتیں نازل ہوئی تو حضور سفر میں تھے، حضور نے ان کو بلند آواز میں تلاوت فرمایا یہاں تک کہ صحابہ کرام آپ کے پاس جمع ہو گئے، آپ نے فرمایا: جانتے ہو ان آیات میں کون سے دن کا ذکر ہے؟ پھر فرمایا: اس دن کا کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا: اے آدم! جاؤ ہر ہزار میں سے نو سو نیا نوے (۹۹۹) کا لشکر دوزخ میں بھیجو، یہ سکر صحابہ کرام کو بہت دشوار گزرا، تو حضور نے فرمایا: ٹھیک رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور ساتھ ہی خوشخبری سنو، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم نہیں ہو امتوں میں مگر جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا جانور کے بازو میں داغ، کہ تمہارے ساتھ ایسی دو مخلوقیں ہیں کہ جس کے ساتھ ہوں ان کی کثرت بڑھا دیں۔ یعنی یاجوج وماجوج، اور جو کافر جن و انس مر گئے۔ ۱۲م

### یاجوج وماجوج اولاد آدم سے ہیں

۳۷۱۶۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ



تعالیٰ علیہ وسلم قرأ: (یوم يجعل الولدان شیباً) قال: ذلك یوم القيامة وذلك یوم یقول اللہ جل ذكرہ لآدم، قم فابعث من ذریک بعثا الی النار، فقال: من کم یارب؟ قال: من الف تسعمائة وتسعة وتسعين وینجو واحد، فاشتد ذلك علی المسلمین وعرف ذلك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حین البصر ذلك فی وجوہہم ان بنی آدم کثیر، وان یاجوج وماجوج من ولد آدم وانه لا یموت منهم رجل حتی یرثہ لصلبہ الف رجل وفیہم وفی اشباہہم جنة لکم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے [یوم يجعل الولدان شیباً] تلاوت فرمائی اور فرمایا یہ قیامت کا دن ہوگا۔ اس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا: اے آدم اٹھو اور اپنی اولاد سے جہنم میں بھیجو، عرض کریں گے، کتنوں میں کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نو سو نیاوے۔ اور ایک نجات پائے گا۔ مسلمانوں پر یہ بہت شاق گزرا اور حضور نے اس کو محسوس کیا تو ارشاد فرمایا: آدم کی اولاد تو بہت ہے، یاجوج وماجوج بھی آدم کی اولاد سے ہیں، اور ان کی کثرت کا عالم تو یہ ہے کہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو خود اپنی اولاد سے ایک ہزار شخص دیکھ چکا ہوتا ہے، لہذا ان جیسے لوگ تمہارے لئے ڈھال ہوں گے۔ ۱۲م ۳۷۱۷۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول اللہ تبارک وتعالیٰ یوم القيامة: یا آدم قم فجهز من ذریک تسعمائة وتسعة وتسعين الی النار وواحدا الی الجنة، فکبأ اصحابہ وبکوا فقال: ارفعوا رؤسکم، فوالذی نفسی بیدہ ما امتی فی الامم الا کالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود۔

حضرت ابو ذرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم اٹھو اور اپنی اولاد سے نوسو نیا نوے جہنم کے لئے تیار کرو اور ایک جنت کے لئے۔ یہ شکر صحابہ کرام جھک گئے اور رونے لگے، فرمایا: اپنے سروں کو اٹھاؤ، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میری امت کی مثال امتوں کے بچ ایسی ہے جیسے ایک سفید بال کا لے تیل کے جسم پر۔ ۱۲م

۳۷۱۸۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا كان يوم القيامة فان ربنا يدعو آدم فيقول: يا آدم! اخرج بعث النار من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين يساقون الى النار سواقا مقرنين زرقا كالحين، فاذا خرج بعث النار شاب كل وليد۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو رب تعالیٰ حضرت آدم کو ندا فرمائے گا اور حضرت آدم کو حکم ہوگا کہ تم ہر ہزار سے نوسو نیا نوے کو دوزخ کے لئے تیار کرو، ان کو جہنم کی طرف ہانکا جائے گا جیسے جانوروں کا جوئے میں جوڑ کر ہانکا جاتا ہے، اور نیزوں کے ذریعہ لیجایا جائے گا جیسے قتل گاہ میں ہلاکت کے لئے، جب جہنم کا گروہ نکلے گا تو اس وقت کی سختی سے بچے بھی بوڑھے ہو جائیں گے۔ (۱۲)

۳۷۱۹۔ عن الحسن البصري مرسلًا قال: بلغني ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لما قفل من غزوة العسرة ومعه اصحابه بعد ما شارف المدينة، قرأ (يا ايها الناس اتقوا ربكم و ان زلزلة الساعة شيء عظيم، يوم ترونها الآية) فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اتدرون اي يوم ذاكم؟ قيل: الله و رسوله اعلم، فذكر نحوه الا انه زاد: وانه لم يكن رسولان الا كان بينهما فترة من الجاهلية، فهم اهل النار، وانكم بين ظهرا نى خليقتين لا يعادهما احد من اهل الارض الا كثروهم وهم ياجوج وماجوج وهم اهل النار وتكمل العدة من المنافقين۔



حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ عسره سے واپس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے، جب آپ مدینہ طیبہ سے قریب ہوئے تو آپ نے یہ آیتیں پڑھیں، [یا ایہا الناس اتقوا ربکم، اور۔ ان زلزلة الساعة شعی عظیم، یوم ترونها الآیة] اور ارشاد فرمایا: کیا جانتے ہو یہ کونسا دن ہوگا؟ عرض کیا گیا: اللہ و رسول زیادہ جانتے ہیں، پھر راوی نے اسی طرح بیان کیا، اور اتنا اضافہ بھی کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ دو رسولوں کے درمیان زمانہ فترت یعنی جاہلیت کا زمانہ رہا، ان میں عموماً لوگ دوزخی ہیں، اور تم تو ایسی دو مخلوقوں کے درمیان ہو کہ جب بھی اہل زمین میں سے وہ کسی کے ساتھ ہوں گی تو ان کو بڑھا دیں گی، یہ یاجوج و ماجوج ہیں اور یہ سب دوزخی ہیں، اور پھر بھی کمی رہی تو تعداد منافقین سے پوری کی جائے گی۔ ۱۲م

### امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام احادیث میں غور کرو، کہ پہلی تین احادیث میں سو میں ایک کو ناجی فرمایا لیکن ساتھ ہی یہ قید بھی ذکر فرمائی کہ اپنی ذریت سے۔ یا اپنی اولاد سے۔ لیکن جن روایات میں ہزار میں ایک کو جنتی فرمایا وہاں یہ قید نہیں۔

یہ تمام تفصیل اس صورت میں ہے کہ یاجوج و ماجوج حضرت آدم کی اولاد سے بطریق معبود نہ ہوں۔ کیونکہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ قوم حضرت آدم کی اولاد سے ہے یا نہیں۔

حضرت وہب وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ یہ اولاد آدم ہی سے ہیں۔

۳۷۲۰۔ ان یاجوج و ماجوج من ولد آدم۔

بیشک یاجوج و ماجوج حضرت آدم کی اولاد میں سے ہیں۔ ۱۲م

۳۷۲۰۔ مجمع الزوائد للہیثمی ☆ ۶/۸ الدر المنثور للسيوطی ۲۵۰/۴

کنز العمال للمتقی ۳۸۸۷۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۶۶/۱۱

۳۷۲۱۔ ان یاجوج وماجوج من ذریۃ آدم :

بیشک یاجوج وماجوج حضرت آدم کی ذریت میں سے ہیں۔ ۱۲م

۳۷۲۲۔ عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن یاجوج وماجوج فقال : انه کل امة اربع مائة الف امة لا يموت الرجل منهم حتی ينظر الی الف ذکر بین یدیه من صلبہ کل قد حمل السلاح ، قلت : یا رسول اللہ ! صفہم لنا قال : هم ثلاثة اصناف ، صنف منهم امثال الارز ، قلت : وما هو الارز ؟ قال : شجرة الصنوبر ، شجرة بالشام طول الشجرة عشرون ومائة ذراع فی السماء ، وصنف منهم عرضہ وطولہ سواء عشرون ومائة ذراع فی السماء ، قال رسول اللہ ﷺ : هم الذین لا يقوم لهم الجبل ولا حديد ، وصنف منهم یفترش احدى الاذن ویلتحف بالآخری ولا یمرون بقلیل ولا بکثیر ولا بحمل ولا خنزیر الا اکلوه ، ومن مات منهم اکلوه ، مقدمتهم بالشام وساقتهم بخراسان ، یشربون انهار المشرق وبحیرة طبرية ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاجوج وماجوج کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: یہ چار لاکھ لوگوں کا گروہ ہے، ان کی تعداد اس تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو خود اپنی اولاد سے ایک ہزار ہتھیار بند جوان دیکھ لیتا ہے، میں نے عرض کیا: حضور ان کا کچھ حال بیان فرمادیں، فرمایا: ان کی تین قسمیں ہیں۔ ایک ارز کے مثل ہے، میں نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: شام میں ایک درخت ہے صنوبر نامی، اس کی لمبائی ایک سو بیس ہاتھ ہوتی ہے۔ دوسری قسم یہ کہ ان کا طول و عرض برابر ہوتا ہے یعنی ایک سو بیس گز۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے روبرو پہاڑ اور لوہا کچھ نہیں۔ تیسری قسم کے لوگ اتنے بڑے بڑے کانوں والے ہیں کہ ایک کان بچھاتے ہیں اور دوسرا اوڑھ لیتے



ہیں۔ اور تھوڑی یا زیادہ، اونٹ یا خنزیر جس کے پاس سے گزرتے ہیں اس کو کھا جاتے ہیں، اور ان میں جو مرتا ہے اس کو بھی کھا لیتے ہیں۔ ان کا اگلا حصہ شام میں اور باقی چلنے والے خراسان میں ہوں گے۔ پورب اور طبرستان کے دریاؤں کا سب پانی پی جائیگے۔ ۱۲م  
**امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

حضرت کعب احبار یا جوج و ماجوج کو اولاد آدم سے تو شمار کرتے ہیں لیکن حضرت حوا کے واسطے سے نہیں۔ بلکہ اس طرح کہ حضرت آدم علیہ السلام ایک مرتبہ سوئے تو احتلام ہوا، اس کے اجزاء مٹی میں پیوست ہو گئے، اور یا جوج ماجوج کی تخلیق اس سے ہوئی۔  
 اقوال: ان احادیث و اقوال میں تطبیق ممکن ہے۔ یعنی اولاد آدم سے بایں معنی ہیں کہ ان کے پانی اور اجزاء سے پیدا ہوئے۔ اور نفی اس اعتبار سے ہے کہ اولاد اس کو کہا جاتا ہے جو بیوی کے واسطے سے ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

انی یكون له ولد ولم تكن له صاحبة۔

اس کے کیوں کر بچہ ہو حالانکہ اس کی بیوی نہیں۔

لہذا یہ ان روایات کے منافی نہیں جو گذریں۔ اور آئندہ احادیث بھی اس پر دال ہیں۔  
 یہاں یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بد خوابی سے منزہ ہوتے ہیں تو پھر احتلام چہ معنی دارد۔

اس کا جواب یہ ہے کہ شیطانی دخل سے جو احتلام ہو اس سے بلاشبہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پاک ہوتے ہیں۔ البتہ قبض و دفع فضلہ کے طور پر احتلام کی وہی حیثیت ہے جو بول و براز کی۔ فتح الباری کے معنی کا یہ ہی خلاصہ و منچوڑ ہے۔ اور شیخ الاسلام امام نووی نے اپنے فتاویٰ میں اسی کو اختیار فرمایا۔ فرماتے ہیں: کہ یا جوج و ماجوج جمہور علماء کے نزدیک اولاد آدم سے ہیں البتہ حضرت حوا سے نہیں۔ لہذا یہ ہمارے علاقائی بھائی ہوئے۔

ہاں فتح الباری میں اس قول پر اعتماد کیا کہ یہ یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں۔ ورنہ یہ اعتراض وارد ہوگا کہ یہ طوفان نوح میں کہاں رہے۔

اقول: اولاً۔ ان کا حضرت آدم علیہ السلام کے نطفہ سے ہونا اس چیز کو واجب نہیں کرتا کہ یہ طوفان کے وقت بھی موجود ہوں۔ ایسا کیوں ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان اجزائے منویہ کو ایک مدت تک زمین میں محفوظ و ودیعت رکھا اور پھر طوفان کے بعد انہیں سے ان کو پیدا فرمایا۔

ثانیاً۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کا ایک جوڑا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ایمان لایا ہو اور ان کو کشتی میں سوار کر لیا گیا اور باقی سب غرق ہو گئے ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کی اولاد سے سب کو وجود بخشا۔ اور ان کا نادر ایمان لانا مستبعد نہیں۔ جیسا کہ آئندہ احادیث سے واضح ہوگا۔ انباء الحی ص ۱۰۴

۳۷۲۳۔ ان یاجوج وماجوج لهم نساء یجامعون ماشاؤا و شجر یلقحون ماشاؤا۔ بیشک یاجوج وماجوج کی عورتیں ہیں وہ ان سے جتنا چاہتے ہیں جماع کرتے ہیں۔

۳۷۲۴۔ ان یاجوج وماجوج یجامعون ماشاؤا ولا یموت رجل منهم الا ترک من ذریئته الفا فصاعدا۔

یاجوج وماجوج جتنا چاہتے ہیں جماع کرتے ہیں۔ ان کا کوئی ایک شخص جب مرتا ہے جب اپنی صلیبی اولاد سے ایک ہزار اشخاص یا ان سے زیادہ کی تعداد دیکھ لیتا ہے۔ ۱۲م

۳۷۲۵۔ ان یاجوج وماجوج اقل ما یرک احدہم لصلبہ الفا من الذریۃ۔ بیشک یاجوج وماجوج میں کوئی اتفاق سے ہوگا جو اپنی موت کے وقت ایک ہزار سے کم افراد اپنی اولاد سے چھوڑ کر جائے۔ ۱۲م

۳۷۲۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۷۲۳۔ الدر المنثور للسيوطی ۲۵۰/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۹/۱۳

کنز العمال للمتقی ☆ ۳۸۸۷۰

۳۷۲۴۔ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۶/۱۳

۳۷۲۶۔ المسند لاحمد بن حنبل۔ ۱۰۲۵۴ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۸۸۶۹

☆ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۱۱۲/۲



علیہ وسلم : ان یاجوج وماجوج لیحفرن السد کل یوم ، حتی اذا کا دو ایرون شعاع الشمس قال الذی علیہم : ارجعوا فستحفرونه غداً ، فیعو دون الیہ کا شد ما کان ، حتی اذا بلغت مدتهم واراد الله عز وجل ان یبعثہم الی الناس حفروا حتی اذا کا دو ایرون شعاع الشمس قال الذی علیہم : ارجعوا فستحفرونه غداً ان شاء الله ویستثنی ، فیعو دون الیہ وهو کھیئة حین ترکوه ، فیحفرونه ویخرجون علی الناس ، فینشفون المیاء ، ویتحصن الناس منهم فی حصونہم ، فیرمون بسہامہم الی السماء فترجع وعلیہا کھیئة الدم ، فیقولون : قہرنا اهل الارض وعلونا اهل السماء فیبعث الله علیہم نغفاً فی اقفاثم ، فیقتلہم بہا ، فقال رسول الله ﷺ : والذی نفس محمد بیدہ ، ان دواب الارض لتسمن شکراً من لحومہم ودمائہم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : بیشک یاجوج وماجوج ہر ایک دن دیوار کھودتے ہیں ، جب سورج کی شعاع کے دیکھنے کی حد تک پہنچ جاتے ہیں تو ان کا سردار کہتا ہے چلو اب کل جلد کھود لیں گے ، دوسرے دن پھر وہ اسی طرح لوٹ جاتے ہیں ، یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہوگی اور اللہ تعالیٰ یہاں کے انسانوں تک پہنچنے کا ان کے لئے ارادہ فرمائے گا تو وہ کھودتے رہیں گے یہاں تک کہ سورج کی شعاعوں کو دیکھنے کے قریب پہنچیں گے تو اب ان کا سردار کہے گا لوٹ چلو اب انشاء اللہ کل اس کو کھود لیں گے ، جب دوسرے دن آئیں گے تو اس مرتبہ اس حالت پر رہے گی جس پر چھوڑا تھا اور آج یہ اس دیوار کو کھود کر لوگوں کی طرف نکل پڑیں گے ، جہاں سے نکلیں گے وہاں کے پانی خشک کر دیں گے ، لوگ اپنے مضبوط مقامات پر چڑھ جائیں گے ، یہ سب مل کر آسمان کی طرف تیر چلائیں ، ادھر سے تیر خون میں ڈوبے ہوئے آئیں گے ، یہ دیکھ کر کہیں گے : ہم نے زمین والوں پر بھی اپنی عظمت کا سکہ بٹھا دیا اور آسمان والوں کو بھی زیر کر لیا ۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں میں ایک قسم کے پھوڑے پیدا فرمائے گا جس سے یہ سب مرجائیں گے ، پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا : قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ زمین کے جانوران کے



گوشت اور خون سے موٹے ہو جائیں گے۔ ۱۲م

ان تمام توجیہات کے بعد امام احمد رضا قدس سرہ نے جو تحقیق پیش فرمائی وہ اس طرح ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فی الواقع حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

احتلام سے پاک و منزہ ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: ان عبادی لیس لک علیہم سلطن و کفیٰ بربک و کیلا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی

ہے کام بنانے کو۔

طبرانی، معجم کبیر میں بطریق عکرمہ اور دینوری مجالس میں بطریق مجاہد حضرت عبد اللہ

بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ فرمایا:

کبھی کسی نبی کو احتلام نہ ہوا، احتلام تو نہیں مگر شیطان کی طرف سے۔

کعب احبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جو مروی ہوا کہ یا جوج و ما جوج نطفۃ احتلام سیدنا

آدم علیہ السلام سے بنے ہیں، اول کعب ہی سے اس کا ثبوت صحت کو نہ پہنچا، اس کا ناقل ثعلبی

حاطب لیل ہے، کما فی العمدۃ القاری، نووی نے حسب عادت ان کا اتباع کیا، پھر کعب صاحب

اسرائیلیات ہیں، ان کی روایت کہ مقررات دین کے خلاف ہو مقبول نہیں، ہاں امام نووی

وحافظ عسقلانی نے شروح صحیح مسلم و صحیح بخاری میں اس آیت کی یہ تاویل نقل کی کہ انبیاء علیہم

الصلاۃ والسلام پر فیضان زیادت فضلہ بسبب ابتلائے اوعیہ منع نہیں اور اسے مقرر رکھا۔

اقول: مگر لفظ شنیع و مکروہ ہے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حصر کے

خلاف کہ احتلام نہیں مگر شیطان کی طرف سے، ولہذا عامۃ علمائے کرام نے اسے مقبول نہ رکھا۔

فتح الباری بدائع الخلق میں ہے:

هو قول منکر جد الاصل له الامن بعض اهل الكتاب -

وہ سخت واجب الانکار بات ہے اس کی اصل نہیں مگر بعض اہل کتاب میں۔

امام علامہ بدر الدین محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:



حکاءہ الثعلبی عن کعب الاحبار و حکاءہ النووی ایضاً فی شرح مسلم وغیرہ ولكن العلماء ضعفوه وقال ابن کثیر وهو جدير بذلك اذ لا دليل عليه بل هو مخالف لما ذکرنا من ان جميع الناس اليوم من ذرية نوح عليه الصلاة والسلام بنص القرآن (قلت) جاء فی الحديث ایضاً امتناع الاحتلام علی الانبياء علیهم الصلاة والسلام۔

یعنی اسے ثعلبی نے کعب احبار سے حکایت کیا، نیز نووی نے شرح مسلم وغیرہ میں مگر علماء نے اسے ضعیف بتایا اور امام ابن کثیر نے کہا وہ تضعیف ہی کے لائق ہے کہ بے دلیل محض ہے، بلکہ اس ارشاد علماء کے مخالف ہے کہ آج ہٹھ قطعی قرآن مجید تمام آدمی ذریت نوح علیہ الصلاة والسلام سے ہیں، امام عینی نے فرمایا میں کہتا ہوں: نیز حدیث وارد ہے کہ انبیاء علیہم الصلاة والسلام پر احتلام محال ہے۔

”قال الله تعالى: وجعلنا ذريته هم الباقين۔“

اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے ہم نے نوح ہی کی اولاد باقی رکھی۔  
فتح الباری کتاب الفتن میں ہے:-

”الاول المعتمد والافان كانوا حين الطوفان“

یا جوج و ما جوج کا ذریت نوح علیہ الصلاة والسلام ہی سے ہونا معتمد ہے ورنہ طوفان کے وقت وہ کہاں رہے۔

”اقول: وقد اجبنا عن هذا بجوابين في كتابنا الفیوضات الملكية احد

هما ما یدرینا لعل الله خمرها مدداً متطاولة حتى خلقهم منها بعد الطوفان۔“

ہم نے اپنی کتاب الفیوضات الملكية میں اس کے دو جواب دئے، ایک یہ ہے کہ ہمیں کیا علم شاید اللہ تعالیٰ نے اس نطفہ کو طویل مدت تک محفوظ رکھا ہو اور پھر اس سے ان کی تخلیق طوفان کے بعد فرمائی ہو۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری دونوں محل میں ہے:

”وهذا لفظه في بدء الخلق قال ابن کثیر وهذا القول غریب جداً ثم لا

دلیل علیہ لا من عقل ولا من نقل ولا یجو زالا عتقاد ہہنا علی ما یحکیہ بعض اہل الکتاب لما عندهم من الاحادیث المفتعلہ“

کتاب بدء الخلق میں ان کے الفاظ یہ ہیں: امام عماد نے فرمایا: یہ قول سخت غریب ہے پھر اس پر نہ عقل سے دلیل ہے نہ نقل سے، اور یہاں بعض اہل کتاب کی حکایت پر اعتماد حلال نہیں کہ ان کے پاس بہتیری باتیں گڑھی ہوئی ہیں۔

اماما عزاه الامام النووی فی فتاواه لجماہیر العلماء انہم من ماء آدم لا

من حواء،

فاقول: لایثبت الاحتلام، فاؤلا: قد تحصل النطفة بنحو التبطين فی المحيض۔ وثانیا ما کل نطفة تقبلها الرحم۔ وثالثا ما کل النطفة تقبلها الرحم بل اذا قبلت ربما قبلت جزء منها ورمت بالباقی وقد ثبت الجواب عن حدیث الطوفان وقد یكون جو ابا ایضاً عن الذی ذکر ابن کثیر فان الکلام فی المو جو دین اذ ذلک لان البقاء فرع الوجود علی ان الکلام فی ولد آدم قطعاً وہم لیسو من ولده علی الاطلاق وان کانوا من ولده لانہم من مائه وذلک لان الولد ماء عن صاحبته، قال تعالیٰ: ان یكون له ولد ولم تکن له صاحبة“

امام نووی نے فتاویٰ میں جماہیر علماء کی طرف منسوب کیا کہ یہ نطفہ حضرت آدم کا تھا نہ کہ حضرت حوا کا، تو میں کہتا ہوں اس سے احتلام کہاں ثابت ہوتا ہے،

اولاً: کبھی کبھی نطفہ حالت حیض میں شرم گاہ سے باہر پیٹ وغیرہ پر استعمال سے حاصل ہو جاتا ہے۔ ثانیاً: ہر نطفہ کو رحم قبول نہیں کرتا۔ ثالثاً: رحم ہر نطفہ کے تمام کو قبول نہیں کرتا بلکہ جزء کو قبول کر کے بقیہ کو پھینک دیتا ہے۔

اور یہ تین جواب حدیث طوفان سے ہیں، یہ اس کا جواب بھی ہے جو حافظ ابن کثیر نے نقل کیا، کیوں کہ کلام ان میں ہے جو وہاں موجود تھے، کیوں کہ بقا وجود کی فرع ہے، علاوہ ازیں گفتگو ان میں ہے جو یقینی طور پر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہوں اور یہ کامل طور پر ان کی اولاد نہیں اگرچہ ایک لحاظ سے اولاد ہیں، کیوں کہ ان کے نطفہ سے ہیں اور وہ اس لئے کہ ولد



کے لئے بیوی کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: کہاں ہے اس کے لئے اولاد حالانکہ اس کے لئے بیوی ہی نہیں۔

بالجملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر احتلام منع ہے، اور خود حضور اقدس انور اطیب اطہر ﷺ کی طرف اس کی نسبت اور اس پر جزم اور اس کی تکرار اور اس پر اصرار کہ ہاں ہوا ہاں ہوا یقیناً حضور پر نور ﷺ پر صریح افتراء ہے اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء جہنم کا راستہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی متواتر حدیث میں ہے:

من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعده من النار۔  
جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۱۵/۱۵۵ تا ۱۵۸۳

۳۷۲۷۔ عن فاطمة بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ذات یوم وصعد المنبر وکان لا یصعد علیہ قبل ذلك الا یوم الجمعة فاشتد ذلك علی الناس فمن بین قائم وجالس فاشار الیہم بیدہ ان اقعدوا فانی واللہ ما قمت مقامی لا مرینفعکم لرغبة ولا لرہبة ولكن تمیما الداری اتانی فاخبرنی خبراً من عنی القیلولة من الفرخ وقرۃ العین فاحببت ان انشر علیکم فرح نبیکم الا ان ابن عم تمیم الداری اخبرنی ان الریح الحاتہم الی جزیرۃ لا یعرفونہا فقعدوا فی قوارب السفینۃ فخرجوا فیہا فاذاہم بشئ اہذب اسود قالوا لہ ما انت قالت انا الجساسة قالوا اخبرینا قالت ما انا بمخبرتکم شیئاً ولا سائلتکم ولكن هذا الدیر قد رمقتموہ فاتوہ فان فیہ رجلاً بالاشواق الی ان تخبروہ ویخبرکم فاتوہ فدخلوہ علیہ فاذاہم بشیخ موثق شدید الوثاق، یظهر الحزن شدید التشکی، فقال لہم من این؟ قالوا من الشام، قال: ما فعلت العرب؟ قالوا



نحن قوم من العرب عما تسأل قال ما فعل هذا الرجل الذى خرج فيكم، قالوا خيراً تاوى قوماً فآظهره الله عليهم فامرهم اليوم جميع الهمم واحد ودينهم واحد قال ما فعلت عين زغر قالوا خيراً يسقون منها زروعهم ويسقون منها لسقيهم قال فما فعل نخل مابين عمان وبيسان قالوا يطعم ثمره كل عام قال فما فعلت بحيرة الطبرية قالوا تدفق جنباتها من كثرة الماء قال فزفر ثلث زفرات ثم قال لو انقلت من وثاقي هذا لم دعا ارضا وطئتها برجلي هاتين الا طيبة ليس لى عليها سبيل قال النبى ﷺ الى هذا ينتهى وحى هذه طيبة والذى نفسى بيده ما فيها طريق ضيق ولا واسع ولا سهل ولا جبل الا وعليه ملك شاهر سيفه الى يوم القيمة۔

حضرت فاطمہ بن قیس نے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لے گئے اور اس سے پہلے جمعہ کے سوا کبھی منبر پر تشریف نہ لیجاتے تھے، یہ بات لوگوں پر گراں گزری، کچھ لوگ آپ کے سامنے کھڑے تھے، کچھ بیٹھے تھے، آپ نے سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا: خدا کی قسم! میں منبر پر اس لئے نہیں چڑھا ہوں کہ کوئی کام تمہارے نقصان یا فائدہ کا ہوا ہے جس کے بارے میں میں تمہیں بتاؤں اور نہ کسی اور برائی سے ڈرانے کے لئے، نہ کار خیر کی رغبت دلانے کے لئے، بلکہ یہ بات سن ہے کہ میرے پاس تمہیں داری آئے اور انہوں نے ایک خبر سنائی کہ جس سے مجھے اتنی مسرت ہوئی کہ خوشی کی وجہ سے نیند نہ آئی، میں نے چاہا کہ اپنی مسرت کو تم پر بھی ظاہر کروں، ان کے چچا زاد بھائی نے یہ واقعہ بیان کیا، اور ایک روایت میں ہے کہ خود تمہیں نے بیان کیا، کہ وہ نخم اور جزام (عرب کے دو قبیلے) کے کچھ آدمیوں کے ساتھ ایک چھوٹے سے جہاز میں سوار ہوئے، ایک ماہ تک ان کا جہاز سمندری ہوا میں ادھر ادھر مارا پھرتا رہا اور آخر کار ان کا جہاز ایک نامعلوم جزیرہ کے کنارے جا لگا، یہ لوگ چھوٹی چھوٹی کشتیوں سوار ہو کر اس جزیرہ میں گئے، انہیں وہاں ایک سیاہ رنگ کی چیز نظر آئی جس کے جسم پر کثرت سے بال تھے، انہوں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں، ہم نے اس سے کہا تو کچھ خبر بیان کر، اس نے کہا نہ میں تمہیں کوئی خبر سناؤں گی، نہ سنوں گی، تم اس بت خانہ میں چلے جاؤ، وہاں ایک شخص تم سے باتیں کرنے کا خواہش مند ہے، وہی تمہیں خبر سنائے گا اور تم



سے سنے گا، یہ سن کر لوگ اس بت کدہ میں گئے تو وہاں ایک بوڑھا شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہائے کر رہا تھا، اس نے ان لوگوں سے پوچھا، تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا شام سے، اس نے پوچھا عرب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا جن کے بارے میں تو پوچھ رہا ہے ہم وہی لوگ ہیں، اور ہمارا اچھا حال ہے، اس نے کہا اس شخص کا وجود وہاں پیدا ہوا ہے (یعنی حضور کا) کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ اچھے حال میں ہیں، شروع میں قریش نے انکی مخالفت کی لیکن اللہ نے انہیں تمام عرب پر غالب فرما دیا، اب سب عرب ایک دین اور ایک خدا کو ماننے والے ہیں، اس نے کہا؟ اچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ بھی اچھی حالت میں ہے، لوگ اس سے پانی دیتے اور پینے کے لئے لیتے ہیں، اس نے دریافت کیا، عمان اور بیسان کی کھجوروں کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا اس میں ہر وقت کثرت سے پانی موجود رہتا ہے اور ہر سال اس میں پھل آتے ہیں، یہ سن کر اس شخص نے تین چیخیں ماریں اور بولا: اگر میں اس قید سے چھوٹا تو میں زمین کے چپے چپے کا گشت کروں گا اور اس کا کوئی گوشہ مجھ سے باقی نہ رہے گا سوائے طیبہ، کہ وہاں جانے کی مجھ میں طاقت نہ ہوگی، حضور نے فرمایا یہ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی، کیونکہ طیبہ یہی شہر ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مدینہ کے ہر گلی کوچہ سڑک میدان، پہاڑ، نرم اور سخت زمین، الغرض ہر مقام پر نشئی تلوار لئے ہوئے فرشتہ پہرا دیتا ہوگا اور قیامت تک یہ پہرہ رہے گا۔

۳۷۲۸۔ عن النواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدجال الغداة فخفض فیہ ورفع حتیٰ ظننا انہ فی طا ئفة النخل فلما رحنا الی رسول اللہ ﷺ عرف ذلك فینا وقال ما شانکم؟ فقلنا: یا رسول اللہ! ذكرت الدجال الغداة فخفضت فیہ ثم

رفعت حتى ظننا انه في طائفة نخل، قال غير الدجال اخوفني عليكم ان يخرج  
وانا فيكم فانا حجيجه دو نكم وان يخرج ولست فيكم فامر حجيح نفسه والله  
خليفني على كل مسلم انه شاب قطط عينه قائمة كاني اشبهه بعبد العزى بن قطن  
فمن رآه منكم فليقرء عليه فواتح سورة الكهف انه يخرج من خلّة بين الشام  
والعراق فعاث يمينا وعاث شما لا يا عبا دالله، اثبتوا! قلنا يا رسول الله! وما لبثه  
في الارض؟ قال اربعون يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه  
كايامكم، قلنا يا رسول الله فذلك يوم الذي كسنة تكفيننا فيه صلاة يوم، قال  
فاقدروا له قدره، قال: قلنا: فما اسرعه في الارض؟ قال؟ كالغيث استدبرته الريح،  
قال فيات على القوم فيدعوهم فيستجيبون له ومومنون به، فيا مر السماء ان  
تمطر فتمطروا يا مر الارض ان ينبت فتنبت وتروح عليهم سارحتهم اطول ما  
كانت ذرا واسبغه زروعا امده خواصر ثم يا تى القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله  
فينصرف عنهم، فيصبحون ممحليين ما با ايديهم شئى ثم يمر بالخربة، فيقول لها  
اخرجي كنوزك فينطلق فتبعه كنوزها كيما سيب النحل، يدع رجلا ممثلا شوابا  
فيضربه بالسيف ضربة فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل يتهلل وجهه  
يضحك فيينا ما هم كذلك اذ بعث الله عيسى بن مريم فينزل عند منارة البيضاء  
ثرقي دمشق بين مهذو دتين واضحا كفيه على اجنحة ملكين اذا طأ طأ نفسه قطر  
واذا رفع يخذ رمنه جمان كالؤلؤ ولا يحل لكافران يجد ريح نفسه الامات  
ونفسه ينتهى حيث ينتهى طرفه فينطلق حتى يدركه عند باب لد فيقتله ثم يأتى  
نبي الله عيسى قوم قد عصمهم الله فيمسح وجوههم ويحدثهم بد رجاتهم في  
الجنة فبيعاهم كذلك اذ اوحى الله اليه يا عيسى انى قد اخرجت عبادى لا يدان  
لاحد بقتالهم فاحرز عبادى الى الطور رويبعث الله يا جوج وما جوج وهم كما  
قال الله من كل حدب ينسلون فيا مروا اولهم على بحيرة الطبرية فيشربون ما  
فيها ثم يمر آخرهم فيقولون لقد كان في هذا ماء مرة فيحصر نبي الله عيسى



واصحابہ حتی یكون رأس الثور لاحدهم خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم  
 فيرغب نبي الله عيسى واصحابه الى الله فيرسل الله عليهم التغف في رقابهم  
 فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ويهبط نبي الله عيسى واصحابه فلا  
 يجدون موضع شبر الا قد ملأه زهمهم ومنتهم ودمائهم فيرغبون الى الله سبحانه  
 ويرسل عليهم طيرا كما عناق البحث فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم  
 يرسل الله عليهم مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسله حتى يتركه كالزقة ثم  
 يقال للارض انبتى ثمرتك وردى بركته فيومئذ تاكل العصابة من الرمانة  
 فتشبعهم ويستظلون بقحفها ويبارك الله في الرسل حتى ان اللقحة من الابل  
 تكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر تكفي القبيلة واللقحة من الغنم تكفي  
 الفخذ فينماهم كذلك اذ بعث الله عليهم ريحا طيبة فتأخذ تحت ابطهم  
 فتقبض ريح كل مسلم ويبقى سائر الناس يتها رجون كما تتها رج الحمر فعليهم  
 تقوم الساعة -

نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ ایک دن صبح کے وقت حضور ﷺ نے ہمارے  
 سامنے دجال کا ذکر کیا، اس میں اسے ذلیل بھی کہا اور اس کے فتنے کو بڑا بھی بتایا، آپ کے بیان  
 سے ہم یہ محسوس کرنے لگے کہ جیسے کھجوروں میں چھپا ہوا ہے، جب ہم شام کو حضور کی خدمت میں  
 حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر خوف کے آثار دیکھ کر فرمایا: کیوں تم لوگوں کا یہ کیا  
 حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ نے جو صبح دجال کا ذکر فرمایا تھا جس کی ذلت اور  
 بڑائی ہر دو آپ نے بیان فرمائی تھیں، اس سے ہمیں یہ محسوس ہونے لگا کہ وہ ان درختوں میں  
 چھپا ہوا ہے، آپ نے فرمایا: تم لوگوں پر دجال کے علاوہ مجھے اور لوگوں کا بھی ڈر ہے اگر دجال  
 میری زندگی میں ظاہر ہوا تو میں سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کروں گا، البتہ اگر میرے بعد  
 ظاہر ہوا تو ہر انسان اپنا تحفظ آپ کرے گا، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا میرے بعد ذمہ دار ہے، دیکھو  
 دجال جوان ہوگا، اس کے بال بہت گھنگریالے ہوں گے، اس کی ایک آنکھ اٹھی ہوئی ہوگی، میں  
 اس کی مشابہت عبدالعزیٰ بن قطن سے دیتا ہوں، لہذا تم میں سے جو کوئی اسے دیکھے اسے



چاہئے کہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، دیکھو عراق اور شام کے مابین خلیہ کے مقام سے اس کا ظہور ہوگا، روئے زمین پر دائیں بائیں فساد پھیلاتا پھرے گا، اے خدا کے بندو دیکھو ایمان پر ثابت قدم رہنا، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ زمین پر کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن، ان میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک مہینہ کے، تیسرا ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ان تمہارے دنوں کے مثل ہوں گے، ہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ کیا: اس پہلے دن میں ہمارے لئے پانچ نمازیں کافی ہوں گی، آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ حساب کر کے سال بھر کی پڑھنا، ہم نے عرض کیا، اس کے چلنے کی رفتار آخری کتنی تیز ہوگی، آپ نے فرمایا: ہوا کے برابر جو بادل کے ساتھ ہوا اور وہ ہوا اس کے ساتھ ہوگی، وہ ایک قوم کے پاس آکر انہیں اپنی الوہیت کی جانب بلائے گا اور وہ اس پر ایمان لائیں گے، تو وہ پانی برسنے کا حکم دے گا، پانی خوب برے گا، زمین کو سبزہ اگانے کا حکم دے گا تو زمین سبزہ اگائے گی اور اناج پیدا ہوگا، جب اس قوم کے جانور شام کو چر کر واپس آیا کریں گے تو ان کے پستان اور ان کی کونکلیں بھری ہوئی کوہان اونچے اور موٹے تازے ہوں گے، پھر وہ دوسری قوم کے پاس جائے گا، ان سے اپنے اوپر ایمان لانے کی فرمائش کرے گا تو وہ انکار کریں گے، تو وہ وہاں سے واپس ہوگا تو صبح کو وہ قوم قحط میں مبتلا ہوگی اور تمام مال و اسباب سے خالی ہوگی، کچھ بھی ان کے پاس نہ رہے گا، اس کے بعد ایک ویران جگہ سے گزریگا اور اس جگہ سے وہاں کے خزانے طلب کرے گا، وہاں خزانے نکل کر اس طرح اس کے ساتھ ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں، پھر ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت جوان کو بلا کر قتل کرے گا اور اس کی لاش کے ٹکڑوں کو اتنے فاصلہ پر پھینک دے گا جتنی دور پر تیر جاتا ہے، پھر اس کو طلب کرے گا تو وہ شخص زندہ ہو کر روشن چہرہ لئے ہنستا ہو چلا آئے گا۔ الغرض دجال اور دنیا والے اسی کشمکش میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ دمشق کے سفید مشرقی مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائے گا، آپ اس مینار سے نیچے تشریف لائیں گے، آپ کے جسم پر اس وقت دوزرہ کپڑے ہونگے، سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوں، جب سر جھکا مینگے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو رک جائیں گے، ان کی سانس میں یہ اثر ہوگا کہ جس کافر کو لگ جائے گی وہ مر جائے گا، اور آپ کی سانس وہاں تک جائے گی جہاں



تک آپ کی نظر کام کرے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد کے قریب پکڑ لیں گے، وہاں اسے قتل کریں گے، وہ آپ کو دیکھ کر نمک کی طرح پکھل جائے گا، دجال کے قتل کے بعد حضرت عیسیٰ ان لوگوں کے پاس جو دجال کے فتنے سے بچ رہے تشریف لا کر انہیں تسلی دیں گے، ان کے سامنے وہ درجات بیان کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جنت میں تیار کئے ہیں۔ یہ لوگ ابھی اسی کیفیت میں ہونگے کہ حضرت عیسیٰ کے پاس خدا کی جانب سے وحی آئے گی کہ میرے خالص بندوں کو کوہ طور پر لے کر چلے جاؤ، کیونکہ میں اب اپنی اس مخلوق کو ظاہر کرتا ہوں جن کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں، اس کے بعد یاجوج و ماجوج کا خروج ہوگا (وہم من کل حدب ینسلون) یعنی وہ ہر اونچی نیچی گھاٹی سے چڑھ کر دوڑیں گے، ان میں سے پہلا گروہ جو کثرت میں ٹڈیوں کے مانند ہوگا طبریہ کے چشمے پر سے گزرے گا تو اس کا تمام پانی پی لے گا، جب دوسرا گروہ آئے گا تو کہے گا: کسی زمانہ میں اس مقام پر پانی تھا۔ حضرت عیسیٰ اس وقت سب کو لئے کوہ طور پر موجود ہوں گے، ان مسلمانوں کے لئے اس وقت بیل کی ایک سری سواشر فیوں سے بہتر ہوگی، جب مسلمان زیادہ پریشان ہوں گے، حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے، چنانچہ خدائے تعالیٰ یاجوج و ماجوج کی گردن میں ایک پھوڑا نکالے گا جس کی وجہ سے صبح کو سب ایسے مرجائیں گے جیسے ایک آدمی مرجاتا ہے، حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی پہاڑ سے نیچے اتریں گے تو زمین کی کوئی جگہ یاجوج و ماجوج کی بدبو خون اور پیپ سے خالی نہ ہوگی، حضرت عیسیٰ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹ کی طرح گردن والے جانور بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں خدا کا حکم ہوگا وہاں پھینک دیں گے، اس کے بعد ایک سخت بارش ہوگی جس سے کوئی پختہ یا غیر پختہ مکان نہ رک سکے گا اور زمین کو ایسا صاف کر دے گی جیسے آئینہ یا خوبصورت عورت، اس کے بعد خدائے تعالیٰ زمین کو حکم کرے گا کہ پھل اگائے اور اپنی برکت ظاہر کر تو اس وقت انار کو کئی آدمی شکم سیر ہو کر کھائیں گے اور اس انار کے چھلکوں سے سایہ حاصل کریں گے، دودھ میں اللہ تعالیٰ اتنی برکت دے گا کہ ایک اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کو کافی ہوگا، اسی حالت میں ایک پاک و صاف ہوا اللہ تعالیٰ کی جانب سے چلے گی وہ جس مومن کی بغل میں لگے گی اس کی روح قبض کر لے گی اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جو



جھگڑالو ہونگے اور گدھوں کی طرح لڑیں، تو انہی شریر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

۳۷۲۹۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یفتح یاجوج وماجوج فیخرجون کما قال اللہ تعالیٰ وہم من کل حدب ینسلون فیعمون الارض وینحاز منهم المسلمون حتی تصیر بقیۃ المسلمین فی مدائنہم وحصونہم ویضعون الیہم مواشیہم حتی انہم لیمرن بالنہر یشربون حتی ما یذرون فیہ شیئا، فیمر اخرہم علی اثرہم فیقول قائلہم لقد کان بہذا المکان مرۃ ماء ویظہرون علی الارض فیقول قائلہم ہؤلاء اہل الارض قد فرغنا منهم ولننازلن اہل السماء حتی ان احدهم لیہز خربتہ الی السماء فترجع مخضبة بالدم فیقولون: قد قتلنا اہل السماء فبینما ہم كذلك اذ بعث اللہ دوا با کنغف الجراد فتاخذا عناقہم فیموتون موت الجراد یرکب بعضهم بعضا فیصبح المسلمون لا یسمعون لہم حنا فیقولون من رجل یشری نفسہ وینظر ما فعلوا فینزل منهم رجل قد وظن نفسہ علی ان یقتلوه فیجدہم موتی فینادیہم الا ابشروا فقد ہلک عدوکم فیخرج الناس ویخلون سبیل مواشیہم فمایکون لہم رعی الا لحومہم فتشکر علیہا کاحسن ما شکرت من نبات اصابته قط۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا جوج و ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ایسے ہی ظاہر ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وہم من کل حدب ینسلون) وہ زمین میں پھیل جائیں گے، مسلمان اس سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے مویشیوں کو لے کر شہروں اور قلعوں میں پناہ گزیں ہو جائیں گے، یا جوج و ماجوج کا ایک گروہ پانی پر سے گزرے گا تو سارا پانی پی کر ختم کر دے گا۔ جب دوسرے گروہ کا وہاں سے گزر ہوگا تو وہ کہے گا کہ کسی زمانہ میں یہاں پانی تھا، جب وہ زمین پر غالب آجائیں گے تو کہیں گے: اہل زمین سے ہم نمٹ چکے اب آسمان والے باقی رہ



گئے، تو ان میں سے ایک شخص اپنا تیرا آسمان کی طرف پھینکے گا جو خون میں رنگا ہوا آئے گا، تو بولیں گے ہم نے آسمان والوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے، اسی حالت میں اللہ تعالیٰ ان پر ٹڈی کی قسم کے جانوروں کو بھیجے گا جو ان کی گردنوں میں گھس جائیں گے، یہ سب کے سب ٹڈیوں کی طرح مرجائیں گے، جب مسلمان اس دن صبح کو اٹھیں گے اور یا جوج و ماجوج کی آواز محسوس نہ کریں گے تو کہیں گے کوئی ایسا ہے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کے انہیں دیکھ کر آئے۔ ایک شخص پہاڑ پر سے ان کا حال جاننے کے لئے نیچے اترے گا اور دل میں خیال کرے گا کہ میں موت کے منہ میں جا رہا ہوں، تو وہ انہیں مردہ پائے گا، تو پکار کر کہے گا: خوش ہو جاؤ تمہارا دشمن ہلاک ہو گیا، تو لوگ نکلیں گے اور اپنے جانور چرنے کے لئے چھوڑیں گے اور یا جوج و ماجوج کے گوشت کے سوا کوئی چیز انہیں کھانے کے لئے نہ ملے گی، اس وجہ سے وہ ان کا گوشت کھا کر خوب موٹے تازے ہوں گے جس طرح کبھی گھاس کھا کر موٹے ہوئے تھے۔

۳۷۳۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان یا جوج و ماجوج یحفرون کل یوم حتی اذا کادوا یرون شعاع الشمس قال الذی علیہم ارجعوا فسنحفره غداً فیعیدہ اللہ ان یبعثہم علی الناس حفروا حتی اذا کادوا یرون شعاع الشمس قال ارجعوا فسنحفره غداً انشاء اللہ تعالیٰ واستثنوا فیعودون الیہ وهو کھیئة حین ترکوه فیحفرونہ ویخرجون علی الناس فیشفون الماء ویحصن الناس منهم فی حصونہم فیرمون بسہامہم الی السماء فترجع علیہا الدم الذی احفظ فیقولون فہزمنا اهل الارض وعلونا اهل السماء فیبعث اللہ نغفا فی اقفائہم فیقتلہم بها، قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ ان دواب الارض لتسمن وتشکر شکراً من لحومہم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا جوج و ماجوج ہر روز اپنی دیوار کھودتے ہیں، جب ان کو دیوار میں سورج کی



چمک پہونچتی ہے تو کہتے ہیں اب لوٹ چلو باقی کل کھود لیں گے، اللہ تعالیٰ پھر اسے ویسا ہی کر دیتا ہے، جب ان کا عرصہ پورا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کو ان کا خروج منظور ہوگا تو ایک روز دیوار کھودتے کھودتے آفتاب کی شعاعیں دیکھیں گے، تو ان کا سردار کہے گا انشاء اللہ کل کھود لیں گے، جب صبح ہوگی اور یہ واپس آکر دیکھیں گے تو دیوار کھدی ہوئی پائیں گے اور یہ اسے کھود ڈالیں گے اور باہر نکلیں گے، مسلمان اس وقت قلعوں میں محصور ہو جائیں گے۔ یہ لوگ زمین میں پھیل کر آسمان کی جانب تیر ماریں گے اور کہیں گے اب زمین والے آسمان پر غالب ہو گئے کیونکہ ان کے تیر اللہ کے حکم سے رنگین ہو کر واپس ہو گئے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا فرمائے گا جس سے وہ مرجائیں گے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بیشک جانور ان کے گوشت کھا کر خوب موٹے تازے ہو جائیں گے۔

۳۷۳۱۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما کان لیلة اسری برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقی ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ فتذاکروا الساعة فبدءوا بابراہیم فسالوه عنها فلم یکن عنده منها علم ثم سالوا موسیٰ فلم یکن عنده منها علم فرد الحدیث الی عیسیٰ ابن مریم فقال قد عہد الی فیما دون وجبتہا فلما وجبتہا فلا یعلمہا الا اللہ فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتله فیرجع الناس الی بلا دہم فیستقبلہم یا جوج وما جوج وہم من کل حدب ینسلون، فلا یمرون بماء الا شربوه ولا شیء الا افسدوه فیجاءون الی اللہ فادعوا اللہ ان یمیتہم فتنن الارض من ریحہم فیجاءون الی اللہ فادعوا اللہ فیرسل السماء بالماء فیحملہم فیلقیہم فی البحر ثم تنسف الجبال وتمد الارض مدد الادیم فعہد الی متی کان ذلک کانت الساعة من الناس کالحمال التی لا یدری اهلہا متی تفجاءثم بولا دہا قالت



العوام ووجد تصدیق ذلك في كتاب الله تعالى حتى اذا فتحت يا جوج وما جوج وهم من كل حدب ينسلون ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو جب معراج ہوئی تو آپ نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ سے ملاقات کی اور ان کے درمیان قیامت کا تذکرہ ہوا، سب نے ابراہیم سے قیامت کے متعلق سوال کیا، لیکن انہیں کچھ معلوم نہ تھا، پھر موسیٰ سے سوال کیا تو انہیں بھی معلوم نہ تھا، تو پھر سب نے عیسیٰ سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا: قیامت سے پہلے نزول کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن اس کا وقت اللہ ہی کو معلوم ہے، عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا اور فرمایا میں نازل ہو کر اسے قتل کروں گا، لوگ جب اپنے شہر کو لوٹیں گے تو یا جوج اور ما جوج ہر طرف سے نکل آئیں گے، وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے اور جس چیز کو دیکھیں گے اسے تباہ کر دیں گے، خدا کے بندے اللہ سے دعا کرنے کی درخواست کریں گے، میں اللہ سے دعا کروں گا وہ سب مرجائیں گے، ان کی لاشوں سے تمام زمین بدبو دار ہو جائے گی، لوگ پھر مجھ سے دعا کی استدعا کریں گے، میں دعا کروں گا اور اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے ان کی لاشیں بہکے سمندر میں چلی جائیں گے اور بدبو ختم ہو جائے گی، اس کے بعد پہاڑ اڑائے جائیں گے اور زمین چٹڑے کی طرح دراز ہو جائے گی اور صاف ہموار ہو کر ٹیلے وغیرہ کا کوئی نشان باقی نہ رہے گا، پھر مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد قیامت بہت قریب ہے اور اچانک آئے گی جس طرح حاملہ عورت کے حمل کا زمانہ پورا ہو گیا ہو اور لوگ اس کے انتظار میں ہوں کہ ولادت کا وقت آئے گا اور اس کا صحیح وقت کسی کو معلوم نہ ہو۔ لوگ کہتے ہوں اب ہوا اب ہوا۔ اللہ اس کی تصدیق میں فرماتا ہے: (وہم من کل حدب ينسلون)

۳۷۳۲۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : ان یا جوج و ما جوج یغدون کل یوم علی السد فیلحسونہ وقد جعلوہ مثل قشر البیض



فیقولون نرجع غدا ونفتحه فیصبحون وقد عادالی ماکان علیہ قبل ان یلحس  
فلایزالون كذلك حتی یولد فیہم مولود مسلم فاذا غدوا یلحسون قال لہم : قولوا  
بسم اللہ فاذا قالوا بسم اللہ فارادوا ان یرجعوا حین یمسون فیقولون نرجع غدا  
فنفتحه فیقول : قولوا ان شاء اللہ ، فیقولون ان شاء اللہ فیصبحون وهو مثل قشر  
البيض ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ یا جوج و ماجوج ہر  
دن صبح کو اس دیوار کے پاس جاتے ہیں اور اس کو چاٹتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کو انڈے  
کے چھلکے کے مثل باریک کر دیتے ہیں پھر کہتے ہیں ہم کل آئیں گے اور اس میں دروازہ کھول  
لیں گی دوسرے دن ان کی آمد سے پہلے ہی وہ مثل سابق موٹی دیوار ہو جاتی ہے، چنانچہ اسی  
طرح وہ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کی اولاد میں ایک بچہ پیدا ہوگا وہ مسلمان ہوگا، جب  
وہ دیوار چاٹنے کے لئے جائیں تو وہ ان سے کہے گا کہو: بسم اللہ، جب وہ بسم اللہ کہہ کر شروع  
کریں گے اور شام کو واپسی کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے ہم کل آ کر اس کو کھول دیں گے تو وہ مرد  
مسلم کہے گا کہو: انشاء اللہ، تو وہ انشاء اللہ کہیں گے اور دوسرے دن جب صبح کو آئیں گے تو  
انڈے کے چھلکے کی طرح ہوگی۔ ۱۲م۔

۳۷۳۳۔ عن ابی حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : وفیہ فیصبحون وهو اقوی  
منہ بالامس حتی یسلم رجل منهم حین یرید اللہ ان یبلغ امرہ فیقول المؤمن غدا  
نفتحه ان شاء اللہ تعالیٰ ۔

حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت میں یہ ہے کہ جب صبح کو وہ آیا کرتے  
ہیں تو پہلے سے زیادہ موٹی دیوار ان کو ملتی ہے ایسے ہی ہوتا رہے گا یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ  
ان کے کام کو مکمل فرمانا چاہے گا تو ان میں سے ایک شخص مسلمان ہوگا اور وہ مومن کہے گا: ہم انشاء  
اللہ کل ضرور اس دیوار میں دروازہ کھولیں گے۔ ۱۲م۔



امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام نووی سے نقل فرمایا اور کہا: ہم نے کعب احبار کے سوا سلف میں کسی کا قول اس سلسلہ میں نہیں دیکھا۔ کہ یاجوج و ماجوج حضرت آدم کی بغیر حوا کے اولاد ہیں۔ بلکہ حدیث مرفوع اس کی تردید فرماتی ہے۔ کہ حدیث مرفوع میں واضح الفاظ میں موجود ہے کہ یہ حضرت نوح کی اولاد سے ہیں اور نوح علیہ السلام کا حضرت حوا سے ہونا قطعاً ثابت ہے۔

حدیث مرفوع سے مراد وہ حدیث ہے جو امام حاکم نے مستدرک میں روایت کی وہ اس طرح ہے۔

۳۷۳۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ولد لنوح سام وحام ویافث، فولد لسام العرب وفارس والروم، وولد لحام القبط والبربر والسودان، وولد لیافث یاجوج و ماجوج والترك والصقالبة۔

قال الحافظ وفی سندہ ضعف:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے تین لڑکے تھے حام سام، یافث، سام کی اولاد عرب، فارس، اور روم میں پھیلی، حام سے قبلی، بربر، اور سوڈانی ہوئے، اور یافث سے یاجوج و ماجوج، ترک اور سسلی و اٹلی کے لوگ۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: یہاں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ اس کی سند میں ضعف ہے ہمارے لئے ان کے مذہب مختار کے ضعیف ہونے کے لئے کافی ہے۔ پھر یہ بھی خیال رہے کہ یہ حدیث ضعیف اور حافظ ابن حجر کا مسلک صحیح حدیثوں کے خلاف ہے بلکہ خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی دوسری صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ وہ احادیث یہ ہیں۔

۳۷۳۵۔ عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ولد لنوح ثلاثة ، سام و حام و یافث ابوالروم ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح کے تین بیٹے تھے سام، حام، اور یافث یہ اہل روم کے مورث اعلیٰ تھے۔

۳۷۳۶۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ولد لنوح ثلاثة ، فسام ابوالعرب ، و حام ابوالحبشة ، و یافث ابوالروم ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح کی تین اولاد سام، تو اہل عرب کے باپ حام، اہل حبشہ کے، اور یافث رومیوں کے باپ تھے۔

۳۷۳۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ولد نوح ثلاث ، فسام ابوالعرب و حام ابوالحبش و یافث ابوالروم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے تھے، سام یہ اہل عرب کے باپ ہیں۔ حام یہ اہل حبش کے، اور یافث اہل روم کے جد اعلیٰ۔ (انباء الحی ص ۱۰۵)

۴۶۳/۴

کتاب التاریخ

۳۷۳۵۔ المستدرک للحاکم

۱۴۶/۱۸

حدیث ۳۰۹

۳۷۳۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی

۳۲۲۹۳

۳۷۳۷۔ کنز العمال للمتقی



## تورات اور علم غیب

۳۷۳۸۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اعطی موسیٰ التوراة فی سبعة الواح من زبرجد ، فیہا تبیان لكل شیء وموعظة ، فلما جاء بها فرأى بنی اسرائیل عکوفاً علی عبادة العجل رمی بالتوراة من یدہ فتحطمت فرفع اللہ تعالیٰ منها ستة اسباع وبقي سبع ۔ انباء الحی ص ۱۱۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زبرجد کی سات تختیوں میں تورات عطا کی گئی ، اس میں ہر چیز کا بیان تھا اور نصیحت تھی ، جب آپ ان کو لیکر آئے تو بنو اسرائیل کو پھڑپھڑے کی عبادت میں مصروف دیکھا تو حالت غضب میں آپ نے ہاتھ سے تختیاں ڈال دیں تو وہ ٹوٹ گئیں اللہ تعالیٰ نے ان میں سے چھ حصے اٹھائے اور پھر ایک حصہ باقی رہا۔

۳۷۳۹۔ عن محمد بن یزید الثقفی قال : اصطحب قیس بن خرشة وکعب الاحبار حتی اذا بلغا صفین وقف کعب ثم نظر ساعة ثم قال : یہراقن بھذہ البقعة من دماء المسلمین شیء لا یہراق ببقعة من الارض مثله ، فقال قیس ما یدریک ؟ فان هذا من الغیب الذی استترہ اللہ تعالیٰ بہ ، فقال کعب مامن الارض شبرا لا مکتوب فی التوراة الذی انزل اللہ تعالیٰ علی موسیٰ ما یكون علیہ وما یرج منه الی یوم القيامة۔

حضرت محمد بن یزید ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن خرشة اور کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ساتھ سفر کیا اور جب صفین کے مقام پر پہنچے تو حضرت کعب نے کچھ وقفہ غور کرنے کے بعد فرمایا : اس سرزمین پر مسلمانوں کا اس طرح خون بہہ گا کہ

اس جیسا کہیں دوسری جگہ نہیں بیہیگا، حضرت قیس نے کہا: آپ نے یہ بات کیونکر کہی، کہ یہ تو غیب کی خبر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ فرمایا ہے، حضرت کعب نے فرمایا: تو رات جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں زمین کا چپہ چپہ تحریر ہے اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ لکھا ہے۔ ۱۲م

۳۷۴۰۔ عن کعب الاحبار انه قال لعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یا امیر المؤمنین! لولا آية فی کتاب اللہ تعالیٰ لأنباتک بما هو کائن الی یوم القیامة، قال وما هی؟ قال قول اللہ تعالیٰ: یمحو اللہ ما یشاء ویثبت و عنده ام الكتاب۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں آپ کو قیامت تک ہونے والی چیزوں کی خبر دیتا، آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ تو حضرت کعب نے کہا: وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے، یحو اللہ ما یشاء ویثبت و عنده ام الكتاب۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے محو رکھتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے، اور اس کے پاس کتاب کی اصل لوح محفوظ ہے۔

۳۷۴۱۔ عن امیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتانی جبرئیل آنفا فقال: انا لله وانا الیہ راجعون۔ قلت: أجل انا لله وانا الیہ راجعون۔ فمما ذلک یا جبرئیل! قال: ان امتک مفتنة بعدک بقلیل من الدھر غیر کثیر۔ قلت: فتنة کفر او فتنة ضلالة؟ قال: کل ذلک سیکون، قلت: ومن این ذاک؟ وانا تارک فیہم کتاب اللہ، قال: بکتاب اللہ یضلون۔ انباء الحی ص ۱۳۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ابھی جبریل آئے اور کہا: بیشک ہم اللہ تعالیٰ کے



لئے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ میں نے عرض کیا: بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہمیں اس کی طرف جانا ہے۔ اے جبریل یہ اس وقت تم نے کس سلسلہ میں ”انا للہ“ الخ پڑھا؟ تو انھوں نے عرض کیا: آپ کی امت آپ کے وصال کے بعد تھوڑے زمانہ کچھ آزمائشوں میں مبتلا ہوگی، حضور فرماتے ہیں: میں نے کہا: کیا کفر کے فتنے میں یا گمراہی کے؟ حضرت جبریل نے عرض کیا: ان میں سے ہر ایک ظہور پذیر ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا: ایسا کیسے ہوگا جب کہ میں ان میں کتاب اللہ چھوڑے جا رہا ہوں، عرض کیا: کتاب اللہ ہی سے تو گمراہ ہوں گے۔ ۱۲م

۳۷۴۲۔ عن امیرالمومنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انه سیأتیکم ناس یجادلونکم بشبهات القرآن فخذوہم بالسنن، فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ،

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے پاس کچھ لوگ عنقریب آئیں گے جو قرآن کریم کے شبہات میں جھگڑے کریں گے، لہذا تم سنتوں پر کاربند رہنا، کہ اہل سنت کتاب اللہ کے بڑے جاننے والے ہوں گے۔

۳۷۴۳۔ عن امیرالمومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: سیأتی قوم یجادلونکم فخذوہم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔  
امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے: فرماتے ہیں: کہ عنقریب ایک قوم آئے گی جو تم سے جھگڑا کرے گی، لہذا تم سنتوں کو اختیار کرنا، کہ سنتوں کے عالم کتاب اللہ کو بخوبی جاننے والے ہوں گے۔

۳۷۴۴۔ عن عمران بن مناح ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: فانا اعلم بکتاب اللہ منهم۔ فی بیوتنا نزل، قال صدقت، ولكن القرآن حمال ذو

۳۷۴۲۔ السنن للدارمی حدیث ۱۲۱

۳۷۴۳۔ الاتقان للسیوطی النوع التاسع والثلاثون

۳۷۴۴۔ الاتقان للسیوطی النوع التاسع والثلاثون

وجوه تقول ويقولون ولكن حاجهم بالسنة - فانهم لم يجدوا عنها محيصا -  
فخرج اليهم فحاجهم بالسنة فلم يبق بأيديهم حجة -

حضرت عمران بن مناح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں کتاب اللہ کو ان سے زیادہ جانتا ہوں، کیوں کہ یہ ہمارے گھروں میں نازل ہوا، عمران کہتے ہیں: میں نے کہا آپ نے سچ فرمایا: لیکن قرآن تو چند معانی کا محتمل ہے، آپ بھی اس پر ان سے اتفاق رکھتے ہیں، میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے سنت رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ مناظرہ کیجئے تو پھر ان کو گلو خلاص کا کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ لہذا وہ ان (خارجیوں) کی طرف تشریف لے گئے، اور ان سے سنت کے ذریعہ مناظرہ کیا تو واقعی ان کے پاس کوئی دلیل نہ تھی۔

۳۷۴۵۔ عن يحيى بن اسيد رضى الله تعالى عنه ان علي بن ابي طالب رضى الله تعالى عنه ارسل عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما الى اقوام خرجوا فقال له: ان خاصموك بالقرآن فخاصمهم بالسنة - انباء الحكي ص ۱۳۹

حضرت یحییٰ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خارجیوں کے پاس بحث و مباحثہ کے لئے روانہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے قرآن کے ذریعہ مناظرہ کریں تو تم سنت رسول کے ذریعہ مناظرہ کرنا۔ ۱۲م

۳۷۴۶۔ عن المقدم بن معدى كرب رضى الله تعالى عنه قال: قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: علوم القرآن على ثلاثة اجزاء حلال فاتبعه وحرام فاجتنبه ومتشابه يشكل عليك، فكله الى عالمه -

حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

-----۳۷۴۵

۳۷۴۶۔ المسند للاحمد بن حنبل ۴۱۰۲



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے علوم تین حصوں میں منقسم ہیں: اول حلال، لہذا ان کی اتباع کرو۔ دوم حرام کہ ان سے بچو۔ سوم متشابہ جو تم پر دشوار ہوں، تو ان کا علم عالم کے حوالہ کرو۔ ۱۲م

## سنت رسول کی اہمیت

۳۷۴۷۔ عن العرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أیحبس احدکم متکئا علی اریکتہ یظن ان اللہ تعالیٰ لم یحرم الا ما فی هذا القرآن، ألا وانی قد امرت ووعظت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القرآن او اکثر وان اللہ لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اهل الكتاب الا باذن ولا ضرب نسائہم ولا اکل ثمارہم اذا اعطوکم الذی علیہم۔ انباء الحی ص ۱۴۰

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنی مسہری پر تکیہ لگائے اس گمان میں مبتلا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حرام فرمایا ہے وہ سب اس قرآن میں ہے؟ خبردار! اور میں نے قسم بخدا بہت چیزوں کا حکم دیا، بہت کے بارے میں نصیحت کی اور بہت سے منع کیا اور یہ سب قرآن کے برابر بلکہ تعداد میں اس سے بھی زیادہ ہیں، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال نہیں فرمایا کہ بغیر اجازت اہل کتاب کے گھر جاؤ، اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کی عورتوں کو قتل کرو، اور نہ یہ درست ہے کہ پھل توڑ کر کھاؤ جب وہ خود اپنے حقوق لازمہ کو ادا کرتے ہیں۔ ۱۲م

۳۷۴۸۔ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انما نزل کتاب اللہ یصدق بعضہ بعضا فلا تکذبوا بعضہ ببعض فما علمتم منہ فقولوا وما جہلتم فکلوہ الی عالمہ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: کتاب اللہ نازل ہوئی

اس حال میں کہ اس میں بعض کی بعض کے سلسلہ میں تصدیق موجود ہے، لہذا بعض کو بعض کے ذریعہ نہ جھٹلاؤ، جب تمہیں کسی چیز کے بارے میں علم ہو تو اس سلسلہ میں کہو، اور جب علم نہ ہو تو عالم کے سپرد کر دو۔ ۱۲م

۳۷۴۹۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الا مرثلاثۃ، امر بین رشدہ فاتبعہ - و امر بین غیہ فاجتنبہ ، و امر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عزوجل - انباء الحی ص ۱۴۱

حضرت عبد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چیزیں تین ہیں۔ اول وہ کہ اس کی ہدایت واضح ہے تو تم اس کی اتباع کرو، دوم وہ کہ اس کی گمراہی عیاں ہے تو اس سے بچو۔ سوم وہ جس میں اختلاف ہے تو اس کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دو۔ ۱۲م

۳۷۵۰۔ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اجر اکم علی قسم الحد اجر اکم علی النار۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں جو ترکہ میں دادا کی تقسیم پر جری ہے وہ نار دوزخ پر جری ہے۔ ۱۲م

۳۷۵۱۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما بعثہ الی الیمن قال : کیف تقضی اذا عرض لك قضاء ، قال : اقضی بكتاب اللہ ، قال : فان لم تجد فی کتاب اللہ ؟ قال : فبسنة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال : فان لم تجد فی سنة رسول اللہ ؟ قال اجتهد برأی

۳۷۴۹۔ المسند لاحمد بن حنبل

۳۷۵۰۔ السنن لسعید بن منصور القسم الاول من المجلد الثالث باب قول عمر فی الحد

۳۷۵۱۔ السنن لابی داؤد کتاب القضاء باب اجتہاد الرأی فی القضاء



ولا آلو، قال فضرب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على صدره وقال : الحمد لله الذي وفق رسول الله لما يرضى به رسول الله۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب آپ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے گا تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ میں نے عرض کیا: کتاب اللہ کے ذریعہ۔ فرمایا: اور اگر بظاہر تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملا تو؟ عرض کیا: سنت رسول ﷺ کے ذریعہ۔ فرمایا: اور اگر تمہیں سنت رسول میں بھی نہ ملا تو؟ عرض کیا: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں حتی الامکان کوئی کمی نہ چھوڑوں گا۔ حضور ﷺ نے یہ سن کر میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور کہا: الحمد للہ، تمام خوبیاں اس ذات کو جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائی جس سے اللہ کا رسول راضی ہے۔ ۱۲م

۳۷۵۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : السنة سنتان ، سنة فی فريضة ، وسنة فی غیر فريضة ، السنة التي فی الفريضة اصلها فی کتاب اللہ تعالیٰ ، اخذها هدی وترکها ضلالة ، والسنة التي اصلها ليس فی کتاب اللہ تعالیٰ الاخذ افضيلة وترکها ليس بخطيئة ۔

انباء الحی ص ۱۴۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنت دو قسم پر ہے۔ سنت فریضہ، سنت غیر فریضہ۔ سنت فریضہ کی اصل کتاب اللہ سے ثابت، اس پر عمل ہدایت اور ترک گمراہی ہے، اور وہ سنت جس کی اصل کتاب اللہ میں نہیں اس پر عمل فضیلت اور ترک خطاء و معصیت نہیں۔ ۱۲

۳۷۵۳۔ عن امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قلت

: یا رسول اللہ! الامر یُنزل بنالہم ینزل فیہ القرآن ولم تمض فیہ منک سنة ، قال : اجمعوا لہ العالمین او قال العابدین من المؤمنین فاجعلوہ شوری بینکم ولا تقضوا فیہ برأی واحد۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بہت سے ایسے حالات پیش آتے ہیں جن کے سلسلہ میں بظاہر نہ قرآن میں حکم ہے اور نہ آپ کی سنت میں، فرمایا: مومن علماء کو جمع کرو۔ یا فرمایا مومن عابدوں کو جمع کرو اور پھر آپس میں صلاح و مشورہ کرو اور کبھی ایک رائے سے فیصلہ نہ کرنا۔

۳۷۵۴۔ عن محمد بن الحنفیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قلت یا رسول اللہ ! ان نزل بنا امر لیس فیہ بیان ، امر ولا نہی ، فماتأمرنا ؟ قال : تشاورون الفقہاء والعابدین ولا تمضوا فیہ رأی خاصۃ۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش آئے جس میں ہمارے سامنے کوئی حکم شرعی نہ ہو، خواہ اس کا تعلق امر سے ہو یا نہی سے۔ تو آپ ہمیں حکم بتائیں کہ کیا کریں، فرمایا: فقہاء و عابدین سے مشورہ کرنا اور کسی ایک کی رائے پر مت جانا۔ ۱۲م

۳۷۵۵۔ عن ابی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب وسنة ، فقال ینظر فیہ العابدون من المؤمنین۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۳۷۵۴۔ المعجم الاوسط للطبرانی ۱۶۴۱ المعجم الکبیر للطبرانی

۳۷۵۵۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب ۱۱۹



علیہ وسلم سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا جو کتاب و سنت میں نہ ملے، فرمایا: اس میں مومن عابدوں کا نظریہ معلوم کرنا۔ ۱۲م

۳۷۵۶۔ عن ابی العوام البصری قال : کتب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الفہم ، الفہم فیما أدى الیک معا لیس فی قرآن ولا سنة ، ثم قال لیس الامور عند ذلک ، واعرف الامثال والاشباه ثم اعمد الی احبها الی اللہ فیما تری واشبہا بالحق ۔ انباء الحی ص ۱۲۳

حضرت ابوالعوام بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ جب تمہارے دربار میں کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو کہ جس کی صراحت قرآن و سنت میں نہ ہو تو اس میں جواب اچھی طرح غور و خوض کر لینا۔ پھر فرمایا: اس کے باوجود فیصلہ اپنی طرف سے نہ کرنا بلکہ مسئلہ دائرہ کے امثال و اشباہ و نظائر سامنے رکھنا اور ان میں جو بھی تمہاری رائے میں اللہ کو محبوب اور حق کے زیادہ مشابہ ہو اس پر اعتماد کرنا۔ ۱۲م

۳۷۵۷۔ عن شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الیہ اذا جاء ک شیء فی کتاب اللہ فاقض بہ ولا یلفتک عنہ الرجال ، فان جاء ک امر لیس فی کتاب اللہ فانظر سنة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاقض بہا ، فان جاء ک امر لیس فی کتاب اللہ ولیس فیہ سنة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانظر الاجتماع علیہ الناس فخذ بہ ، فان جاء ک مالیس فی کتاب اللہ ولم یکن فیہ سنة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یتکلم فیہ احد قبلك فاخترای الامرین شئت ، ان شئت ان تحتهد رایک وتقدم فتقدم ۔ وان شئت ان تتاخر فتاخر ، ولا اری التاخر الا خیر الک ۔

۳۷۵۶۔ السنن للدارقطنی کتاب عمر الی ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کتاب آداب القاضی

۳۷۵۷۔ السنن الکبریٰ للبیہقی

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے لکھا کہ جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے جو قرآن کریم میں صراحۃً مذکور ہے تو اس کے ذریعہ فیصلہ کر دو۔ اور اس حکم سے تمہیں لوگ ادھر ادھر نہ موڑ دیں۔ اور اگر کوئی ایسا مقدمہ آئے جو تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملے تو رسول اللہ ﷺ کی سنت میں غور کرو اور اسی کے ذریعہ فیصلہ کر دو۔ اور اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش ہو جو نہ کتاب اللہ میں ہے اور نہ سنت رسول میں تو پھر اجماع امت میں دیکھو اور اسی پر حکم سناؤ۔ اور کوئی ایسا مسئلہ آئے جس میں ان میں سے کسی میں نہ مل سکے تو تمہیں دو چیزوں میں اختیار ہے: چاہو تو اپنی رائے سے اجتہاد کرو اور پہلی رائے اور کوشش پر عمل کرو۔ اور چاہو تو مزید غور کرو اور کچھ تاخیر سے حکم سناؤ۔ میں تمہارے حق میں یہی بہتر جانتا ہوں۔ ۱۲م

۳۷۵۸۔ عن عامر الشعبي رضي الله تعالى عنه قال: قال عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه فاقض بما قضى به ائمة الهدى، فان لم يكن في كتاب الله ولا في سنة رسوله ﷺ ولا فيما قضى به ائمة الهدى فانت بالخيار ان شئت تحتهد رأيك وان شئت توامرني ولا أرى مؤامرتك اياي الا اسلم اليك۔

حضرت عامر شعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت قاضی شریح کو یہ حکم دیا تھا کہ تم ائمہ ہدیٰ کے موافق فیصلہ کرنا، اور اگر کتاب اللہ، سنت رسول اور ائمہ ہدیٰ کے فیصلوں سے مسئلہ حل نہ ہو تو پھر تمہیں اختیار ہے، چاہو تو اجتہاد کرنا، اور چاہو تو مجھ سے مشورہ لینا اور اس مشورہ ہی کو میں تمہارے لئے زیادہ سلامتی کا موجب جانتا ہوں۔ ۱۲م

۳۷۵۹۔ عن محارب بن دثار رضي الله تعالى عنه ان عمر بن الخطاب رضي



اللہ تعالیٰ عنہ قال لرجل قاض بد مشق کیف تقضى ؟ قال بكتاب الله تعالى ، قال : فاذا جاءك ماليس في كتاب الله تعالى ؟ قال اقضى بسنة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال : فاذا جاءك ماليس فيه سنة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ؟ قال : اجتهد رأي واؤ امر جلسائي ، قال : احسنت ۔ انباء الحی ص ۱۴۴

حضرت محارب بن دثار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دمشق کے قاضی سے فرمایا: تم کس طرح فیصلے کرو گے؟ بولے: اللہ کی کتاب سے۔ فرمایا: اور اگر اس میں نہ ہو تو؟ بولے: میں سنت رسول سے فیصلہ سناؤں گا، فرمایا: اور اگر اس میں سنت رسول کی صراحت نہ ہوئی تو؟ بولے: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اپنے ہم نشینوں سے مشورہ کروں گا۔ فرمایا: تم نے اچھا کہا۔ ۱۲م

### کتاب اللہ امت کے حق میں بتیان نہیں

لہذا صحابہ و تابعین نے بہت سے مسائل میں سکوت فرمایا

۳۷۶۰۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال: من عرض له منكم قضاء بعد اليوم فليقض فيه بما في كتاب الله تعالى ، فان آتاه امر ليس في كتاب الله فليقض فيه بما قضى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، فان آتاه امر ليس في كتاب الله تعالى ، ولم يقض فيه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فليقض بما قضى به الصالحون ، فان آتاه امر ليس في كتاب الله تعالى ، ولم يقض فيه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ولم يقض فيه الصالحون فليجتهد رأيه ولا يقولن احدكم اني اخاف واني اري ، ان الحلال بين وان الحرام بين وبين ذلك امور مشتبهة ، فدع ما يريبك الى ما لا يريبك ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آج کے بعد تم میں کسی کے یہاں کوئی مقدمہ آئے تو وہ کتاب اللہ سے فیصلہ کرے، اور کوئی ایسا مسئلہ آیا جس کا ذکر

قرآن میں نہ پایا تو رسول اللہ ﷺ کے عمل و فیصلہ کے مطابق حکم دو، اور اگر ان دونوں میں سے کسی میں صراحت نہ ملے تو صالحین کے موافق فیصلہ کرو، اور ان کا فیصلہ بھی نہ مل سکے تو اپنی رائے سے اجتہاد کرے۔ اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں۔ یا میں بڑی رائے والا ہوں۔ کیونکہ حلال چیزیں واضح ہیں اور حرام بھی واضح ہیں۔ ہاں ان کے درمیان کچھ امور ہیں جو مشتبہ ہیں، تو تم ایسی چیزوں کو ترک کرو جو شبہ لائیں اور ان پر عمل کرو جو شبہ پیدا نہ کریں۔

۱۲م

۳۷۶۱۔ عن الاوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کتب عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه لا رأى لاحد فى كتاب الله تعالى ، انما رأى الائمة فيما لم ينزل فيه كتاب ولم تمض به سنة من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم۔

حضرت امام اوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلطنت اسلامیہ میں لکھوا کر بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کسی کو اپنی رائے سے دخل دینے کی اجازت نہیں، ہاں اتمہ کرام اپنی رائے اور مشورہ سے ان احکام کو بیان کریں جن کے بارے میں قرآن و سنت میں بیان نہیں ملتا۔ ۱۲م

۳۷۶۲۔ عن محمد بن سيرين رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لم يكن احد بعد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اهيب لما لا يعلم من ابى بكر ، ولم يكن احد بعد ابى بكر اهيب لما لا يعلم من عمر ، وان ابابكر نزلت به قضية فلم يجد لها فى كتاب الله تعالى اصلا ولا فى السنة اثرا فقال اجتهد رأى ، فان يكن صوابا فمن الله تعالى ، وان يكن خطأ فمنى واستغفر الله ۔ انباء الحی ص ۱۳۵

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کوئی اس بات سے ڈرنے والا نہیں تھا کہ بغیر علم کوئی مسئلہ بیان کرے،

۳۷۶۱۔ السنن للدارمی باب ماتیقی من تفسیر حدیث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

باب ما یلزم العالم اذا سئل عمالا یدریہ

۳۷۶۲۔ جامع بیان العلم و فضلہ



آپ کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم کا بھی یہی حال تھا۔ ایک مرتبہ ایسا معاملہ پیش آیا کہ کتاب و سنت میں اس کی صراحت یا نشاندہی نہ ملی تو فرمایا: اب میں اجتہاد کروں گا، اگر درست ہوا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اگر غلط ہوا تو میری جانب سے، اور میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ ۱۲م

۳۷۶۳۔ عن عامر الشعبي رضي الله تعالى عنه قال: سئل ابو بكر رضي الله تعالى عنه عن الكلاله، فقال: انى اقول فيها برأى فان كان صوابا فمن الله وحده لا شريك له، وان كاخطاء فمنى، ومن الشيطان والله منه برئ اراه ما خلا الوالد والولد۔ فلما استخلف عمر قال: الكلاله ماعد الولد، وزيد فى لفظ: فلما ط عن عمر رضي الله تعالى عنه قال: انى لأستحي من الله تعالى ان اخالف ابا بكر، أرى ان الكلاله ماعدا الوالد والولد۔

حضرت امام عامر شعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: میں اس میں اپنی رائے سے کہتا ہوں، اگر صواب ہے تو اللہ وحدہ لا شریک کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو میری طرف سے اور شیطان کی جانب سے اور اللہ اس سے بری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کلالہ وہ میت ہے جس کے وارث اولاد و والدین میں سے کوئی نہ ہو۔ جب حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے کلالہ اس کو فرمایا جس کا وارث اولاد میں نہ ہو۔ لیکن دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ میں صدیق اکبر کی مخالفت کروں، آج میں بھی یہی کہتا ہوں کہ کلالہ وہی ہے جس کے وارث اولاد و والدین میں کوئی نہ ہو۔ ۱۲م

۳۷۶۴۔ عن حميد بن عبد الرحمن عن ابيه قال: دخلت على ابي بكر رضي

اللہ تعالیٰ عنہ فقال : وددت انی سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن میراث العمة والخالة ۔

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو میں نے سنا : میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے پھوپھی اور خالہ کی میراث دریافت کر لوں۔ ۱۲

۳۷۶۵۔ عن میمون بن مہران قال : کان ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا ورد علیہ الخصم نظر فی کتاب اللہ تعالیٰ ، فان وجد فیہ ما یقضی بینہم قضی بہ ، وان لم یکن فی الكتاب وعلم من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ذلك الامر سنة قضی بہ ، فان اعیاه خرج فسأل المسلمین وقال : أتانی کذا وکذا ، فهل علمتم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضی فی ذلك بقضاء فرما اجتماع الیہ النفر کلہم یدکر من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہ قضاء فیقول ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، الحمد لله الذی جعل فینا من یحفظ علی نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فان اعیاه ان یجد فیہ سنة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع رؤوس الناس وخیارہم ، فاستشارہم ، فاذا اجتمع رأیہم علی امر قضی بہ ۔

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب کوئی مقدمہ لے کر آتا تو آپ کتاب اللہ میں دیکھتے ، اگر ملتا تو اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے ، اور اگر نہ ملتا تو سنت رسول ﷺ میں دیکھتے ، ملتا تو اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے ۔ اور اگر ان دونوں چیزوں میں نہ ملتا تو آپ مؤمنین کی طرف تشریف لے جاتے اور فرماتے : میرے پاس ایسا ایسا مقدمہ آیا ہے ، کیا کروں ؟ کیا تمہیں حضور سید عالم ﷺ کا کوئی فیصلہ اس سلسلہ میں معلوم ہے ، تو



بسا اوقات صحابہ کی جماعت جمع ہو کر ان فیصلوں کا ذکر سناتی جس کو سن کر صدیق اکبر کو مسرت ہوتی اور فرماتے، الحمد للہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو باقی رکھا ہے جو اس کے رسول کے علوم و معارف اپنے سینوں میں محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ اور اگر ان حضرات کی طرف سے بھی سنت رسول کے ثبوت میں خاموشی نظر آتی تو اختیار صحابہ کو جمع فرماتے اور ان سے مشورہ کرتے، جب کسی رائے پر جمع ہو جاتے تو آپ فیصلہ فرما دیتے۔ ۱۲م

۳۷۶۶۔ عن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن تفسیر حرف من القرآن ، فقال : أی سماء تظلنی ؟ وای ارض تقلنی ؟ واین اذهب ؟ وکیف اصنع اذا قلت فی حرف من کتاب اللہ تعالیٰ بغیر ما اراد تبارک وتعالیٰ ۔ انباء الحی ص ۱۴۶

حضرت ابو ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن کریم کے ایک حرف کی تفسیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کونسا آسمان مجھ پر سایہ کرے گا، اور کونسی زمین مجھے بلند کرے گی۔ اور میں کہاں جاؤں گا، اور کیا کروں گا جب میں کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ کی مراد کے بغیر کچھ کہوں۔ ۱۲م

۳۷۶۷۔ عن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن تفسیر حرف من القرآن ، فقال : أی سماء تظلنی وای ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب اللہ مالا اسمع ۔

حضرت ابو ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن کے ایک حرف کی تفسیر کے سلسلہ میں پوچھا گیا، تو فرمایا: کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کونسی زمین مجھے بلند رکھے گی اگر میں کتاب اللہ میں محض اٹکل سے بغیر نے بیان کرنے لگوں۔

۳۷۶۶۔ کنز العمال للمتقی فضل فی حقوق القرآن ۴۱۴۹

۳۷۶۷۔ کنز العمال للمتقی فصل فی حقوق القرآن ۴۱۵۰

۳۷۶۸۔ عن القاسم بن محمد رضى الله تعالى عنهما قال : ان ابابكر الصديق رضى الله تعالى عنه قال : اى سماء تظلنى وأى ارض تقلنى اذا قلت فى كتاب الله برأى۔

حضرت قاسم بن محمد رضى الله تعالى عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضى الله تعالى عنہ نے فرمایا: کونسا آسمان مجھ پر سایہ فگن رہے گا اور کونسی زمین مجھے بلند رکھے گی جب میں کتاب اللہ میں اپنی رائے سے کچھ کہوں۔ ۱۲م

۳۷۶۹۔ عن ابراهيم التيمى رضى الله تعالى عنه قال : ان ابابكر الصديق رضى الله تعالى عنه سئل عن الاب ما هو؟ فقال: اى سماء تظلنى وأى ارض تقلنى اذا قلت فى كتاب الله تعالى ما لا اعلم۔

حضرت ابراہیم تیمی رضى الله تعالى عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضى الله تعالى عنہ سے (اَب) کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کونسی زمین مجھے اپنے اوپر بلند رکھے گی جب میں بغیر علم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ کہوں۔ ۱۲م

۳۷۷۰۔ عن قبيصة بن ذؤيب رضى الله تعالى عنه قال : جاء ت الجدة الى ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه فقالت : ان لى حقا ابن ابن او ابن ابنة لى مات ، قال: ما علمت لك حقا فى كتاب الله تعالى ولا سمعت من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فيه شيئا ، وسأ سئل ، فشهد المغيرة بن شعبة رضى الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اعطاها السدس ، قال : من شهد ذلك معك فشهد محمد بن مسلمة رضى الله تعالى عنه فأعطاها ابوبكر رضى الله تعالى عنه السدس۔

۳۷۶۸۔ شعب الايمان للبيهقى باب تعظيم القرآن ۲۲۷۸

۳۷۶۹۔ الجامع الاحكام القرآن للقرطى سورة عبس

۳۷۷۰۔ المستدرک للحاکم کتاب الفرائض قضاء ابى بکر فى الجدة



حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر آئیں اور عرض کیا: میرا ایک پوتا یا نواسہ انتقال کر گیا، کیا میرا کچھ حق اس کی وراثت میں ہے، فرمایا: میں نے تیرا حق نہ کتاب اللہ میں پایا اور نہ سنت رسول میں، میں عنقریب مشورہ کروں گا، پھر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورت کو چھٹا حصہ دلویا تھا، فرمایا: تمہارے ساتھ اور کون گواہ ہے؟ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی گواہی دی، اس پر آپ نے سدس کا فیصلہ فرمادیا۔ ۱۲م

۳۷۷۱۔ عن ابن شہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاءت الی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جدۃ ام اب او ام ام، فقالت ان ابن ابنی او ابن بنتی توفی وبلغنی ان لی نصیباً فمالی؟ فقال ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ماسمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فیہا شیئاً وسأ سئل الناس۔ انباء الحی ص ۱۲۷

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی جو دادی یا نانی تھیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر آئیں اور عرض کیا: میرا پوتا یا نواسہ انتقال کر گیا اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ میرا حصہ اس کی میراث میں ہے، تو فرمائیں کہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں کچھ نہیں سنا، میں عنقریب لوگوں سے مشورہ کروں گا۔ ۱۲م

۳۷۷۲۔ عن ابن الشہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: فجاءت الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثلها فقال: ماسمعت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہا شیئاً، وسأ سئل، فجاءتوا بحديث المغيرة بن شعبه ومحمد بن مسلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایكما خلت به فلها

السدس فان اجتمعنا فهو بينهما۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھی اسی طرح کا مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں کچھ نہیں سنا ہے، عنقریب میں مشورہ کروں گا، پھر حضرت مغیرہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کا واقعہ لوگوں نے سنایا تو آپ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی دادی یا نانی کو چھوڑے تو اس کو چھٹا حصہ ملے، اور اگر دو ہوں تو اسی میں شریک رہیں گی۔ ۱۲م

۳۷۷۳۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: كنا عند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلیہ قميص، فی ظہرہ اربع رقاع، فقرأوا ”فاکھة وأباً“ فقال: هذه الفاکھة قد عرفناها، فما الأب؟ ثم قال: نهینا عن التكلف۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، اس وقت آپ ایک کرتا زیب تن فرمائے ہوئے تھے اور پیٹھ پر چار پیوند گئے تھے، حاضرین نے (فاکھہ وأباً) آیت تلاوت کی، فرمایا: فاکھہ یہی ہے جس کو ہم نے جانا، تو (أب) کیا ہے، پھر فرمایا: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔ ۱۲م

۳۷۷۴۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قرأ عمر (وفاکھة وأباً) فقال: هذه الفاکھة قد عرفناها فما الاب؟ ثم قال: مه نهینا عن التكلف۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت کریمہ (وفاکھہ وأباً) تلاوت فرمائی اور فرمایا: اس فاکھہ کو تو ہم نے جان لیا لیکن یہ ”أب“ کیا چیز ہے، پھر فرمایا: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔

کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب ما یکره من کثرة السؤال

۳۷۷۳۔ فتح الباری للعسقلانی

سورة عبس، تحت آية وفاکھة وأباً

۳۷۷۴۔ الدر المنثور للسيوطی



۳۷۷۵۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر قرأ علی المنبر ( فانبتنا فیہا حباو عنباً وقضباً) الی قوله (وآباً) قال: کل هذا قد عرفناه فما الاب ؟ ثم رفع عصا كانت فی یدہ فقال : هذا لعمر اللہ هو التکلف، فما علیک ان لا تدری ما الاب ؟ اتبعوا ما بینکم ہذا من الکتاب فاعملوا بہ ، وما لم تعرفوه فکلوه الی تبہ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر یہ آیت (فانبتنا حباو عنباً وقضباً۔ سے وآباً) تک تلاوت فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: ہم نے ان سب کو جان لیا لیکن یہ (اب) کیا ہے، پھر آپ نے اپنے ہاتھ کا عصا اٹھایا اور فرمایا: قسم خدا کی یہ تکلف ہے، اگر تم (اب) کے معنی نہ جانو تو تم پر کچھ الزام نہیں، تم تو ان آیات کی اتباع کرو جن میں تمہارے لئے ہدایت و رہنمائی کر دی گئی کہ یوں عمل کرو، اور جو تم نہ جانو تو اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو۔

۳۷۷۶۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قرأ عمر (عبس وتولی) حتی اتی علی هذه الآية (وفاکھة وآباً) قال: قد علمنا ما الفا کھة ، فما الاب ؟ ثم احسبه (شک الطبری) قال: ان هذا لہو التکلف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ عبس تلاوت کی، اور جب (وفاکھة وآباً) پر پہونچے تو فرمایا: ہم نے فا کھہ کو تو جان لیا، لیکن یہ (اب) کیا ہے، اور طبری فرماتے ہیں، مجھے خیال ہے کہ راوی نے یوں کہا: کہ یہ تکلف کے معنی پر مشتمل ہے۔ ۱۲م

۳۷۷۷۔ عن ابی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ

سورة عبس ، تحت آية وفاکھة وآباً

۳۷۷۵۔ الدر المنثور للسيوطی

سورة عبس ، تحت آية وفاکھة وآباً

۳۷۷۶۔ جامع البيان للطبرانی

سورة عبس ، تحت آية وفاکھة وآباً

۳۷۷۷۔ الدر المنثور للسيوطی

تعالیٰ عنہ سأل عن قوله تعالى "وأباً" ما الالب؟ ثم قال: ما كلفنا هذا او ما أمرنا بهذا۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یہ (اب) کیا چیز ہے؟ پھر خود ہی فرمایا: ہمیں اس کا مکلف نہیں بنایا گیا، یا ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔ ۱۲م

۳۷۷۸۔ عن عبد الرحمن بن يزيد رضى الله تعالى عنه ان رجلا سأل عمر رضى الله تعالى عنه عن قوله تعالى: "وأباً" فلما رأهم يقولون اقبل عليهم بالدرة۔

حضرت عبد الرحمن بن يزيد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ولاً) کے متعلق پوچھا، جب ان کو آپ نے دیکھا کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں تو آپ ان کی طرف اپنے کوڑے کے ساتھ متوجہ ہوئے۔ ۱۲م

۳۷۷۹۔ عن امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه قال: سألت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كيف قسم الجد؟ قال: ماسؤلك عن ذلك يا عمر! انى اظنك تموت قبل ان تعلم ذلك، قال سعيد بن المسيب رضى الله تعالى عنه فمات عمر قبل ان يعلم ذلك رضى الله تعالى عنه۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے دادی یا نانی پر ترکہ کی تقسیم کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا: اے عمر یہ تم نے کیا سوال کیا؟ میں خوب جانتا ہوں کہ تم اس کو جاننے سے قبل انتقال کر جاؤ گے۔ سعید بن مسیب کہتے: حضرت عمر کا واقعی اس سے پہلے ہی وصال ہو گیا۔ ۱۲م

۳۷۸۰۔ عن نافع رضى الله تعالى عنه قال: قال عبد الله بن عمر رضى الله تعالى

۳۷۷۸۔ الدر المنثور للسيوطی سورة عبس، تحت آية وفاكهة وأباً

۳۷۷۹۔ كنز العمال للمعتقى كتاب الفرائض ۳۰۶۱۱

۳۷۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق كتاب الفرائض باب فرض الجد ۱۹۰۴۷



عنه قال: اجرؤ کم علی جرائم جہنم اجرؤ کم علی الحد۔ انباء الحی۔ ص ۱۴۹  
حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:  
دادی یا نانی کے ترکہ کا فیصلہ کرنے پر جو جری ہے وہ دوزخ کے شراروں، چنگاریوں پر جری  
ہے۔

۳۷۸۱۔ عن ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عمر بن الخطاب رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ: اشہد کم انی لم اقض فی الحد قضاء۔  
حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے دادی یا نانی کے ترکہ میں کوئی فیصلہ  
نہیں کیا۔

۳۷۸۲۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لأن  
اکون اعلم الکلالۃ احب الی من ان یکون لی مثل قصور الشام وفی لفظ له قصورا  
لروم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:  
میں اگر کلالہ کو بخوبی جان لوں تو میرے لئے شام کے محلات، یاروم کے محلات سے زیادہ  
پسندیدہ ہے۔ ۱۲م

۳۷۸۳۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت  
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الکلالۃ فقال: تکفیک آیۃ الصیف فلأن  
اکون سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنها احب الی من ان یکون لی  
حمر النعم۔

۳۷۸۱۔ المصنف لعبد الرزاق کتاب الفرائض باب فرض الحد ۱۹۰۴۶

۳۷۸۲۔ جامع البیان للطبرانی تحت یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ۔

۳۷۸۳۔ المسند لاحمد بن حنبل مرویات عمر الفاروق

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف کافی ہے (یہ سورہ نساء کی آخری آیت ہے) فرماتے ہیں: میرے لئے اس کے بارے میں پوچھنا سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہے۔ ۱۲م

۳۷۸۴۔ عن مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ذی قرابة لی ورث کلالہ فقال: الکلالہ، الکلالہ، الکلالہ۔ واخذ بلحيته ثم قال: واللہ لأن اعلمها احب الی من ان یکون لی ماعلی الارض من شیء سألت عنها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: الم تسمع الآية التي انزلت فی الصیف فاعادها ثلاث مرات۔

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک رشتہ دار کے بارے میں پوچھا جو کلالہ کا وارث ہوا تھا۔ تو آپ نے کلالہ، کلالہ، تین مرتبہ فرمایا اور اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر ارشاد فرمایا: قسم بخدا اگر مجھے اس کا علم ہو جائے تو یہ مجھے روئے زمین کی ہر چیز سے زیادہ پسند ہے، میں نے اس کے سلسلہ میں حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عمر تم نے وہ آیت نہیں سنی جو صیف (سورہ نساء کے آخر میں) نازل ہوئی، حضور نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔ ۱۲م

۳۷۸۵۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن شیء اکثر ما سألتہ عن الکلالہ حتی ط عن باصبعة فی صدري وقال: تکفیک آية الصیف التي فی آخر سورة النساء۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

۳۷۸۴۔ جامع البیان لابن جریر تحت آية يستفتونك قل الله الآية

کتاب الفرائض

تحت الآية المعتلوة

۳۷۸۵۔ الصحيح لمسلم

جامع البیان لابن جریر



رسول اللہ ﷺ سے جتنا کلالہ کے بارے میں پوچھا اتنا کسی اور چیز کے بارے میں نہیں، یہاں تک کہ حضور نے ایک مرتبہ میرے سینہ میں انگشت مبارک چبھوئی اور فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف جو سورہ نساء کے آخر میں ہے کافی ہے۔ ۱۲م

۳۷۸۶۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما اغلظ لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او ما نازعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی شیء ما نازعته فی آية الکلالۃ حتی ضرب صدری وقال: یکفیک منها آية الصیف ”یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ“۔ انباء الحی ص ۱۵۰

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جتنا اصرار اور مبالغہ کلالہ کے بارے میں کیا کسی دوسری چیز کو معلوم کرنے میں نہیں کیا، یہاں تک کہ حضور ﷺ نے آخری بار میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف ہی کافی ہے۔ ۱۲م

۳۷۸۷۔ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف یورث الکلالۃ؟ قال: اولیس قد بین اللہ ذلک، ثم قرأ ”وان کان رجل یورث کلالۃ او امرأۃ“ الی آخر الآیۃ۔ فکان عمر لم یفہم فقال لحفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اذا رأیت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طیب نفس فاسألیہ عنہا، فقال: ابوک ذکر لک هذا؟ ما أری أباک یعلمہا ابدأ، فکان یقول ما ارانی اعلمہا ابدأ، وقد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما قال۔ انباء الحی ص ۱۵۱

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، کلالہ کو کس طرح وارث

بنایا جائے، فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا؟ پھر یہ آیت تلاوت کی، (وان کان رجل یورث کلالۃ أو امرأۃ) الی آخر الآیۃ، اتنی بات سے حضرت عمرؓ نہیں سمجھ پائے تو آپ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: جب تم حضور کو خوش دیکھو تو اس بارے میں پوچھنا، حضور نے حضرت حفصہ سے فرمایا: تمہارے والد نے ایسا ذکر کیا ہے؟ میں نہیں جانتا کہ وہ کبھی اس کو جان سکیں، اس کے بعد حضرت عمرؓ ہی فرماتے تھے، میں نہیں جانتا کہ میں اس کو کبھی جان سکوں گا۔ بلاشبہ حضور نے جو فرمایا وہی ہے۔ ۱۲م

۳۷۸۸۔ عن طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امر ام المؤمنین حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تسال النبی ﷺ عن الکلالۃ، فامہلتہ حتی اذا لبس ثیابہ فسألتہ، فاملأها علیہا فی کتف، فقال: عمر امرک بهذا، ما ظنہ ان یفہمہا، اولم تکفہ آیۃ الصیف۔؟

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المؤمنین حضرت حفصہ کو حکم دیا کہ تم حضور نبی کریم ﷺ سے کلالہ کے بارے میں پوچھو، وہ کسی مناسب وقت کے انتظار میں رہیں، ایک مرتبہ حضور لباس زیب تن فرما رہے تھے کہ انہوں نے پوچھا تو آپ نے انہیں کندھا پکڑ کر جھٹک دیا اور فرمایا: عمر نے تمہیں یہ کہا ہوگا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ اس کو سمجھ پائیں، کیا ان کے لئے آیت صیف کافی نہیں ہے۔ ۱۲م

۳۷۸۹۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: آخر ما نزل آیۃ الربا وان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبض قبل ان یفسرہا لنا فدعوا الربا والریبۃ۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کہ سب



سے آخر میں آیت سود نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور اس کی کامل وضاحت نہ فرمائی، لہذا تم سود اور شک دونوں سے بچو۔ ۱۲م

۳۷۹۰۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه خطب فقال: ان من آخر القرآن نزولاً آية الربا، وانه قدمات رسول الله ﷺ ولم يبينه لنا، فدعوا ما يريكم الى ما لا يريكم۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا تو فرمایا: قرآن میں سب سے آخری آیت سود سے متعلق ہے، اور حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا اور اس کی تشریح تمام آپ نے بیان نہ فرمائی، لہذا شک و شبہ کی چیزیں چھوڑ کر ان کو اختیار کرو جن میں اشتباہ نہ ہو۔ ۱۲م

۳۷۹۱۔ عن امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: يا ايها الناس! انا لاندري لعلنا نأمركم شياء لا تحل لكم ولعلنا نحرم عليكم اشياء هي لكم حلال ان آخر ما نزل ----- الخ لمغباہ۔ انباء الحی ص ۱۵۱

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! ہم نہیں جانتے، ہو سکتا ہے ہم کچھ چیزوں کا تمہیں حکم دیں اور وہ تمہارے لئے حلال نہ ہوں، اور یہ بھی ممکن کہ ہم تمہیں بعض چیزوں کی حرمت کا حکم سنائیں حالانکہ وہ تمہارے لئے حلال ہوں۔ سنو آخری آیت جو نازل ہوئی۔ پھر مثل سابق ہے۔ ۱۲م

۳۷۹۲۔ عن امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ثلاث

۳۷۹۰۔ الدر المنثور للسيوطی تحت آية الذين يأكلون الربا الآية

۳۷۹۱۔ السنن للدارمی باب کراهية الفتيا ۱۳۱

السنن لابن ماجه۔ باب الکلالۃ۔

۳۷۹۲۔ الجامع الصحيح للبخاری کتاب الاشریہ، باب ماجاء في ان الخمر ما حرم الخ

الصحيح لمسلم کتاب التفسیر

وددت ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان عهد الينا فيهن عهدا تنتهى اليه، الحد والكلالة وابواب من ابواب الربا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں جو مجھے بہت پسند تھیں ان کے بارے میں مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا کہ ان کے بارے میں آگے نہ بڑھنا، دادی کا تکہ، کلالہ۔ اور سود کی تفصیل۔

۳۷۹۳۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ثلاث لأن يكون النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بینہن لنا احب الی من الدنیا وما فیہا الخلفة والكلالة والربا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کو اگر حضور نبی کریم ﷺ نے ہمارے لئے بیان فرما دیا ہوتا تو دنیا و ما فیہا سے زیادہ پسند ہوتا، خلافت، کلالہ، سود۔

۳۷۹۴۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لان اکون سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ثلاث احب الی من حمر النعم عن الخلیفة بعده و عن قوم قالوا نقر بالزکوة من اموالنا ولا نؤدیہا الیک ایحل فمالہم و عن الكلالة۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر میں حضور نبی کریم ﷺ سے تین چیزیں معلوم کر لینا تو مجھے سرخ اونٹوں سے یہ زیادہ پسند ہوتا۔ اول یہ کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ دوم اس قوم کے بارے میں کہ زکوٰۃ کی فرضیت کا اقرار تو کریں لیکن ادا نہ کریں کیا ان سے جنگ جائز ہے۔ سوم کلالہ کے بارے میں۔ ۱۲م

باب اكلالة

۳۷۹۳۔ السنن لابن ماجه

كتاب التفسير الكلاله من لا ولدله

المستدرک للحاکم

كتاب الفرائض

۳۷۹۴۔ المصنف لعبد الرزاق



۳۷۹۵۔ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب فی الجدة والکلالۃ کتابا فمکث یستخیر اللہ تعالیٰ یقول: اللہم ! ان علمت ان فیہ خیرا فأمضہ حتی اذا طعن دعا بالکتاب فمحا ولم یدر احد ما کتب فیہ ۔ انباء الحی ص ۱۵۲

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے داوی یا نانی اور کلالہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی، پھر کچھ دن ٹھہرے رہے اور اللہ تعالیٰ سے استخارہ فرمایا کہتے تھے اے اللہ! اگر تیرے علم میں اس میں بھلائی ہے تو اس کی تکمیل اور عمل کی توفیق دے پھر جب آپ پر حملہ ہوا تو آپ نے وہ کتاب منگائی اور سب مٹا دی، کسی کو نہیں معلوم کہ اس میں کیا لکھا تھا۔ ۱۲م

۳۷۹۶۔ عن طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اخذ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتفا وجمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیکتب الحد وہم یرون انه یجعله ابا فخرجت علیہم حیۃ فتفرقوا فقال : لو ان اللہ اراد ان یمضیہ لامضاه۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شانہ کی ہڈی لی اور صحابہ کرام کو جمع کر کے دادا کے سلسلہ میں کچھ حکم لکھنا چاہا، حاضرین جانتے تھے کہ آپ دادا کو باپ کے زمرہ میں داخل فرمائیں گے، تو اچانک سانپ نمودار ہوا اور سب ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کو اس کا پورا کرنا منظور ہوتا تو ہم کر لیتے۔ ۱۲م

۳۷۹۷۔ عن طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اخذ عمر بن الخطاب

۳۷۹۵۔ المصنف لعبدالرزاق

کتاب الفرائض باب التشدید فی الکلام

۳۷۹۶۔ السنن الکبریٰ للبیہقی

تحت الآیۃ یستفتونک، قل اللہ الخ

۳۷۹۷۔ جامع البیان لابن جریر

کتفا و جمع اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قال : لأقضین فی الکلالۃ قضاء تحدث بہ النساء فی خدورهن فخرجت حیث ذحیۃ من البیت فتفرقوا فقال : لو اراد اللہ ان یتِم هذا الامر لاتِمہ ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ٹکڑا لیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جمع فرمایا اور ارشاد فرمایا: آج ہم کلالہ کے بارے میں ایسا فیصلہ کریں گے جس کا پردہ نشین عورتوں کے درمیان بھی چرچا رہے گا، اتنے میں سانپ نمودار ہوا اور سب ادھر ادھر منتشر ہو گئے، تو فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ یہ کام مکمل ہو جائے تو ضرور ہو جاتا۔ ۱۲م

۳۷۹۸ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسأله عن الکلالۃ فقال : تکفیک آیۃ الصیف ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کلالہ کے سلسلہ میں دریافت کرنے آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف کافی ہے۔ ۱۲م

۳۷۹۹۔ عن ابی سلمۃ رضی اللہ عنہ قال : جاء رجل الی النبی ﷺ فسأله عن الکلالۃ ، فقال : الم تسمع الآیۃ الّتی انزلت فی الصیف (وان کان یورث الکلالہ الی آخر الآیۃ ۔ انباء الحی ص ۱۵۳)

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کلالہ کے بارے میں پوچھنے آئے تو فرمایا: کیا تم نے وہ آیت صیف نہیں سنی؟۔

۳۷۹۸۔ السنن لابی داؤد کتاب الفرائض ، باب من کان لیس لہ ولد

المسند لاحمد بن حنبل مرویات البراء بن عازب

۳۷۹۹ جامع البیان لابن جریر تحت الآیۃ یستفتونک ، قل اللہ الخ



۳۸۰۰۔ عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ اتاہ رجل یستفتیہ فی الکلالۃ فلم یقل لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیئاً غیر انہ قرأ علیہ آیۃ الکلالۃ الّتی فی سورۃ النساء ثم عاد رجل یسألہ فکلما سألہ قرأ ہا حتی اکثر وصحب الرجل واشتد صحبہ من حرصہ علی ان یمین لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقرأ علیہ الآیۃ ثم قال لہ انی واللہ لا ازیدک علی ما عطیت۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کلالہ کا استفتاء لے کر آئے، تو حضور ﷺ نے آیت کلالہ جو سورۃ نساء میں ہے تلاوت فرمائی اور اس کے علاوہ کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ شخص دوبارہ پلٹے اور سوال کیا، پھر جب جب سوال کرتے حضور وہی آیت تلاوت فرما دیتے، یہاں تک کہ بہت مرتبہ پوچھا اور شور کیا اور ان کے شور میں شدت تک آگئی کہ ان کو اس بات کی بہت طمع تھی کہ حضور ان کے لئے بیان فرما دیں لیکن آپ نے وہی آیت پڑھی اور فرمایا: قسم بخدا میں اس سے زیادہ تمہیں نہیں دے سکتا۔ ۱۲م

۳۸۰۱۔ عن مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال کاتب لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ہذا ما أری اللہ امیر المؤمنین عمر، فانتھرہ عمر وقال : لا بل اکتب ہذا ما رأی عمر فان کان صواباً فمن اللہ وان کان خطأً فمن عمر۔

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب نے کہا: یہ مسئلہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر پر منکشف فرما دیا، تو آپ نے یہ سن کر اسے جھڑکا اور ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ لکھ، یہ عمر کی رائے ہے اگر صواب ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو عمر کی جانب سے۔ ۱۲م

۳۸۰۲۔ عن عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بما اراك اللہ قال : ما هذا للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاصة۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ مسئلہ کلام کس سبب سے بتادیا، فرمایا: خاموش رہ، یہ صرف حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ ۱۲م

۳۸۰۳۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اول من اعال الفرائض عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما قدر فت علیہ و ركب بعضها بعضا قال : واللہ ما ادری کیف اصنع بکم ، واللہ ما ادری ایکم قدم اللہ ولا ایکم آخر وما اجد فی هذا المال شیئا احسن من ان اقسمة علیکم بالحصص ثم قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما : وایم اللہ لو قدم من قدم اللہ ، وآخر من آخر اللہ ماعالت فريضة فقيل له ، ايها قدم اللہ و ايها آخر ، قال كل فريضة لم يهبطها اللہ تعالیٰ عن فريضة الا الى فريضة فهذا ما قدم اللہ تعالیٰ و كل فريضة اذا زالت عن فرضها لم يكن لها الا ما بقى ، فتلك التي اخر اللہ تعالیٰ فالذى قدم كالزوجين والام والذى اخر كالاخوات والبنات ، فاذا اجتمع من قدم اللہ ومن آخر بدئ بمن قدم فأعطى حقه كاملا فان بقى شیء كان لمن آخر وان لم يبق شیء فلا شیء له ۔

(انباء الحی ص ۱۵۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سب سے پہلے فرائض کے مسائل کی جن کو ضرورت پیش آئی وہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، کیونکہ

۳۸۰۲۔ كنز العمال للمتقى ۲۹۵۰۲

۳۸۰۳۔ المستدرک للحاکم کتاب الفرائض اولاً من اعال الفرائض

السنن الكبرى للبيهقي باب الحقوق في الفرائض



آپ پر یہ مسائل پیش ہوئے اور آپ کی خدمت میں پے در پے آئے۔ آپ نے فرمایا: قسم بخدا میں نہیں جانتا کہ تم کو کس طرح یہ مسائل بتاؤں، خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ نے کس کو مقدم رکھا اور کس کو مؤخر فرمایا، اور میں اس مال میں اس سے بہتر طریقہ نہیں پاتا کہ تمہارے درمیان پورے پورے حصوں پر تقسیم کر دوں، پھر حضرت ابن عباس نے فرمایا: قسم بخدا اگر ان کو مقدم رکھا جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے مقدم رکھا، اور ان کو مؤخر رکھا جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے مؤخر فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا فریضہ ختم نہ ہوگا، تو آپ سے کہا گیا: اللہ رب العزت نے کس کو مقدم فرمایا اور کس کو مؤخر کیا؟ فرمایا: ہر فریضہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فریضہ کو کم نہ فرمایا مگر ساتھ ہی دوسرا فریضہ اس کے ساتھ رکھا، تو یہ وہ ہے جس کو اللہ عز جلالہ نے مقدم فرمایا، اور ہر فریضہ جب اپنے معین کردہ اشخاص سے عدول کرے گا تو اس کے حقدار وہی ہوں گے جو باقی رہے، تو یہ وہ ہیں جن کو مؤخر کیا، تو جن کو مقدم کیا وہ جیسے زوجین اور ماں اور جن کو مؤخر کیا وہ جیسے بہنیں اور بیٹیاں۔ تو جب یہ سب جمع ہوں جن کو مقدم و مؤخر فرمایا تو تقسیم ان سے شروع کی جائے جن کو مقدم فرمایا، لہذا ان کو پورا حصہ دیا جائے، اور جب باقی رہے تو مؤخر کو دیا جائے، اگر کچھ نہ بچے تو اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ ۱۲م

۳۸۰۴۔ عن مروان ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لماط عن قال: انی كنت قضیت فی الجدة قضاء فان شئت ان تاخذوا به فافعلوه فقال له عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تتبع رأیک فان رأیک رشد، وان تتبع رأی الشیخ قبلک فنعم ذوالرأی کان۔

مروان سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب زخمی ہوئے تو فرمایا: میں دادی کے بارے میں فیصلہ کر چکا، تو اگر تم اس پر عمل کرنا چاہو تو کرنا، اس پر حضرت

کتاب الفرائض، باب من لم یورث الاخوة مع الجدة

باب فی قول عمر فی الجدة ۲۹۱۹

۱۹۰۵۲

۳۸۰۴۔ السنن الکبری للبیہقی

السنن للدارمی

المصنف لعبدالرزاق

عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر ہم آپ کی رائے پر عمل کریں تو آپ کی رائے ہدایت ہے، اور اگر آپ سے پہلے شیخ (صدیق اکبر) کی رائے پر عمل کریں تو ان کی رائے اور بہتر ہے۔ ۱۲۔

۳۸۰۵۔ عن قبيصة بن ذؤيب رضي الله تعالى عنه عن عثمان رضي الله تعالى عنه انه سئل عن الاختين الامتين من ملك اليمين هل يجمع بينهما قال: احلتها آية وحرمتها آية وما أحب ان اصنعه۔

حضرت قبيصة بن ذؤيب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دو بہنوں کے بارے میں پوچھا گیا جو باندیاں ہوں، کیا ان دونوں کو جمع کیا جاسکتا ہے، فرمایا: ایک آیت سے تو ان کے حلت ثابت ہوئی ہے اور دوسری سے حرمت، اور میں نہ کرنا ہی پسند جانتا ہوں۔ ۱۲م

۳۸۰۶۔ عن علي المرتضى رضي الله تعالى عنه قال: اى ارض تقلنى اذا قلت فى كتاب الله تعالى ما لا اعلم۔ (انباء الحی ص ۱۵۵)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں کتاب اللہ میں بغیر علم کچھ کہوں تو مجھے کوئی زمین میں قرار ملے۔ ۱۲م

۳۸۰۷۔ عن محمد بن كعب رضي الله تعالى عنه قال: سأل رجل علياً كرم الله تعالى وجهه الكريم عن مسألة فقال فيها، فقال الرجل: ليس هكذا ولكن كذا وكذا، قال علي رضي الله تعالى عنه: اصببت واخطأت وفوق كل ذي علم عليم۔

حضرت محمد بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی کرم

کتاب النکاح، باب ما جاء فى كراهية اصابة الاختين الخ

۳۸۰۵۔ الموطا لمالك

باب ما يلزم العالم اذا سئل الخ

۳۸۰۶۔ جامع بيان العلم للقرطبي

سورة يوسف تحت آية (فوق كل ذي علم عليم)

۳۸۰۷۔ جامع البيان للطبراني



اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مسئلہ پوچھا، آپ نے اس کو جواب دیا، تو وہ مرد بولے: یہ اس طرح نہیں بلکہ ایسا ہے، حضرت علی نے فرمایا: تو نے صحیح کہا اور مجھ سے خطا ہوئی، اور ہر ذی علم پر زیادہ جاننے والا موجود ہے۔ ۱۲م

۳۸۰۸۔ عن ابی البختری وزاذان قالا قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابردها علی الکبد، اذا سئلت عما لا اعلم، ان اقول: اللہ اعلم۔

حضرت ابوالبختری اور زاذان سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میرا جگر اس سے ٹھنڈا ہوتا ہے کہ میں ”اللہ اعلم“ کہوں جب مجھ سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کو میں نہیں جانتا۔ ۱۲م

۳۸۰۹۔ عن عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سئل عن مسألة فقال: لا علم لی بها، ثم قال: وابردها علی الکبد، سئلت عما لا اعلم فقلت لا اعلم۔

حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ایک مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں، پھر فرمایا: میرا جگر اس سے تازہ ہوتا ہے کہ جب مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کا مجھے علم نہیں تو میں کہوں: میں نہیں جانتا۔ ۱۲م

۳۸۱۰۔ عن عبداللہ بن عمرو الخارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان علی بن طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم أتاه رجل فسأله عن فريضة قال: ان لم يكن فيها جدة فهاتها۔

حضرت عبداللہ بن عمرو خارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ

۳۸۰۸۔ السنن للدارمی باب فی الذی یفتی الناس فی کل ما یستفتی ۱۸۱

۳۸۰۹۔ کتاب الفقیہ والمتفقہ للخطیب، باب ما جاء فی الالحام عن الجواب ۱۱۰۴

۳۸۱۰۔ السنن للدارمی کتاب الفرائض، باب الحد ۲۹۰۴

تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس ایک شخص آیا اور ترکہ کا مسئلہ پوچھا، تو فرمایا: اگر اس میں دادی کا مسئلہ شامل نہ ہو تو آنا۔ ۱۲م

۳۸۱۱۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: من سرہ ان یتفحم جراثیم جہنم فلیقض بین الحدة والاخوة۔ (انباء الحی ص ۱۵۶)  
امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس کو یہ بات پسند آئے کہ وہ دوزخ کی چنگاریوں میں داخل ہو تو دادی اور بھائیوں کے درمیان ترکہ کی تقسیم کا فیصلہ کر دے۔ ۱۲م

۳۸۱۲۔ عن ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم: سلونی فانکم لاتسئلون مثلی ولن تسئلوا مثلی، فقال: ابوالکواء: اخبرنی عن الاختین المملوکتین فقال: احلتھما آیۃ وحرمتھما آیۃ ولا آمر ولا انھی ولا احل ولا احرم ولا افعلہ انا ولا اھل بیتی۔  
حضرت ابوصالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: مجھ سے پوچھو، کہ تم مجھ جیسے سے نہ پوچھو گے اور ہرگز مجھ جیسے سے نہ پوچھو گے تو ابوالکواء نے کہا: مجھے دو سگی بہنوں کے بارے میں بتائیے جو باندیاں ہوں، فرمایا: ایک آیت ان کو حلال کرتی ہے، اور دوسری حرام فرمائی ہے، میں نہ حکم دوں اور نہ منع کروں، نہ حلال ٹھہراؤں اور نہ حرام، نہ میں اس پر عمل کروں اور نہ میرے اہل بیت۔ ۱۲م

۳۸۱۳۔ عن علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: علمنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الف باب یفتح الف باب۔

۳۸۱۱۔ المصنف لعبد الرزاق، کتاب الفرائض ۱۹۰۴۸

السنن للدارمی کتاب الفرائض ۲۹۰۵

۳۸۱۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی کتاب النکاح، باب ما جاء فی تحریم الجمع بین الاختین

۳۸۱۳۔ کنز العمال للمتقی ۳۶۳۷۲



حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک ہزار علم کے دروازے سکھائے اور ہر دروازہ ایک ہزار دروازوں کو کھولتا ہے۔ ۱۲م

۳۸۱۴۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطب الناس فقال : لتفتحن البصرة ولتأتینکم مادة (ای مدد) من الکوفة ستة آلاف وخمس مائة وستین او خمسة آلاف وستمائة وخمسين (ای نفس) قال ابن عباس : فقلت : الحرب خدعة، قال : فخرجت فاقلت اسأل الناس (ای المدد الآتی من الکوفة) کم انتم؟ فقالوا کما قال ، فقلت : هذا مما سره الیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه علمه الف الف کلمة، کل کلمة تفتح کلمة - کلا الاثرین حسن الاسناد ، وقد رجع رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی الحزم بتحريم الاختین الامتین -

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: تم بصرہ کو ضرور فتح کر لو گے اور تمہارے پاس کوئی سے چھ ہزار پانچ سو ساٹھ۔ یا پانچ ہزار چھ سو پچاس کی مدد آئے گی، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں نے کہا: جنگ دھوکہ (یعنی ہو سکتا ہے یونہی جنگی چال کے طور پر آپ نے فرما دیا ہو) پھر میں نکلا اور لوگوں سے مدد کے بارے میں پوچھا کہ تم کتنے ہو، تو آپ نے جتنے بتائے تھے اتنے ہی تھے، میں نے کہا: یہ وہ پوشیدہ علوم ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو سکھائے اس طرح کے ہزاروں کلمے، ہر کلمہ دوسرے کلمہ کو کھولتا ہے۔ یہ دونوں روایتیں حسن ہیں، اور آپ نے آخر میں اس کو حتمی فیصلہ فرما دیا تھا کہ دو سگی بہنیں باندیاں ہوں جب بھی جمع کرنا حرام۔ ۱۲م

۳۸۱۵۔ عن سلمان بن يسار رضى الله تعالى عنه قال : وذكره ابن شهاب فى حديث قبيصة المار فان تمامه فبلغ ذلك رجلا من اصحاب النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فسأله عن ذلك ، فقال : لو وليت شيئا من امر المسلمين ثم جئت به جعلته نكالا ، قال الزهرى : اراه عليا رضى الله تعالى عنه ۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس کا ذکر حدیث قبصہ میں گذرا، اس کا تتمہ یہ خبر جب ایک صحابی رسول ﷺ کو پہونچی تو انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اگر میں مسند خلافت پر ہوتا اور پھر تو یہ مسئلہ لے کر آتا تو میں تجھے سزا دیتا۔

۳۸۱۶۔ عن عبد الله بن عتبة بن مسعود رضى الله تعالى عنه ان ابن مسعود رضى الله تعالى عنه أتى فى رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها صداقا فعات عنها ولم يدخل بها فقال : اقول ان لها صداقا كصداق نسائها لاوكس ولاشطط ولها لميراث وعليها العدة ۔ فان يك صوابا فمن الله تعالى ، وان يك خطأ فمنى ومن الشيطان ، والله ورسوله بريئان ، فقام ناس من اشجع فقالوا نشهد ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قضى فى بروع بنت واشق كما قضيت ۔ قال ففرح ابن مسعود فرحاً شديدا حين وافق قضاؤه قضاء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

(انباء الحی ص ۱۵۸)

حضرت عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کا مسئلہ لایا گیا جس نے ایک عورت سے شادی کی لیکن مہر متعین نہیں، اب اس شخص کا انتقال ہو گیا اور اس نے دخول بھی نہیں کیا تھا، تو آپ نے فرمایا: میں فتویٰ دیتا ہوں کہ اس کا مہر دوسری عورتوں کی طرح ہے نہ کم نہ زیادہ۔ اس کو میراث



بھی ملے گی اور عدت بھی لازم ہے۔ اگر میرا یہ فتویٰ صواب ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو میری طرف اور شیطان کی طرف سے۔ اللہ و رسول اس سے بری ہیں، یہ سن کر اجمعی لوگ کھڑے ہوئے اور بولے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واثق کے حق میں بھی ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا جیسا آپ نے کیا، یہ سن کر حضرت ابن مسعود کو نہایت خوشی ہوئی کہ میرا فیصلہ حضور کے مطابق ہو گیا۔ ۱۲م

۳۸۱۷۔ عن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما سألتمونا عن شيء من كتاب الله تعالى نعلمه اخبرناكم به او سنة من نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم اخبرناكم به ولا طاقة لنا بما احدثتم۔ انباء الحی ص ۱۵۸

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ سے جو تم ہم سے پوچھو گے جسے ہم جانتے ہوں تو جواب دیں گے، اور سنت رسول پوچھو گے تو بھی جواب دیا جائے گا، ہمارے اندر یہ طاقت نہیں کہ تمہارے تمام نوپیدا مسائل میں ہم جواب دیں۔ ۱۲م

۳۸۱۸۔ عن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن شيء فقال : انی لا کره ان احل لك شيئا حرمة الله عليك او احرم ما احله الله لك۔

حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ تمہارے لئے کوئی ایسی چیز حلال کر دوں جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہو، یا کوئی ایسی چیز حرام قرار دوں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کیا ہو۔ ۱۲م

۳۸۱۷۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب ولا سنة ۱۰۲

۳۸۱۸۔ السنن للدارمی باب التورع الخ ۱۴۹

۳۸۱۹۔ عن خارجة بن زيد بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب لمعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لعبد اللہ معاویہ امیر المؤمنین من زید بن ثابت ۔ سلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمة اللہ ۔

فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا هو۔ اما بعد ۔ فانک کنت تسألنی عن میراث الجسد والاحوة و عن الکلالہ و کثیرا مما قضی بہ فی ہذہ الموارث لا یعلم مبلغها الا اللہ تعالیٰ وقد کنا نحضر من ذلک اموراً عند الخلفاء بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوعینا منها ماشئنا ان نعی فنحن نفتی بعد من استفتانا فی الموارث ۔ انباء الحی ص ۱۵۹

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مندرجہ ذیل مضمون پر مشتمل خط لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ زید بن ثابت کی طرف سے اللہ کے بندے معاویہ امیر المؤمنین کی طرف ، سلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمة اللہ۔

میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اما بعد۔ آپ نے مجھ سے دادی اور بھائیوں، کی میراث کے بارے میں پوچھا ہے، اور کلالہ وغیرہ بہت سے مسائل جن کا فیصلہ ان میراثوں میں کیا جاتا ہے، ان کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے، ہم حضور نبی کریم ﷺ کے بعد ان امور کے سلسلہ میں خلفائے راشدین کے پاس حاضر رہے، تو جن کو ہم نے محفوظ کرنا چاہا کر لیا، تو اب ہم میراث کے سلسلہ میں فتویٰ دیتے ہیں جو ہم سے معلوم کرتے ہیں۔ ۱۲م

۳۸۲۰۔ عن عکرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ارسلنی ابن عباس رضی اللہ

۳۸۱۹۔ المعجم الكبير للطبرانی ترجمہ ابی الزناد عن خارجہ ۴۸۶۰

۳۸۲۰۔ المصنف لعبد الرزاق کتاب الفرائض ۱۹۰۲۰



تعالیٰ عنہما الی زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ أسأله عن زوج وابوین ، فقال للزوج نصف وللام ثلث مابقی وللاب الفضل - فقال ابن عباس: أفی کتاب اللہ تعالیٰ وجدته ام رأی تراه؟ قال: بل رأی أراه۔ لا أرى افضل أما علی اب ، وکان ابن عباس يجعل لها ثلث من جميع المال -

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت کی خدمت میں بھیجا کہ میں شوہر اور والدین کو ترکہ ملنے کے بارے میں پوچھوں، تو آپ نے فرمایا: شوہر کو نصف اور ماں کا باقی کا ثلث اور باپ کو جو بچ رہے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا: کیا آپ نے یہ تقسیم کتاب اللہ سے کی یا اپنی رائے سے، فرمایا: بلکہ یہ میری رائے ہے، میں اس سلسلہ میں ماں کو باپ پر افضل نہیں جانتا، اور حضرت ابن عباس ماں کو تمام مال کا تہائی حصہ دینے کے قائل تھے۔ ۱۲م

۳۸۲۱۔ عن عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ارسلنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ أتجد فی کتاب اللہ ثلث مابقی ، فقال زید: انما انت رجل تقول برأیک وأنا رجل اقول برأئی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ کیا آپ ماں کے سلسلہ میں مابقیہ کا ثلث کتاب اللہ میں پاتے ہیں، تو حضرت زید نے فرمایا: آپ بھی ایک مرد ہیں جو اپنی رائے سے کہتے ہیں، اور میں بھی ایک مرد ہوں جو اپنی رائے سے کہتا ہوں۔

۳۸۲۲۔ عن ابراہیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خالف عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اهل القبلة فی امرأہ وابوین ، جعل للام الثلث من جميع المال -

۳۸۲۱۔ السنن للدارمی کتاب الفرائض ۲۸۷۸

۳۸۲۲۔ السنن للدارمی کتاب الفرائض ۲۸۸۱

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اہل قبلہ کی مخالفت کی ہے عورت اور ماں باپ کے سلسلہ میں۔ ماں کو تہائی حصہ تمام مال سے ملے گا۔

۳۸۲۳۔ عن عبد اللہ بن ابی یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا سئل عن الامر فکان فی القرآن اخبرہ وان لم یکن فی القرآن وکان عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبرہ ، فان لم یکن ف عن ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، فان لم یکن قال فیہ برأیہ ۔

حضرت عبداللہ بن ابی زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا تو اگر وہ قرآن میں ہوتی تو اس کے بارے میں بتا دیتے، اور اگر قرآن میں وہ حکم نہ ہوتا اور سنت رسول ﷺ میں ہوتا تو بیان فرماتے، اور ان دونوں میں نہ ملتا تو پھر حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عمل اور فیصلوں کو لیتے ورنہ پھر اپنی رائے پر عمل کرتے۔

۳۸۲۴۔ عن ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سئل عن آیۃ لو سئل عنہا بعضکم لقال فیہا فأبی ان یقول فیہا ۔ (انباء الحی ص ۱۶۰)

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک آیت کے بارے میں پوچھا گیا، اگر تم میں سے کسی سے پوچھا جاتا تو ضرور اس میں تم کچھ کہتے، لیکن حضرت ابن عباس نے اس میں کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔ ۱۲م

۳۸۲۵۔ عن عبد اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخلت علی ابن

۳۸۲۳۔ السنن للدارمی باب الفتاوی ما فیہ من الشدة ۱۶۸

۳۸۲۴۔ التفسیر لابن جریر مقدمة الكتاب ، ذکر بعض الاختیار

۳۸۲۵۔ التفسیر لابن ابی حاتم سورة السجدة تحت ثم یخرج الیہ فی یوم



عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انا و عبد اللہ بن فیروز مولیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فیروز: یا ابن عباس ! قوله تعالیٰ ؛ (یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یرجع الیہ فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة) فكان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتہمہ (ای ظن انہ یسألہ ت عنتا و امتحانا منه ) فقال: ما یوم کان مقداره خمسین الف سنة ، فقال: انما سألتک لتخبرنی فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: ہما یومان ذکرہما اللہ تعالیٰ فی کتابہ ، اللہ اعلم بہما ، واکرہ ان اقول فی کتاب اللہ تعالیٰ مالا اعلم ، فضرب الدھر من ضرباتہ حتی جلست الی ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسألہ عنہا انسان فلم یخبر ولم یدر ، فقلت الا اخبرک بما احضرت من ابن عباس قال: بلی ! فاخبرته ، فقال للسائل: هذا ابن عباس الی ان یقول فیہا وهو اعلم منی ۔

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عبداللہ بن فیروز آزاد کردہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میں دونوں حاضر ہوئے ، ابن فیروز نے کہا: اے ابن عباس (یدبر الامر من السماء الایۃ۔ السجدہ - ۵) کا مطلب کیا ہے؟ تو حضرت ابن عباس نے یہ گمان فرمایا کہ شاید یہ آزمائش و امتحان کے طور پر پوچھ رہے ہیں ، لہذا غصہ میں فرمایا: کوئی ایسا دن نہیں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہو۔ انہوں نے عرض کیا: میں نے تو آپ سے صرف معلومات چاہنے کے لئے پوچھا تھا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: وہ دو دن ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔ اللہ ان کے بارے میں خوب جانتا ہے ، اور مجھے یہ ناپسند ہے کہ میں کتاب اللہ میں کوئی ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں۔ زمانہ یونہی گذرتا رہا یہاں تک کہ وہ وقت آیا جب میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں بیٹھنے لگا ، ان سے بھی ایک شخص نے پوچھا تو نہیں بتایا اور انہیں بھی معلوم نہیں تھا ، میں نے عرض کیا: کیا میں یہ نہ بتاؤں جو مجھے پیش آیا حضرت ابن عباس کی بارگاہ میں ، فرمایا: کیوں نہیں؟ تو میں نے بتایا ، لہذا آپ نے سائل سے فرمایا: یہ ابن عباس ہیں جنہوں نے کچھ بتانے سے انکار کر دیا حالانکہ وہ مجھ سے



زیادہ جاننے والے تھے۔ ۱۲م

۳۸۲۶۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : بینما أنا فی الحجر جالس اذا تانی رجل فسأل عن العادیات ضبحاً ، فقلت : الخیل حین تغبر فی سبیل اللہ ، فانقتل عنی فذهب الی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وهو جالس تحت سقایة زمزم ، فسأله فقال : سألت عنہا احدا قبلی ؟ قال : نعم ، سألت عنہا ابن عباس ، فقال : ہی الخیل تغبر فی سبیل اللہ ، فقال : اذهب فادعه لی ، فلما وقفت علی رأسہ قال : تفتی الناس بما لا علم لك ، فساق الحدیث وفسرها بالابل العادیات من عرفة الی جمع ، قال ابن عباس فنزعت عن قول ورجعت الی قول علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حجر اسود کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور مجھ سے (والعادیات ضبحاً) کے بارے میں پوچھا، میں نے کہا: وہ گھوڑے جو اللہ کی راہ میں غبار اڑاتے چلتے ہیں، وہ یہاں سے پلٹ کر زمزم شریف کے پانی پلانے کے مقام پر پہونچا جہاں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف فرما تھے، ان سے بھی پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: کیا تو نے مجھ سے پہلے بھی کسی سے اس بارے میں معلوم کیا ہے؟ بولا: ہاں میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا تھا تو انہوں نے بتایا کہ مراد وہ گھوڑے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار اڑاتے چلتے ہیں، فرمایا: جاؤ ان کے بلا کر لاؤ، جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ادب و خوف کی وجہ سے آپ کے پیچھے کھڑا ہوا، فرمایا: کیا لوگوں کو بغیر علم فتویٰ دیتے ہو۔ یہاں وہ اونٹ مراد ہیں جو میدان عرفات سے مزدلفہ جاتے ہیں، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں نے اپنا قول چھوڑ دیا اور حضرت علی کے قول کی طرف رجوع کر لیا۔ ۱۲م

۳۸۲۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : شیئ لا تجدونہ فی

۳۸۲۶۔ جامع البیان لابن جریر سورة العادیات

۳۸۲۷۔ المستدرک للحاکم ، کتاب الفرائض مسألة المیراث



کتاب اللہ ولا فی قضاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتجدونه فی الناس کلہم للبت النصف ، وللاخت النصف ، وقد قال اللہ تعالیٰ : (ان امرؤ ہلک لیس لہ ولد ، ولہ أخت فلہا نصف ماترک) (النساء۔ ۱۷۶)۔ انباء الحی ص ۱۶۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک چیز ایسی ہے جس کو نہ تم کتاب اللہ میں پاتے ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلوں میں ، اور تم اسے تمام لوگوں میں رائج دیکھتے ہو ، کہ بیٹی کو نصف ترکہ ہے اور بہن کو بھی نصف ، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اگر کسی شخص کا انتقال ہو اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور بہن ہو تو اس کو نصف ملے گا۔ ۱۲م

۳۸۲۸۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه سئل عن رجل توفي وترك ابنته واخته لایہ وامہ ، فقال : للبت النصف ، وليس للاخت شیء وما بقی فللعصبۃ ، فقیل : ان عمر جعل للأخت النصف ، فقال ابن عباس ، ء أنتم اعلم ام اللہ ؟ قال اللہ تعالیٰ : (ان امرؤ ہلک لیس لہ ولد ولہ أخت فلہا نصف ماترک) فقلتم لہا النصف وان کان ولد هذا۔ انباء الحی ص ۱۶۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کا انتقال ہو گیا اور اس نے بیٹی اور حقیقی بہن چھوڑی ، تو فرمایا : بیٹی کو نصف ، اور بہن کو کچھ نہیں ، جو کچھ بچا وہ عصبہ کا ہے ، آپ سے کہا گیا : کہ حضرت عمر فاروق اعظم نے تو بہن کو نصف دیا تھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا : تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے : اگر کسی کا انتقال ہو اور اس کی اولاد نہ ہو ، لیکن اس کی بہن ہو تو اس کو نصف دیا جائے ، اور تم اولاد کی موجودگی میں اس کو نصف دلوار ہے ہو۔ ۱۲م

۳۸۲۹۔ عن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قضی فینا معاذ بن جبل رضی

۳۸۲۸۔ المستدرک للحاکم کتاب الفرائض قصۃ اسلام النجاشی

السنن الکبری للبیہقی کتاب الفرائض

۳۸۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الفرائض ، باب میراث البنات

اللہ تعالیٰ عنہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ابنة واخت ،  
للابنة النصف وللأخت النصف ۔

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے عہد پاک میں ہمارے درمیان بیٹی اور بہن کے بارے میں  
فیصلہ فرمایا، بیٹی کو نصف اور بہن کو بھی نصف۔ ۱۲م

۳۸۳۰۔ عن عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت لابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما : ان الناس لا يأخذون بقولی ولا بقولك ، ولو مت انا وانت  
ما اقسما میراثا علی ماتقول ، قال فلیجتمعوا فلنضع أیدینا علی الرکن ثم نبتهل  
ما حکم اللہ بما قالوا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا: لوگ نہ آپ کے قول پر عمل کرتے ہیں اور نہ میرے قول پر  
، اور میرا اور آپ کا انتقال ہو گیا تو یہ لوگ میراث آپ کے قول کے مطابق تقسیم نہیں کریں گے  
۔ فرمایا: ان لوگوں کو جمع کرو، پھر ہم سب اپنے ہاتھ رکن اسود پر رکھ کر مباہلہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کا وہ  
حکم نہیں جو وہ کہتے ہیں۔ ۱۲م

۳۸۳۱۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه دخل علی عثمان  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال : ان الاخوين لا یرد ان الام عن الثلث ، قال اللہ تعالیٰ :  
( فان کان له اخوة ) ( النساء - ۱۱ ) فالأخوان لیسا بلسان قومك اخوة ، قال عثمان  
: لا أستطیع ان ارد ما کان قبلی ومضى فی الامصار وتوارث الناس ۔ انباء الحی ص ۱۶۲  
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان غنی

۳۸۳۰۔ السنن سعید بن منصور کتاب ولایة العصبۃ

۳۸۳۱۔ المستدرک للحاکم کتاب الفرائض

السنن الکبری للبیہقی کتاب الفرائض باب فرض الام



رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: دو بھائی ماں کو ٹکٹ ترکہ سے محروم نہیں کرتے، کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (فان كان له اخوة) (النساء - ۱۱) کہ اخوان کو آپ کی قوم میں اخوة سے تعبیر نہیں کیا جاتا، حضرت عثمان نے اس پر فرمایا: میں اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ میں اپنے سے پہلے لوگوں کے قول کو رد کردوں اور اس کو جو عام شہروں میں رائج ہو چکا اور لوگوں میں متواتر چلا آ رہا ہے۔ ۱۲م

۳۸۳۲۔ عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه كان يحجب الام بالاخوين قال: ان العرب تسمى الاخوين اخوة۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ماں کو دو بھائیوں کی موجودگی میں محروم قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: اہل عرب اخوان کو اخوة کہتے ہیں۔ ۱۲م

۳۸۳۳۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (وان تجمعوا بين الاختين) قال: ذلك في الحرائر، فاما في المماليك فلا بأس۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (وان تجمعوا بين الاختين) آزاد عورتوں کے بارے میں ہے، اور باندیوں میں کوئی حرج نہیں۔ ۱۲م

۳۸۳۴۔ عن عمرو بن دينار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما كان يعجب من قول علي كرم الله تعالى وجهه الكريم في الاختين يجمع بينهما حرمتها آية، واحتلتهما اخرى ويقول: الامام ملك ايمانكم هي مرسلہ۔

حضرت عمرو بن دينار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو امیر المؤمنین حضرت علی کرام اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس قول سے تعجب ہوتا کہ دو بہنوں کے جمع کرنے کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ ایک آیت ان کی حرمت پر دلالت

۳۸۳۲۔ المستدرک للحاکم کتاب الفرائض

۳۸۳۳۔ الدر المنثور للسيوطی سورة النساء تحت آية حرمت عليكم امهاتكم

۳۸۳۴۔ المصنف لعبد الرزاق باب جمع بين ذوات الارحام ۱۲۷۳۷

کرتی ہے اور دوسری حلت پر۔ آپ کا فیصلہ یہ تھا کہ دو باندیوں کے بارے میں حکم عام ہے۔  
۱۲م

۳۸۳۵۔ عن عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ابن عباس کان لا یری بأسا ان یجمع بین الاختین المملوکتین۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے کہ دو باندیوں کو سگی بہنوں کی شکل میں جمع کیا جائے۔ ۱۲۔

۳۸۳۶۔ عن عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ذکر عند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قول علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فی الاختین من ملک الیمین فقالوا : ان علیا قال : احلتھما آیۃ و حرمتھما آیۃ۔ قال ابن عباس : عند ذلک احلتھما آیۃ و حرمتھما آیۃ ، انما یحرمن علی قرابتھن منی ولا یحرمن علی قرابۃ بعضھن من بعض لقول اللہ تعالیٰ : (والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم) (النساء : ۲۴)۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا دو سگی بہنوں کا باندیوں کی صورت میں جمع کرنے کا قول عرض کیا گیا: کہ حضرت علی فرماتے ہیں: ایک آیت حلت پر دال ہے اور دوسری حرمت پر، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آیت حرمت پر اور دوسری حلت پر دلالت کرتی ہے، اصل معاملہ یہ ہے کہ وہ ان کی حرمت ہماری طرف نسبت کرتے ہوئے ثابت کرتے ہیں، اور ان کی آپسی قرابت کے پیش نظر حرمت کے قائل نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم) (النساء: ۲۴)



۳۸۳۷۔ عن عكرمة رضى الله تعالى عنه قال : قال ابن عباس رضى الله تعالى عنهما : وان تجمعوا بين الاختين ي عني فى النكاح ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: (وان تجمعوا بین الاختین) نکاح کے سلسلہ میں ہے۔ ۱۲م

۳۸۳۸۔ عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما انه سئل عن الرجل يقع على الجارية وابنتها تكونان عنده مملوكتين فقال: حرمتها آية واحلتها آية ولم اكن لأفعله ۔ انباء الحی ص ۱۶۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی باندی اور اس کی بیٹی سے جماع کرے، تو فرمایا: ایک آیت حرمت پر دلالت کرتی ہے اور دوسری حلت پر، اور میں اس پر عمل نہیں کرتا۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا بہترین جواب امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے وہ اس طرح ہے۔

۳۸۳۹۔ عن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم انه سئل عن ذلك فقال : اذا احلت لك آية وحرمت عليك اخرى فان أملكهما آية الحرام مافصل لنا حرتين ولا مملوكتين ۔

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ابن ابی شیبہ نے روایت کی کہ آپ سے اس سلسلہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جب تمہارے لئے ایک آیت میں حلت ہے اور

۳۸۳۷۔ الدر المنثور للسيوطی سورة النساء تحت آیت وان تجمعوا بين الاختين

۳۸۳۸۔ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب النکاح باب الرجل یكون تحتہ الامۃ

۳۸۳۹۔ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب النکاح باب الرجل یكون تحتہ الامۃ

دوسری میں حرمت تو آیت حرمت زیادہ لائق ہے کہ جس طرح دو آزاد بہنوں کو جمع کرنے میں تفصیل نہیں اسی طرح باندیوں میں۔

یعنی حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی مراد یہ ہے کہ جس طرح (الا ماملکت ایمانکم) بغیر قید مذکور ہے اسی طرح (وان تجمعوا بین الاختین) تو ترجیح آیت کریمہ کو ہوگی۔

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت یہ ہے۔

۳۸۴۰۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه سئل عن الرجل یجمع بین الاختین الامتین فکرمه فقیل یقول اللہ تعالیٰ (الا ماملکت ایمانکم) فقال: وبعیرک ایضا مما ملکت یمینک۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو دو باندیوں کو سگی بہنوں کی شکل میں جمع کرے، تو آپ نے اس کو ناپسند فرمایا، لہذا ان سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: (الا ماملکت ایمانکم) تو آپ نے غصہ سے فرمایا: تو اپنے اونٹ کا بھی تو مالک ہے۔ ۱۲م

۳۸۴۱۔ عن عامر الشعبي رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: استفتی رجل ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: یا أبا المنذر! مات قول فی کذا و کذا؟ قال: یا بنی! أکان الذی سألتنی عنہ؟ قال: لا، قال: اما لا فاجلنی حتی یکون، فنعالج انفسنا حتی نخبرک۔

حضرت عامر شعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفتاء کیا اور عرض کیا: اے ابو منذر! آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے بیٹے! کیا یہ واقعہ رونما ہو چکا جس کا تم مجھ سے سوال کرتے

۳۸۴۰۔ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب النکاح باب الرجل یکون تحتہ الامۃ

۳۸۴۱۔ السنن للدارمی باب من هاب الفتیا



ہو، عرض کیا: نہیں، فرمایا: اگر نہیں تو مجھے مہلت دے یہاں تک کہ ایسا واقعہ وقوع پذیر ہو پھر ہم خوب غور و فکر کے بعد تجھے بتائیں گے۔ ۱۲م

۳۸۴۲۔ عن عامر الشعبي رضى الله تعالى عنه قال : سئل عمار بن ياسر رضى الله تعالى عنهما عن مسألة فقال هل كان هذا بعد ؟ قالوا : لا ، قال : دعونا حتى تكون ، فاذا كان تجشعناها لكم ۔ انباء الحی ص ۱۶۳

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک مسئلہ پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: کیا ایسا ہو چکا، عرض کیا: نہیں، فرمایا: تو ہمیں چھوڑ دو، جب ایسا ہو گزرے تو پھر ہم تمہیں اس کا فیصلہ سنائیں گے۔ ۱۲م

۳۸۴۳۔ عن ابی قلابہ رضى الله تعالى عنه قال : قال ابو الدرداء رضى الله تعالى عنه : انك لم تفقه كل الفقه حتى ترى للقرآن وجوها۔ قال : فقلت لا يوب : رأيت قوله حتى ترى للقرآن وجوها أهو ان يرى له وجوها فيهاب الاقدام عليه قال : نعم هو هذا۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم جب تک کامل فقیہ نہیں ہو سکتے جب تک قرآن کی آیات کو چند معانی پر محمول نہ کرو، کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت ایوب سے کہی، کہ آپ ہمیں حضرت ابو درداء کے اس قول کے بارے میں بتائیں، کیا اس کو چند معانی پر محمول کیا جائے، اس پر اقدام سے تو خوف کیا جاتا ہے، فرمایا: ہاں یہ یوں نہیں ہے۔ ۱۲م

۳۸۴۴۔ عن يحيى بن سعيد رضى الله تعالى عنه ان ابا الدرداء رضى الله تعالى عنه كتب الى سلمان الفارسي رضى الله تعالى عنه هلم الى الارض المقدسة

۳۸۴۲۔ السنن للدارمی باب من هاب الفتيا ۱۲۵

۳۸۴۳۔ اتحاف السادة المتقين للزبيدي الباب الرابع في فهم القرآن

۳۸۴۴۔ حلية الاولياء لابی نعیم ترجمہ سلمان الفارسی

فكتب اليه سلمان ان الارض تقدر احداً أو انما يقدر الانسان عمله ، قد بلغني انك جعلت طبيباً ( يريد قاضياً ) فان كنت تبرى فنعمالك وان كنت متطبباً فاحذر ان تقتل انساناً فتدخل النار ، فكان ابو الدرداء اذا قضى بين اثنين فادبرا عنه نظر اليهما وقال : متطبب وارجعا الى اعيد اقصتكما۔ انباء الحكي ۱۶۵

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ آپ پاک زمین کی طرف آؤ، تو حضرت سلمان نے لکھا کہ زمین کسی کو مقدس نہیں بناتی، یا یہ کہ انسان کو تو اس کا عمل ہی پاکیزہ بناتا ہے، مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے اپنے آپ کو طبیب یعنی قاضی بنالیا ہے، اگر تم اس سے علیحدہ رہتے تو تمہارے لئے اچھا ہوتا، اور اگر تم قاضی بن ہی بیٹھے ہو تو اس سے بچنا کہ کہیں کسی انسان کے قتل کا حکم دے دو اور دوزخ میں جاؤ۔ لہذا ابو الدرداء جب دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرماتے اور وہ دونوں جانے لگتے تو ان کو بغور دیکھتے اور فرماتے: میں بہ تکلف قاضی ہوں، ان دونوں کو واپس لاؤ کہ دونوں پھر سے مجھے اپنا قصہ سنائیں۔ ۱۲م

۳۸۴۵۔ عن خالد بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرجنا نمشي مع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فلحقه اعرابي فسأله عن ارث العمة فقال : لا ادري ، قال : انت ابن عمرو لا تدري ؟ قال : نعم ، اذهب الى العلماء ، فلما ادبر قبل ابن عمر يديه قال : نعم ما قلت۔

حضرت خالد بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک اعرابی ملا اور اس نے پھوپھی کے ترکہ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا، بولا: آپ ابن عمر ہیں اور نہیں جانتے؟ فرمایا: ہاں، جاؤ تم علماء کی خدمت میں حاضری دو، جب جانے لگا تو اس نے آپ کے ہاتھ چومے اور کہا: آپ نے بہت اچھی بات کہی۔ ۱۲م



۳۸۴۶۔ عن عبید بن جریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : كنت اجلس بمكة الى ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوما والی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوما ، فما یقول ابن عمر فیما یسأل ، لا علم لی اکثر مما یتفتی بہ ۔

حضرت عبید بن جریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مکہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر رہتا، اور ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں، تو حضرت ابن عمر سوالات کے جواب میں فتوے کم دیتے اور لاعلمی کا اظہار زیادہ فرماتے۔ ۱۲م

۳۸۴۷۔ عن هشام بن عروہ عن ابيه رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رجلا اتی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسأله عن شیء، فقال: لا علم لی ۔ ثم التفت بعد ان قفا الرجل فقال : نعم ما قال ابن عمر، یسأل عما لا یعلم فقال: لا علم لی ى عنی ابن عمر نفسه۔

حضرت هشام بن عروہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں کوئی مسئلہ پوچھنے حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا، پھر جب وہ پلٹ کر جانے لگا تو اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے، کتنی اچھی بات ہے ابن عمر کی کہ جب کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کا علم نہ ہو تو کہتے ہیں: مجھے علم نہیں۔ ۱۲م

۳۸۴۸۔ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه كان یسأل عن عشر مسائل فیحیب عن واحدة ویسکت عن تسعة ۔ انباء الحی ص ۱۶۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپ سے دس مسائل

۳۸۴۶۔ السنن للدارمی باب من هاب الفتيا ۱۵۷

۳۸۴۷۔ السنن للدارمی باب الفتيا وما فيه من الشدة ۱۸۷

۳۸۴۸۔ قوت القلوب لابی الحسن الفصل الحادی والثلاثون

پوچھے جاتے تو آپ ایک کا جواب دیتے اور نو سے خاموشی اختیار فرماتے۔ ۱۲م

۳۸۴۹۔ عن ہزیل بن شرحبیل ان ابا موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سئل عن ابنة وابنة ابن واخت لأبوین فقال: للبنت النصف، وللأخت النصف وقال: وأت ابن مسعود فینا ی عنی فسئل ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ واخبر بقول ابی موسیٰ فقال: لقد ضللت اذا وما انا من المهتدين، اقضى فیها بما قضی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، للابنة النصف، ولابنة الابن السدس تکملة للثلثین ومابقی فلأخت، فأتینا ابا موسیٰ فأخبرناه بقول ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: لاتسألونی مادام هذا الحبر فیکم۔

حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹی، پوتی اور سگی بہن کو ترکہ ملنے کے سلسلہ میں پوچھا گیا تو فرمایا: بیٹی کو نصف، بہن کو نصف، پھر فرمایا: تم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور اس سلسلہ میں پوچھو، اور یہ بھی بتانا کہ ابو موسیٰ نے یوں فیصلہ کیا ہے، اس پر حضرت ابن مسعود نے فرمایا: پھر تم بھٹک گئے اور میں ہدایت نہیں دے سکتا، میں وہ فیصلہ کرتا ہوں جو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹی کو نصف پوتی کو چھٹا، تاکہ دو ٹکٹ کی تکمیل ہو جائے، اور جو باقی رہا وہ بہن کا۔ پھر ہم ابو موسیٰ اشعری کی خدمت میں آئے اور حضرت ابن مسعود کا قول سنایا، اس پر آپ نے فرمایا: جب تک یہ عالم تم میں رہیں تم مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھنا۔ ۱۲م

۳۸۵۰۔ عن ہذیل بن شرحبیل قال: جاء رجل الی ابی موسیٰ الاشعری والی سلمان بن ربیعۃ فسألہما فذکر ہم عناء وفیہ وأت ابن مسعود فانه سیتاب عنا۔

حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ مسئلہ پوچھا،



اور پھر اسی طرح واقعہ مذکور ہے۔ ۱۲م

۳۸۵۱۔ عن عبدالرحمن بن عتاب قال: كان ابو هريرة رضى الله تعالى عنه يقول: من اصبح جنباً فلا صوم له، قال فارسلنى مروان الحكم انا ورجل آخر الى عائشة وام سلمة رضى الله تعالى عنهما نسألهما عن الجنب يصح فى رمضان قبل ان يغتسل، فقالت احدهما قد كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصحح جنباً ثم يغتسل ويتم صيام يومه، وقالت الاخرى، كان يصحح جنباً من غير احتلام ثم يتم صومه، قال فرجعا فاخبرا مروان بذلك، فقال لعبدالرحمن اخبر ابا هريرة بما قالتا۔ فقال ابو هريرة رضى الله تعالى عنه: كذا كنت احسب و كذا كنت اظن، فقال له مروان: باطن وباحسب تفتى الناس۔

حضرت عبدالرحمن بن عتاب رضى اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضى اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: کہ جس نے حالت جنابت میں صبح کی اس کا روزہ نہیں، کہتے ہیں: کہ مجھے اور ایک شخص کو مروان بن حکم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضى اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں یہ مسئلہ معلوم کرنے بھیجا کہ ایک شخص رمضان میں جنبی ہوا اور صبح اس حال میں ہوگئی کہ ابھی غسل نہیں کیا تھا، ان میں سے ایک نے فرمایا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح فرماتے اور جنبی ہوتے، پھر غسل فرما کر روزہ مکمل فرماتے۔ دوسری نے جواب دیا کہ حضور بغیر احتلام حالت جنابت میں صبح فرماتے اور روزہ رکھتے۔ راوی کہتے ہیں: یہ دونوں صاحب مروان کے پاس آئے اور یہ بیان کیا، تو حضرت عبدالرحمن سے کہا جاؤ اور ابو ہریرہ کو ان دونوں ام المؤمنین کی احادیث سناؤ، تو حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: میں تو یونہی خیال کرتا تھا اور یونہی گمان کرتا تھا، اس پر مروان نے کہا: آپ ظن و خیال سے فتویٰ دیتے ہیں۔ ۱۲م

۳۸۵۲۔ عن الولید بن مسلم قال: جاء طلق بن حبيب الى جندب بن عبد الله بن سفيان البجلي رضي الله تعالى عنه فسأله عن آية القرآن، فقال له: أخرج عليك ان كنت مسلما ان تجالسني -

حضرت ابوالولید بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طلق بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا: اگر تو مسلمان ہے تو کیا تیرا اس میں کچھ نقصان ہے کہ تو ہمارے پاس بیٹھے۔ ۱۲م

۳۸۵۳۔ عن رجل قال لعمران بن حصين رضي الله تعالى عنهما: لا تتحدث م عنا الا بالقرآن، فقال له عمران: انك لاحق، هل في القرآن بيان عدد ركعات الفرائض او اجهروا في كذا دون كذا، فقال الرجل: لا، فاقحمه عمران -

ایک صاحب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ ہمیں قرآن کی آیات ہی سنائیے، اس پر حضرت عمران نے فرمایا: تو احمق ہے، کیا قرآن میں فرائض کی رکعتوں کا بیان ہے؟ اور نماز میں جہری قرأت کا کہ اس نماز میں بالجہر پڑھو اور اس میں نہیں، تو وہ بولا نہیں، تو حضرت عمران نے اس کو یوں خاموش کیا۔ ۱۲م

۳۸۵۴۔ عن ابی الخیر مرثد بن عبد الله اليزني ان رجلا سأل عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه عن الكلالة فقال: الاتعجبون من هذا يسألني عن الكلالة وما اعضل باصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم شيء ما اعضلت بهم الكلالة -

۳۸۵۲۔ السنن للدارمی

۳۸۵۳۔ میزان الشريعة للشعرانی فصل فی بیان الذم من الائمة

۳۸۵۴۔ السنن للدارمی ۲۹۷۷

جامع البیان للطبرانی سورة النساء تحت يستفتونك قل الله يفتيكم الآية



حضرت ابوالخیر مرید بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں اس سوال سے تعجب نہیں ہوتا کہ یہ کلالہ کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے، جب کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کلالہ کا مسئلہ جتنا دشوار تھا کوئی دوسرا نہیں۔ ۱۲م

**امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

یہ روایات جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے گذریں یہ وہ جلیل القدر علمائے صحابہ ہیں جو امت محمدیہ میں سب سے زیادہ علم والے تھے، جن پر علوم الہیہ ریاست منتہی ہے۔

ان میں حکیم الامت حضرت ابووداء ہیں۔ علم فرائض میں اعلم حضرت زید بن ثابت ہیں۔ علمائے قراء میں سب سے بڑے عالم حضرت ابی بن کعب ہیں۔ جن کے بارے میں حضور نے فرمایا: اے ابو منذر علم تمہیں مبارکباد کہتا ہے۔ حلال و حرام کو زیادہ جاننے والے حضرت معاذ بن جبل ہیں۔ سر سے پاؤں تک ایمان و علم سے بھرے ہوئے حضرت عمار بن یاسر ہیں، جن کے بارے میں حضور نے فرمایا: ان کو جب بھی دو چیزوں کا اختیار ملا انہوں نے زیادہ رشد و ہدایت والی چیز کو اپنایا ہمیشہ حق پر رہے۔ ترجمان قرآن حضرت عبداللہ بن عباس ہیں۔ اس امت کے عالم حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ خلفائے اربعہ کے بعد سب سے بڑے فقیہ علم کی گٹھری حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں۔

ان میں وہ عظیم ذات گرامی بھی ہے جس نے برسر منبر فرمایا: مجھ سے وہ علوم پوچھو جو لاکھوں کی تعداد میں مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمائے۔ جو اپنے خطبہ میں فرماتے: مجھ سے معلوم کرو، قسم بخدا! قیامت تک ہونے والی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کرو گے میں جواب دوں گا۔ جو فرماتے: مجھ سے قرآن کے بارے میں دریافت کرو، قسم بخدا! ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ رات میں نازل ہوئی یا دن میں۔ ہموار زمین میں اتری یا پہاڑ پر۔ ان تمام اوصاف کے جامع سے مراد ہیں امیر المؤمنین خلیفہ رابع حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

انہی میں اللہ کے رسول کے خلیل، اور دنیا و آخرت میں حضور کے ولی اور جنت میں آپ کے رفیق امیر المؤمنین خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔  
ان میں وہ عظیم ذات گرامی بھی ہے جن کے بارے میں جلیل القدر صحابہ فرماتے: وہ تو علم کے نوحہ لے گئے، یعنی امیر المؤمنین خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بلکہ ان عظیم شخصیات میں وہ ذات گرامی بھی ہے جو انبیائے کرام کے بعد سب سے افضل، امت میں سب سے اعلم، صدق و صفا میں اکبر، یعنی امیر المؤمنین خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تو اگر قرآن امت میں ہر حکم دینی کا واضح بیان ان حضرات کے لئے نہیں ہوگا تو کس کے لئے ہوگا۔  
(انباء الحی ص ۱۶۹)

۳۸۵۵۔ عن یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان اذا سئل عن تفسیر آية من القرآن قال: انا لا اقول فی القرآن شیئا۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کسی آیت کے بارے میں سوال ہوتا تو فرماتے: میں قرآن میں اپنے طور سے کچھ نہیں کہوں گا۔ ۱۲م

۳۸۵۶۔ عن یزید بن ابی یزید قال: کنا نسأل سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الحلال والحرام وکان اعلم الناس، واذا سألناه عن تفسیر آية من القرآن سکت کأنه لم یسمع۔

حضرت یزید بن ابی یزید سے روایت ہے کہ ہم سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے



حلال و حرام کے بارے میں پوچھتے تھے کہ آپ ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے، اور جب ہم کسی آیت کی تفسیر معلوم کرتے تو آپ خاموشی اختیار فرماتے، گویا انہوں نے ہماری بات سنی ہی نہیں۔ ۱۲م

۳۸۵۷۔ عن ابی سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان علی امرأتی اعتکاف ثلاثة ايام فی المسجد الحرام ، فسألت عمر بن عبد العزیز و عنده ابن شہاب ، قال : قلت علیہا صیام ، قال ابن شہاب لا یكون اعتکاف الا بصیام ، فقال له عمر بن عبد العزیز عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لا ، قال : ف عن ابی بکر؟ قال : لا ، قال : ف عن عمر؟ قال : لا ، قال : ف عن عثمان؟ قال : لا ، قال عمر بن عبد العزیز : ما أری علیہا صیاما ، فخرجت فوجدت طاؤسا و عطا بن ابی رباح فسألتہما ، فقال طاؤس : کان ابن عباس لا یری علیہا صیاما الا ان تجعلہ علی نفسہا قال : وقال عطاء ذلك رأی - انباء الحی ص ۱۷۰

حضرت ابو سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری بیوی پر مسجد حرام میں تین دن کا اعتکاف بطور نذر لازم تھا، میں نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ مسئلہ پوچھا، وہاں حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے، کہتے ہیں: میں نے کہا اس پر روزے بھی لازم ہیں، حضرت ابن شہاب نے فرمایا: اعتکاف بغیر روزوں کے ہوتا ہی نہیں، تو حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا: کیا تم حضور نبی کریم ﷺ سے نقل کر کے کہتے ہو؟ بولے: نہیں۔ فرمایا: تو کیا ابو بکر سے منقول ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا عمر فاروق اعظم سے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: عثمان غنی سے جواب دیا: نہیں۔ پھر حضرت عمر بن عبد العزیز نے خود فرمایا: میں اس پر روزے لازم نہیں جانتا، ابو سہل کہتے ہیں: میں وہاں سے نکلا تو حضرت طاؤس اور حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقات ہو گئی، میں نے ان سے بھی پوچھ لیا، طاؤس بولے: حضرت ابن عباس تو اس پر روزے لازم نہیں جانتے تھے، ہاں اگر وہ خود



اپنے اوپر لازم کرے تو ہونگے۔ حضرت عطاء نے فرمایا: میری رائے بھی یہی ہے۔ ۱۲م

۳۸۵۸۔ عن مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینا نحن جلوس اصحاب ابن عباس عطاء و طاؤس وعکرمة اذ جاء رجل وابن عباس قائم یصلی فقال: هل من مفت؟ فقلت: سل، فقال: انی کلمابلت تبعه الماء الدافق؟ فقلنا الذی یکون منه الولد؟ نعم، فقلنا: علیک الغسل، فولی الرجل وهو یرجع وعجل ابن عباس فی صلاته، فلما سلم قال: یا عکرمة! علی بالرجل، فاتاه به ثم اقبل علینا فقال: أرايتم ما افیتیم به هذا الرجل عن کتاب اللہ تعالیٰ؟ قلنا: لا، قال: فمن سنة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ قلنا: لا، قال: فمن؟ قلنا: عن رأینا، فقال: لذلك یقول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد ثم اقبل علی الرجل فقال: أرايت اذا کان منک هل تجد شهوة فی قلبک؟ قال: لا، قال: فهل تجد خدرا فی جسدک؟ قال: لا، قال: انما هذا بردة یجزئک منه الوضوء۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلامذہ میں عطاء، طاؤس اور عکرمة بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور حضرت ابن عباس نماز میں مشغول تھے، بولا: کیا آپ میں کوئی مفتی ہے؟ میں نے کہا: پوچھو، بولا: جب میں پیشاب کرتا ہوں تو اس کے فوراً بعد کچھ پانی کے قطرے اچھل کر آتے ہیں، ہم نے کہا کیا منی جس سے بچہ پیدا ہوتا ہے، بولا: ہاں، تو ہم نے جواب دیا تجھ پر غسل ہے، وہ مرد جانے کے لئے پلٹا، تو حضرت ابن عباس نے جلدی نماز پوری کی اور سلام پھیر کر فرمایا: اے عکرمة! اس مرد کو بلاؤ، وہ ان کو لے کر آئے پھر آپ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم مجھے یہ بتاؤ کیا تم نے اس کو کتاب اللہ سے فتویٰ دیا، ہم نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا سنت رسول اللہ ﷺ سے جواب دیا، ہم نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: تو پھر کس چیز سے؟ ہم نے عرض کیا: اپنی رائے



سے، اس پر آپ نے فرمایا: اسی لئے تو رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ایک فقیہ شیطان پر سو عابدوں کے مقابلہ میں بھاری ہے، پھر آپ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم مجھے بتاؤ کہ جب یہ قطرے آتے ہیں تو تم اپنے دل میں شہوت پاتے ہو؟ بولے نہیں، فرمایا: کیا تم اپنے جسم میں سنسنی محسوس کرتے ہو، بولے: نہیں، فرمایا: یہ قبض کی وجہ سے ہوتا ہے تمہارے لئے وضو کافی ہے۔ ۱۲م

۳۸۵۹۔ عن المسیب بن رافع قال: كانوا اذا نزلت بهم قضية ليس فيها من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اثر، اجتمعوا لها واجمعوا فالحق فيما رأوه۔ انباء الحی ص ۱۷۱

حضرت مسیب بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام جب کوئی واقعہ پیش آتا اور حضور ﷺ سے اس سلسلہ میں کچھ منقول نہ ہوتا، تو اس کے لئے اجتماع کرتے اور کس ایک چیز پر اجماع کر لیتے، تو حق وہی ہوتا جس پر اجماع منعقد ہوتا۔ ۱۲م

۳۸۶۰۔ عن ایوب قال: سمعت القاسم سئل قال: انا والله ما نعلم كل ماتسألون عنه ولو علمنا ما كتمناكم ولا حل لنا ان نكتمكم۔

حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ سے سوال ہوا: قسم بخدا! ہم ان تمام چیزوں کو نہیں جانتے جو تم ہم سے پوچھتے ہو، اگر ہم جانتے تو تم سے نہیں چھپاتے، اور ہمارے لئے چھپانا جائز بھی نہیں۔ ۱۲م

۳۸۶۱۔ عن ابن عون قال: قال القاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما: انکم تسألون عن اشیاء ما کننا نسأل عنها وتنقرون عن اشیاء ما کننا ننقر عنها،

۳۸۵۹۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب ۱۱۶

۳۸۶۰۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فیما لیس فیہ کتاب اللہ ولا سنة ۱۱۳

۳۸۶۱۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فیما لیس فیہ کتاب اللہ ولا سنة ۱۲۰

وتسألون عن اشیاء ما ادری ماہی ، ولو علمنا ہا ما حل لنا ان نکتمکموہا۔

حضرت ابن عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: تم کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں پوچھتے ہو جن کے بارے میں ہم نہیں پوچھتے تھے، اور تم ایسی چیزوں کے بارے میں تفتیش کرتے ہو جن میں ہم نہیں کرتے تھے۔ تم بہت سی ایسی چیزوں کے بارے میں سوال کرتے ہو جن کو ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا ہیں، اگر ہم جانتے تو ہمارے لئے یہ جائز نہیں تھا کہ تم سے چھپائیں۔ ۱۲م

۳۸۶۲۔ عن یحییٰ قال: قلت للقاسم ما اشد علی ان تسأل عن الشئ لایکون عندک وقد کان ابوک اماما؟ قال: ان اشد من ذلک عند اللہ و عند من عقل ان افتی بغير علم او اروی عن غیر ثقہ۔

حضرت یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: مجھے یہ بات بہت گراں معلوم ہوتی ہے کہ آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے اور آپ کو وہ معلوم نہ ہو حالانکہ آپ کے والد تو امام تھے، فرمایا: اس سے زیادہ سخت اور گراں اللہ کے یہاں اور ہر عقلمند کے نزدیک یہ ہے کہ میں بغیر علم فتویٰ دوں، یا غیر ثقہ سے روایت کروں۔ ۱۲م

۳۸۶۳۔ عن عبدالعزیز بن رفیع قال سئل عطاء عن شیء قال: لا ادری قال: قیل لہ: ألا تقول فیہا برأیک؟ قال: انی استحیی من اللہ ان یدان فی الارض برأی۔

حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ حضرت عطاء بن ابی رباح سے کوئی مسئلہ معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ اس پر آپ سے کسی نے کہا: آپ اپنی رائے اور اجتہاد سے کوئی جواب نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس سلسلہ میں شرم کرتا ہوں کہ روئے زمین پر میری رائے سے کوئی دینی مسئلہ رواج پائے۔

۳۸۶۲۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فیما لیس فیہ کتاب اللہ ولا سنة ۱۱۵

۳۸۶۳۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فیما لیس فیہ کتاب اللہ ولا سنة ۱۰۸



امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی ان مسائل میں اپنی رائے کو دخل نہیں دیتے جن کی علت واضح نہیں، ہاں وہ مسائل کہ جن کی وجوہ ظاہر ہیں تو وہ اپنے ماخذ کی طرف منسوب ہونگی۔

ورنہ حقیقت حال یہ ہے کہ حضرت عطا سے بے شمار مسائل ان کی آرا اور اجتہادات سے منقول ہیں۔ اور ابھی ایک مسئلہ گذرا کہ آپ نے حضرت طاؤس کے جواب کو اپنی رائے بتایا۔ انباء الحی ص ۱۷۲

۳۸۶۴۔ عن ابراهیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه سئل عن ثمانية ابواب مسائل، فأجاب عن اربع وترك اربعا۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے آٹھ طرح کے مسائل معلوم کئے گئے تو آپ نے چار کے جوابات دیئے اور چار کو چھوڑ دیا۔ ۱۲م

۳۸۶۵۔ عن عمر بن ابی زائدة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مارأيت احدا اكثر ان يقول اذا سئل عن شيء لا علم لي به من الشعبي۔

حضرت عمر بن ابی زائدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام شععی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں سوال کے جواب میں کسی کو زیادہ لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۳۸۶۶۔ عن مغيرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: كان عامر الشعبي اذا سئل عن شيء يقول لا ادرى، فان ردوا عليه قال: ان شئت كنت حلفت لك بالله ان كان لي به علم۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت شععی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب

۳۸۶۴۔ السنن للدارمی باب من هاب الفتيا ۱۳۲

۳۸۶۵۔ السنن للدارمی باب من هاب الفتيا ۱۳۴

۳۸۶۶۔ السنن للدارمی باب من هاب الفتيا ۱۸۸

کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے: میں نہیں جانتا، جب لوگ اس بات کو نہیں مانتے تو فرماتے اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اگر مجھے علم ہو۔ ۱۲م

۳۸۶۸۔ عن جعفر بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قلت سعید بن جبیر: مالک لا تقول فی الطلاق شیئا؟ قال: مامنہ شیء الا قد سألت عنہ ولکنی اکرہ ان احل حراما أو أحرمت حلالا۔

حضرت جعفر بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ طلاق کے سلسلہ میں کچھ کیوں نہیں کہتے، فرمایا: میں نے ہر مسئلہ کے بارے میں پوچھ لیا ہے لیکن یہ مجھے ناپسند ہے کہ کہیں حرام کو حلال یا حلال کو حرام ٹھہرا دوں۔ ۱۲م

۳۸۶۹۔ عن ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال حمید بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما: لئن أردہ بعیہ احب الی من ان تکلف له مالا اعلم۔ حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر میں ان (ساکلین) کو مصیبت میں مبتلا کر دوں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں بہ تکلف وہ مسائل بیان کروں جن کا علم نہیں۔ ۱۲م

۳۸۷۰۔ عن محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه کان لا یفتی فی الفرج بشیء فیہ اختلاف۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شرمگاہ کی حلت و حرمت میں وہاں فتویٰ نہ دیتے جہاں اختلاف ہے۔ ۱۲م

---

۱۳۶	باب من هاب الفتيا	۳۸۶۸۔ السنن للدارمی
۱۴۹	باب من هاب الفتيا	۳۸۶۹۔ السنن للدارمی
۱۵۴	باب من هاب الفتيا	۳۸۷۰۔ السنن للدارمی



## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ کی میزان الشریعہ میں ہے: ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے جو رائے کی مذمت میں منقول ہے اس کی تاویل یہ ہے کہ جو رائے ظاہر شریعت کے خلاف ہو۔ خود امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس رائے کے خلاف ہیں جس کی بعض متعصبین آپ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت میں رسوا ہونگے جب آمنے سامنے معاملہ پیش ہوگا۔

لہذا جن لوگوں کے دل میں نور ایمان ہوگا وہ ہرگز اس بات پر جرأت نہیں کر سکتے کہ ان حضرات کو برائی سے یاد کریں۔ ان حضرات کا مقام عالی شان تو یہ ہے کہ یہ زمین میں ایسے ہیں جیسے آسمان میں ستارے، کہ اہل زمین ستاروں کو پورے طور پر جاننے سے قاصر ہیں یہی حال ان کی جلالت شان کا ہے۔

شیخ محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں خود اپنی سند امام اعظم تک متصل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

ایاکم والقول فی دین اللہ تعالیٰ بالرای وعلیکم باتباع السنۃ ، فمن خرج منها ضل۔

اللہ تعالیٰ کے دین میں رائے زنی سے بچو، تمہارے اوپر سنت کی اتباع لازم ہے جس نے اس کی حد سے تجاوز کیا وہ گمراہ ہوا۔

امام شعرانی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ آپ کی درسگاہ میں کوفہ کا ایک شخص آیا، اس وقت آپ کے یہاں احادیث کریمہ کا دور ہو رہا تھا۔ وہ مرد بولا: ہمیں ان احادیث سے جدا رکھو۔ یہ سن کر آپ نے اس کو سخت سست کہا اور فرمایا: اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنن ہماری رہنمائی نہ فرماتیں تو ہم میں سے کوئی قرآن کو نہ سمجھ پاتا۔

پھر آپ نے فرمایا: بتاؤ تم بندر کے گوشت کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ اور قرآن میں اس کی کیا دلیل ہے۔ وہ یہ سن کر خاموش رہا اور پھر بولا: آپ کا اس سلسلہ میں کیا فتویٰ ہے؟ آپ نے جواب فرمایا: یہ بھیمۃ الانعام سے نہیں۔ انباء الحی ص ۱۷۱



۳۸۷۱۔ عن الامام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال ربیعۃ بن عبد الرحمن التیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ان اللہ تعالیٰ انزل القرآن وترك فیہ موضعا للسنة وسن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم السنة وترك فیہا موضعا للرأی۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ربیعہ بن عبد الرحمن تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا اور اس سے کچھ چیزیں سنت رسول کے لئے چھوڑیں، پھر حضور ﷺ نے ان کو اپنی سنت سے بیان فرمادیا، اور حضور نے بھی کچھ مقامات رائے اور اجتہاد کے لئے ترک فرمادیئے۔ ۱۲م

### امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ربیعہ ابن عبد الرحمن فروخ تمیمی ہیں، امام ثقہ اور مشہور فقیہ ہیں، رجال صحاح ستہ سے ہیں اور امام مالک کے استاذ، ان کو ربیعۃ الرأی کہا جاتا تھا۔ کیونکہ رائے اور اجتہاد میں ید طولی رکھتے تھے۔ انباء الحی ص ۱۷۵

۳۸۷۲۔ عن ابن وهب قال: قال مالک : الحكم الذي يحكم به بين الناس على وجهين - فالذي يحكم بالقرآن والسنة الماضية فذلك الحكم الواجب والصواب - والحكم الذي يجهد فيه العالم نفسه فيما لم يأت فيه شيء فلعله ان يوفق ، قال: والثالث التكلف لما لا يعلم فما اشبه ذلك ان لا يوفق -

حضرت ابن وهب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ حکم جس کے ذریعہ لوگوں میں فیصلہ کیا جائے وہ دو قسم پر ہے، وہ حکم جو قرآن و سنت سے ثابت وہ واجب و صواب ہے، اور وہ حکم جس میں عالم خود کوشش کرتا ہے جس کی کہیں صراحت نہ ہو تو امید ہے کہ وہ صحیح ہو، اور تیسرا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی بہ تکلف کسی ایسے حکم کو بتائے جس کا علم نہیں رکھتا تو اس میں خطا کا زیادہ امکان ہے۔ ۱۲م



۳۸۷۳۔ عن علی بن المدینی قال: کان سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا سئل عن شیء یقول لا احسن فیقول: من نسأل؟ فیقول: سل العلماء و سل اللہ التوفیق۔

حضرت علی بن مدینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے: مجھے اچھی طرح تحقیق نہیں، سائل کہتا: پھر ہم کس سے پوچھیں، فرماتے: علماء سے پوچھو اور اللہ تعالیٰ سے توفیق صواب کی دعا کرو۔ ۱۲م

۳۸۷۴۔ عن الامام الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه قال مرة بمكة، سلونی عما شئتم اخبرکم عنه من کتاب اللہ تعالیٰ، فقيل له: ماتقول فی المحرم یقتل الزنبرور فقال: بسم اللہ الرحمن الرحیم، وما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو، میں تمہیں اس کا جواب کتاب اللہ سے دوں گا، عرض کیا گیا: آپ اس محرم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے بھڑک مار ڈالا ہو، فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا، اللہ کے رسول جو تمہیں عطا فرمائیں اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اسے باز رہو۔ ۱۲م

### اس کے بعد یہ حدیث سنائی

۳۸۷۵۔ عن حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ترجمہ سفیان بن عیینہ

۳۸۷۳۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم

۳۸۷۴۔ الاتقان للسیوطی النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة ۱۶۰/۲

۳۸۷۵۔ الاتقان للسیوطی النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة ۱۶۰/۲

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی اتباع کرو جو میرے بعد ہیں، یعنی ابو بکر و عمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

## (پھر یہ حدیث روایت کی)

۳۸۷۶۔ عن طارق بن شہاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه أمر بقتل المحرم الزنبور۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محرم کو بھڑکے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

میزان الشریعہ الکبریٰ میں امام شعرانی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ تمام مجتہدین کرام علیہم الرحمة والرضوان کو اس امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے کہ اگر ان حضرات نے کتاب و سنت سے امت کے لئے احکام شرعیہ کا استنباط نہ فرمایا ہوتا تو دوسروں میں کوئی اس پر قدرت نہ پاتا۔

ان کے اجتہاد و استنباط کی دلیل یہ ہے کہ یہ سب کچھ ان حضرات نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع میں کیا۔ کیونکہ حضور نے ان تمام چیزوں کی خوب خوب وضاحت فرمائی جو قرآن کریم میں اجمالاً مذکور تھیں۔ حالانکہ خود قرآن کریم فرماتا ہے۔

ما فرطنا فی الكتاب من شیء۔

ہم نے قرآن میں کوئی چیز اٹھانہ رکھی۔

تو اگر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے لئے طہارت و نماز اور حج وغیرہ کی کیفیت و تفصیل بیان نہ فرماتے تو قرآن سے استخراج احکام اور ان کی تفصیل کی طرف کوئی راہ نہ پاتا۔ اور ہم فرائض و نوافل کی تعداد رکعات وغیرہ کی معرفت بھی حاصل نہ کر پاتے۔

اسی میں امام شعرانی مزید فرماتے ہیں: میں نے اپنے شیخ شیخ الاسلام ذکر یا رحمۃ اللہ



تعالیٰ علیہ کو فرماتے سنا اور یہ تمام تفصیل آپ نے بیان فرمائی۔

نیز میں نے اپنے آقا علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی یہی فرماتے سنا: کہ اگر حضور کی سنت کریمہ ہمارے لئے اجمال قرآن کو بیان نہ فرماتی تو علماء میں کوئی پانی و طہارت کے احکام نہ جانتا، صبح کی نماز میں دو رکعتیں ظہر و عصر و عشاء میں چار رکعتوں، اور مغرب میں تین رکعتوں کی تعداد معلوم نہ ہوتی۔ اسی طرح نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ، بیع و شراء، نکاح و طلاق وغیرہ مسائل فقہ کو کوئی نہ جان پاتا۔

لہذا یہاں سے ظاہر ہوا کہ قرآن امت کے لئے ضروری احکام کی بھی وضاحت نہیں فرماتا چہ جائیکہ تمام احکام، پھر باقی دینی امور اور دنیوی حالات و معاملات بلکہ تمام چیزوں کا بیان قرآن کریم سے معلوم کرنا سب کے بس کی بات نہیں، ہاں اس پر ایمان لانا ضروری ہے کہ قرآن ہر چیز کافی الواقع بیان ہے اور یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

امام شعرانی قدس سرہ السامی اپنی کتاب ”الجواہر والدرر“ میں فرماتے ہیں: جب بھی کسی آیت کی تاویل میں لوگوں کو ضرورت پیش آتی تو ہمیشہ امور غامضہ اور پوشیدہ علتوں کے سمجھنے سے قاصر رہے۔ یعنی کبھی مکمل طور پر ان کی معرفت حاصل نہ ہو سکی، بعض امور روشن ہوئے تو بہت کچھ پوشیدہ رہ گئے۔ رہی قرآن کے اجمال کی تفصیل تو اس میں کبھی کوئی ساحل تک نہ پہنچ سکا بلکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا خاصہ ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لتبين للناس ما نزل اليهم۔

تاکہ آپ لوگوں کے لئے بیان کریں جو ان کی طرف نازل ہوا۔

لہذا اللہ تعالیٰ نے صرف کتاب ہی نازل نہ فرمائی بلکہ اپنے رسولوں کو اس کے بیان کی قوت و قدرت اور ان علوم لدنیہ سے بھی نوازا جن سے وہ اجمال کی مکمل تفصیل فرما دیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں۔ امام عینی نے عمدۃ القاری میں۔ اور علامہ

زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا:

کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احکام بہت سے صحابہ سے مخفی رکھتے اور بعض

کے لئے بعض اوقات بیان فرماتے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ ایسا سمندر ہے کہ جس کا پانی نہیں ٹاپا جاسکتا۔ لیکن میں یہاں ایسے چند امور ذکر کرتا ہوں جو تبیان کے منافی ہیں۔ صاحب بصیرت ان کا انکار نہیں کر سکتا۔ ان تمام امور کا تعلق احکام دینیہ اور حلال و حرام کے مسائل سے ہے۔ اس سے مزید واضح ہو جائے گا کہ قرآن کریم امت کے لئے واضح بیان نہیں۔

فاقول وباللہ التوفیق:

اولاً:- صحابہ کرام کے درمیان عظیم اختلاف رہا حتیٰ کہ ترکہ و فرائض کے مسائل میں بھی جبکہ ان میں رائے کو بہت کم دخل ہے۔ یہاں تک کہ ان پانچ حضرات کے درمیان بھی اختلاف تھا جو علم صحابہ شمار ہوئے۔ یعنی حضرات خلفائے اربعہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ایک مسئلہ فرائض میں ان پانچوں حضرات کے الگ الگ پانچ اقوال منقول ہیں۔ تفصیل اس طرح ہے۔ کہ ایک شخص نے ماں، دادا اور حقیقی بہن کو چھوڑا۔ تو ان کے نزدیک اس طرح تقسیم ہوگی۔

مسئلہ صدیق اکبر ۳/سہام پر

ماں دادا بہن

۱ ۲ محروم

مسئلہ فاروق اعظم ۹/سہام پر

ماں دادا بہن

۳ ۴ ۲

مسئلہ عثمان غنی ۳/سہام پر

ماں دادا بہن

۱ ۱ ۱

مسئلہ علی مرتضیٰ ۶/سہام پر



ماں دادا بہن

۲ ۱ ۳

مسئلہ ابن مسعود ۶/سہام پر

ماں دادا بہن

۱ ۲ ۳

۳۸۷۷۔ عن عامر الشعبي رضي الله تعالى عنه قال: اختلف على وابن مسعود وزيد بن ثابت وعثمان بن عفان وابن عباس رضي الله تعالى عنهم في جد وام واخت لاب وام۔ فقال علي: للأخت النصف والام الثلث وللجد السدس۔ وقال ابن مسعود: للأخت النصف وللأم السدس وللجد الثلث۔ وقال عثمان: للام الثلث وللأخت الثلث وللجد الثلث۔ وقال زيد هي على تسعة أسهم، للام الثلث ثلاثه ومابقي فثلاثان للجد والثلث للأخت۔ وقال ابن عباس: للام الثلث ومابقي فلللجد وليس للأخت شيء۔ انباء الحی ص ۱۷۹

حضرت امام عامر شععی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی، ابن مسعود، زید بن ثابت، عثمان غنی اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان دادا، ماں اور حقیقی بہن کے ترکہ پانے کے سلسلہ میں اختلاف ہوا۔ تو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے نزدیک بہن کو نصف، ماں کو ثلث اور دادا کو سدس حصہ ملے گا۔

حضرت ابن مسعود کے نزدیک بہن کو نصف، ماں کو سدس، اور دادا کو ثلث ملے گا۔  
(یہ ہی ہم احناف کا مسلک ہے)

حضرت عثمان غنی کے نزدیک ماں کو ثلث، بہن کو ثلث اور دادا کو بھی ثلث ملے گا۔  
اور حضرت زید بن ثابت کے نزدیک ۹/سہام پر منقسم ہو کر ماں کو ثلث یعنی تین سہام۔ اور جو باقی رہے یعنی چھ ان کا دو ثلث دادا کو اور ایک ثلث بہن کو ملے گا۔

حضرت ابن عباس کے نزدیک ماں کو شکست، اور باقی دادا کو، بہن محروم رہے گی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات واضح رہے کہ حضرت ابن عباس نے صدیق اکبر کی اتباع کی، اور زید بن ثابت کا قول فاروق اعظم کا قول ہے۔ تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ کریں:

۳۸۷۸۔ عن عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان يجعل الجد ابا۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دادا کو باپ کے مرتبہ میں شمار فرماتے۔ ۱۲م

۳۸۷۹۔ عن قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دعا عمر بن الخطاب، علی بن ابی طالب وزید بن ثابت وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فسألہم عن الجد حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی مرتضیٰ، زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا اور ان سب حضرات سے دادا کی میراث کے سلسلہ میں پوچھا۔ ۱۲م

۳۸۸۰۔ عن ابن الشہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انما هذه فرائض عمر بن الخطاب ولكن زيد اثارها بعد وفشت عنہ۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ حصے تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعین کئے ہوئے ہیں، پھر آپ کے آثار اور زیادہ ہو گئے اور شائع و ذائع ہوئے۔ ۱۲م

۳۸۷۸۔ الجامع الصحيح للبخاری کتاب الفرائض، باب میراث الجد

۳۸۷۹۔ المصنف لعبد الرزاق کتاب الفرائض باب فرض الجد ۱۹۰۵۹

۳۸۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق ۱۹۰۶۰



## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ثانیاً:- آپسی مناظرے، بعض کا دوسروں کے اقوال کو رد کرنا، اور اپنے اقوال پر جم جانا۔ یہ اس بات کی نشانیاں ہیں کہ ان سے بہت سے مسائل کی حقیقت پردہ خفا میں رہی، حتیٰ کہ بحث و تمحیص کے بعد بھی بہت احکام واضح نہ ہو سکے۔ یہ طریقہ بھی صحابہ کرام کے زمانہ سے جاری و ساری ہے۔ انباء الحی ص ۱۷۹

۳۸۸۱۔ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کانا یتنازعان فی المسأله بینہما حتی یقول الناظر الیہما لا یجتمعان ابدا۔ فما یفترقان الا علی احسنہ واجملہ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کسی مسئلہ میں اختلاف ہوتا، حتیٰ کہ دیکھنے والا کہتا کہ اب یہ دونوں حضرات اس مسئلہ میں اتفاق نہیں کر پائیں گے، لیکن جب جدا ہوتے تو کسی اچھی صورت پر اتفاق ہو چکا ہوتا۔ ۱۲م

۳۸۸۲۔ عن جری بن کلیب قال: رأیت علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یأمر بشئ و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ینہی عنہ۔ فقلت لعلی ان بینکما لشر، قال ما بیننا الا بخیر۔

حضرت جری بن کلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ایک چیز کا حکم فرماتے، اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اسی سے منع فرماتے، میں نے حضرت علی سے عرض کیا: آپ دونوں حضرات کے درمیان کوئی غلطی پر ہے، فرمایا: ہم دونوں کے درمیان ہر ایک بھلائی پر ہے۔ ۱۲م

۳۸۸۱۔ کنز العمال للمعتقی آداب العلم متفرقہ ۲۹۵۱۳

۳۸۸۲۔ السنن للدارمی باب فی زوج و ابویں ۲۸۷۸

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مثلاً:- ہر مجتہد خطا و صواب کے درمیان دائر رہتا ہے، اور ہر ایک کا قول اخذ و رد کے مابین ہے، یعنی اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کے سوا ہر قول اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس کو قبول کیا جائے یا رد کر دیا جائے۔

۳۸۸۳۔ عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا حکم الحاكم فاجتهد فأصاب فله اجران ، واذا حکم فاجتهد ، فأخطأ فله اجر واحد۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی حاکم اجتہاد کرے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کو دو گناہ ثواب ہے، اور اجتہاد میں غلطی ہو جائے تو ایک ثواب پھر بھی ہے۔ ۱۲م

۳۸۸۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مثله۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی کے مثل فرمایا۔ ۱۲م

۳۸۸۵۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رجلین اختصما الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لعمرؤ: اقض بینہما ، قال: اقضی وانت حاضر ، قال : نعم ، علی انک ان اصبحت فلك عشر اجور وان اجتهدت فأخطأت فلك اجر۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے اپنا مقدمہ

۳۸۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری کتاب الاعتصار باب اجر الحاكم اذا اجتهد

۳۸۸۴۔ الجامع الصحيح للبخاری کتاب الاعتصار باب اجر الحاكم

۳۸۸۵۔ المستدرک للحاکم کتاب الاحکام



حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ان کا فیصلہ کر دو، عرض کیا: میں فیصلہ آپ کے حضور کروں، فرمایا: ہاں، اگر تم نے صحیح فیصلہ کیا تو دس نیکیاں حاصل ہوں گی، اور تم نے اجتہاد کیا اور اس میں خطا ہو گئی تو ایک نیکی پھر بھی ملے گی۔ ۱۲م

۳۸۸۶۔ عن عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اجتهد فاذا اصبحت فلك عشر حسنات، وان اخطأت فلك حسنة۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجتہاد کرو، اگر صحیح ہوا تو دس نیکیاں، اور اگر خطا ہوئی تو ایک۔ ۱۲م

۳۸۸۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ليس من احد الا يؤخذ من قوله ويدع۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک ایسا ہے کہ اس کے قول پر عمل بھی ممکن اور ترک بھی۔ ۱۲م

۳۸۸۸۔ عن مجاہد وعطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ما من احد الا وماخوذ من كلامه ومردود عليه الا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت مجاہد اور عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہر ایک شخص ایسا ہے کہ اس کا کلام قابل عمل بھی ہے اور چھوڑا بھی جاسکتا ہے مگر رسول اللہ ﷺ کا فرمان واجب الاذعان۔ ۱۲م

۳۸۸۶۔ کنز العمال للمتقی الباب الاول فی القضاء ۱۵۰۱۹

۳۸۸۷۔ المعجم الكبير للطبرانی ۱۱۹۴۱

۳۸۸۸۔ البیواقیت والحواهر للشعرانی المبحث التاسع والاربعون

۳۸۸۹۔ عن الامام مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما من احد الا وماخوذ من

کلامہ و مردود علیہ الا صاحب هذا القبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے ہر ایک کا قول لا یتق عمل بھی ہو سکتا ہے اور رد بھی کیا جاسکتا ہے مگر اس روضہ انور میں آرام فرمانے والے آقا ﷺ کا فرمان واجب الاذعان ہے۔ ۱۲م

**امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

رابعاً: - خواہ صحابی ہوں یا مجتہد، امام ہوں یا کسی بھی علمی منصب پر، جب بھی علم و فتویٰ سے تعلق رکھا تو بسا اوقات ان کو یہ کہنا پڑا کہ ”لا ادری“ میں نہیں جانتا۔

۳۸۹۰۔ عن عامر الشعبي رضي الله تعالى عنه قال : لا ادرى نصف

العلم۔

حضرت عامر شععی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (لا ادری) یعنی میں نہیں جانتا، کو نصف علم فرماتے

تھے۔ ۱۲م

۳۸۹۱۔ عن عامر الشعبي رضي الله تعالى عنه قال : قال ابن مسعود رضي الله

تعالى عنه : اذا سئل احدكم عما لا يدري فليقل : لا ادرى فانه ثلث العلم۔

حضرت عامر شععی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تم سے ایسی چیز کا سوال ہو جس کو تم نہیں جانتے تو کہو: ”لا ادری“

کہ یہ تہائی علم ہے۔ ۱۲م

**امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

اقول: انسان ہر مسئلہ علم و عدم علم کے درمیان ہے۔ لہذا ”لا ادری“ نصف علم ہوا۔ اور

۳۸۸۹۔ اليواقيت والجواهر للشعراني المبحث التاسع والاربعون

۳۸۹۰۔ السنن للدارمي باب (۲۶) ۱۸۶

۳۸۹۱۔ اتحاف السادة المتقين الباب السادس في آفة العلم



ہر مسئلہ کے لئے یا تو نص صریح ہوگی۔ یا استنباط صحیح سے مسئلہ معلوم ہوگا۔ یا ”لا ادری“ کہنا ہوگا۔ تو یہ تہائی علم ہوا۔

چونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہاء کے سردار ہیں لہذا انہوں نے ”لا ادری“ کو ثلث علم کہا۔ اور امام شعیب نے کبھی اجتہاد نہیں فرمایا اور اپنی رائے سے کبھی کچھ نہیں کہا لہذا یہ ”لا ادری“ کو نصف کہتے ہیں۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مجلس میں چالیس مسائل دریافت کئے گئے تو صرف چار کا جواب دیا اور چھتیس (۳۶) کے بارے میں (لا ادری) فرمایا۔

امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچاس مسائل پوچھے گئے تو کسی کا جواب نہیں دیا۔ مجلس میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے لہذا آپ کی طرف اشارہ کیا کہ ان سے معلوم کرو۔ آپ نے سب کے جواب عطا فرمائے۔ یہ سن کر امام اعمش نے فرمایا: آپ نے یہ مسائل کہاں سے حاصل کئے؟ آپ نے کہا: انہی احادیث سے جو میں نے آپ سے سماعت کی ہیں۔ پھر ہر مسئلہ حدیث سے استنباط کر کے دکھایا۔ یہ دیکھ کر امام اعمش نے فرمایا:

حسبك ما حدثك مائة يوم تحدثني به في ساعة - يا معشر الفقهاء - نحن الصيادلة وانتم الاطباء ، وانت يا ابا حنيفة قد اخذت بكلا الطرفين -

نیز اس موقع کے سوا خود امام اعظم سے بھی بعض مسائل میں ”لا ادری“ ثابت ہے۔ ایسے نو (۹) مسائل کی طرف شیخ الاسلام ابن ابی شریف نے اپنے اس شعر میں اشارہ کیا ہے۔

حمل الامام ابو حنيفة دينه - ان قال لا ادري لتسعة أسئلة -

اور علامہ شامی نے تو دس مسائل بتائے ہیں بلکہ درمختار میں سراج و ہاج سے نقل کر کے ایسے چودہ (۱۴) بیان کئے ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ایک مسئلہ معلوم کیا گیا جب آپ منبر وعظ پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے اس کے جواب میں ”لا ادری“ فرمایا۔ سائل بولا: آپ تو سب پر فوقیت رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں اپنا مبلغ علم جانتا ہوں، اگر میں اپنے علم سے بڑھ کر کوئی بات کہوں تو یہ آسمان سے بلند ہونے کی کوشش ہوگی۔ اوکا قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔



قوت القلوب اور احیاء العلوم میں ہے کہ فقہائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان میں (لا ادری) کہنے والوں کی تعداد (ادری) کہنے والوں سے زیادہ ہے۔ ان میں حضرت سفیان ثوری، امام مالک، امام احمد بن حنبل، فضیل بن عیاض اور بشر بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم سرفہرست ہیں۔

خامساً: صحابہ کرام ہوں یا بعد کے ائمہ، جب کسی مسئلہ میں کوئی قول فرماتے تو بسا اوقات اس سے رجوع فرما لیتے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ اپنے قول کو ترک فرما دیتے اور پھر اس سلسلہ میں خاموش رہتے۔

۳۸۹۲۔ عن عبیدۃ السلمانی قال: لقد حفظت من عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الجدمائة قضیۃ مختلفۃ۔ انباء الحی ص ۱۸۲

حضرت عبیدہ سلمانی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دادا کے سلسلہ میں ایک سو فیصلے مختلف انداز میں سنے۔ ۱۲م

۳۸۹۳۔ عن طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ربما رأى ابن عباس الرأي ثم تركه، وقد كثر القول القديم والجديد في فقه الامام المطلبی عالم قریش رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

### امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سادساً: بسا اوقات فقہائے کرام اپنی ایک رائے پر مطمئن نہیں ہوتے اور اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے کہ کل کو اس رائے کے خلاف قول کرنا پڑے گا۔ اس کی دلیل حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول ہے جو گذرا کہ فرماتے تھے: اگر صواب و درست سے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے، اور اگر کوئی غلطی واقع ہوئی تو ہماری اور شیطان کی جانب سے۔ حتیٰ کہ بعض ائمہ تابعین نے اپنے فتاویٰ تحریر کرنے سے منع

۳۸۹۲۔ السنن الكبرى للبيهقي كتاب الفرائض باب التشديد في الكلام

۳۸۹۔ السنن للدارمي باب الرجل يفتي بشي ۶۵۱



فرمایا کہ ہو سکتا ہے کل کو ہمیں ان سے رجوع کرنا پڑے۔

سابعا: آیات واحادیث میں بظاہر تعارض نظر آنا جیسا کہ امام رازی سے منقول ہے۔ کہ ظاہر آیات میں کبھی تعارض واقع ہوتا ہے، تو جب کسی کو تاویل معلوم نہیں ہوتی تو یہ وسوسہ گذرتا ہے کہ شاید یہ کتاب حق نہ ہو۔ ہاں جب تاویل جان لیتا ہے تو کتاب اللہ تاویل کے مطابق نظر آتی ہے اور یہ اس کے لئے نور و ہدایت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔

اس سے قبل حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت ابن عباس کا قول بھی گذرا کہ دو بہنوں کو جمع کرنے کے سلسلہ میں ایک آیت حرمت پر دال ہے اور دوسری حلت پر۔  
ثامناً: تمام فقہاء کا احادیث کی طرف رجوع کرنا، یہ خودس بات کی دلیل ہے کہ قرآن ان کے حق میں تبیان نہیں تھا۔

تاسعاً: جب احادیث میں بھی کوئی حکم نظر نہ آئے تو رائے اور اجتہاد کی طرف رجوع کرنا، یہ ایسی چیزیں ہیں جو ضروریات دین سے ہیں۔

امام بخاری سے منقول ہے اور امام غزالی فرماتے ہیں۔ کہ تمام صحابہ کرام سے رائے اور اجتہاد کا ثبوت قطعی ہے، اسی طرح اجتہاد کے قائلین کے بارے میں ثبوت بھی۔ اور یہ تو اترا و قائع مشہورہ میں ثابت ہے، لہذا اسے علم ضروری حاصل ہوا۔ اب رہا بعض حضرات کا اس کی مخالفت کرنا تو یہ رائے اور اجتہاد کے بارے میں مقطوع اور غیر ثابت روایات میں ہے، نیز یہ خود صحیح روایات کے معارض ہیں جو خود انہیں حضرات سے مروی ہیں۔ لہذا ایک ضروری چیز کو ان روایات مقطوعہ غیر ثابت سے کیسے ترک کیا جاسکتا ہے۔

نیز اسی میں یہ بھی ہے کہ یہ حضرات اس سلسلہ میں متفق نظر آتے ہیں جہاں نص نہ ہو۔ لہذا یہ اجماع ہوا جو حجت قطعی ہے۔

اسی طرح فوائح الرحمت میں اس بات کی صراحت ہے کہ قیاس کا دلیل شرعی ہونا ضروریات دین سے ہے۔

فقہائے کرام کے محاورات و مطارحات خود اس بات کا ثبوت ہیں کہ ان کے لئے بہت



سے احکام و مسائل قرآن سے ظاہر نہ ہو سکے۔ کیونکہ انہوں نے ایسے مقامات پر یا تو احادیث سے استنباط کیا۔ یا آثار صحابہ و تابعین سے یا قیاس سے۔ یہاں تک کہ امام شافعی نے تو ان چیزوں سے ثابت احکام کو بھی قرآن کریم ہی کی طرف منسوب فرمایا۔ جیسا کہ حالت احرام میں زنبور کو مار ڈالنے کا حکم بیان فرمایا۔

اسی سے قریب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول بھی ہے کہ آپ نے ”واصلہ وواشمہ“ وغیرہا پر لعنت فرمائی، بنو اسد کی ایک عورت حاضر ہوئی اور کہا: آپ اس اس طرح عورتوں پر لعنت فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں کیون نہ لعنت کروں ایسی عورتوں پر جن پر خود حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ بلکہ خود کتاب اللہ میں بھی اس کا ذکر ہے۔ اس نے عرض کیا: میں نے پورا قرآن پڑھا، مجھے کہیں یہ حکم نظر نہ آیا۔ فرمایا: اگر تم پڑھتیں تو ضرور یہ حکم پالتیں کیا تم نے نہیں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما آتاکم الرسول فخذوه وما نہاکم عنہ فانتہوا۔

یہ آیت سن کر بولیں: ہاں کیوں نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا۔

عاشراً: ہر مسئلہ اجتہادی میں مجتہدین ظن غالب سے کام لیتے ہیں ایسا نہیں کہ قطعی طور پر کسی چیز کا فیصلہ کر لیں اور اپنے مخالف کو گمراہ قرار دیدیں۔ ہاں اصول اعتقاد میں حکم قطعی ہوتا ہے اور مخالف گمراہ و بددین بلکہ کبھی کافر و مرتد بھی قرار دیا جاتا ہے۔

لہذا اصولی اور فروعی اختلاف کا فرق واضح رہنا چاہئے اور صحابہ کرام کے زمانہ سے آج تک اسی پر لوگ کاربند ہیں۔

ان تمام دلائل کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ امت کے کسی فرد کے لئے مسائل غیر اجماعیہ میں قرآن بتیان نہیں بلکہ بہت سے اجماعی مسائل میں بھی یہ ہی حال ہے۔ کہ بسا اوقات اجماع کرنے والے اس مسئلہ میں ظن سے کام لیتے ہیں اور اس میں قطعیت اجماع کی جہت سے آتی ہے نہ کہ اجماع سے پہلے۔ فواتح الرحموت میں اس کی وضاحت موجود ہے۔



پہلے ہم نے نوے (۹۰) دلائل ذکر کئے پھر ان پر یہ دس مزید ہیں لہذا یہ کل سو (۱۰۰) ہوئے۔ والحمد للہ رب العالمین۔ انباء الحی ص ۱۸۵

۳۸۹۴۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام قال : بکتاب اللہ تعالیٰ یضلون۔ انباء الحی ص ۱۹۱

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرماتے ہیں: کتاب اللہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہوں گے۔ ۱۲م

۳۸۹۵۔ عن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تكون مدينة بين الفرات ودجلة يكون فيها ملك بنی عباس وهی الزوراء تكون فيها حرب مقطعة تسبی فیها النساء ویدبح فیها الرجال کما یدبح الغنم۔

امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرات اور دجلہ کے درمیان ایک شہر جس کو حکمراں بنو عباس سے ہوگا اس میں خونریز جنگ ہوگی، عورتیں قیدی بنائی جائیں گی، اور مردوں کو ایسا ذبح کیا جائے گا جیسے بکریوں کو۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خطیب بغداد نے اس حدیث کو نقل کر کے یہ بتانا چاہا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغداد معلیٰ کے قیام اور اس میں ہونے والی عظیم جنگ کی خبر دی ہے۔

پھر اس روایت کی سند کو ضعیف شدید قرار دیا ہے۔ امام سیوطی الجامع الکبیر میں فرماتے

ہیں: میں کہتا ہوں کہ یہ جنگ واقع ہوئی اور قتل عام بھی ہوا جب کہ خطیب کے انتقال کو دو سو سال سے زیادہ گزر چکے تھے۔ تو اس اعتبار سے کہ حدیث واقعہ کے مطابق ہوئی اس کا ضعف جاتا رہا اور اس کو قوت حاصل ہوئی۔

قلت: یہاں سے اس شخص کی سند و روایت کے سلسلہ میں کوتاہ دستی معلوم کی جاسکتی ہے، کہ کسی کو اگر کسی سند سے تمسک نہیں کرنا ہو تو اس کی بالکل نفی کر دیتا ہے اور صاف انکار کر دیتا ہے کہ حدیث ہی نہیں۔ بلکہ اس کو اس مقام پر کہنا چاہئے کہ ثابت نہیں۔ کیونکہ بہت ضعیف سندیں ایسی ہیں جو صحیح چیزیں بیان کرتی ہیں۔ بہت سے نسیان کے شکار کثیر چیزوں کے حافظ ہوتے ہیں بلکہ بڑا جھوٹا بھی کبھی سچ بول جاتا ہے۔ ہاں جس روایت کی عقل کجج۔ یا نقل صریح۔ یا حس صحیح نفی کر دے وہ منفی ہے۔ (انباء الحی ص ۱۹۱)

۳۸۹۶۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ليس بخير كم من ترك ديناه لا آخرته ولا آخرته لدنياه حتى يصيب منهما جميعا، فان الدنيا بلاغ الى الآخرة ولا تكونوا كلا على الناس۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں وہ بھلا نہیں جو دنیا کو آخرت کے لئے چھوڑے اور نہ وہ جو آخرت کو دنیا کے لئے چھوڑے، بلکہ دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کی طرف پہونچانے والی ہے، اور تم لوگوں پر بوجھ نہ بن جانا۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت ہمارے دین و دنیا دونوں کی اصلاح کے لئے ہوئی۔ لہذا آپ نے عبادات و معاملات دونوں کے احکام بیان فرمائے، چنانچہ آپ نے جس طرح نماز و روزہ، اور حج و زکوٰۃ کے مسائل بیان فرمائے اسی طرح خرید و فروخت، تجارت و مزارعت، ہبہ و شرکت، مضاربہ و وصیت، اکل و شرب، نکاح طلاق، لباس و مرکب،



سیاسیات، غرضکہ ہر دم و قدم کے احکام بھی تفصیل سے بیان فرمائے۔ قسم بخدا اگر آپ کی بعثت نہ ہوئی ہوتی تو نہ ہمارا دین سنورتا اور نہ دنیا آراستہ ہوتی۔ ہمیں حضور ہی نے یہودیوں اور نصرانیوں کی رہبانیت سے منع فرمایا اور حکم فرمایا کہ ہم کھائیں بھی اور روزہ دار بھی رہیں۔ سوئیں بھی اور بیدار بھی رہیں۔ بیویوں اور باندیوں سے استمتاع بھی کریں۔ حتیٰ کہ ہمارے دین میں آسانیاں رکھیں اور شدت و دشواری سے بچایا۔ (انباء الحی ص ۲۲۲)

۳۸۹۷۔ عن ابی نصرۃ قال: قال رجل منا یقال له جابر او جویر طلبت حاجة الى عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی خلافته فانتهیت الى المدینة لیلا ، فغدوت علیہ وقد اعطیت فطنه ولسانا او قال منطلقا ، فأخذت فی الدنیا فصغرته فترکتها لا نسوی شیئا والی جنبہ رجل ابیض الشعر ابیض الثیاب ، فقال لما فرغت : کل قولک کان مقاربا الا وقوعک فی الدنیا ، وهل تدری ما الدنیا ، ان الدنیا فیہا بلاغنا او قال زادنا الی الآخرة ، وفیہا اعمالنا الی نحزی بها فی الآخرة ، قال: فاحذ فی الدنیا رجل هو اعلم بها منی ، فقلت: یا امیر المومنین ! من هذا الرجل الذی الی جنبک ، قال : سید المسلمین ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

حضرت ابو نصرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے (جن کا نام جابر یا جویر تھا) بتایا کہ میں حضرت عمر فاروق اعظم کے دور خلافت میں آپ کے پاس ایک ضرورت سے رات کو مدینہ پہنچا، صبح آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ مجھے ذہانت و طاقت اور قوت گویائی کی دولت ملی تھی، لہذا میں نے دنیا کے تعلق سے گفتگو شروع کی اور اس کو نہایت حقیر ثابت کر کے علیحدگی کا عندیہ پیش کر دیا، آپ کے بغل میں ایک صاحب سفید لباس اور سفید ریش والے بیٹھے تھے، میں جب اپنی گفتگو سے فارغ ہو گیا تو انہوں نے فرمایا: تمہاری تمام باتیں تو تقریباً ٹھیک ہیں مگر دنیا کے بارے میں جو تم نے کہا تو کیا تم جانتے ہو کہ دنیا کیا ہے؟ بیشک دنیا آخرت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور اس میں ہمارے اعمال ہیں جن کا ہمیں آخرت

میں بدلہ ملے گا، پھر فرمایا: اس دنیا کو انہوں نے اختیار فرمایا جو مجھ سے بھی زیادہ اس کو جانتے تھے، میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ آپ کے برابر کون صاحب ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں کے سردار ابی بن کعب۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۱۲م

۳۸۹۸۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا ملعونة وملعون مافیہا الا ما ابتغی بہ وجہ اللہ تعالیٰ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند حسن کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں ملعون ہیں مگر وہ جن سے اللہ کی رضا مطلوب ہو ۱۲م

۳۸۹۹۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا ملعونة وملعون مافیہا الا ما کان منها للہ عزوجل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں ملعون ہیں مگر وہ جن سے رضائے الہی مقصود ہو۔ ۱۲م

**امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

تو جو چیزیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ان کا بیان ضروری ہے، چنانچہ بے شمار حدیثوں میں مصالح دینیہ اور منافع بدنیہ کی طرف حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رہنمائی فرمائی۔ اگر ان کو جمع کیا جائے تو ایک دفتر طویل ہو جاتے۔

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے



معجزات باہرہ میں سے وہ علوم و معارف ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جمع فرمایا اور تمام مصالح دین و دنیا پر آپ کو اطلاع بخشی۔

نیز فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو اترا منقول ہے کہ آپ دنیوی امور، ان کی باریک مصلحتوں اور سیاسیات پر مشتمل ایسی چیزوں کے عارف تھے جو انسانوں کے بس کی بات نہیں۔ (انباء الحی ص ۲۲۳)

۳۹۰۰۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان هذا المال حلوة خضرة، ونعم صاحب المسلم هو لمن اعطاها المسکین والیتیم وابن السبیل، فمن اخذه ووضعہ فی حقہ، فنعم المعونة هو، ومن اخذه بغير حقہ کان کالذی یأکل ولا یشبع ویكون علیہ شہیدا یوم القيامة۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ مال و متاع بہت شیریں اور سبز ہے، اور یہ اس مسلمان کے لئے بہت خوب ہے جو اس سے مسکین یتیم اور راہ گیر کو دے، تو جس نے اس کو حاصل کیا اور اس کے حق میں خرچ کیا تو یہ بہترین مددگار ہے، اور جس نے ناحق خرچ کیا تو اس شخص کی مثال ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور یہ مال اس پر قیامت کے دن گواہ ہوگا۔ ۱۲م

۳۹۰۱۔ عن ابی کبشة الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احدثکم حدیثا فاحفظوہ، انما الدنیا لاربعة نفر، عبد رزقہ اللہ مالا وعلما فهو یتقی فیہ ربہ ویصل فیہ رحمہ ویعلم للہ مافیہ حقا فهذا بافضل المنازل۔ وعبد رزقہ اللہ تعالیٰ علما ولم یرزقہ مالا وهو صادق النية

۳۹۰۰۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الجہاد باب فضل النفقة فی سبیل اللہ

الصحیح لمسلم کتاب الزکوۃ باب التحذیر من الاغترار

۳۹۰۱۔ الجامع للترمذی ابواب الزہد باب ما جاء مثل الدنیا مثل اربعة نفر

يقول: لو ان لي مالا لعملت بعمل فلان فهو بنيته واجرهما سواء، وعبد رزقه الله تعالى مالا ولم يرزقه علما يخبط في ماله بغير علم لا يتقى فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم لله تعالى فيه حقاً فهذا باخبت المنازل - وعبد لم يرزقه مالا ولا علماً فهو يقول: لو ان لي مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو بنتيه ووزرهما سواء

حضرت ابو کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اس کو محفوظ کرلو۔ دنیا صرف چار لوگوں کے لئے ہے، ایک وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور علم دیا، تو وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اللہ کا حق اس سلسلہ میں پہچانتا ہے، یہ سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے۔ دوسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے علم عطا فرمایا اور مال نہ دیا، اور وہ اچھی نیت رکھتا ہے، کہتا ہے: کہ اگر مجھے مال ملتا تو فلاں کی طرح اچھے اچھے کاموں میں خرچ کرتا۔ تو یہ اور وہ دونوں احرامیں برابر ہیں۔ تیسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال دیا اور علم نہیں دیا، تو اب یہ اپنے مال میں جہالت کے سبب بے راہ روی کا شکار ہے، اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا، صلہ رحمی نہیں کرتا، اور اللہ کا حق نہیں پہچانتا، تو یہ بدترین مقام پر ہے۔ چوتھا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ مال دیا اور نہ علم۔ اور کہتا ہے: کہ اگر مجھے مال ملتا تو فلاں کی طرح اڑاتا۔ تو بد نیتی کے سبب یہ اور وہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

۳۹۰۲۔ عن طاؤس بن اشیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: نعمت الدار الدنيا لمن تزود منها لأخرته حتى يرضى ربه - وبئست الدنيا لمن صدته آخرته وقصرت به عن رضا ربه -

حضرت طاؤس بن اشیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کا گھر اس کے لئے بہت اچھا ہے جو اس سے آخرت کا توشہ تیار



کرے کہ اس سے اس کا رب راضی ہو۔ اور یہ گھرا سکے لئے بہت برا ہے جو آخرت کے لئے اس کو آڑ بنا لے اور اپنے رب کی رضا حاصل نہ کر سکے۔ ۱۲م

۳۹۰۳۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تسبوا الدنيا ، فلنعم المظیة للمؤمن علیہا یبلغ الخیر وعلیہا ینجو من الشر۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کو گالی نہ دو، یہ مومن کے لئے بہترین سواری ہے، اس کے ذریعہ بھلائی تک پہنچے گا اور شر سے نجات پائے گا۔ ۱۲م

۳۹۰۴۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نعم العون علی تقوی اللہ المال۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تقویٰ اور پرہیزگاری پر بہترین معاون مال ہے۔ ۱۲م

۳۹۰۵۔ عن معاویہ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نعم العون علی الدین قوت سنة۔

حضرت معاویہ حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سال کا رزق جمع کر لینا دین کے لئے بہترین مددگار ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غالباً تمہیں اس بات میں شک نہیں ہوگا کہ مومن کے تمام دنیوی کام بھی دین ہیں، خواہ وہ کھانا پینا ہو۔ یا لباس اور سواری ہو۔ زیب و زینت ہو۔ یا خرید و فروخت۔ کھیتی اور زراعت ہو

۳۹۰۳۔ مستند الفردوس للدیلمی باب لام الف ۷۲۸۸

۳۹۰۴۔ مستند الفردوس للدیلمی باب لام الف ۶۷۵۶

۳۹۰۵۔ الطبرانی فی الکبیر

۔ یا اپنے اہل و عیال سے خوش طبعی۔ اپنے گھوڑے وغیرہ سواری کے جانوروں اور دیگر سواریوں کا سیکھنا سکھانا۔ حتیٰ کہ شادی بیاہ میں مسابقت اور خر بوزہ وغیرہ سے آپسی کھیل۔

رہا منافق تو اس کے تمام دینی کام بھی محض دنیا ہیں، حتیٰ کہ روزہ نماز، حج و صدقات، تواضع و پرہیزگاری۔ ان میں امتیاز نیتوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اور مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، جبکہ منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے۔

تو اگر دینی امور سے خالص دینی امور ہی مراد ہوں جن میں دنیا کو دخل نہ ہو تو ایسی تخصیص واضح البطلان ہے۔ اور اگر ایسی چیزیں مراد ہوں جن کو دین میں دخل ہے اور دینی امور کے لئے ذریعہ ہیں تو پھر تخصیص و تعمیم دونوں برابر انباء الحی ص ۲۶۶

واضح رہے کہ افعال مکلفین خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی حکم شرعی سے خالی نہیں ہونگے۔ یعنی مستحب سے لے کر فرض تک اور کراہت سے لے کر حرمت تک اور اباحت۔ اور ان تمام چیزوں کا بیان شان نبوت ہی کے لائق ہے۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ نبی مباحات میں نہ مخالفت کرتے اور نہ شدت سے پیش آتے ہیں۔ ان کا منصب تو یہ ہے کہ وہ امت کے لئے ایک میزان قائم فرمائیں تاکہ وہ حد اعتدال پر قائم رہیں۔ اور ان کو حقوق عباد و حقوق اللہ کی تعلیم فرمائیں۔

اب اگر وہ بغیر کسی جزم و حکم کے کسی چیز کی جانب اشارہ فرمائیں اور طبیعتیں اپنی عادت وغیرہ کے ذریعہ کسی دوسری جانب مائل ہوں اور میزان اعتدال سے خروج لازم نہ آئے تو ان کے فعل و ترک میں بندوں کو اختیار رہتا ہے یہی مطلب ہے اس حدیث کا جس میں حضور نے فرمایا:

انتم اعلم بامور دنیا کم۔

تم اپنے دنیوی معاملات کو خود جانو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام دینی مباحات میں بھی یہی طریقہ اپنایا۔ اس کی واضح مثال وہ حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال اقدس سے قبل ایک کاغذ طلب فرمایا، صحابہ کرام میں اس سلسلہ میں اختلاف ہوا اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی



اللہ تعالیٰ عنہ نے درد کی شدت کے وقت آپ کو زحمت دینا گوارہ نہ فرمائی اور کہا: ہمارے لئے کتاب اللہ کافی ہے۔ لہذا حضور نے ان پر شدت و سختی نہ فرمائی بلکہ ان کو ان کے حال چھوڑ دیا اور فرمایا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ، میرے حضور تنازع مناسب نہیں۔ بخاری و مسلم

ہاں حضور نے صنعت و حرفت کے طریقوں اور تجارت و زراعت کی تعلیم و ترکیب سے اس لئے گریز فرمایا کہ عقول سلیمہ اس کو حاصل کرنے میں مستقل ہیں، لوگ اس میں از خود مشغول رہتے ہیں۔ مکمل توجہ اور عمیق نگاہ سے کام لیتے ہیں۔ اگر لوگوں کو ان چیزوں کی ضرورت ہوتی تو ضرور شریعت ان کو بیان فرماتی جیسے حضرت آدم و حضرت داؤد علیہما السلام کو کھیتی باڑی اور زرہ بنانے کی ترکیب سکھائی۔ لہذا حضور کا ان تمام چیزوں سے تعرض نہ فرمانا ایسا ہی ہے جیسے علم نحو و صرف، معانی و بیان، لغت و اشتقاق اور دوسرے علوم مروجہ کہ قرآن و حدیث کی تعلیم و تعلم میں جن کی ضرورت پیش آتی ہے، بیان نہ فرمائے حالانکہ یہ سب علوم دینیہ ہیں اور لوگ اس زمانہ میں ان سے واقف تھے۔

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اسی لئے ہوئی کہ وہ تعلیم امت فرمائیں اور ان کا مقصود اعظم ان غیوب کی تعلیم دینا ہے جہاں عقل و حواس کی رسائی نہ ہو سکے۔ اسی لئے علوم دینیہ میں علم اصول فقہ، اس کے قواعد کی تائیس اور فوائد کا اظہار نہ فرمایا۔ البتہ کچھ اصول قائم فرما کر لوگوں کو ان کے لئے راہ ہموار فرمادی اور پھر چھوڑ دیا کہ اجتہاد و استنباط سے کام لیں۔ انباء الحی - ص ۲۷

## عالم حادث ہے

۳۹۰۶۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعقلت ناقتی بالباب، فاتاہ ناس من بنی تمیم فقال: اقبلوا البشری یا بنی تمیم، قالوا: قد بشرتنا فاعطنا مرتین۔ ثم دخل علیہ ناس من الیمن فقال: اقبلوا البشری یا اهل الیمن ان لم یقبلها بنو تمیم، قالوا: قد قبلنا یا



رسول اللہ ! قالوا: جئناک لنسألك عن هذا الامر، قال: کان اللہ ولم یکن شیء غیرہ وکان عرشہ علی الماء وکتب فی الذکر کل شیء وخلق السموات والارض۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی سواری دروازہ پر باندھی، اسی درمیان کچھ متمیمی شخص آئے، تو حضور نے فرمایا: اے بنو تمیم بشارت لو، بولے: آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو آپ ہمیں کچھ مال بھی عطا فرمائیں، یہ دو مرتبہ کہا۔ پھر کچھ لوگ یمن سے آئے، فرمایا: اے اہل یمن! بشارت لو، اس کو بنو تمیم نے تو قبول کیا نہیں، بولے: یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی، اور عرض کی: ہم آپ کی خدمت میں اس دنیا کے بارے میں معلوم کرنے حاضر ہوئے ہیں، فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات تھی اور کچھ نہ تھا، اس کا عرش اعظم پانی پر تھا اور لوح محفوظ میں سب کچھ تحریر فرما دیا اور آسمانوں اور زمین کو بنایا۔ ۱۲م

۳۹۰۷۔ عن ابی رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قلت یا رسول اللہ! این کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ، قال: کان فی عماء ماتحتہ ہواء وما فوقہ ہواء وخلق عرشہ علی الماء۔

حضرت ابو رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مخلوق کی تخلیق سے پہلے اللہ رب العزت کا جلوہ کہاں تھا، فرمایا: کنز مخفی تھا، ادھر ادھر ہوا تھی اور اپنے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات ضروریات دین سے ہے کہ عالم اپنے تمام اجزاء کے ساتھ حادث مسبوق بالعدم ہے، پہلے نہیں تھا پھر وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی قدیم نہیں، اور اس کی صفات نہ اس کی ذات کا عین ہیں اور نہ غیر۔



اس مسئلہ (حدوث) میں کسی کلمہ گو کا اختلاف نہیں خواہ وہ اہل بدعت ہی سے ہو، بلکہ جو بھی آسمانی مذہب کا قائل ہے وہ بھی اس میں متفق ہے۔ ضروریات دین میں کسی کے لئے نہ سند خاص کی ضرورت اور نہ کسی خارجی نص کی حاجت، اور نہ اس میں تاویل مسموع ہے نہ نفع بخش۔ یعنی کسی کو ایسے اعتقادی مسئلہ میں جس پر عوام و خواص مسلمین زمانہ خیر و صلاح سے قائم رہے اپنی طرف سے کوئی جدید معنی نکالنا اور اس کے ظاہر کو ترک کر دینا قطعاً باطل ہے، جیسے جنت و دوزخ کی تاویل میں کوئی کہہ گیا کہ اس سے مراد لذت روحانی اور الم نفسانی ہے۔ اور جیسے خاتم النبیین کے معنی گڑھ لئے کہ اصل نبوت مراد ہے باقی انبیائے کرام بالعرض و بالتبع نبی ہیں۔ دیوبندیوں کا یہی نظریہ ہے۔

امام ابو زکریا نووی (روضہ) میں۔ اور ابن حجر (اعلام) میں فرماتے ہیں: کہ صحیح بات یہ ہے کہ مسئلہ اجماعی کا انکار اس وقت کفر ہوگا جب ایسے اجماعی مسئلہ کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہے، خواہ اس کا ثبوت نص سے ہو یا بغیر نص۔

شرح مقاصد میں کہا: کہ جس کا علم دینی امور میں قطعی طور پر معلوم ہو کہ یہ اپنے ظاہری معنی پر ہے۔ لہذا اس کی تاویل حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب ہوگی۔

اسی لئے حدوث عالم کے خلاف عقیدہ رکھنے والے بالاتفاق کافر ہیں۔ چنانچہ خفاجی شرح شفا نسیم الریاض میں۔ علامہ ابن حجر مکی الاعلام بقواطع الاسلام میں۔ محقق علی الاطلاق مسایرہ میں۔ عارف باللہ امام محمد سنوسی ام البراہین میں۔ قاضی بیضاوی طوابع الانوار میں۔ اور اس کی شرح مطالع الانظار میں۔ امام ابن امیر الحاج شرح تحریر میں۔ امام یوسف اردبیلی کتاب الانوار میں۔ علامہ سعد الدین تفتازانی مقاصد اور اس کی شرح میں۔ ایسے لوگوں کی تکفیر فرماتے ہیں جو عالم کے قدیم ہونے کے قائل ہیں۔

جمع الجوامع اور اس کی شرح، بحر الرائق، طحاوی علی الدر، اور رد المحتار وغیرہ کتب میں بھی ایسے لوگوں کی تکفیر مصرح ہے۔

(انباء الحی ص ۲۳۵)



## منکرین علم غیب کی مستدل احادیث اور ان کا جواب

۳۹۰۸۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : خرجنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره حتى اذا كنا بالبيداء أو بذات الجيش انقطع عقدي ، فأقام رسول الله ﷺ على التماسه وأقام الناس معه ، وليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فأتى الناس الى أبي بكر الصديق فقالوا : ألا ترى ما صنعت عائشة ، أقامت برسول الله ﷺ والناس ليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فجاء أبو بكر و رسول الله ﷺ واضع راسه على فخذي قد نام فقال : حبست رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم والناس ليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فقالت عائشة : فعاتبنى أبو بكر وقال ما شاء الله تعالى أن يقول وجعل يبط عنني يده في خاصرتي فلا يمن عني من التحرك إلا مكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على فخذي ، فقام رسول الله ﷺ حين أصبح على غير ماء فأنزل الله تعالى عز وجل آية التيمم فتيمموا فقال أسيد بن حضير ، ما هي بأول بركتكم يا أبا بكر قالت : فبعثنا البعير الذي كنت عليه أصبنا العقد تحته۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے۔ تو جب ہم مقام بیداء میں یا ذات جیش میں پہونچے تو میرا ہارگم ہو گیا۔ تو حضور سید عالم ﷺ نے اس ہار کو تلاش کرنے کیلئے قیام فرمایا تو ساتھ کے تمام صحابہ کرام بھی وہیں ٹھہر گئے۔ اس وقت نہ لوگوں کے پاس پانی تھا اور نہ اس مقام پر پانی کا کہیں پتہ و نشان۔ لوگ پریشان ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کیا کر رکھا ہے کہ سرکار او ر تمام لوگوں کو اس حال میں روک رکھا ہے کہ نہ یہاں کہیں پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس۔



تو حضرت ابو بکر صدیق میرے پاس اس وقت آئے جب رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سر رکھے آرام فرماتے تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے اے عائشہ! تم نے رسول اللہ ﷺ کو روک رکھا ہے اور لوگ پریشان ہیں کہ نہ انکے پاس پانی ہے اور نہ یہاں کہیں پانی کا پتہ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے جو کچھ بھی کہہ سکتے تھے سخت ست کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کوچے مارے میرے زانو پر سر کا رکنا سر تھا اس لئے میں ہل نہ سکی۔ سرکار صبح کے وقت بیدار ہوئے اس حال میں کہ پانی نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ چنانچہ سب نے تیمم کر کے نماز پڑھی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے آل ابی بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (بلکہ اس جیسی دوسری تمہارے صدقے میں پہلے بھی حاصل ہو چکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر جب ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا تو اسکے نیچے ہار مل گیا۔ ۱۲م

۳۹۰۹۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: أتى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوما بلحم فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها نهسة فقال: انا سيد الناس يوم القيامة - هل تدرون بم ذاك؟ يجمع الله تعالى يوم القيامة الاولين والآخرين في صعيد واحد فيسمعهم الدعي وينفذهم البصر وتدنو الشمس، فيبلغ الناس من الغم والكرب مالا يطيقون وما لا يحتملون، فيقول بعض الناس لبعض: الا ترون ما انتم فيه، الا ترون ما قد بلغكم، الا تنظرون الى من يشفع لكم عنى الى ربكم، فيقول بعض الناس لبعض ايتوا آدم، فيأتون آدم عليه السلام فيقولون: يا آدم! انت ابو البشر خلقتك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك، اشفع لنا الى ربك، الا ترى ما نحن فيه، الا ترى ما قد بلغنا۔ فيقول آدم: ان ربي غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله، انه نهانى عن الشجرة فعصيته، نفسى نفسى، اذهبوا الى غيرى، اذهبوا الى نوح، فيأتون نوحا عليه السلام

فیقولون: یا نوح! انت اول الرسول الى الارض وسماک اللہ عبد اشکورا،  
اشفع لنا الى ربک، الاترى ما نحن فيه، الاترى ما قد بلغنا، فيقول لهم،: ان  
ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله، وانه  
قد كانت لى دعوة دعوت بها على قومى، نفسى نفسى، اذهبوا الى ابراهيم،  
فيأتون ابراهيم فيقولون: انت نبى اللہ تعالى وخليله من اهل الارض، اشفع لنا  
الى ربک، الاترى الى ما نحن فيه الاترى الى ما قد بلغنا۔ فيقول لهم ابراهيم،  
ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولا يغضب بعده مثله، وذكر  
كذباته، نفسى نفسى، اذهبوا الى غيرى، اذهبوا الى موسى فيأتون موسى عليه  
السلام فيقولون: يا موسى! انت رسول اللہ، فضلك اللہ تعالى برسالته وتكليمه  
على الناس، اشفع لنا الى ربک، الاترى ما نحن فيه الاترى ما قد بلغنا۔  
فيقول لهم موسى، ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن  
يغضب بعده مثله، وانى قتلت نفسا لم اومر بقتلها، نفسى نفسى، اذهبوا الى  
عيسى فيأتون عيسى عليه السلام فيقولون: يا عيسى! انت رسول اللہ و  
كلمت الناس فى المهد وكلمة منه القاها الى مريم وروح منه، فاشفع لنا الى  
ربک الاترى ما نحن فيه الاترى ما قد بلغنا۔ فيقول لهم عيسى: ان ربى قد  
غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله، ولن يغضب بعده مثله، ولم يذكر له  
ذنبا، نفسى نفسى، اذهبوا الى غيرى، اذهبوا الى محمد صلى اللہ تعالى عليه  
وسلم فيأتونى فيقولون: يا محمد! انت رسول اللہ وخاتم الانبياء، وغفر اللہ  
لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر، اشفع لنا الى ربک، الاترى ما نحن فيه،  
الاترى ما قد بلغنا، فانطلق فأتى تحت العرش فاقع ساجدا لربى ثم يفتح اللہ  
تعالى على ويلهمنى من محامده وحسن الثناء عليه شيئا لم يفتح له لا حد قبلى  
، ثم قال: يا محمد ارفع راسك، سل تعطه اشفع تشفع، فارفع راسى فاقول: يا  
رب امتى امتى، فيقال: يا محمد! ادخل الجنة من امتك من لا حساب عليه من



باب الایمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذلك من الابواب۔  
والذى نفس محمد بيده ! ان ما بين المصرا عين من مصاريع الجنة كما بين  
مكة وهجراو كما بين مكة وبصرى ۔

فتاویٰ رضویہ ۱۳۶/۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی خدمت اقدس میں ایک دن دست کا گوشت پیش ہوا، چونکہ حضور کو یہ حصہ گوشت پسند تھا  
لہذا آپ نے اگلے دندان مبارک سے اس کو تناول فرمانا شروع کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں  
قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا، اور جانتے ہو کہ کیوں ایسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن  
تمام اولین و آخرین کو ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع فرمائے گا کہ جس میں پکارنے والے  
کی آواز سب کو پہونچے گی اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا سورج نہایت قریب ہوگا، لوگوں پر  
ایسی مصیبت اور پریشانی ٹوٹ پڑے گی کہ اس کو برداشت کرنے کی نہ طاقت ہوگی اور نہ اس کو  
سہ سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے، کیا تم اپنا حال نہیں دیکھ رہے، کیا تم  
بارگاہ رب العزت میں اپنا شفیع بنانے کے لئے غور نہیں کرتے، چنانچہ طے یہ ہوگا کہ چلو  
حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں چل کر اپنا مدعا بیان کریں، لہذا آپ کی خدمت  
میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ  
تعالیٰ نے انے دست قدرت سے آپ کو پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے آپ کے جسم اقدس میں روح  
ڈالی، پھر ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں،  
ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری کیا حالت ہے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے: آج  
میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں فرمایا  
گا۔ مجھے خداوند قدوس نے درخت گندم سے کچھ کھانے کو منع فرمایا تھا لیکن میں اس سے نہ بچ سکا،  
مجھے آج خود اپنی فکر ہے، مجھے آج خود اپنی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ عنی حضرت  
نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس۔ سب حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض  
کریں گے۔ اے حضرت نوح! آپ کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجا،



اور آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی وہی جواب دیں گے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔ میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کر لی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔ اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمائیے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی وہی جواب دیں گے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔ اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ عنی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس۔ سب ٹھو کریں کھاتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج و غم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہو رہی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی وہی کہیں گے، آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔ سب لوگ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا، آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک روح ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں، دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہو رہی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ



غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمایا گا۔ کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے۔ آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤے عنی حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔ آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد ثناء بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمایا گا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا، اے محمد! اپنا سراٹھائیے، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج و غم سے نجات دے، ندا ہوگی۔ اے محمد: آپ اپنی امت کی ایک ماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب الیمین سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کی دوری۔ ۱۲م

۳۹۱۰۔ عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی للہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی لا شفیع یوم القیامۃ لا کثر معا علی وجہ الارض من شجر و حجر و مدر۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۳۹۱۰۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۰/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۷۱/۱۰

الجامع الصغیر للسيوطی، ۱۵۷/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۸۹/۱۰

کنز العمال للمفتی، ۳۹۵۵۴، ۴۰۰/۱۴ ☆ المغنی للعراقی، ۵۱

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کروں گا۔

۳۹۱۱۔ عن ربيع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : جاء رسول اللہ ﷺ فدخل علی صبيحة بنی بی فجلس علی فراشی کمجلسک منی ، فجعلت جویریات یضربن الدف لهن ویندبن من قتل من آبائی یوم بدرالی ان قالت احداهن وینا نبی یعلم ما فی غد، فقال : دعی هذا و قولي الذی کنت تقولین ۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری شادی میں تشریف لائے، چھوکر یاں دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف گاتی تھیں کہ اس میں کوئی بولی: ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے، (ﷺ) اس پر سید عالم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا۔

۳۹۱۲۔ عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا من الصلوة علی فی کل یوم جمعة ، فان صلوة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرهم علی صلوة کان اقربهم منی منزلة۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۶۷۴/۲	باب فی الغناء	۳۹۱۱۔ السنن لا بی داؤد،
۵۵۸/۶	☆ الاتحافات السنیة،	السنن الکبری للبیہقی
۲۰۲/۹	☆ فتح الباری للعسقلانی،	مشکوۃ المصابیح للتبریزی،
۵۰۳/۲	☆ الترغیب و الترهیب للمنذری	۳۹۱۲۔ السنن الکبری للہیثمی،
۳۳/۱	☆ ارواء الغلیل للالبانی،	التفسیر للطبری،
۳۳۲/۶	☆ الدر المنثور للسيوطی	المستدرک للحاکم،



علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھو کہ میری امت کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔ تو جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھیگا وہ مجھ سے قریب رہے گا۔  
۱۲۔

۳۹۱۳۔ عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقول: ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطی اسماع الخلائق کلھا قائم علی قبری الی یوم القیامة، فما من احد یصلی علی صلوۃ الا ابْلِغنیھا۔  
حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہاں کی بات سن لینے کی طاقت عطا کی ہے۔ وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر رہیگا جو مجھ پر درود بھیجے گا یہ مجھ سے عرض کریگا۔

۳۹۱۴۔ عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثرُوا الصلوۃ علی، فان اللہ تعالیٰ وکل لی ملکا عن قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک: یا محمد، صلی اللہ علیک وسلم، ان فلان بن فلان یصلی علیک الساعة۔

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے۔ جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی، حضور پر درود بھیجی ہے ﷺ۔ فتاویٰ رضویہ

۳۹۱۳۔ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۴۹۹/۲ ☆ جمع الحوامع للسيوطی، ۶۹۴۸

☆ میزان الاعتدال للذہبی، ۱۴۲/۱

۳۹۱۴۔ کنز العمال للمتقی، ۲۱۸۱، ۴۸۴/۱ ☆ السنن الکبریٰ للہیثمی، ۲۴۹/۳

☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۴۹۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۴۴/۲



۳۹۱۲۔ عن طلحة رضى الله تعالى عنه قال : مررت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقوم على رؤس النخل فقال : ما يصنع هؤلاء ؟ قلت : يلقحونه ، يجعلون الذكر فى الانثى فتلقح ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ما ظن يغنى ذلك شيئا ، قال : فاخبروا بذلك فتركوه ، فاخبر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بذلك فقال : ان كان ينفعهم ذلك فليصنعوه ، فانى انما ظننت ظنا فلاتواخذونى بالظن ولكن اذا حدثتكم عن الله شيئا فخذوا به ، فانى لن اكذب على الله عز وجل ۔

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا، وہ اپنی کھجور کی کھیتیوں میں مشغول تھے، فرمایا: یہ لوگ کیا کرتے ہیں، میں نے کہا: اصلاح کر رہے ہیں، نر اور مادہ کی قلم لگا رہے ہیں جس سے کاشت میں اضافہ ہوگا، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ اس سے کوئی فائدہ ہوگا، کہتے ہیں، لوگوں کو جب یہ بتایا گیا تو انہوں نے یہ طریقہ چھوڑ دیا، (اس سے نقصان ہوا) تو حضور ﷺ کو اس کی خبر دی گئی، فرمایا: اگر ان کو اس سے فائدہ ہے تو کریں، میں نے تو اپنا عندیہ پیش کیا تھا، میرے اس مشورہ پر عمل نہ کریں، ہاں جب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ بیان کروں تو اس پر عمل کرو، کہ میں کبھی اللہ کی جناب میں جھوٹ نہیں کہتا۔ ۱۲م

۳۹۱۳۔ عن رافع بن خديج رضى الله تعالى عنه قال : قدم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم المدينة وهم يابرون النخل ، يقول : يلقحون النخل ، فقال : ما تصنعون ؟ قالوا : كنا نصنعه ، قال لعلكم لو لم تفعلوا لكان خيرا ، قال : فتركوه فنقصت ، قال : فذكروا ذلك له فقال : انما انا بشر ، اذا امرتكم بشئ من دينكم فخذوا به ، واذا امرتكم بشئ من رأى فانما انا بشر



حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب مدینہ شریف تشریف لائے تو اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ کھجور کی قلم لگاتے ہیں اور نر کھجور کا شگوفہ مادہ کھجور میں ڈالتے ہیں، فرمایا: تم یہ کیا کرتے ہو؟ عرض کیا: ہم ایسا ہی کرتے آئے ہیں، فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو امید ہے کہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ لہذا ان لوگوں نے یہ طریقہ چھوڑ دیا، اس وجہ سے کاشت کی پیداوار میں کمی آگئی، یہ واقعہ حضور کی خدمت میں عرض کیا تو فرمایا: میں ایک انسان ہوں، جب میں تمہیں دین کے سلسلہ میں بتاؤں تو عمل کرو، اور جب میں اپنی رائے اور مشورہ کے طور پر کہوں تو میں ایک انسان ہوں۔ ۱۲م

۳۹۱۴۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرقوم فقال: لو لم تفعلوا للصلح، قال: فخرج شیصا فمر بہم فقال: ما نخلکم؟ قالوا: قلت کذا وکذا، قال: انتم اعلم بامر دنیا کم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ ایسے لوگوں کے پاس سے گذرے جو کھجور کے شگوفہ سے قلم لگا رہے تھے، فرمایا: اگر ایسا نہ کرو تو بہتر ہو، کہتے ہیں: وہ کھجوریں کچی ہی گر گئیں، پھر ایک دن حضور کا گذر ہوا تو فرمایا: تمہاری کھیتی کو کیا ہوا، بولے: اتنی اتنی کم ہو گئی، فرمایا: تم اپنے دنیوی امور کو زیادہ جانتے ہو۔ ۱۲م

۳۹۱۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سلونی فہابوا ان یسئلوه، قال: فجاء رجل فجلس عند رکبتہ فقال یا رسول اللہ! ما الاسلام؟ قال: لا تشرك بالله شیئا وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان، قال: صدقت، قال: یا رسول اللہ! ما الایمان؟ قال: ان تؤمن باللہ وملائکته وکتابہ ولقائه ورسله وتؤمن بالبعث وتؤمن بالقدر کلہ، قال: صدقت، قال: یا رسول اللہ! ما الاحسان؟ قال: ان تخشى اللہ کانک تراه فانک ان

۳۹۱۳۔ الصحيح لمسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال مقاله شرعا ۲/۲۶۴

۳۹۱۴۔ الصحيح لمسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال مقاله شرعا ۲/۲۶۴

لاتكن تراه فانه يراك ، قال : صدقت ، قال : يا رسول الله ! متى تقوم الساعة ، قال :  
 ما لم يستول عنها باعلم من السائل ، وسأحدثك عن اشراطها ، اذا رأيت المرأة  
 تلدر بها فذاك من اشراطها واذا رأيت الحفاة العراة الصم البكم ملوك الارض ،  
 فذاك واذا رأيت رعاء البهم يتناولون في البنيان فذاك من اشراطها في خمس من  
 الغيب لا يعلمهن الا الله ثم قرء : ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم ما في  
 الارحام وما تدرى نفس ماذا تكسب غدا وما تدرى نفس باى ارض تموت الى  
 آخر السورة ثم قام الرجل فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ردوه  
 فالتمس فلم يجدوه فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : هذا جبرئيل عليه  
 السلام اراد ان تعلموا اذا لم تسئلوا ۔

۳۹۱۶۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اعطى نبيكم صلى  
 الله تعالى عليه وسلم كل شئ الا مفتاح الغيب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے نبی ﷺ کو ہر  
 چیز عطا ہوئی مگر غیب کی کنجی۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہم اس بات کے قائل ہیں کہ ذات و صفات خداوند قدوس کا علم اور بالفعل غیر متناہی  
 چیزوں کا علم اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہے۔ ہاں قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا کہ جمیع ماکان  
 و مایکون کا علم ی عنی اول یوم سے آخر یوم تک کا احاطہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم  
 اقدس میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات و صفات کے علوم سے جو چاہا حضور اقدس صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔

نیز صریح نصوص کو محتمل سے رد نہیں کیا جاسکتا، اور نہ ہی نصوص قرآن کے متعارض



احادیث احادیث کی جاسکتی ہیں۔

اب چند اصول وقواعد کی روشنی میں تمام احادیث کا جواب واضح ہے جو منکرین پیش کرتے ہیں۔ انباء الحی ص ۲۵۲

### حضور ﷺ منافقین کو پہچانتے تھے

۳۹۱۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ثم دل اللہ جل وعلا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد علی المنافقین فکان یدعو باسم الرجل من اهل النفاق۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس کے بعد منافقین کے بارے میں بتادیا، تو حضور ہر ہر منافق کا نام لے کر پکارتے (اور مسجد نبوی سے نکلنے کا حکم فرماتے)۔ ۱۲م

۳۹۱۸۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم جمعة خطیباً فقال: قم یا فلان فاخرج فانک منافق۔ فاخرجهم باسمائهم۔

۳۹۱۷۔ التفسیر لابن جریر ابی حاتم تفسیر سورة محمد ۱۸۵۹

۳۹۱۸۔ جامع البیان للطبرانی تحت آية وممن حولکم من الاعراب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن خطبہ دینے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے فلاں! کھڑا ہوا اور نکل جا، کہ تو منافق ہے، لہذا سب کے نام لے کر نکال دیا۔ ۱۲م

۳۹۱۹۔ عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لقد خطبنا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبة ماشهدت مثلها قط فقال: ايها الناس! ان منكم منافقين فمن سميته فليقم، قم يا فلان، قم يا فلان، حتى قام ستة وثلاثون رجلا، ثم قال: ان منكم وان منكم، وان منكم فاستلوا الله العافية۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جمعہ کو حضور ﷺ نے خطبہ دیا، میں نے کبھی ایسا خطبہ نہ سنا، اس میں فرمایا: اے لوگو! تم میں کچھ منافق ہیں، تو میں جس کا نام لوں وہ کھڑا ہو جائے، کھڑا ہواے فلاں! کھڑا ہواے فلاں! یہاں تک کہ (۳۶) لوگ کھڑے ہوئے، پھر فرمایا: بیشک تم میں سے، بیشک تم میں سے، بیشک تم میں سے، تو اللہ سے عافیت مانگو۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام بغوی قدس سرہ نے آیت (ولو نشاء لارینا کھم فلعرفتاهم) کے تحت فرمایا: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس آیت کے نزول کے بعد منافقین کے سلسلہ میں کچھ بھی پوشیدہ نہ رہا بلکہ حضور ان کو ان کی نشانیوں سے پہچانتے تھے۔ بلکہ صحابہ کرام بھی پہچانتے تھے۔ مثلاً حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ منافقین کے بہت سے لوگوں سے واقف تھے اور ان کی شخصیات کو پہچان لیتے تھے۔ انباء الحی ص ۱۵۳

۳۹۲۰۔ عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مربی عمر بن الخطاب رضی

۳۹۱۹۔ الدر المنثور للسيوطی سورة التوبة وممن حولکم من الاعراب

۳۹۲۰۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ترجمہ حذیفہ ۱۵۰



اللہ تعالیٰ عنہ وانا جالس فی المسجد ، فقال لی : یا حذیفہ ! ان فلانا قد مات فاشہده قال : ثم مضی حتی اذا کاد ان ینخرج من المسجد التفت الی فرانی وانا قلت : اللهم لا ، ولن ابرئ احدا بعدک ، فرأیت عینی عمر جاء تا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے جب میں مسجد نبوی میں حاضر تھا، فرمایا: اے حذیفہ! بیشک فلاں کا انتقال ہو گیا ہے اس کے جنازہ میں جانا، پھر آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ مسجد سے باہر قدم رکھنے ہی والے تھے کہ میری جانب متوجہ ہو کر دیکھا اور میں اپنی جگہ ہی بیٹھا تھا، سمجھ گئے اور میرے پاس واپس تشریف لائے اور فرمایا: اے حذیفہ! میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں اسی قوم سے ہوں، میں نے عرض کیا: یا اللہ! ہرگز نہیں، اب میں کسی سے آپ کے بعد برأت ظاہر نہیں کروں گا۔ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت عمر کی آنکھیں یہ سن کر بہہ نکلیں۔ ۱۲م

۳۹۲۱۔ عن حمید بن ہلال قال : اتی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ برجل یصلی علیہ فدعا بوضوء لیصلی علیہ و عنده حذیفہ فمرزہ مرزہ شدیة ، قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ : اذهبوا فصلوا علی صاحبکم من غیر ان ینخبرہ ، فقال عمر : یا حذیفہ أمنہم انا ، قال : لا ، قال : ففی عمالی احد منهم ؟ قال رجل واحد وکأ نعا دل علیہ حتی نزعه من غیر ان ینخبرہ ۔

حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک جنازہ نماز کے لئے لایا گیا آپ نے وضو کے لئے پانی منگایا کہ وضو کر کے نماز پڑھائیں، آپ کے پاس حضرت حذیفہ بھی بیٹھے تھے، آپ نے زور سے چٹکی لی، (یعنی نماز پڑھانے سے منع کیا) حضرت عمر فاروق اعظم نے فرمایا: جاؤ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو بغیر بتائے، پھر حضرت عمر نے فرمایا: اے حذیفہ! کیا میں ان میں سے ہوں، عرض کیا: نہیں، فرمایا: میرے عاملوں میں سے کوئی انہیں سے ہے: عرض کیا ایک، حضرت حذیفہ نے گویا آپ کو



اشارہ کیا یہاں تک کہ آپ نے بغیر اطلاع دیئے اس کو علیحدہ کر دیا۔ ۱۲م

۳۹۲۲۔ عن زید بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مات رجل من المنافقين فلم يصل عليه حذيفة فقال له عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما : أمن القوم هذا قال : نعم ، قال : بالله أمنهم انا ، قال : لا ، ولن اخبر به بعدك احدا ۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ منافقین میں سے ایک شخص مر گیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا یہ اسی قوم سے ہے؟ بولے: ہاں، فرمایا: قسم بخدا! کیا میں بھی انہیں سے ہوں، بولے: نہیں، اور میں اب آپ کے بعد کسی کو نہیں بتاؤں گا۔ ۱۲م

۳۹۲۳۔ عن السدی قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عرضت علی امتی فی صورہا فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یؤمن بی ومن یکفر ، فبلغ ذلك المنافقين فقالوا استهزاء ، زعم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه یعلم من یؤمن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق ونحن معه وما یعرفنا ، فبلغ ذلك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ تعالیٰ واثنی علیہ ثم قال : ما بال اقوام طعنوا فی علمی ، لا تسألونی عن شیء فیما بینکم و بین الساعة الا انبأتکم بہ ، فقام عبداللہ بن حذافۃ السهمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فقال : من أبی ؟ یا رسول اللہ ! قال : حذافۃ ، فقام عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال : یا رسول اللہ ! رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا۔ فاعف عنا عفا اللہ عنک ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فهل انتم منتھون ، ثم نزل عن المنبر فانزل اللہ تعالیٰ هذه الآیۃ ، ی عنی (ماکان اللہ لیذر المؤمنین ۔ الآیۃ)۔

حضرت سدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت پیش ہوئی اپنی صورتوں پر مٹی میں جیسے حضرت آدم پر پیش ہوئی تھی (ان کی



ذریعت) اور مجھے بتایا گیا کون ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر منافقین کو پہونچی تو بطور مذاق بولے: محمد (ﷺ) جانتے ہیں کہ کون ایمان لائے گا اور کون کافر ہوگا ان میں جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے، حالانکہ ہم ان کے ساتھ رہتے بستے ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے، یہ اطلاع حضور ﷺ کو ملی تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو میرے علم میں طعنہ زنی کرتے ہیں، تم آج مجھ سے جو بھی پوچھو گے تو میں تمہارے درمیان سے قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کی خبر دوں گا، حضرت عبداللہ بن حذافہ بھی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ، پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، قرآن کے امام ہونے اور آپ کے نبی ہونے سے راضی ہیں، آپ ہمیں معاف فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: تو کیا اب تم باز رہو گے، اس کے بعد منبر سے نیچے تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ (ماکان اللہ لیذر المؤمنین۔ الآیۃ)

۳۹۲۴۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلى الظهر فلما سلم قام على المنبر فذكر الساعة وذكر ان بين يديها امورا عظيما، ثم قال: من احب يسأل عن شيء فليسأل عنه، فوالله لا تسألوني عن شيء الا أخبرتكم به مادمت في مقامي هذا۔ وفي رواية لمسلم: لا تسألوني عن شيء الا بينته لكم، ولا بن جرير: لا تسألوني اليوم عن شيء الا بينته لكم۔ وفي اخرى له عن مجاهد قال: سلوني فلا يسألني رجل في مجلسي هذا عن شيء الا أخبرته وان سألني عن ايّيه، قال انس: فاكثر

۳۹۲۴۔ الجامع الصحيح للبخاری کتاب الاعتصام باب ما يكره من كثرة السؤال ۱۰۸۳/۲

الصحيح لمسلم کتاب الفضائل باب توقيره صلى الله تعالى عليه وسلم ۲۶۳/۲

جامع البيان للطبرانی سورة المائدة تحت آية (يا ايها الذين آمنوا لا تسألوا عن اشياء)



الناس لبكاء واكثر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان يقول : سلوني فقام اليه رجل فقال: اين مدخلي يا رسول الله اقال : النار، فقام عبد الله بن حذافة رضى عنه فقال : من أبى يا رسول الله ؟ قال: ابوك حذافة ، ثم اكثر صلى الله تعالى عليه وسلم ان يقول : سلوني ، قال: فبرك عمر رضى الله تعالى عنه على ركبتيه فقال: رضينا بالله ربا وبالا سلام ديننا وبمحمد صلى الله تعالى عليه وسلم رسولا ، فسكت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حين قال عمر ذلك -

حضرت انس رضى اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس وقت تشریف لائے جب سورج ڈھل چکا تھا، آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا: اس سے پہلے کچھ بڑی نشانیاں رونما ہوں گی، پھر فرمایا: جسے کچھ پوچھنا مقصود ہو وہ پوچھے، قسم بخدا! جب تک میں یہاں موجود ہوں تم میں سے جو بھی پوچھے گا ہر چیز کو تفصیل سے بیان کروں گا۔

ابن جریر کی روایت میں ہے: آج جو چیز بھی تم مجھ سے معلوم کرو گے اس کو بیان کروں گا۔ دوسری روایت میں امام مجاہد سے ہے کہ مجھ سے پوچھو جو شخص بھی پوچھے گا اسی مجلس میں بتاؤں گا چاہے وہ اپنی ولدیت ہی پوچھے، حضرت انس فرماتے ہیں: یہ سن کر لوگ خوب روئے اور حضور ﷺ بار بار یہی فرماتے تھے کہ مجھ سے پوچھو، ایک صاحب کھڑے ہو کر بولے: میرا ٹھکانا کہاں ہے یا رسول اللہ! فرمایا: دوزخ۔ پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ۔ پھر حضور نے بار بار فرمایا: پوچھو، پوچھو، تو حضرت عمر فاروق اعظم رضى اللہ تعالیٰ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، اور محمد ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہیں۔ حضرت عمر کا یہ قول سن کر رسول اللہ ﷺ نے سکوت فرمایا۔ ۱۲م



۳۹۲۵۔ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اشیاء کرہا ، فلما اکثر واعلیٰها المسئلة غضب وقال : سلونی ، فقام رجل فقال : یا رسول اللہ ! من أبی ؟ قال : ابوک حذافہ ، ثم قام آخر فقال یا رسول اللہ ! من أبی ؟ فقال ابوک سالم مولیٰ شیبہ فلما رأى عمر ما بوجه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الغضب قال : انا نتوب الی اللہ ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ ایسی چیزوں کا سوال ہوا جن کو آپ نے ناپسند فرمایا، جب سوالات کی کثرت ہوئی تو غضب فرمایا اور ارشاد فرمایا: پوچھو، ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ، پھر دوسرے کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: سالم مولیٰ شیبہ، جب حضرت عمر فاروق اعظم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس میں غضب کے آثار دیکھے تو عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع لائے۔ ۱۲م

**امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

امام نووی قدس سرہ کا قول ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بار بار یہ فرمانا کہ مجھ سے پوچھو، میں ہر چیز کی خبر دوں گا یہ صاف بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان تمام چیزوں کی وحی فرمائی تھی، ورنہ ہر سوال کا جواب بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ممکن ہی نہیں۔

قلت: قسم بخدا! اگر اس موقع پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام روح کی حقیقت، حروف مقطعات کے معانی، اور قیامت کے وقت تعیین کے بارے میں سوال کرتے تو ضرور حضور ان کو ان تمام چیزوں کی خبر دیتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی توجہ ان چیزوں سے ہٹادی اور وہ صرف این انا؟ اور من ائی؟ جیسے سوالات میں کھو گئے، حالانکہ انہوں نے اس



سے قبل و بعد قیامت کے بارے میں پوچھا تھا لیکن اس موقع پر بالکل خیال نہ آیا۔ لہذا یہ سب کچھ من جانب اللہ تھا کہ وہ ہر چیز کا فیصلہ فرما چکا، اور بلاشبہ سب کچھ اسی کے فیصلہ و قدرت میں ہے، اور بندوں کا چاہا کچھ نہیں ہوتا، ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

لہذا احنافین کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم میں طعن و تشنیع کرنے والوں کو تنبیہ فرمائی اور غضب شدید کا اظہار فرمایا، لہذا بچو اور خوف کرو کہ کہیں ہمارا قول منافقین کے قول کی طرح شمار کیا گیا تو پھر آخرت کی تباہی ہے۔ نسأل اللہ العفو والعافیۃ۔

## لا اعلم الغیب الآیۃ کے سلسلہ میں پانچ جواب امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں علمائے کرام کے اس میں چند مسلک ہیں۔

۱۔ علامہ نیشاپوری فرماتے ہیں: (لا اعلم الغیب) میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ (لا اقول) پر معطوف ہو۔ تو مطلب ہوا (قل لا اعلم الغیب) لہذا اب اس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ غیب مستقل طور پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خزانے اور ملکیت ثابت ہیں لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اظہار نہیں فرماتے۔ علم ذاتی و عطائی کی تقسیم کا یہی مطلب ہے۔ علامہ بیضاوی نے (ولا اعلم الغیب) کا مطلب مالک یوحیٰ ولم ینصب علیہ دلیل۔ بیان فرمایا اس کے بھی یہی معنی ہیں۔ فتوحات الہیہ اور لباب میں ہے کہ (لا اعلم الغیب) کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع و تقدیر کے بغیر میں غیب کا عالم نہیں۔

۲۔ اس آیت میں جمیع معلومات الہیہ کے احاطہ کی نفی ہے۔

امام رازی علیہ الرحمہ (قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ) کے معنی بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت میں اس بات کا اعتراف فرمایا کہ آپ تمام مقدورات الہیہ پر قادر نہیں۔ اور (لا اعلم الغیب) اس بات پر دال ہے کہ آپ تمام معلومات کے عالم نہیں۔



علامہ نیشاپوری نے بھی اسی طرح معنی بیان فرمائے۔

۳۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کی نفی میں جو آیات واحادیث منقول ہیں وہ سب اس وقت پر محمول ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو جمیع ماکان وما یکون کا علم عطا نہیں فرمایا تھا۔

تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام غیوب پر جو ایک بشر کے لئے ممکن ہیں عطا فرمادیئے، خواہ وہ روح کا علم ہو یا کسی اور چیز کا۔ ہاں جمیع معلومات الہیہ کا نہیں ورنہ حادث و قدیم میں مساوات لازم آئے گی۔ لہذا (لا اعلم الغیب) وغیرہ آیات اسی پر محمول ہیں۔

اقول: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بلکہ تمام مومنین اپنے رب کی ذات و صفات کے علم میں ہمیشہ ابد الابد تک ترقی پر ہیں۔ لہذا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخروی حیات میں ایسے غیر متناہی علوم حاصل ہو گئے جو ایک بشر کے لئے ممکن ہیں۔ چنانچہ یہ بات بلاشبہ حق ہے کہ آپ کو جمیع غیوب ماکان وما یکون کا علم حاصل تھا۔

۴۔ علامہ خازن لباب التاویل میں فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات اقدس سے علم غیب کی نفی ازراہ تواضع فرمائی کہ حق عبودیت کا اقتضاء ہے۔

۵۔ سب سے بہتر جواب وہ ہے جس کا امام نیشاپوری نے اختیار فرمایا: کہ قرآن کریم میں (قل لا اقول لكم الخ) ہے، (لیس عندی خزائن اللہ) نہیں۔

واضح رہے کہ خزائن اللہ سے مراد اشیاء کے حقائق و ماہیات کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کا مشاہدہ کراتا ہے، جیسا کہ اس آیت میں بیان فرمایا۔ (سنریہم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسہم)

اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس سلسلہ میں دعا قبول فرمائی کہ آپ نے جناب باری تعالیٰ میں دعا کی تھی: اللہم ارنا الاشیاء کماہی۔

چنانچہ حضور ان تمام علوم کے حامل تھے، لیکن لوگوں سے ان کی عقل و فہم کے مطابق کلام

فرماتے۔ اور

(لا اعلم الغیب) میں حضور نے اسی قول کی نفی فرمائی حالانکہ آپ نے بسا اوقات گذشتہ و آئندہ کی خبریں دیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے بہت کچھ بیان فرمادیا۔  
خود حضور نے معراج کی شب کا واقعہ بیان فرمایا کہ میرے دل میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا تو میں نے ماکان و مایکون کو جان لیا۔ اور

(ولا اقول لكم انی ملک) میں حضور نے اپنے فرشتہ ہونے کی نفی فرمائی حالانکہ آپ نے فرشتوں بلکہ ان کے سردار حضرت جبریل علیہم السلام کے مقام و مرتبہ سے بھی آگے عروج فرمایا اور حضرت جبریل یہ کہتے ہوئے رک گئے کہ میں اس سے آگے نہیں جاسکتا۔ انباء الحی ص ۲۶۰

(ولو كنت اعلم الغیب) کے سلسلہ میں سات جواب  
اس آیت کی تفسیر میں بھی علماء کے چند مسلک ہیں۔  
۱۔ احاطہ علوم الہیہ کلیہ کی نفی۔

علامہ سید شریف علیہ الرحمہ شرح مواہب میں فرماتے ہیں: تمام غیوب پر اطلاع کسی نبی و رسول کے لئے واجب نہیں۔ اسی لئے حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:  
ولو كنت اعلم الغیب الآیہ۔

۲۔ اس آیت میں علم ذاتی کی نفی ہے۔  
امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں ذکر فرماتے ہیں:

آپ کو غیوب پر اللہ تعالیٰ نے اطلاع بخشی اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والی چیزوں سے آگاہ فرمایا۔

اس سلسلہ میں احادیث کا دریا موجزن ہے جس کی گہرائی نہیں ناپی جاسکتی۔ آپ کا یہ معجزہ ان معجزات سے ہے جن کا ثبوت قطعی اور خبر متواتر سے ہم تک پہنچا ہے، کیونکہ اطلاع علی الغیب کی روایات کے راوی نہایت کثیر ہیں۔



نسیم الریاض میں ہے کہ یہ ان آیات کے منافی نہیں جن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا۔ کیونکہ نفی اس علم کی ہے جو بغیر واسطہ ہو، لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا و اعلام سے غیب کی خبریں دینا تو یہ امر متحقق ہے اور قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ اس پر دال ہے۔

عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ انباء الحی ص ۲۶۱  
حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم عرش تا فرش کو محیط ہے۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سبلماسی قدس سرہ اپنے شیخ سیدی عبدالعزیز بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (و علم آدم الاسماء کلہا) کی تفسیر میں بیان فرمایا کہ آیت میں اسماء سے مراد اسمائے عالیہ ہیں نہ کہ اسمائے نازلہ۔ کیونکہ ہر مخلوق کا ایک اسم عالی ہے اور ایک نازل۔

اسم نازل تو وہ ہے جو مسمیٰ کو اجمالی طور پر بتاتا ہے۔ اور اسم عالی وہ ہے جو اصل مسمیٰ کو واضح کرتا ہے۔

یعنی کس چیز سے اس مسمیٰ کی تخلیق ہوئی اور اس کا کیا فائدہ ہے۔ مثلاً بڑھی کا بولہ۔ کہ اس سے کیا فائدہ ہے، کس چیز سے بنا۔ کس طرح بنایا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

لہذا مجرد لفظ کے سماع سے اہل علم ان تمام علوم و معارف کو جانتے پہچانتے ہیں۔ اسی طرح ہر مخلوق کے باریمیں۔ تو (الاسماء کلہا) سے مراد وہ اسماء ہیں جن کی حضرت آدم علیہ السلام کو طاقت حاصل ہوئی اور تمام انسان جن چیزوں کے محتاج یا ان سے کسی طرح کا تعلق انکو ہونے والا تھا۔ تو یہ ہر مخلوق کو شامل ہوا جو عرش تا فرش موجود ہیں، لہذا جنت و دوزخ۔ ساتوں آسمان اور ان میں جو کچھ ہے۔ زمین سے آسمان تک اور جو کچھ زمین پر یا زمین میں ہے، خواہ وہ پہاڑ ہوں یا ٹیلے۔ وادیاں ہوں یا دریا۔ شجر ہوں یا حجر۔ ہر مخلوق ناطق ہو یا جامد۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان تمام چیزوں کے نام، ان کی حقیقت، فائدہ و کیفیت، ترتیب و وضع، شکل و ہیئت سب جانتے تھے۔

مثلاً جنت کے نام سے ان کو یہ معلوم تھا کہ وہ کہاں پیدا کی گئی۔ کس لئے پیدا کی گئی۔ اس کے مراتب کی ترتیب۔ اس میں موجود حوروں کی تعداد۔ قیامت کے بعد جنت میں جانے



والے لوگوں کی شمار۔ یہ سب کچھ ان کو سکھایا گیا تھا۔

اسی طرح دوزخ، آسمان، ملائکہ وغیرہا سے متعلق علوم انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم اور اولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے علوم ہیں۔ ہاں حضرت آدم کا تذکرہ صرف اس لئے ہے کہ سب سے پہلے خلق عالم کے بعد یہ علوم ان کو سکھائے گئے۔ یہ مطلب نہیں کہ آپ کے سوا کسی کو ان چیزوں کا علم نہ ملا۔ انباء الحی ص ۲۶۷

۳۹۲۶۔ عن معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انما انا قاسم واللہ یعطی۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ہی بانٹتا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفہ اللہ الاکبر ہیں اس کے رزق کو تقسیم فرماتے ہیں۔ لہذا دینی و دنیوی کسی بھی طرح کی نعمت آپ ہی کے دربار اقدس سے ملتی ہے۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام اور علمائے اعلام کے اقوال بکثرت ہماری کتاب (سلطنت المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری) میں منقول ہیں، لہذا حضور ہر ایک سے زیادہ ہر چیز کے عالم ہوئے۔

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق کے لئے امانت عظمیٰ سونپی اور آپ کو ان کے درمیان مقرر فرمایا اور اپنی اطاعت کی دعوت کا فریضہ تفویض فرمایا تو ضروری ہوا کہ آپ لوگوں کے دنیوی اور دینی حالات سے بھی بخوبی واقف ہوں۔ انباء الحی ص ۲۷۱

۳۹۲۷۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اللہ عزوجل تابع

۳۹۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری

۳۹۲۷۔ المسند لاحمد بن حنبل مرویات انس بن مالک



الوحي على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قبل وفاته حتى توفي ، واكثر ما كان الوحي يوم توفي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ پر پے درپے وحی نازل فرمائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوا، اور سب سے زیادہ وحی آپ کے وصال اقدس کے دن نازل ہوئی۔ ۱۲م

## قرآن میں آخری آیت کونسی نازل ہوئی

۳۹۲۸۔ عن طارق بن شهاب قالت اليهود لعمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه انكم تقرؤون آية لو نزلت فينا لاتخذناها عيداً، فقال عمر: اني لاعلم حيث انزلت واين انزلت واين رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حين انزلت يوم عرفة وانا والله بعرفة -

حضرت طارق بن شهاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہودی بولے: تم ایک آیت پڑھتے ہو، اگر وہ ہمارے یہاں نازل ہوتی تو ہم اس دن عید منایا کرتے، حضرت عمر نے فرمایا: میں خوب جانتا ہوں جب وہ نازل ہوئی، اور جہاں نازل ہوئی، اور رسول اللہ ﷺ اس وقت کہاں تھے۔ وہ مقام عرفہ ہے اور میں بھی قسم بخدا عرفات میں تھا۔ ۱۲م

۳۹۲۹۔ عن عمار بن ابي عمار قال: تلا عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما (اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام ديناً) و عنده يهودى فقال: لو انزلت هذه الآية علينا لاتخذنا يومها عيداً ، فقال ابن عباس : انها نزلت في يوم عيدين في يوم الجمعة ويوم عرفة -

۳۹۲۸۔ الجامع الصحيح للبخارى كتاب التفسير باب قوله تعالى: اليوم اكملت لكم الآية ۶۶۲/۲

۳۹۲۹۔ الجامع للترمذی سورة المائدة ۱۲۹/۲

حضرت عمار بن ابی عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (اليوم اکملت لکم دینکم اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) تلاوت کی، وہاں ایک یہودی بھی تھا، بولا: اگر یہ آیت ہمارے یہاں اترتی تو ہم اس دن کو عید کے دن کی طرح مناتے، اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا: یہ آیت ایسے دن نازل ہوئی جس دن دو عیدیں تھیں، ایک جمعہ، دوسرے عرفہ کا دن۔ ۱۲م

۳۹۳۰۔ عن ابن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مکث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد ما انزلت هذه الآية احدى وثمانین ليلة قوله تعالیٰ (اليوم اکملت لکم دینکم)۔

حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس آیت (اليوم اکملت لکم دینکم) کے بعد دنیا میں اکیاسی (۸۱) دن تشریف فرما رہے۔ ۱۲م

**امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

اس قول کی بنا پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال اقدس ۲ ربیع الاول کو ہوا۔ اور ۸ ربیع الاول کے پیش نظر جو بہت سے محدثین کا مذہب مختار ہے ۸۷/ایام آپ نے دنیا میں قیام فرمایا۔ اور بارہ ربیع الاول جیسا کہ جمہور کے نزدیک مشہور ہے۔ ۹۱/ایام ہو گئے۔ اور ۱۳ ربیع الاول کہ تحقیق یہ ہی ہے تو کل ۹۲/ایام قرار پائیں گے۔

رویت ہلال کے خلاف میں تطبیق ہم نے اپنے فتاویٰ کی نویں جلد میں مع دلائل ہیئت واستہلال بیان کی ہے جس کی رو سے یہ مدت تین ماہ زائد ہی ہے۔

خلاصہ جواب یہ ہے کہ آیت کریمہ قرآن کریم کی آیات میں باعتبار نزول آخری آیت نہیں، اور کسی معتمد ثقہ سے یہ قول ثابت نہیں۔ ہاں ابن جریر نے امام سدی سے نقل کیا کہ یہ آیت عرفہ کے دن نازل ہوئی اور پھر اس کے بعد حرام و حلال کے تعلق سے کوئی آیت نہیں اتری



- چنانچہ اس میں آخر قرآن کا لفظ نہیں۔

بلکہ انہی سے صراحتہ روایت موجود ہے کہ سب سے آخری آیت (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) ہے، ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے یوں ہی روایت کی۔ یہ روایت مطلق ہے اور اس سے قبل حرام و حلال کی قید سے مقید، جس سے نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ (الیوم اکملت لکم) باعتبار نزول آخری آیت نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اس طرح روایت آئی۔

۳۹۳۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : آخر آية نزلت من القرآن على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کی آخری آیت باعتبار نزول (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ الآية) ہے۔ ۱۲م

پھر امام ابن جریر نے امام سدی کے قول کو رد کیا ہے اور تائید میں حضرت براء بن عازب کی روایت پیش کی جو اس طرح ہے۔

۳۹۳۲۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان آخر آية نزلت من القرآن (يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلاله)۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کی آخری آیت (يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلاله الآية) ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ آیت احکام سے متعلق ہے۔ امام سدی کے قول پر اس کو ترجیح دی۔ اس طرح کہ نفی پر کوئی شاہد نہیں اور مثبت کو نافی پر تقدم حاصل ہوتا ہے۔ اور اکمال کے معنی جو (الیوم اکملت) میں مراد ہیں وہ اس روایت سے واضح ہوتے ہیں۔

۳۹۳۱۔ جامع البیان للطبری سورة البقرة (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ)

۳۹۳۲۔ جامع البیان للطبری سورة المائدة تحت آية (الیوم اکملت لکم دینکم)

۳۹۳۳۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: كان المشركون والمسلمون يحجون جمعا، فلما نزلت براءة فنفي المشركون عن البيت وحج المسلمون لا يشار كهم في البيت الحرام احد من المشركين۔ فكان ذلك من تمام النعمة (اتممت عليكم نعمتي)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین اور مسلمان ایک ساتھ حج ادا کرتے، جب سورۃ براءۃ نازل ہوئی تو مشرکوں کو بیت اللہ میں داخلہ سے منع کر دیا گیا۔ اور مسلمانوں نے اس طرح حج کیا کہ اب بیت حرام میں کوئی مشرک شریک نہیں تھا، تو یہ تمام نعمت ہوا جس کا ذکر آیت (اتممت عليكم نعمتي) میں ہے۔ ۱۲م

۳۹۳۴۔ عن الشعبي رضي الله تعالى عنه قال: تهدمت منار الجاهلية ومناسكهم واضمحل الشرك ولم يعطف حول البيت عريان، فانزل الله (اليوم اكملت لكم دينكم)۔

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کی نشانیاں ختم ہو گئیں اور ان کی عبادت گاہیں بھی، شرک ماند پڑ گیا اور بیت اللہ شریف کا طواف ننگے ہو کر حرام قرار پایا تو اللہ تعالیٰ نے (اليوم اكملت لكم دينكم الآية) نازل فرمائی۔

۳۹۳۵۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنه قال: آخر آية نزلت على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم آية الربوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آخری آیت جو حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی وہ آیت الربو ہے۔ ۱۲م

۳۹۳۳۔ جامع البيان للطبري سورة المائدة تحت آية (اليوم اكملت لكم دينكم)

۳۹۳۴۔ جامع البيان للطبري سورة المائدة تحت آية (اليوم اكملت لكم دينكم)

۳۹۳۵۔ الجامع الصحيح للبخاري كتاب التفسير، تحت قوله تعالى: واتقوا يوما ۶۵۲/۲



۳۹۳۶۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: ان آخر آية نزلت الربا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آخری آیت سود سے متعلق نازل ہوئی۔ ۱۲م

۳۹۳۷۔ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان آخر القرآن عهدا بالعرش آية الدين۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرش پر سب سے آخر آیت دین کا ظہور ہوا۔ ۱۲م

۳۹۳۸۔ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: آخر القرآن عهدا بالعرش آية الربا وآية الدين۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کا ظہور آخر میں عرش پر آیت ربوا اور آیت دین کی شکل میں ہوا۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات میں مذکورہ آیات کا تعلق بھی احکام سے ہے اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ان روایات میں خوب تطبیق دی ہے۔ فرماتے ہیں: میرے نزدیک ان روایات میں کوئی منافات نہیں۔ اس لئے کہ یہ بات ظاہر ہے کہ یہ تمام آیات دفعتہً واحدہ قرآن کریم کی موجودہ ترتیب پر نازل ہوئیں۔ کیونکہ قصہ واحد ہے۔ لہذا ہر ایک راوی نے آخر میں نازل ہونے والی آیات کا بعض بیان فرمایا۔ یہ صحیح ہے۔ اور حضرت براء بن عازب کا قول فرائض کے سلسلہ میں ہے۔

۳۹۳۶۔ السنن الكبرى للهيثمی

سورة البقرة تحت آية (واتقوا يوما)

۳۹۳۷۔ جامع البيان للطبري

باب منازل القرآن بمكة المكرمة

۳۹۳۸۔ فضائل القرآن لابی عبید

امام سیوطی نے اس کے بعد فتح الباری سے آیت سورۃ البقرۃ (واتقوا یوما الآیۃ) کی ترجیح نقل فرمائی۔ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال اقدس کی طرف اشارہ ہے جو ختم نزول قرآن کو مستلزم ہے۔

بجملہ تعالیٰ ہمارے پاس ایک ایسی روایت بھی ہے جو نزول قرآن کے اختتام پر سب سے کم مدت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۹۳۹۔ عن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : آخر ما نزل من القرآن قل له (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) الآیۃ، عاش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نزول هذه الآیۃ تسع لیال ثم مات یوم الاثنين للیلین خلتما من ربيع الاول۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سارے قرآن کے آخر میں (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) نازل ہوئی، اس کے بعد حضور ﷺ نورانی دنیا میں تشریف فرما رہے، پھر پیر کے دن آپ کا وصال ہوا جب ۲ ربیع الاول تشریف تھی۔ ۱۲ م

۳۹۴۰۔ عن ابن جریر قال : یقولون : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکث بعدها تسع لیال وبدأ یوم السبت ومات یوم الاثنين۔ انباء الحی ص ۲۷۵

حضرت ابن جریر سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس کے بعد نورانی دنیا میں تشریف فرما رہے ہیں، ہفتہ کے دن مرض وصال کی ابتداء ہوئی اور پیر کے دن وصال ہوا۔ ۱۲ م

۳۹۴۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیار ولد آدم خمسة ، نوح و ابراهیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد

۳۹۳۹۔ التفسیر لابن ابی حاتم سورة البقرۃ تحت آیۃ رقمھا ۲۸۱ رقم الحدیث ۲۹۴۴

۳۹۴۰۔ جامع البیان للطبری سورة البقرۃ

۳۹۴۱۔ مجمع الزوائد للہیثمی ۲۵۵/۸ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۰۵-۳۲۲۸۲



و خیرہم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سب سے افضل پانچ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں، حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، اور محمد ﷺ۔ اور ان سب میں افضل محمد ﷺ ہیں۔ ۱۲م

**امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

یہ مسئلہ اصول دین سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید الانبیاء والمرسلین ہیں۔

امام سراج الدین بلقینی، پھر امام ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں اس کو بیان فرمایا۔ امام رازی نے فرمایا: امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انبیائے کرام میں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب پر فضیلت رکھتے ہیں۔ تفسیر کبیر۔

امام نیشاپوری نے رغائب الفرقان میں۔ امام زندوسی نے روضہ میں۔ اسی طرح بحر الرائق، منہج الغفار اور رد المحتار میں اجماع نقل فرمایا۔ اور امام زرقانی نے تمام ملائکہ و مرسلین پر افضل قرار دیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیادت مطلقہ پر بے شمار علماء نے اجماع نقل فرمایا۔ ہاں ملا علی قاری نے منہج الروض الاضرعی میں جو یہ کہا کہ انبیائے کرام میں بعض کی بعض پر تفصیل اجمالاً قطعی ہے۔ اور تفصیلاً ظنی ہے، اور عقیدہ معتمدہ یہ ہے کہ افضل الخلق ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ حتیٰ کہ بعض نے اجماع کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ یہ ان کی خطائے فاحش ہے جس سے اجتناب و احتراز لازم ہے، نسأل اللہ تعالیٰ السلامة۔ انباء الحی ص ۲۸۳

۳۹۳۹۔ التفسیر لابن ابی حاتم سورة البقرة تحت آية رقمها ۲۸۱ رقم الحديث ۲۹۴۴

۳۹۴۰۔ جامع البيان للطبري سورة البقرة

۳۹۴۱۔ مجمع الزوائد للهيثمي ۲۵۵/۸ كنز العمال للمفتي ۳۱۹۰۵-۳۲۲۸۲

## فضائل درود پاک

۳۹۴۲۔ عن امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثرُوا الصلوة علیّ ، فان اللہ تعالیٰ وکل لی ملکاً عند قبری فاذا صلی رجل من امتی ، قال لی ذلک الملک ، یا محمد ! ان فلان بن فلان صلی علیک الساعة۔

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میرے روضہ انور کے پاس متعین کر دیا ہے، جب بھی میرا کوئی امتی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود پاک پڑھا ہے۔ ۱۲م

۳۹۴۳۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لقن السمع ثلاثة ، فالجنة تسمع والنار تسمع وملك عند رأسی یسمع ، فاذا قال عبد من امتی کائنا من کان ، اللهم انی أسألك الجنة ، قالت الجنة : اللهم اسکنه ایای ، واذا قال عبد من امتی کائنا من کان ، اللهم اجرني من النار ، قالت : اللهم اجره منی ، واذا سلم علی رجل من امتی قال الملک الذی عند رأسی یا محمد ! هذا فلان یسلم علیک فرد علیہ السلام ، ومن صلی علی صلاة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وملائکته عشرا ، ومن صلی علی عشرة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وملائکته مائة ، ومن صلی علی مائة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وملائکته الف صلوة ولم یمس جسده النار۔

۳۹۴۲۔ کنز العمال ۲۱۸۱

۳۹۴۳۔ القول البدیع للسخاوی الباب الرابع فی تبلیغہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کو سماعت کی قوت عطا ہوئی ہے، جنت سنتی ہے، دوزخ سنتی ہے، اور میرے روضہ انور کے پاس موجود فرشتہ سنتا ہے۔ تو میری امت میں سے جو شخص بھی جب یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں، تو جنت کہتی ہے، اے اللہ! اس کو میرے اندر جگہ عطا فرما۔ اور جب کوئی شخص کہتا ہے: اے اللہ! مجھے دوزخ سے بچا، تو دوزخ کہتی ہے: اے اللہ! اس کو مجھ سے محفوظ رکھ۔ اور جب مجھ پر میرا کوئی بھی امتی درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے: یا رسول اللہ! یہ فلاں شخص ہے جو آپ پر درود پڑھ رہا ہے، آپ اس کا جواب عطا فرمائیں، اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دس بار درود بھیجتے ہیں، اور جو دس مرتبہ پڑھتا ہے اس پر سو مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اور جو سو مرتبہ پڑھتا ہے اس پر ایک ہزار مرتبہ اور اس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی۔ ۱۲م

۳۹۴۴۔ عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطاه اسماع الخلائق (وفی لفظ اعطاه سمع العباد کلہم) فهو قائم علی قبری۔ (زاد الاصبہانی حتی تقوم الساعة) فلیس احد من امتی یصلی علی صلوة (ولفظ البزار فلا یصلی علی احد الی یوم القيامة) الا قال یا محمد صلی علیک فلان بن فلان فیصلی الرب تبارک وتعالیٰ علی ذلک الرجل بکل واحدة عسرا۔

---

۳۹۴۴۔ میزان الاعتدال للذہبی	رقم الترجمة	۸۲۹	/۱
القول البدیع للسخاوی	ثواب الصلوة علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم		
کشف الاستار للہیثمی	باب الصلوة علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۳۱۶۲	
کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی	رقم الترجمة	۱۲۴۶	
الترغیب والترہیب للمنذری	اکثار الصلوة علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۱۷/۲	
السراج المنیر لنور الدین الشہیر بالعزیزی	حرف ان		

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، وہ میرے روضہ انور کے پاس کھڑا ہے، اور قیامت تک یونہی قائم رہے گا، تو میری امت سے جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اور قیامت تک پڑھے گا اسکے بارے میں وہ فرشتہ کہتا ہے، یا رسول اللہ! آپ پر فلاں بن فلاں نے درود پڑھا، تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک بار کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ۱۲م

### امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سراج منیر میں اس حدیث کو حسن بتایا۔ میں کہتا ہوں: اس کا مدار نعیم بن مضمہم راوی پر ہے۔ اما ذہبی فرماتے ہیں: کہ بعض محدثین نے ان کی تضعیف کی ہے۔ یٰ عنی مفہوم مخالف یہ ہوا کہ اکثر ان کی توثیق کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: میں ان کی توثیق و ترحیح میں امام ذہبی کے قول کے سوا کسی کو نہیں جانتا۔

امام منذری پھر امام سخاوی فرماتے ہیں: کہ یہ حدیث مختلف فیہ ہے۔ میں کہتا ہوں: امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں فرمایا: حدیث مختلف فیہ درجہ حسن سے نیچے نہیں، تو پھر اس حدیث کو کس طرح ضعیف قرار دیا جائے گا جب کہ نہ اس میں جرح مفسر منقول اور نہ جرح کا نام معلوم۔

یہ حدیث عمران بن حمیری سے مروی ہے، اور عمران کے بارے میں امام منذری و امام ذہبی نے صرف اتنا کہا کہ یہ معروف نہیں۔ حالانکہ امام سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ معروف ہیں اور امام بخاری نے ان کو لین قرار دیا اور کہا کہ البتہ ان کا کوئی متابع نہیں۔ ابن حبان نے ان کو ثقات تابعین میں شمار فرمایا۔

لہذا سند میں کوئی حرج نہیں۔ اور حدیث حسن ہے جیسا کہ شیخ محمد حجازی شعرانی نے فرمایا۔ انباء الحی ص ۲۸۹



۳۹۴۵۔ عن كنانة العدوى رضى الله تعالى عنه قال : ان عثمان بن عفان رضى الله تعالى عنه قال : يا رسول الله ! كم ملك مع العبد ؟ قال : ملك عن يمينك على حسناتك وهو أمين على الذى على الشمال يقول الله تعالى ( ما يلفظ من قول الا لدية رقيب عتيد ) وملك من بين يديك ومن خلفك يقول الله تعالى : ( له معقبات من بين يديه ومن خلفه يحفظونه من أمر الله ) وملك قابض على ناصيتك فاذا تواضعت لله رفعك واذا تجبرت على الله قصمك ، وملك على شفيتك ليس يحفظان عليك الا الصلاة على محمد ﷺ وملك قائم على فيك لا يدع الحية تدخل فى فيك ، وملك من على عينيك ، فهؤلاء عشرة املاك على كل آدمى ينزلون ملائكة الليل على ملائكة النهار لان ملائكة الليل سوى ملائكة النهار ، فهؤلاء عشرون ملكا على كل آدمى ۔ انباء الحى ص ۲۹۰

حضرت کنانہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہیں؟ فرمایا: ایک دہنی جانب نیکیاں لکھنے پر مامور ہے اور بائیں جانب کا فرشتہ باتوں کا محافظ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کوئی بات بھی بندہ جب اپنے منہ سے نکالتا ہے تو اس کے پاس ایک محافظ آمادہ رہتا ہے۔ اور دو فرشتے تمہارے سامنے اور پیچھے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہر ایک کے لئے آگے پیچھے فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے حفاظت کرتے ہیں، اور ایک فرشتہ تمہارے سر کا اگلا حصہ تھامے ہے۔ جب تو اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرتا ہے تو وہ تجھے بلندی دیتا ہے، اور جب تو اکڑتا ہے تو تیرا غرور توڑ دیتا ہے، اور دو فرشتے تیرے ہونٹوں پر ہیں جو صرف اس کام پر ہیں کہ تیرے منہ سے درود پاک نکلے اور وہ اس کو پیش کریں۔ اور ایک تیرے منہ کی حفاظت میں ہے کہ سانپ کو تیرے منہ میں نہ جانے دے، اور دو فرشتے دونوں آنکھوں پر۔ تو یہ دس فرشتے ہوئے، پھر رات کے فرشتے دن کے فرشتوں پر آتے ہیں کہ ان کی علیحدہ ڈیوٹی ہے، تو ہر آدمی کی حفاظت پر یہ بیس

فرشتے ہوئے۔

۳۹۴۶۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان مع کل مؤمن خمسة من الملائكة واحد عن یمینہ یکتب الحسنات وآخر عن یسار یکتب السيئات وآخر امامہ یلقنہ الخیرات وآخر ورائہ یدفع عنہ المکارہ، وآخر عند ناصیئہ یکتب ما یصلی علی النبی ﷺ ویبلغہ النبی ﷺ۔

(انباء الحی ص ۲۹۰)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مومن کے ساتھ ہانچ فرشتے ہیں، ایک داہنے جونکیاں لکھتا ہے، اور دوسرا بائیں جو گناہ لکھتا ہے، اور تیسرا آگے جونکیوں کی تلقین کرتا ہے، اور چوتھا پیچھے جو ناپندیدہ چیزوں کو دفع کرتا ہے، اور پانچواں سر کے اگلے حصہ پر جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درود پڑھی جائے تو اس کو پیش کرتا ہے۔

۳۹۴۷۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان لله ملائكة سياحين يبلغوني عن امتي السلام۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے دورہ کرتے ہیں اور میری امت کا

۳۹۴۶۔ الكفاية للخوارزمي باب صفة الصلوة

المستدرک للحاکم ۴۲۱/۲	☆	۴۴۱/۱	۳۹۴۷۔ المستد لاحمد بن حنبل
السنن للدارمی ۳۱۷/۲	☆	۲۷۱/۱۰	المعجم الكبير للطبرانی
الترغیب والترہیب للمندری ۴۹۸/۲	☆	۲۴۱۹	مجمع الزوائد للهيثمی
شرح السنة للبعوی ۱۹۷/۳	☆	۲۷۵/۵	التفسير للبعوی
المصنف لابن ابی شیبہ ۵۱۷/۲	☆	۴۱۹/۴	اتحاف السادة للزبيدي



صلوٰۃ وسلام مجھے پہونچاتے ہیں۔ ۱۲

۳۹۴۸۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثرُوا الصلوٰۃ علی یوم الجمعة فانه مشہود تشہده الملائکة وان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاتہ حین یفرغ منها ، قال : قلت : وبعد الموت ؟ قال وبعد الموت ان اللہ حرم علی الارض ان تاكل اجساد الانبیاء، فنبی اللہ حی یرزق۔ انباء الحی ص ۲۹۱

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر خوب کثرت سے درود پڑھو جمعہ کے دن کہ اس دن ملائکہ کی حاضری ہوتی ہے اور جو شخص بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ پیش کیا جاتا ہے، راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: آپ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام فرمادیا ہے زمین پر کہ انبیائے کرام کے اجسام کو کھائے، تو اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔ ۱۲

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض نسخوں میں (حین یفرغ منها) کی جگہ (حتی یفرغ منها) ہے، امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں: (حین) ظرف زمان ہے، اگر واقعہ یہی لفظ ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والا جیسے ہی فارغ ہوتا ہے فوراً پیش کیا جاتا ہے، اور اگر (حتی) اس مقام پر ثابت ہے تو پھر جس وقت وہ پڑھتا ہے اسی وقت پیش ہوتا رہتا ہے۔

۳۹۴۹۔ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لیس من یوم الا وتعرض علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعمال امتہ غدوة وعشیا فیعرفہم بسیمائہم وأعمالہم ۔

۳۹۴۸۔ السنن لابن ماجہ ابواب اجناز باب ذکر وفاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۹۴۹۔ کتاب الزہد لابن المبارک

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں جاتا جس میں حضور نبی کریم ﷺ پر آپ کی امت کے اعمال پیش نہ کئے جاتے ہوں، صبح و شام پیش ہوتے ہیں، حضور ان کو ان کی علامتوں اور نشانیوں سے بخوبی پہچانتے ہیں۔ ۱۲م

۳۹۵۰۔ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثرُوا علی من الصلوۃ فی کل جمعة ، فان صلوۃ امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرہم علی صلوۃ کان أقربہم منی منزلة۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود کثرت سے بھیجو کہ مجھ پر ہر جمعہ کے دن امت کا درود پیش ہوتا ہے، تو جس کا درود زیادہ ہوتا ہے وہی میری بارگاہ میں زیادہ قریب ہوتا ہے۔ ۱۲م

۳۹۵۱۔ عن خالد بن معدان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرسلًا الی قوله تعرض علی فی کل یوم جمعة۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کو امت کا درود پیش ہوتا ہے۔ ۱۲م

۳۹۵۲۔ عن ابی طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتانی جبرئیل آنفا فقال : بشر امتک انه من صلی علیک صلاة کتب له بها عشر حسنات و کفر عنه بها عشر سیئات ، و رفع له بها عشر درجات ، و رد اللہ تعالیٰ علیہ مثل قوله و عرضت علیک یوم القیامة۔ انباء الحی ص ۲۹۲

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۳۹۵۰۔ السنن الکبریٰ للہیثمی کتاب الجمعة باب ما یؤمر بہ فی لیلة الجمعة

۳۹۵۱۔ القول البدیع للسخاوی الباب الرابع فی تبلیغہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۹۵۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی



نے ارشاد فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور عرض کیا: آپ اپنی امت کو بشارت سنائیے کہ جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح لوٹاتا ہے اور آپ پر قیامت کے دن سب مجموعی شکل میں پیش ہوگا۔

۳۹۵۳۔ عن ابن شہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثرُوا علی من الصلوٰۃ فی اللیلۃ الغراء والیوم الازھر، فانھما یؤدیان عنکم، وان الارض لا تأکل اجساد الانبیاء، وکل ابن آدم یا کله التراب الا عجب الذنب۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر روشن رات اور مہکتے دن میں خوب درود پڑھو، کہ ان دونوں وقتوں میں تمہاری طرف سے مجھے پہونچایا جاتا ہے، اور بیشک زمین انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو نہیں کھاتی، اور ہر انسان کے جسم کو کھا لیتی ہے مگر اس کی ریڑھ کی ہڈی کی اصل باقی رہتی ہے۔ ۱۲م  
امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب یہ ثابت ہو چکا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بار بار درود و سلام پیش کیا جاتا ہے اور احادیث اس سلسلہ میں متعدد و متکرر ہیں۔

لیکن یہ پیش کیا جانا اس لئے نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا پہلے سے بغیر پیش کئے علم نہیں ہوتا۔ کیونکہ شاہان وقت کا یہ ادب ہے کہ ان پر سب ایسے واقعات پیش کئے جاتے ہیں جن کا ان کو علم ہوتا ہے۔ اور ان سب سے بڑھکر رب تبارک و تعالیٰ کی شان اقدس ہے اور اس کی بارگاہ میں صبح و شام بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، پھر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک دو مرتبہ، پیر اور جمعرات کے دن۔



۳۹۵۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تعرض اعمال الناس لی کل جمعة مرتین، یوم الاثنين ویوم الخمیس، فیغفر لكل عبد مؤمن الا عبدا بینہ و بین اخیه شحناء فیقال: اترکوا او ارکوا ہذین حتی یفیثا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے اعمال مجھ پر ہر جمعہ کے درمیان دو مرتبہ پیش ہوتے ہیں، ایک مرتبہ پیر کو و دوسری بار جمعرات کو۔ تو ہر بندہ مومن کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ البتہ جن دو شخصوں میں رنجش ہو ان کے بارے میں کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑے رکھو جب تک یہ صلح نہ کر لیں۔ ۱۲م

پھر ایک سال کے اعمال شب برات میں۔ پھر تمام عمر کے اعمال جس دن تم اپنے رب کے حضور حاضر ہو گے، حالانکہ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

تو بارگاہ خداوند قدوس کے بارے میں یہ قاعدہ مقررہ ثابتہ ہے کہ وہ بخوبی جانتا ہے لیکن پھر بھی اعمال پیش ہوتے ہیں۔ یہاں کسی تاویل کے بغیر احادیث اپنے ظاہر پر ہیں۔ لہذا پیش ہونا عدم علم کی دلیل نہیں۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں درود و سلام پیش ہونا کیوں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو علم نہیں ہوتا اس لئے پیش کیا جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی عمل کا پیش ہونا پہلے سے علم نہ ہونے کی دلیل نہیں۔ بلکہ علم کے باوجود پیش کیا جانا شب و روز واقع ہے۔ لہذا استدلال کی یہ دلیل باطل کہ عرض اعمال عدم علم کی دلیل ہے۔

تمام احادیث کو جمع کرنے کے بعد میرے نزدیک یہ بات واضح ہو گئی کہ آپ پر درود و سلام دس مرتبہ پیش ہوتا ہے اور باقی اعمال پانچ بار۔ اور جب اتنی مرتبہ عرض اعمال علم کے باوجود پیش ہوتے ہیں تو ان سے زیادہ مرتبہ بھی علم ہوتے ہوئے پیش ہونے میں کوئی استحالہ



نہیں۔ خواہ دس مرتبہ ہو یا سو مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ۔

امام سبکی نے ابن ماجہ کی گذشتہ روایت میں (وبعد الموت) کا اضافہ کیا ہے جس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ حضور پر حیات مبارکہ اور بعد وصال دونوں حالتوں میں درود و سلام پیش ہوتا ہے۔

اقول: یہاں ایک چیز اور ہے کہ (ان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاتہ حین یفرغ منها) حدیث میں نگرہ چیز نفی میں وارد سو جو قریب و بعید دونوں کو شامل ہے۔ نیز یہاں دیگر عموم اور بھی ہیں۔ اور احادیث بکثرت ہیں۔ مثلاً۔

۳۹۵۵۔ عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثرُوا علی من الصلوة فی یوم الجمعة، فانه لیس احد یصلی علی یوم الجمعة الا عرضت علی صلاتہ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن خوب درود پڑھو، کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھے گا اس کا درود پیش ہوگا۔

۳۹۵۷۔ عن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثرُوا الصلوة علی فی اللیلۃ الغراء والیوم الازھر فان صلاتکم تعرض علی۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر چمکتی رات اور مہکتے دن خوب درود پڑھا کرو، کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے

۱۲۴

۳۹۵۵۔ المستدرک للحاکم کتاب التفسیر، فضائل الصلوة علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۹۵۷۔ المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۲۴۳

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عموم افراد عموم احوال پر دال ہے جیسا کہ متعدد مقامات میں مذکور ہے۔ بلکہ قریب و حاضر مخاطب ضمیر (کم) میں داخل ہیں دخول اولی کے طور پر۔

تو ان جیسی احادیث میں یہ ہے کہ جو آپ پر درود پاک پڑھتا ہے تو فرشتہ حضور کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے، اس میں کوئی تعجب نہیں۔ کہ شاہوں کے دربار کا یہ ہی طریقہ ہے، تو اس بادشاہ کریم کا حق تو اس سے کہیں زیادہ ہونا چاہئے جو سلطنت الہیہ کا دولہا ہے۔ اور جب آپ کی حیات طیبہ میں ایسا ہے تو حدیث عمار بن یاسر کی حدیث کے بموجب بعد وصال بھی۔ اور حدیث ابی درداء تو اس پر خوب دلالت کرتی ہے۔

ان عموماً سے شعب الایمان کی حدیث کی بخوبی تائید ہوتی ہے جو اس طرح ہے۔

۳۹۵۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مامن عبد یسلم علی عند قبری الا وکل اللہ بہ ملکاً یبلغنی وکفی امر اخرتہ ودنیاه، وکنت لہ شہیداً أو شفیعاً یوم القیامۃ۔ ورواہ ابن سمعون فی امالیہ بلفظ من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی نائیا وکل بہا ملک یبلغنی وکفی امر دنیاه وآخرتہ وکنت لہ یوم القیامۃ شہیداً أو شفیعاً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان بندہ کا میرے روضہ انور کے پاس درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین فرشتہ میرے حضور پہونچاتا ہے اور یہ اس کی دنیا و آخرت کے لئے کافی ہے۔ میں قیامت کے دن اس پر گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔ ۱۴م

اس روایت کی سند اگرچہ ضعیف ہے جیسا کہ قول بدیع میں کہا، لیکن احادیث صحاح و حسان کے عموم سے اس کو قوت حاصل ہو رہی ہے۔ لہذا صاحب جوہر منظم نے فرمایا: کہ حضور



نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر انور کے پاس والوں کا درود بلا واسطہ سماعت فرماتے ہیں، اور اسی صورت میں آپ کی عظمت شان اور مزید خصوصیت کے مد نظر آپ پر فرشتہ پیش بھی کرتا ہے۔

ان تمام تر تفصیلات کے پیش نظر اس شبہ کا استیصال ہو گیا اور ثابت ہو گیا آپ کی خدمت میں درود و سلام کا پیش کیا جانا آپ کے عدم علم کی دلیل نہیں۔ انباء الحی ص ۲۹۶

## حضور اور آپ کی امت کے فضائل

۳۹۵۹۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل يقول : لا يزال عبدی يتقرب الی بالنوافل حتی احبه ، فاذا احببته كنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ الذی یبطش بہا ورجلہ الذی یمشی بہا - وفؤادہ الذی یعقل بہ ولسانہ الذی یتکلم بہ -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: میرا بندہ مجھ سے نوافل کے ذریعہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں، اور میرے یہاں پسندیدہ ہو جاتا ہے تو میں اس کی قوت سماعت ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی قوت باصرہ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، دست قدرت ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ قدم ناز ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اس کے دل کی گہرائیوں میں میری قدرت کا فرما ہوتی ہے جس سے وہ ادراک کرتا ہے، حتیٰ کہ میں اس کی قوت گویائی ہو جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک روایت میں ”بی یسمع و بی یبصر و بی یبطش و بی یمشی“ وارد ہوا۔

جیسا کہ فتح الباری میں ہے۔ تو سننا اور دیکھنا اللہ تعالیٰ کی خاص قدرت سے واقع ہوا۔ لہذا اب کوئی چیز نہ حد رہی اور نہ حجاب۔ بلکہ سب عیاں ہے۔ عام مومنین کے بارے میں وارد ہوا۔

۳۹۶۰۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور اللہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بند مومن کی فراست ایمانی سے ہوشیار رہو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ ۱۲م

۳۹۶۱۔ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور اللہ وينطق بتوفيق اللہ تعالیٰ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن بندہ کی فراست ایمان سے محفوظ رہو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے، اور اللہ کی توفیق سے گفتگو کرتا ہے۔ ۱۲م

امام رازی نے سورہ کہف میں فرمایا: اس میں شک نہیں کہ افعال کا مدار روح ہے نہ کہ بدن۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی معرفت روح کو حاصل ہوتی ہے نہ کہ بدن کو۔ اسی لئے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو عالم غیب کے احوال سے زیادہ واقف ہے وہی زیادہ قوی قلب کا حامل ہے۔ اسی لئے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میں نے باب خیبر کو جسمانی قوت سے نہیں اکھاڑا تھا بلکہ قوت ربانی سے۔

اسی طرح جب بندہ طاعت پر مداومت کرتا ہے تو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس کا کان اور آنکھ ہوں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا نور اس کا کان ہوتا ہے تو وہ قریب و بعید سب کو سنتا دیکھتا ہے، اور جب وہ نور آنکھ ہوتا ہے تو دور و نزدیک

۳۹۶۰۔ الجامع للترمذی ابواب التفسیر، سورة النحل

۳۹۶۱۔ المعجم الكبير للطبرانی ۷۴۹۷



سب کو دیکھتا ہے۔ اور جب ہاتھ ہوتا ہے تو سہل و دشوار، قرب و بعد سب یکساں قدرت حاصل ہوتی ہے۔

نیم الریاض میں ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام جسم و ظاہر کے اعتبار سے بشری قوت کے حامل ہوتے ہیں۔ اور روح و باطن کے لحاظ سے ملکی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے تو مشرق و مغرب کو یکساں دیکھتے ہیں اور آسمان کی چہ چہاہٹ اور حضرت جبریل کی خوشبو تک محسوس فرماتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

۳۹۶۲۔ عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی ارنی مالاترون ، واسمع مالاتسمعون ، اطت السماء وحق لها ان تغط ، لیس فیہا موضع اربع اصابع الا وملك واضع جہتہ ساجدا للہ۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چہ چہاہٹ اور اس کو چہ چہاہٹ تھا، اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتہ اپنی پیشانی رکھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ بیان کرتا ہو۔ ۱۲م

۳۹۶۳۔ عن حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اصحابہ اذ قال لہم تسمعون ما اسمع ؟ قالوا: مانسمع من شیء ، قال: انی لأسمع اطیط السماء وما تلام ان تغط ما فیہا موضع شبرا الا علیہ ملک ساجد أو قائم۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک فرمایا: سنتے ہو تم جو میں سنتا ہوں

۳۹۶۲۔ الجامع للترمذی ابواب الزہد باب ماجاء فی قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو

تعلّموا ۲/

۳۹۶۳۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم رقم الترجمة ۱۷۹ صفوان بن محرز

عرض کیا: ہم کچھ نہیں سنتے، فرمایا: میں آسمان کی چڑچڑاہٹ سنتا ہوں، اور وہ اس کو قبول کیوں نہ کرے جب کہ ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں مگر کوئی فرشتہ ضرور سجدہ یا قیام میں ہے۔ ۱۲م

۳۹۶۴۔ عن ام المؤمنین میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: بات عندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیلة فقام لیتوضاً للصلوة، فسمعتہ بقول فی متوضئہ لیبیک، لیبیک، لیبیک ثلاثا۔ نصرت، نصرت، نصرت۔ ثلاثا۔ فلما خرج، قلت: یا رسول اللہ! سمعتک تقول فی متوضئک، لیبیک، لیبیک، لیبیک ثلاثا، نصرت، نصرت، نصرت ثلاثا، کانک تکلم انسانا فهل کان معک احد؟ فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: هذا راجز بنی کعب یتصرخنی ویزعم ان قریشا اعانت علیہم بنی بکر۔ قالت فأقمنا ثلاثا ثم صلی بالناس صبح الیوم الثالث سمعت الراجز ینشدہ یارب، انی ناشد محمدا۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حضور نبی کریم ﷺ نے میرے پاس گزاری، تو رات کو نماز کے لئے وضو فرمایا، میں نے خود بوقت وضو سنا کہ حضور فرما رہے ہیں، میں موجود ہوں، موجود ہوں، موجود ہوں، تین مرتبہ فرمایا: اور تین مرتبہ یوں فرمایا کہ تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی۔ جب حضور تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو وضو کے مقام پر اس طرح تین مرتبہ فرماتے ہوئے سنا، گویا آپ کسی سے کلام فرما رہے ہیں، کیا آپ کے پاس کوئی تھا؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بنو کعب کے لوگ میرے پاس گڑگڑا کر مدد کے طالب تھے اور وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ ان کے مقابلہ میں بنو بکر کی مدد اہل قریش کر رہے ہیں، فرماتی ہیں: تین دن ہی گزرے تھے اور حضور نے فجر کی نماز لوگوں کو پڑھائی ہی تھی کہ ایک رجز پڑھنے والا یوں کہہ رہا تھا، اے رب میں حضور کو تلاش کرتا ہوں۔ ۱۲م



۳۹۶۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما تجلی اللہ تعالیٰ لموسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کان یبصر النملة علی الصفا فی لیلۃ الظلماء مسیرۃ عشرة فراسخ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر تجلی فرمائی تو حضرت موسیٰ تین فرسخ کے فاصلہ سے اندھیری رات میں کوہ صفا پر چلنے والی چوٹی کو دیکھ لیتے تھے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تویہ رویت بھری ہے، نسیم الریاض میں ہے کہ نور الہی کا ان سے اتصال ہوا اور روح حیوانی میں اس کا اثر ہوا۔ چنانچہ اس نور میں اضافہ ہوا جو بدن میں پھیلا ہوا ہے اور اس سے ادراک حاصل ہوتا ہے۔

لہذا جب کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی وسعت نظر کا یہ عالم ہے تو پھر حبیب اللہ علیہ التحیۃ والثناء کی بصارت مبارکہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ ان کے روح مع جسم کا حال ہے۔ رہی ان کی ارواح طیبہ کی رویت تو اس کو فرسخ و مراحل سے مقید نہیں کیا جاسکتا۔ عرش و فرش، عالم بالا سے تحت الثریٰ تک ہر جگہ اس کے لئے یکساں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

و كذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات والارض۔

۳۹۶۶۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : فی الآیۃ جلی لہ الامر سرہ و علانیۃ فلم یخف علیہ شیء من اعمال الخلائق ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت میں ہے کہ آپ پر تمام امور واضح ہو گئے خواہ وہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر، تو آپ پر مخلوق کے اعمال سے کچھ پوشیدہ نہیں

۱۲-م

۳۹۶۷۔ عن مجاهد رضى الله تعالى عنه قال: فرجت له السموات السبع فنظر الى ما فيهن حتى انتهى بصره الى العرش وفرجت له الارضون السبع فنظر الى ما فيهن -

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ساتوں آسمان کھول دیئے گئے تو آپ ان میں دیکھ رہے ہیں حتیٰ کہ آپ کی نگاہ کے سامنے عرش ہے، اور ساتوں زمین کے طبقات بھی کھول دیئے گئے تو آپ ان کو بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ ۱۲-م

۳۹۶۸۔ عن السدی الكبير رضى الله تعالى عنه قال: فرجت له السموات السبع حتى نظر الى العرش والى نزل من الجنة، ثم فرجت له الارضون السبع حتى نظر الى الصخرة التى عليها الارضون -

حضرت سدی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ساتوں آسمان کشادہ کر دیئے گئے حتیٰ کہ آپ نے عرش کو بھی ملاحظہ فرمایا، اور جنت میں اپنا مقام رفیع بھی دیکھا، پھر ساتوں زمینیں کشادہ کی گئیں حتیٰ کہ آپ نے اس چٹان کو بھی ملاحظہ فرمایا جس پر زمین قائم ہے۔ ۱۲-م

جب یہ خلیل جلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ثابت تو حبیب جمیل علیہ التحیۃ والثناء کے لئے بدرجہ اولیٰ ثابت۔ انباء الحی ص ۳۱۰

۳۹۶۹۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اول من يكسى يوم القيامة ابراهيم -

۳۹۶۷۔ التفسير لابن ابی حاتم سورة الانعام تحت آية وكذلك نرى ابراهيم الآية ۷۵۰۱

۳۹۶۸۔ التفسير لابن ابی حاتم سورة الانعام تحت آية وكذلك نرى ابراهيم الآية ۷۵۰۲

۳۹۶۹۔ الجامع الصحيح للبخارى كتاب الانبياء باب قول الله تعالى عز وجل واتخذ الله ابراهيم خلیلاً



ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہیں۔ ۱۲م  
 ۳۹۷۰۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یجاء بکم حفاة، عراة، غرلا، فیکون اول من یکسی ابراہیم، یقول اللہ عزوجل: اکسوا خلیلی فیؤتی بریطتین بیضاوین من رباط الجنة، ثم اکسی علی اثرہ ثم اقوم عن یمین اللہ مقاما یغبطنی الاولون والآخرون۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم برہنہ پا، برہنہ تن آؤ گے بغیر ختنہ کئے، تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا، اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: میرے خلیل کو لباس پہناؤ، لہذا جنت سے دوسفید لباس لائے جائیں گے، پھر فوراً مجھے بھی پہنایا جائے گا اور میں اللہ تعالیٰ کے حضور داہنے ایسے مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں اولین و آخرین سب کو رشک ہوگا۔ ۱۲م

۳۹۷۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تخیرونی علی موسی، فان الناس یصعقون یوم القيامة فاصعق معهم، فأکون اول من یفیک فاذا موسی باطش بجانب العرش، فلادری کان فیمن صعق فافاق قبلی او کان فیمن استثنی اللہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرت موسیٰ پر فوقیت نہ دو، کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب سب لوگوں پر غشی

۳۹۷۰۔ السنن للدارمی باب فی شان الساعة رقم الكتاب ۲۸۰۳

۳۹۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب التوحید باب فی المشیئة والارادة

الصحیح لمسلم کتاب الفضائل باب من فضائل موسی علیہ الصلوۃ والسلام ۲۶۷/۲



طاری ہوگی اور میں ان کے ساتھ ہوں گا، سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا تو اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا ایک پایہ پکڑے ہیں، اب میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ ان میں ہوں گے جو بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہو گیا، یا یہ شروع ہی سے مستثنیٰ رہے۔ ۱۲م

**امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

مطالع المسرات میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ بارگاہ رب العزت میں واسطہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تقسیم فرمانے والے۔ تو جس کو جو ملایا ملے گا خواہ وجود ہو یا دنیوی و اخروی رزق، ظاہر و باطن کے کمال ہوں یا علوم و معارف، یہ سب آپ ہی کے ذریعہ تقسیم ہوتے ہیں۔ آپ ہی کے دربار سے جنت عطا ہوتی ہے کہ تمام خزانوں کی کنجیاں آپ کو عطا کی گئیں۔ اب ہر ایک کو خزانہ الہیہ سے حصہ آپ ہی کے دربار اقدس سے ملتا ہے۔

یہاں بعض حضرات کی جانب سے یہ سوال ہے کہ جب ایسا ہے تو خلق خدا میں انبیائے کرام کو جو فضائل عطا ہوئے وہ سب پہلے حضور کو حاصل ہونا ضروری ہیں۔ کہ آپ کے بغیر کسی کو کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ تو جو فضائل آپ کو نہ ملے وہ کسی دوسرے نبی کو بھی عطا نہ ہوئے ہونگے۔ حالانکہ بظاہر ایسا معلوم نہیں ہوتا۔

مثلاً حضرت موسیٰ کے معجزات عصا اڑدھا بن جاتا تھا۔ اور ید بیضا۔

حضرت عیسیٰ کے معجزات، مردوں کو زندہ کرنا، مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو درست فرما دینا۔ پرند کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارنا پھر اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس کا پرند بن کر اڑ جانا۔

حضرت آدم کے لئے فرشتوں کا سجدہ کرنا۔

حضرت سلیمان کے لئے ہوا کا مسخر ہونا، پرند، چرند اور جن و شیطان کا تابعدار ہونا۔

وغیرہ وغیرہ۔

یہ تمام معجزات حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ظاہر نہیں ہیں۔ مزید گزشتہ احادیث میں جو حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فضائل ہیں وہ بھی آخرت میں



بغیر حضور ان کو حاصل ہونگے۔

شرح احادیث نے اس کا جواب دیا کہ یہ تمام فضائل جزئی ہیں۔

اقول وباللہ التوفیق: ہاں ہمارے یہاں اس کا یہ جواب بھی ہے، بلکہ اس سے اعظم واجل جواب یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں اور کمال میں آپ کو افضلیت حاصل ہے۔ لہذا آپ کو تمام وجوہ سے جمیع اولین و آخرین پر فضیلت مطلقہ حاصل ہے۔

حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو جو معجزات ملے ان کی نوعیت اس طرح ہے۔ کہ

فضیلت در حقیقت صفت میں ہوتی ہے، رہا فعل تو وہ کسی مصلحت کے تابع ہوتا ہے۔ مثلاً دو کاتب ہیں جن کو فن کتابت میں فوقیت حاصل ہوئی اور اس فن میں خوبی کے حامل قرار پائے۔ پھر ایک کاتب نے کسی مصلحت کے پیش نظر کتابت بالفعل کی، اور دوسرے نے کسی مصلحت سے اس کو ترک کیا۔ تو اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جس نے فن کتابت کا مظاہرہ کیا وہ نہ لکھنے والے پر فضیلت رکھتا ہے، بلکہ عین ممکن کہ جس نے نہ لکھا وہ کاتب بالفعل سے کتابت میں اجود و افضل ہو۔ کیا تم اس حدیث میں غور نہیں کرتے جو دلائل النبوة وغیرہ میں مروی ہے۔

۳۹۷۲۔ عن الزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما نزلت: (وانذر عشرتک الاقربین) صاح رسول اللہ ﷺ علی ابی قبیس یا آل عبد مناف! انی نذیر فجاءتہ قریش فحذرہم وانذرہم فقالوا انزع منک نبی یوحی الیک وان سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام سخرت لہ الریح والجبال، وان موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سخر لہ البحر، وان عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کان یحی الموتی فادع اللہ تعالیٰ ان یرسلنا فیہم ان یفجر لنا الارض انہارا فتتخذہا محارث نزرع وناکل والافادع اللہ تعالیٰ ان یحی لنا موتانا فنکلمہم



ویکلمونا والا فادع الله تعالى ان يجعل هذه الصخرة التي تحتك ذهابا فننحت منها وتغنينا عن رحلة الشتاء والصيف ، فانك تزعم انك كهيأتهم ، فبینا نحن حوله ﷺ اذ نزل عليه الوحي ، فلما سرى عنه الوحي قال والذي نفسی بيده لقد اعطاني الله تعالى ما سألتكم ولو شئت لكان ، ولكنه خيرني بين ان تدخلوا باب الرحمة فيؤمن مؤمنكم وبين ان يكلكم الي ما اخترتم لانفسكم فتضلوا عن باب الرحمة ولا يؤمن مؤمنكم فاخترت باب الرحمة ، ويؤمن مؤمنكم واخبرني ان اعطاكم ذلك ثم كفرتم انه يعذبكم عذابا لا يعذب احدا من العلمين ، فنزلت وما من عنا ان نرسل بالآيات الا ان كذب بها الاولون حتى قرأ ثلاث آيات ونزلت ﴿ولو ان قرء انا سیرت به الجبال - الآية﴾ -

(انباء الحی ص ۳۲۳-۳۲۴)

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت (وانذر عشیرتک الاقربین) نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے جبل ابوقبیس پر تشریف فرما ہو کر ندا فرمائی: اے آل عبد مناف! بیشک میں ڈرانے والا ہوں، نداسن کر قریش جمع ہوئے تو آپ نے سب کو عذاب آخرت سے ڈرایا، بولے: آپ اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، تو حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے پہاڑ اور ہوائیں تالیع فرمان تھیں، حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے سمندر مسخر ہوا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مردے زندہ کرتے تھے۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ یہ پہاڑ یہاں سے چل کر جائیں، اور زمین سے چشمے پھوٹ نکلیں، تو ہم ان کے ذریعہ کھیتیاں کریں اور خوب سب چیزیں کھائیں۔ اور یہ نہ ہو تو ہمارے مردوں کو زندہ کریں تو ہم ان سے گفتگو کریں، ورنہ آپ دعا کریں کہ یہ پہاڑوں کی چٹانیں سونا ہو جائیں تاکہ ہم ان کو کھودیں اور جاڑوں اور گرمی میں مشقت کے سفر کر کے تجارت کے لئے نہ جائیں، آپ تو ان انبیائے کرام کے مثل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: کہ ہم حضور ﷺ کے پاس جمع ہی تھے کہ اچانک وحی نازل ہوئی۔ جب وحی کے آثار جاتے رہے تو ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے:



بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا جو تم مانگتے ہو، اور اگر میں چاہتا تو ویسا ہی ہوتا۔ لیکن مجھے دو چیزوں کے درمیان اختیار ملا۔ ایک یہ کہ تم باب رحمت میں داخل ہو جاؤ اور تم میں کے لوگ ایمان لائیں۔ دوسرے یہ کہ جس کو تم اختیار کرتے ہو وہ تمہیں دیا جائے تو تم باب رحمت سے بھٹک جاؤ اور تم میں سے کوئی ایمان نہ لائے۔ لہذا میں نے باب رحمت کو اختیار کیا اور تمہارے ایمان لانے کو پسند فرمایا۔

نیز مجھے یہ بتایا گیا کہ میں تم کو تمہاری پسندیدہ چیز دیدوں تو تم بعد میں کفران نعمت کر کے گمراہ ہو جاؤ گے اور پھر اللہ تعالیٰ تم کو سب سے سخت عذاب دے گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: (وما من عنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بها الاولون) یہاں تک کہ آپ نے تین آیتیں تلاوت فرمائیں۔ اور یہ آیت نازل ہوئی ﴿ولو ان قرءا انسا سیرت به الجبال﴾ - (الآیۃ) ۱۲م

### امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا حضور مختار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کریم کی قدرت و عطا سے مردوں کو زندہ کرنے، پہاڑوں کو چلانے، زمین سے نہریں اور چشمے جاری کرنے اور پہاڑی چٹانوں کو سونے میں تبدیل کرنے پر قادر تھے۔ لیکن آپ نے قصداً ایسا نہیں کیا۔ کیا آپ نے ابھی ملاحظہ نہیں کیا کہ حضور مختار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں: لو شئت لکان۔ اگر میں چاہتا تو ایسا ہی ہوتا۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ ہمارے علماء نے اپنی کتابوں میں ایک باب وضع کیا اور اس میں مردوں کو زندہ کرنے اور آفت رسیدہ لوگوں کی آفتوں کو دور کرنے کے سلسلہ میں روایات ذکر کیں۔ جن میں آپ کے خدام و غلاموں کے واقعات حد تو اتر پر ہیں۔ واللہ الحمد

بلکہ امام شعرانی کی کتاب ”الیواقیت والجوہر“ میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایسے مراتب خاص فرمائے گئے کہ ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کو تمام مخلوق کے احوال کا علم دیا گیا۔ کیونکہ آپ سب کے رسول ہیں۔ اور



یہ بات ظاہر ہے کہ ان کے احوال مختلف ہیں، تو ضروری ہوا کہ آپ سب کے حالات سے باخبر ہوں۔ نیز آپ کو احیاء موتی کا معجزہ اس طرح عطا ہوا کہ اس کو حیات حسی و معنوی دونوں سے تعلق ہے، جب کہ یہ دوسروں کو نہ ملا۔

۳۹۷۳۔ عن عمرو بن سواد قال لی الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ما اعطی اللہ تعالیٰ نبیا ما اعطی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قلت : اعطی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام احیاء الموتی ، فقال : اعطی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حنین الجذع ۔ فهذا اکبر من ذاك ۔

حضرت عمرو بن سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جو ملا وہ ہمارے حضور ﷺ کو بھی ملا، میں نے عرض کیا: حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مردوں کو زندہ کرنے کو معجزہ عطا ہوا، فرمایا: حضور ﷺ سے کھجور کے خشک تنے نے فریاد کی، یہ اس سے بھی بڑا معجزہ ہے۔

۱۲۰م

### امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدی والد ماجد قدس سرہ العزیز کتاب مستطاب ”سرور القلوب بذکر المحبوب“ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں: امام شافعی کا فرمان حق و صواب ہے کہ مردہ تو پہلے زندہ تھا اور صورت انسانیہ نفس ناطقہ سے تعلق کی صلاحیت رکھنے کے لئے باقی ہے۔ برخلاف اس سوکھی لکڑی کے، کہ اس میں اس وقت عادتہ حیات کی صلاحیت ہی نہیں اور کبھی اس پر روح حیوانی کا فیضان ہی نہیں ہوا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہاں حیات کی ابتداء ہے اور وہاں اعادہ۔ اور اعادہ بلاشبہ آسان ہے۔ یعنی فاعل مجازی کی طرف نسبت کرتے ہوئے البتہ فاعل حقیقی رب تبارک و تعالیٰ کے لئے سب برابر ہیں، ایک دوسرے کے مقابل اھوں و آسان نہیں۔ اور سورۃ روم میں (وہو



اھون علیہ ) فرمایا یہ مخاطب کے زعم کے لحاظ سے ہے۔

اب رہا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پرندہ کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارنا تو اس کا جواب امام سیوطی قدس سرہ نے ابو نعیم سے اس طرح نقل فرمایا کہ اس کی نظیر کھجور کی شاخ کا لوہے کی تلوار میں تبدیل ہو جانا ہے جس سے حضرت عکاشہ بن محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر میں قتال فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

اقول: حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ دو چیزوں پر مشتمل تھا۔ پہلی چیز تو پرند کی شکل بنانا۔ دوسری چیز پھونک مار کر اس میں روح ڈالنا۔

اس میں پہلی چیز فضل و کمال اور معجزہ کے قبیل سے نہیں کہ یہ تو اس معجزہ کی تمہید تھی۔ اور تصویر بنانا آپ کی شریعت میں حرام نہیں تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی حرمت لے کر تشریف لائے۔ لہذا آپ سے یہ فعل صادر ہونا ممکن ہی نہیں تھا۔ اب رہا روح ڈالنا تو اس سے کہیں زیادہ صرف مس فرما کر حیات بخشنا ہے۔ کیونکہ وہ سانس اور پھونک جو ایک نبی کے دہن مبارک سے خارج ہو اس کو وہ عظمت مقام حاصل ہے کہ اس سے کلام الہی کا صدور ہوتا ہے، لہذا یہ دوسری چیزوں کے مقابل عظیم ہے۔ تو محض مس کے ذریعہ کنکریوں میں روح کا اضافہ مٹی میں پھونک مارنے کی بہ نسبت زیادہ عظمت والا ہے۔ اور کلام کرنا اڑنے کے مقابلہ میں۔

پھر اس سے کہیں زیادہ عظیم محض حکم سے افاضہ روح فرمانا ہے جیسا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درختوں کو حکم فرمایا تو ان میں ادراک، سماعت، حکم کی بجا آوری، حرکت، زمین کو چیرنا اور خدمت اقدس میں حاضر ہو جانا۔ پھر دوسرے حکم سے واپس جانا۔ یہ سب اڑنے کے مثل اور ادراک و سماعت اس پر مستزاد۔

بلکہ ان سب سے زائد محض آپ کے گذر فرمانے سے حیات کا افاضہ ہے کہ درخت آپ کو دیکھتے، جانتے اور پہچانتے تھے کہ یہ اللہ کے رسول اور اس کے خلیفہ ہیں اور خلق خدا میں سب سے زیادہ تعظیم کے مستحق۔ لہذا آپ کو سجدہ کرتے۔ اور غور کیا جائے تو ان سب سے اعظم بے جان پتھروں میں روح، ادراک اور رویت کا افاضہ فرمانا اور ان بے زبانوں کو انسانی نطق



اور قوت گویائی بخشا ہے۔ کہ جب آپ گذر فرماتے سب آپ کی رسالت کی گواہی دیتے۔  
والحمد للہ رب العالمین۔ انباء الحی ص ۳۲۷

اب رہا ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سجدہ کرنا۔ تو اس میں مسجودہ کو قبلہ اور مسجود الیہ پر بلاشبہ زیادہ فضیلت ہے۔ یہاں حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام قبلہ اور مسجود الیہ تھے اور مسجودہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

امام رازی نے مفتاح الغیب میں اور امام نیشاپوری نے رغائب الفرقان میں (تلك الرسل فضلنا) کے تحت اس کی وضاحت فرمائی کہ ملائکہ کو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سجدہ کا حکم اس لئے دیا گیا کہ نور محمدی آپ کی پیشانی میں جلو گر تھا۔ اسی لئے تو حدیث قدسی میں فرمایا: اے محبوب اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو افلاک کو پیدا نہ فرماتا۔

امام ابن حجر مکی، منہج مکین، میں فرماتے ہیں: کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تخلیق آدم سے مقصود ہیں۔ لہذا ملائکہ کا سجدہ کرنا نور محمدی کو تھا جو حضرت آدم کی پیشانی میں ضو فلقن تھا۔

انباء الحی ص ۳۲۸

### سفینہ نوح اور سلطنت سلیمان علیہم الصلوٰۃ والسلام

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سلطنت و بادشاہت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی کی برکت سے تھی۔

علامہ ابن عماد کشف الاسرار میں اور علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:  
شیاطین کا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے مسخر اور تابعدار ہونا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی برکت سے تھا۔

متعدد احادیث میں آیا کہ آپ کی حکومت و بادشاہت آپ کی انگشتی میں مضمر تھی۔  
اور اس میں راز یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک نام اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کے ساتھ بحکم الہی آپ کی انگوٹھی میں نقش تھا۔



۳۹۷۴۔ عن عبادة بن الصامت رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : كان فص خاتم سليمان بن داؤد عليهم الصلوة والسلام سما ويا فالقى اليه فاخذه فوضعه فى خاتمه و كان نقشه انا الله لا اله الا انا ، محمد عبدى ورسولى۔

حضرت عباده بن صامت رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوٰۃ والسلام کی انگشتی کا نگینہ آسمانی تھا، آپ کو عطا ہوا تو آپ نے اس کو اپنی انگٹھی میں جڑوا لیا، اس میں لکھا تھا، انا اللہ لا اله الا انا۔ محمد عبدی ورسولی۔

### امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نیز امام زرقانی فرماتے ہیں: کہ آپ کے نام نامی کے خواص سے یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی آپ کے مبارک نام سے جاری رہی۔ انباء الحی ص ۳۲۹

اب باقی رہی حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بادشاہت۔ تو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ تمام عالموں پر آپ کو اللہ تعالیٰ نے علی الاطلاق خلیفہ بنایا کہ اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اور حضرت آدم و داؤد اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ کے نائب ہیں، آپ کے اختیار و تصرف ہی سے ان کو مقرر کیا جاتا ہے جیسا کہ بادشاہ اپنی مملکت اور اس کے بعض حصوں میں اپنے نائب مقرر کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے خواص میں متعین فرماتا۔ لہذا انبیائے سابقین کے شرائع و احکام آپ ہی کے احکام ہیں، اور ان کی حکومتیں آپ ہی کی حکومت۔ لہذا آپ علی الاطلاق حاکم ہیں اور مخلوق میں شرق سے غرب تک کوئی دوسرا حاکم نہیں۔ اسی لئے کل بروز قیامت سب آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے، وہاں آپ کی تنہا سیادت کا اظہار ہوگا اور سب مخلوق آپ کی محتاج ہوگی حتیٰ کہ خلیل اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں وارد ہوا۔

لہذا ثابت ہوا کہ خلق میں جس کو بادشاہت ملی وہ حقیقتہً اور معنیً، عموماً واطلاقاً، تقدماً و استمراراً اول یوم سے ابد الابد تک آپ ہی کے ساتھ خاص ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابداً ابداً۔ ان تمام چیزوں کے باوجود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہانہ طور طریقہ اختیار نہ فرمایا، حالانکہ ساری کائنات آپ کے لئے پیش ہوئی اور حضرت اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام رب تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ سے یہ پیغام لائے کہ اگر آپ اس کو پسند کریں کہ تہامہ کے پہاڑ آپ کے لئے زمر و یاقوت، سونے اور چاندی کے ہو کر چلا کریں تو ایسا کر دیا جائے، لیکن آپ نے اس کو اختیار نہ فرمایا۔

۳۹۷۵۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلغہ اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام عن ربہ تبارک و تعالیٰ ان احببت ان اسیر معک جبال تہامہ زمردا و یاقوتا و ذہبا و فضة ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو حضرت اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ رب العزت جل جلالہ کا یہ پیغام پہنچایا کہ اگر ایک آپ چاہیں تو آپ کے ساتھ تہامہ کے پہاڑوں کو زمر، یاقوت، سونے اور چاندی سے بنا کر چلاؤں۔

۳۹۷۶۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لو شئت لسارت مع جبال الذہب ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کرتے۔ ۱۲م

۳۹۷۵۔ اتحاف السادة المتقين للزبيدي بيان فضيلة الزهد ۹/

۳۹۷۶۔ المسند لاحمد بن حنبل كتاب الزهد مقدمة الكتاب



۳۹۷۷۔ عن ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لو سألت اللہ تعالیٰ من يجعل تہامہ کلہا ذہبا لفعل ۔  
انباء الحی ص ۳۳۱

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :  
اگر میں اللہ تعالیٰ سے مانگتا کہ وہ تہامہ کے تمام پہاڑوں کو سونے کا کر دے تو ضرور ایسا کر دیتا۔  
۱۲م

### امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو یہ اختیار دیا تھا کہ آپ چاہیں تو نبی ہو کر شاہان وقت کی زندگی گذاریں اور چاہیں تو خالص عبدیت و نبوت پسند کریں ، تو آپ نے خالص عبدیت و نبوت اپنے رب کی بارگاہ میں تواضعاً اختیار فرمائی ۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں حضرت ابو ہریرہ و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔

۳۹۷۸۔ عن خیشمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قيل للنبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطيت خزائن الارض ومفاتيحها ما لم يعط نبي قبلك ولا يعطاه احد بعدك ولا ينقصك ذلك عند الله شيئا وان شئت جمعتها لك في الآخرة ۔ قال : اجمعها لي في الآخرة ۔ فانزل اللہ تعالیٰ (تبارک الذی ان شاء جعل لك خيرا من ذلك جنات تجري من تحتها الانهار ويجعل لك قصورا)۔

حضرت خیشمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو ندا ہوئی کہ ہم نے تمہیں زمین کے خزانے اور ان کی کنجیاں عطا کیں جو تم سے پہلے نہ کسی نبی کو ملیں اور نہ تمہارے بعد کسی کو ملیں ، اور اللہ تعالیٰ کے یہاں تمہارا کچھ کم نہ ہوگا ، اور اگر تم چاہو تو آخرت کے لئے ان سب کو جمع رکھا جائے ، عرض کیا : میرے لئے آخرت میں اس کو جمع رکھ ، اس

وقت یہ آیت نازل ہوئی: (تبارک اللہ ان شاء جعل لك خيرا من ذلك جنات تجري من تحتها الانهار ويجعل لك قصورا)۔

### امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہی مطلب ہے حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول (لا ینبغی لاحد من بعدی) کا۔ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصد اپنے اختیار سے اس کو ترک فرمایا۔ جیسا کہ صحیحین کی حدیث میں آیا۔

۳۹۷۹۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان عفريتاً جعل ينقلب على البارحة ليقطع على صلاتي، وان اللہ تعالیٰ امکنی منه، فلقد هممت ان اریطه الى ساریة من سواری المسجد حتی تصبحوا فتنظروا الیه کلکم فذکرت قول اخي سليمان: رب اغفر لی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی، فردہ اللہ تعالیٰ خاسماً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سرکش جن میرے پاس گزشتہ رات آتا رہا تا کہ میری نماز میں خلل انداز ہو، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت عطا فرمائی، میں نے چاہا کہ اس کو مسجد کریم کے ستون سے باندھ دوں، جب صبح ہو تو تم سب اس کو دیکھو، پھر مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان کا قول یاد آ گیا کہ انہوں نے دعا کی تھی: اے میرے رب مجھے بخش دے اور ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لئے نہ ہو، پھر اللہ تعالیٰ نے اس جن کو دھتکار کر لوٹا دیا۔ ۱۲م

۳۹۸۰۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: یصلی صلوٰۃ الصبح فقراً فالبست القراءة، فلما فرغ من صلوٰتہ قال: لو رأ یتموننی وابلیس فأھویت بیدی فمازلت اخلفه حتی وجدت برد



لعابه بین اصبعی ہاتین الا بہام والتی تلیہا، ولولا دعوة اخی سلیمان لأصبح  
مربوطا بساریة من سوارى المسجد فتلا عب بہ صبیان المدینہ۔ انباء الحی ص ۳۳۲  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز ادا  
فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور قرأت کی تو اس میں اشتباہ ہو گیا، جب نماز سے فارغ  
ہوئے تو فرمایا: اگر تم مجھے دیکھتے اور ابلیس کو کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور میں پیچھے ہٹا  
یہاں تک کہ میں نے اپنی ان دو انگلیوں انگوٹھے اور اس کے متصل انگلی کے درمیان اس کے  
لعاب کی ٹھنڈک پائی۔ اگر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو آج صبح وہ  
مسجد کے ستون بندھا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے ہوتے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قلت: یہ دو قصے جدا جدا ہیں، یہ صبح کی نماز میں ابلیس کا، اور وہ صلاۃ اللیل میں عفریت  
کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیامت کے دن سب سے پہلے لباس  
پہنانے کی تفصیل اس طرح ہے۔

اقول: یہ لباس بطور کرامت و اعزاز ہوگا، اور یہ بات ثابت اور طے شدہ کے تمام اعزاز  
و بزرگی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست پاک میں ہوگی۔

تو خلاصہ کلام کا یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے اپنے روضہ انور  
سے باہر تشریف لائیں گے اور فوراً آپ کو جنتی لباس پہنایا جائے گا۔ پھر میدان محشر میں آپ  
لباس زیب تن کئے ہوئے تشریف لائیں گے اور سب کا حشر آپ کے قدموں میں ہوگا۔ اس  
حال میں کہ ننگے بدن۔ اب حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لباس پہنایا جائے گا اور آپ اس  
سے قبل ہی لباس زیب تن فرما چکے ہونگے۔ لہذا حضور کو اولیت حقیقہ حاصل ہے۔ ہاں اس کے  
بعد تمام اولین و آخرین کی موجودگی میں شفاعت کبریٰ اور قربت عظمیٰ کا لباس اللہ تعالیٰ کے حضور  
پہنایا جائے گا۔ لہذا آپ یہ لباس پہن کر عرش اعظم کی دہنی جانب کھڑے ہونگے، بلکہ اس پر  
جلوہ افروز ہوں گے جیسا کہ امام مجاہد نے فرمایا۔ میں نے اس کو اپنی کتاب ”تجلی الیقین بان نبینا



سید المرسلینؐ میں بیان فرمایا۔ هذا بحمد الله تعالى م عنی صحیح لا عبار علیہ۔ هذا ما افاض المولى سبحانه وتعالى على عبده الفقير۔ انباء الحی ص ۳۳۲

یہاں ایک اہم بات یہ ہے کہ انبیائے کرام، شہدائے عظام اور اولیائے ذوی الاحترام بروز قیامت لباس میں ملبوس ہوں گے، اور بغیر لباس عوام ہی ہوں گے۔

اقول: ہمارا رب حی کریم ہے، جل جلالہ۔ لوگوں کا بغیر لباس ہونا میدان قیامت میں کوئی باعث شرم نہیں۔ کہ قیامت کی ہولناکیاں کسی کو نگاہ اٹھا کر دیکھنے سے باز رکھیں گی۔ اس دن ہر شخص دوسرے سے بے نیاز اور جدا ہوگا۔ حسبنا لله ونعم الوکیل۔ صحیحین میں ہے۔

۳۹۸۱۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقول: يحشر الناس يوم القيامة حفاة عراة غرلا۔ قلت: يا رسول الله! الرجال والنساء جميعا ينظر بعضهم الى بعض؟ فقال: يا عائشة! الأمر أشد من ان ينظر بعضهم الى بعض۔ انباء الحی ص ۳۳۶

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت کے دن ننگے جسم ننگے سر بغیر ختنہ جمع ہوں گے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مرد اور عورتیں ایک ساتھ اور ایک دوسرے کو دیکھتے بھی ہوں گے، فرمایا: اے عائشہ! اس وقت اتنی شدت ہوگی کہ ایک دوسرے کی طرف نظر ہی نہ کر سکیں گے۔ ۱۲م

لیکن حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب تو سب کی نگاہیں لگی ہوں گی، اور تمام مخلوق آپ کی جانب راغب ہوگی، بلکہ جب حضور روضہ انور سے باہر تشریف لائیں گے تو صدیق اکبر و فاروق اعظم ساتھ ہوں گے۔ (تو اس حال میں حضور کا بے لباس ہونا کیونکر متصور)

۳۹۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الرفاق باب الحشر

الصحیح لمسلم کتاب الحنة باب فناء الدنيا وبيان الحشر



۳۹۸۲۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج ذات یوم ودخل المسجد وابوبکر وعمر، احدهما عن یمینہ والآخر عن شمالہ وهو آخذ بأیدیہما، فقال: هكذا نبعث یوم القیامۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے اور مسجد نبوی میں داخل ہوئے، ساتھ میں حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، ایک دہنی جانب اور دوسرے بائیں جانب اور آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، فرمایا: ہم قیامت میں اسی طرح اٹھیں گے۔ ۱۲م

۳۹۸۳۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ابا بکر لما حضرته الوفاۃ دعا بثیاب جدہ فلبسها وقال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: ان المیت یبعث فی ثیابہ التی یموت فیہا۔

انباء النبی ص ۳۳۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر کے وصال کا وقت قریب آیا تو نیا جوڑا منگوایا اور اس کو پہن کر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میت اسی لباس میں اٹھائی جائے گی جس میں انتقال ہوا۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ان کے خلاف ہے جن میں بے لباس اٹھنے اور میدان قیامت میں جانے کا ذکر ہے، لہذا علمائے کرام نے ان کے درمیان یوں تطبیق دی کہ درجات مختلف ہیں۔ تو توزیعاً یہ کہا جاتا ہے کہ بعض عاری اور بعض کا سی ہوں گے۔

اقول: بلکہ جو کا سی یعنی صاحب لباس ہوں گے ان کی بھی متعدد جماعتیں ہوں گی۔ بعض تو انہیں کپڑوں میں ہوں گے جن میں انتقال ہوا۔

۳۹۸۲۔ الجامع للترمذی ابواب المناقب مناقب الفاروق الاعظم

۳۹۸۳۔ السنن لابی داؤد کتاب الحنائن باب ما یستحب من تطہیر ثیاب المیت

اس حدیث میں انہیں کا بیان ہے۔ بعض وہ ہوں گے جن کو ان کے کفن میں اٹھایا جائے گا۔ حدیث میں ہے:

۳۹۸۴۔ عن عمرو بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دفننا ام معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما فأمر بها فكفنت في ثياب جدد، وقال: احسنوا اكفان موتاكم فانهم يحشرون فيها۔

حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کی تجھیز و تدفین کی تو آپ نے جدید لباس میں کفن دینے کا حکم فرمایا اور فرمایا: اپنے مردوں کو اچھا کفن دو کہ یہ اسی میں اٹھائے جائیں گے۔ ۱۲م  
امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں  
بلکہ توزیع و تطبیق میں یہ حدیث نص ہے جو حضرت ابوذر سے مروی ہے:

۳۹۸۵۔ عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: حدثنی الصادق المصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الناس يحشرون يوم القيامة على ثلاثة افواج، طاعمين كا سين راكبين، وفوج يمشون، وفوج تسيحهم الملائكة على وجوههم۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین گروہ میں اٹھائیں جائیں گے۔ ایک تو وہ جو کھاتے پیتے لباس پہنے سواری پر جائیں گے۔ دوسرے پیدل۔ تیسرے وہ جن کو فرشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حجۃ الاسلام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ



تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں اس طرح ہے۔

بالغوا فی اکفان موتاکم ، فان امتی تحشرون فی اکفانہم وسائر الامم

عراة۔

اپنے مردوں کے کفن میں مبالغہ کرو، یعنی اچھے کفن پہناؤ کہ میری امت اپنے کفن میں اٹھائی جائے گی اور باقی امتیں بغیر لباس۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: میں نے اس کی اصل نہ پائی۔ لیکن امام عینی نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر میں فرمایا کہ مسند ابی سفیان میں یہ حدیث موجود ہے۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثوں میں یہ معلوم ہو چکا کہ یہ حکم عام امت کے لئے ہے، لیکن جمہور علماء نے اس کو شہداء کے لئے خاص مانا۔ کیونکہ ان کے بارے میں حکم ہے کہ انہیں کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کیا جائے۔

علامہ قرطبی امام غزالی سے منقول حدیث کی بھی یہی توجیہ کرتے ہیں کہ اگر یہ ثابت ہے تو شہداء کے لئے ہے تا کہ دوسری احادیث سے یہ مناقض نہ ہو۔

اقول: اس تفصیل سے تو یہ لازم آیا کہ لباس والوں کی علیحدہ علیحدہ قسمیں نہ ہوں۔ کیونکہ شہداء کا لباس تو ان کے کفن ہوں گے۔ حالانکہ امت کے حق میں تو زیغ و تقسیم جمہور کا مسلک ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: کہ شہداء پر اس لئے محمول کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے کپڑوں ہی میں دفن کئے جاتے ہیں۔ لہذا لباس میں ان کو مبعوث کیا جانا دوسروں سے امتیاز کے لئے ہے۔ اقول: جب یہ امتیاز کے لئے ہے تو انبیائے کرام کے لئے اس کا ثبوت بدرجہ اولیٰ ہوگا کہ وہ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ جیسا کہ ان کے دیگر امتیازات احادیث میں وارد ہوئے۔

۳۹۸۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تبعث الانبیاء علی الدواب ویحشر صالح علی ناقتہ ویحشر ابنا

فاطمة على ناقتى العضباء والقصوا واحشرا نانا على البراق خطوها عند اقصى طرفها ويحشر بلال على ناقة من نوق الجنة -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سوار یوں پر اٹھائے جائیں۔ اور حضرت صالح تو اپنی اونٹنی پر ہوں گے اور فاطمہ کے دونوں بیٹے میری اونٹنی عضباء اور قصواء پر، اور مجھے براق پر جس کا قدم منتہائے نظر پر پڑتا اور بلال کو ایک جنتی اونٹنی پر لایا جائے گا۔ ۱۲م

۳۹۸۷۔ يحشر الانبياء يوم القيامة على الدواب ليوافوا المحشر، ويبعث ابنائى الحسن والحسين على ناقتين من نوق الجنة -

انبیائے کرام قیامت کے دن سوار یوں پر ہوں گے تاکہ میدان محشر جائیں اور میرے بیٹے حسن و حسین جنتی اونٹیوں پر۔ ۱۲م

۳۹۸۸۔ عن على المرتضى كرام الله تعالى وجهه الكريم عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: تحت قوله تعالى: (يوم نحشر المتقين الى الرحمن وفد) مریم ۸۵ انباء الحی ص ۳۳۹

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضوت نبی کریم ﷺ نے (یوم نحشر المتقين الى الرحمن وفد)۔ (مریم۔ ۸۵) کے تحت فرمایا:

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب باقی رہا یہ سوال کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے قیامت کے دن افاقہ ہوگا اور حضور کے فرمان کے مطابق حضرت موسیٰ کو آپ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے پائیں گے۔

تو اس کا جواب اس طرح بھی دیا جاسکتا ہے کہ یہ حدیث بہت سے متقدمین و متاخرین



علماء کے نزدیک مشکل احادیث سے ہے۔ حتیٰ کہ امام قاضی عیاض سے امام نووی نے نقل فرمایا: کہ ان ہذا من اشکل الاحادیث۔ یہ مشکل ترین احادیث سے ہے۔

اسی لئے تو ان کے علاوہ دوسرے محققین و شارحین کو اس میں سخت اضطراب لاحق ہوا۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے تو ثقہ راویوں کو جو رواۃ صحیحین سے ہیں وہی اور ضعیف قرار دیدیا۔ اگر میں ان سب کی تفصیل بیان کروں اور سب کے اقوال جمع کروں تو مقصد اصلی سے خروج کا خوف ہے اور کلام کے طویل ہونے کا خطرہ ہے۔

میں نے اس مقام پر فتح الباری، عمدۃ القاری اور مرقاة شرح مشکوٰۃ کے حاشیہ پر کچھ تعلیقات تحریر کی ہیں، ان میں اپنے مولیٰ عزوجل کی توفیق سے تمام اشکالات کے بارے میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ وارد ہی نہیں ہوئے، ہاں ایک شبہ ہے جس کا افادہ امام عینی نے عمدۃ القاری میں اور شیخ محقق دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا:

کہ اس سلسلہ میں مکمل وضاحت موجود اور اجماع منقول کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بروز قیامت سب سے پہلے اپنے روضۂ انور سے تشریف لائیں گے، آپ سے پہلے کوئی اپنی قبر سے نہیں اٹھے گا، تو پھر اس حدیث میں حضور نے یہ کیوں فرمایا کہ لا ادری کان فیمن الخ۔ لہذا معلوم کہ حضرت موسیٰ کو پہلے افاقہ ہوگا۔ یادہ اس سے مستثنیٰ قرار پائیں گے۔ اس کے حل کے لئے بعض شارحین نے یہ جزم کر لیا کہ اس حدیث میں جو تردید منقول ہے وہ راوی کا وہم ہے۔

ملا علی قاری مرقات میں فرماتے ہیں: کہ بعثت بعد الموت میں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کسی کو تقدم حاصل نہیں۔ پھر اس حدیث کے حل میں فرمایا: کہ اس حدیث میں صعقہ سے مراد نچھہ فزع ہے جو بعثت بعد الموت سے پہلے ہوگا۔

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ بعثت سے پہلے نچھہ قیامت کے سوا اور کوئی نچھہ نہیں۔ حتیٰ کہ خود علامہ علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: کہ تمام لوگ قیامت کے دن مرجائیں گے یعنی نچھہ اولیٰ کے وقت۔ اور یہ نچھہ اولیٰ باعث موت ہی ہوگا نہ کہ محض ہول و اضطراب اور بے ہوشی۔ پھر لکھتے ہیں:



ہاں یہاں ایک سہل جواب وہ بھی ہے جس کی طرف علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں ارشاد فرمایا: کہ نفع ہر زندہ شخص کو بے ہوش کر دے گا مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے وہ اس سے مستغنی رہے گا۔ اس کے بعد ہر وہ زندہ شخص کہ اب تک اسے موت نہ آئی فوراً بعد مر جائے گا۔

اور وہ نفوس قدسیہ جن کو پہلے موت آچکی اور پھر وہ زندہ کر دیئے گئے یٰ عنی انبیائے کرام اور شہدائے عظام۔ ان کے لئے محض غشی ہوگی پھر افاقہ ہوگا۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استثناء جس غشی سے فرمایا وہ یہ ہی ہو۔  
اقول: علامہ علی قاری کا مقصود تو اس وقت ہی تام ہو سکتا ہے جب کہ افاقہ بعثت سے پہلے ہو۔ تا کہ بعثت میں سبقت لازم نہ آئے۔ اور بعثت سے پہلے افاقہ صریح حدیث صحیحین کے خلاف ہے۔

۳۹۸۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تفضلوا بین انبیاء اللہ، فانہ ینفخ فی الصور فیصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ، ثم ینفخ فیہ اخری فاكون اول من بعث فاذا موسیٰ آخذ بالعرش۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے درمیان کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ دو، کہ جب صور پھونکا جائے گا تو تمام زمین و آسمان والے بے ہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے، پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اپنے روضہ انور سے اٹھوں گا تو اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہیں۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں صراحت ہے کہ افاقہ سے مراد بعثت ہے۔ یہاں سے وہ قول بھی دفع



ہو گیا جو ملا علی قاری، امام قاضی عیاض، اور ان کے علاوہ حضرات نے پیش فرمایا کہ افاقہ سے مراد بعثت نہیں۔ بلکہ افاقہ غشی سے چھٹکارا پانا، اور بعثت مرنے کے بعد زندہ معنے کے معنی میں آتا ہے، جیسے حضرت موسیٰ کا کوہ طور پر بے ہوش ہو جانا موت نہیں تھا اور اس سے افاقہ بعثت بعد الموت کے معنی میں نہیں۔

اس کے جواب میں مزید یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس افاقہ کو ایک حدیث میں بعثت سے بھی تعبیر فرمایا۔

۳۹۹۰۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فلا ادري أكان ممن استثنى اللہ تعالیٰ ان لا تصيبه النفخة او بعث قبلي۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں بتا سکتا کہ حضرت موسیٰ ان لوگوں میں ہونگے جو مستثنیٰ رہیں گے کہ ان کو صور کی آواز نہ پہنچے گی یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے جائیں گے۔ ۱۲م

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عرش اعظم تک پہلے پہنچنے کی ایک وجہ وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ روضہ انور سے تو حضور ہی سب سے پہلے تشریف لائیں گے، لیکن آپ بعد میں اس لئے پہنچیں گے کہ حشر و نشر ملک شام کی سرزمین پر ہوگا اور حضرت موسیٰ کی قبر اس سرزمین سے قریب جہاں عرش اعظم کے پائے ہوں گے۔ لہذا حضرت موسیٰ قبر انور سے باہر تشریف لاتے ہی وہاں پہنچ جائیں گے۔ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضہ انور سے بقیع شریف تشریف لے جائیں گے اور ان کے زندہ ہو کر باہر آنے کے منتظر رہیں گے، پھر ان کو ساتھ لیکر حرمین کے درمیان اہل مکہ کا انتظار فرمائیں گے، اور جب وہ سب آجائیں گے تو آپ میدان محشر کی طرف قصد فرمائیں گے۔

جعلنا اللہ تعالیٰ من اللاحقین تبعالہ ، المتعلقین باذیالہ ، بمنہ وأفضالہ ،

آمین رب محمد آمین ، وصل وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ وصحبہ وابنہ وحبزہ اجمعین ۔

بعض حضرات نے یہاں صعقہ کو بعد بعثت پر محمول کیا اور بعثت کے معنی میں نہیں لیا۔ امام قاضی عیاض ، امام نووی ، ابن قیم ، امام عسقلانی نے اس کو جائز مانا۔ اور امام عینی نے احادیث انبیاء میں اس پر جزم فرمایا۔ اور شیخ نے اشعة اللمعات میں ان کی متابعت کی۔ لیکن علامہ قرطبی نے اس کو رد کر دیا اور علامہ زرقانی نے ان کی تصدیق کی۔

اقول: اولاً۔ حدیث صحیحین جو ابھی ذکر ہوئی اس کی تردید کے لئے کافی ہے، کہ اس میں صراحت ہے کہ صعقہ (موت) افاقہ (بعثت) دونوں فتحوں کے وقت ہی ہوگا۔ نیز امام بخاری نے تفسیر سورہ زمر میں روایت کی۔

۳۹۹۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی اول من یرفع رأسہ بعد النفخۃ الآخرة ، فاذا انا بموسی متعلق بالعرش ، فلا ادری اکذلك کان ام بعد النفخۃ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوسرے صور کے بعد سب سے پہلے میں اٹھوں گا تو میں دیکھوں گا حضرت موسیٰ عرش کا پایا پکڑے ہیں، تو نہیں بتایا جاسکتا کہ وہ اسی حال میں رہیں یا صور کے بعد یہاں پہنچے۔ ۱۲م امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو یہاں قیامت وبعثت کے دو فتحوں کے سوا کوئی تیسرا فتح ہی نہیں، دو کے بارے میں قرآن کریم میں آیا۔ اور زیادہ فتحوں کا امکان بغیر ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اور یہاں نہ ثبوت اور نہ کسی تیسرے پر جزم۔

امام عینی علامہ کرمانی سے نقل فرماتے ہیں کہ اصح مسلک میں صرف دو فتح ہی ہیں۔

اور



علامہ عسقلانی علامہ قرطبی سے ناقل کہ صحیح یہی ہے کہ دو فتحی ہیں فقط۔ کیونکہ آیت سورۃ نمل میں (ففرع) سے۔ اور آیت سورۃ قصص میں (فصعق) سے (الامن شاء الله) استثناء موجود ہے۔  
ملخصا انباء الحی ص ۳۴۳

ثانیاً اقول: عین ممکن ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فاصعق معہ) اس وقت فرمایا جب حضور کو یہ علم نہیں دیا گیا تھا کہ انبیائے کرام کو صعق لاحق نہیں ہوگا۔

بلکہ حضور کیونکر ارشاد فرماتے جب کہ خود حضور کا فرمان ہی شہداء کا استثناء فرما رہا ہے۔

۳۹۹۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سأل جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام عن هذه الآية، من الذين لم يشاء الله ان يصعقوا، قال: هم شهداء الله عز وجل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہم الصلوٰۃ والسلام (من الذين لم يشاء الله ان يصعقوا) کے بارے میں پوچھا تو عرض کیا: یہ شہدائے کرم ہوں گے۔ ۱۲م

۳۹۹۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: هم شهداء الله ثبیتہ اللہ تعالیٰ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شہداء ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ مستثنیٰ رکھے گا۔ ۱۲م

۳۹۹۴۔ عن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: وزاد متقلدی السیوف حول العرش۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرش کے گرد تلوار لٹکائے

---

۳۹۹۲۔ فتح الباری للعسقلانی	کتاب الرقاق	باب نفخ الصور ۱۱ /
۳۹۹۳۔ الدر المنثور للسيوطی	سورة الزمر تحت آية ونفخ في الصور	
۳۹۹۴۔ جامع البیان للطبری	سورة الزمر تحت آية ونفخ في الصور	

شہداء ہوں گے۔ ۱۲م

۳۹۹۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : والاموات لا یعلمون شیئاً من ذلك ، فقلت یا رسول اللہ ! فمن استثنی اللہ تعالیٰ حین یقول (ففزع من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ) قال : اولئک الشہداء ، وانما یصل الفزع الی الاحیاء وهم احیاء عند ربہم یرزقون ووقاہم اللہ فزع ذلك الیوم وآمنہم منہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردے تو اس سے کچھ نہیں جانتے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ اس آیت (ففضع من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ) میں کس کا استناد ہے، فرمایا: یہ شہداء ہیں، فزع تو زندوں کو ہی ہوگی اور یہ اپنے رب کہ یہاں زندہ ہیں رزق پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اس دن فزع سے مامون و محفوظ رکھے گا۔ ۱۲م

**امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

تو جب یہ شہداء کے لئے ثابت تو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تو اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ اسی لئے امام بیہقی نے اختیار فرمایا کہ انبیائے کرام صلی اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے استثناء حاصل فرمائے ہوئے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو آپ نے آیت کریمہ کے مجمل استثناء کو حاملین عرش اور باقی چار فرشتوں پر محمول فرمایا جیسا کہ اس حدیث میں ہے۔

۳۹۹۶۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالوا: یا رسول اللہ ! من هؤلاء الذین استثنی اللہ ؟ قال جبرئیل ومکائیل وملك الموت واسرافیل وحملۃ العرش ۔

سورة الزمر تحت آية ونفخ فی الصور

۳۹۹۵۔ الدر المنثور للسيوطی

سورة الزمر تحت آية ونفخ فی الصور

۳۹۹۶۔ جامع البیان للطبری



حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ کون ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمادیا؟ فرمایا چاروں مقرب فرشتے، جبریل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل، اور حاملین عرش۔

**امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کریمہ پر حکم عام لگایا۔ لیکن جب حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ علم دیدیا گیا کہ انبیائے کرام بھی مستثنیٰ ہیں تو پھر آپ نے ان کا بھی استثناء فرمایا۔

ایسا ہی وہاں واقع ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضلیت مطلقہ کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ التحیۃ والثناء کا نام لیا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاء و مرسلین اور جملہ اولین و آخرین پر فضیلت مطلقہ کی بشارت سنائی تو آپ نے علی الاعلان بطور تحدیث نعمت سب کو یہ مژدہ سنا دیا۔ انا اکرم ولد آدم۔ وغیرہا من الاحادیث الكثيرة المتکاثرة۔

ثالثاً۔ اگر ہم یہ تسلیم کر لیں کہ یہ صعقہ بعد البعث میدان محشر میں ہوگا اور اس میں کسی کا استثناء نہیں۔ جیسا کہ ابن قیم کا گمان فاسد ہے، اور اسی بنا پر اس نے ثقہ راویوں کو وہی قرار دیا ہے اور احادیث صحاح کو رد کر دیا۔

اس کو نہیں معلوم کہ یہ حدیث خود بعض کا استثناء فرما رہی ہے۔ تو اگر صعقہ قیامت ہی کا صعقہ ہے تو ٹھیک۔ اور اگر اس کے علاوہ ہے جیسا کہ ان لوگوں کا گمان ہے تو اس میں استثناء اسی حدیث متفق علیہ سے ثابت ہے۔

لیکن استثناء وارد نہ ہونے کی صورت میں ہم ان کے لئے یہ بات تسلیم نہیں کرتے۔ تو یہ راویوں کا تیسرا وہم ہوگا۔ اور دونوں کا ذکر جو تھا وہم ہوگا۔

بعثت کے بعد بھی ابن حزم وغیرہ نے دو نفعی مراد لئے ہیں، اور حضرت موسیٰ ان دونوں میں بے ہوش نہیں ہوں گے۔ یا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے آپ کو افاقہ ہو جائے گا۔



بہر حال ہم صغہ وفاقہ دونوں سے حضور کے لئے فضیلت مانتے ہیں۔ خواہ افاقہ طاری ہوا ہو۔ یا اصلی کہ صغہ کا وجود ہی نہیں ہوا تھا۔ افاقہ کی توجیہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب کوہ طور پر اپنے رب کی تجلی دیکھی تو آپ بے ہوش ہو گئے۔

۳۹۹۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خر موسیٰ صعبا مقدار جمعة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک جمعہ کی مقدار بے ہوش رہے۔ ۱۲م

۳۹۹۸۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرء هذه الآية (فلما تجلی ربہ للجبل) قال : و اشار باصبعہ ووضع طرف ابهامہ علی انملة الخنصر ای علی المفصل الاعلی من الخنصر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فلما تجلی ربہ للجبل) آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا: وہ تجلی اس طرح تھی، ی عنی آپ نے انگوٹھے کو چھنگلی کے پورے پر رکھا۔ ی عنی آخری مفصل پر (گویا بہت مختصر تجلی)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح رہے کہ یہ تجلی نور تھی نہ کہ تجلی ذات کہ وہ تبعض و تجزی سے منزہ ہے، یہ مختصر تجلی کوہ طور پر تھی نہ کہ حضور موسیٰ کی ذات پر۔ پھر حضرت موسیٰ نے پہاڑ کو دیکھا ایسا نہیں کہ آپ کی نظر اس تجلی پر تھی۔ ان تمام چیزوں کے باوجود حضرت کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام برداشت نہ کر سکے اور ایک ہفتہ بے ہوش رہے۔

ہاں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کمال معجزہ ملاحظہ کیجئے، کہ اپنے رب کو دو مرتبہ

۳۹۹۷۔ الدر المنثور للسيوطی سورة الاعراف تحت آية فلما تجلی ربہ الآية

۳۹۹۸۔ المستدرک للحاکم باب التفسیر جامع البیان للطبری تفسیر فلما تجلی ربہ

الحامع للترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورة الاعراف ۱۳۳/۲



دیکھا۔ نہ بے ہوش ہوئے اور نہ کوئی ہول پیدا ہوا۔ بلکہ ان کی شان تو (ما زاغ البصر وما طغی) تھی۔ تو کون ہے جس سے ایسا عظیم ثبات معرض وجود میں آیا ہو۔ نہ کوئی فرشتہ و نبی اپنی قوت روحانی سے ثابت رہا۔ اور نہ کوئی پہاڑ اور فلک اپنی شدت جسمانی سے۔ یہ ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کمال فضل افاقہ میں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

صعقہ کی توجیہ اس طرح ہے کہ اگر عرصات قیامت میں یہ صعقہ لاحق ہو بھی تو یہ کسی فزع و ہول کی وجہ سے نہیں۔ کہ اس دن تو آپ کے خدام خاص و غلام بھی اس سے مامون و محفوظ ہوں گے۔ لایحزنہم الفزع الاکبر۔

بلکہ اس کی نوعیت یہ ہوگی کہ جب بڑی ہولناکیاں رونما ہوں گی تو آپ کا قلب کریم رؤف و رحیم اپنی کمزور امت کے لئے بے چین ہوگا۔ کیونکہ اس دن آپ کو اپنی امت کی فکر کے سوا کوئی دوسری فکر نہ ہوگی۔ تو آپ پر جو صعقہ طاری ہوگا اگر ہوا بھی تو وہ صرف رقت ہوگی اور یہ محض امت کی خاطر۔ کیا آپ نے مہربان باپ سے ایسی رقت و وارثگی نہیں دیکھی ہے۔ حالانکہ حضور مومنوں کے لئے رؤف و رحیم ہیں، اپنی امت پر ماں سے زیادہ شفیق و مہربان ہیں۔ ہم نے ایک عورت کا حال دیکھا کہ جب اس کو اپنے داماد کے انتقال کی خبر ملی تو وہ بے ہوش ہو گئی، کیونکہ اس کو اپنی بیٹی کی مصیبت و پریشانی نے اتنا متاثر کیا کہ وہ ہوش گنوا بیٹھی۔

بہر حال حضور کو اپنی امت کی فکر ہوگی۔ اور آپ کے سوا سب اپنی اپنی فکر میں ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے، ہر نبی و مرسل بھی اس دن نفسی، نفسی فرما رہے ہوں گے۔ صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہم اجمعین۔ بہر حال اگر ایسا ہوا تو اس صعقہ کے نتیجہ میں شفاعت کبریٰ کا منصب عطا ہوگا۔ لہذا اس کو ہزاروں افاقوں پر فضیلت حاصل ہے کہ یہ خود اپنی خاطر نہیں بلکہ امت کی غمخواری میں۔

یہ تین توجیہیں ہیں اور ان میں درمیانی زیادہ اطمینان بخش۔ والحمد للہ رب العالمین۔

انباء الحی ص ۳۵۵

۳۹۹۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قالت قریش لليهود اعطونا شيئا نسأل هذا الرجل ، قالوا: سلوه عن الروح ، فسألوا فنزلت : (ويسئلونك عن الروح ، قل الروح من امر ربي ) - (وما اوتيتم من العلم الا قليلا) قالوا: اوتينا علما كثيرا ، اوتينا التوراة ، ومن اوتى التوراة فقد اوتى خبرا كثيرا ، فانزل الله تعالى : (قل لو كان البحر مداد الكلمات تبي لنفد البحر قبل ان تنفذ كلمات ربي ولو جئنا بمثله مددا) - انباء الحی ص ۳۶۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قریش نے یہودیوں سے کہا کچھ چیزیں ایسی بتاؤ جو ہم ان (حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے پوچھیں، بولے روح کے بارے میں معلوم کرو، ان لوگوں نے پوچھا تو یہ آیت (ويسئلونك عن الروح ، قل الروح من امر ربي ) نازل ہوئی، اور ساتھ ہی (وما اوتيتم من العلم الا قليلا) بولے ہمیں تو بہت علم ملا ہے، ہمیں تورات دی گئی، اور جسے تورات ملی اسے بہت بھلائی ملی، تو اللہ تعالیٰ نے (قل لو كان البحر مداد الكلمات تبي لنفد البحر قبل ان تنفذ كلمات ربي ولو جئنا بمثله مددا) نازل فرمائی۔

۴۰۰۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ولو ان مافی الارض من شجرة اقلام) وجميع خلق الله تعالى كتاب وهذا البحر يمد فيه سبعة البحر مثله فمات هؤلاء الكتاب كلهم ، وكسرت هذه الاقلام كلها ، ويست هذه البحور الثمانية ، وكلام الله كما هو لا ينقص ، ولكنكم اوتيم التوراة فيها شيء من حكم الله ، وذلك في حكم الله قليل ، فارسل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فأتوه ، فقرأ عليهم هذه الآية ، قال : فرجعوا مخصومين بشر ۔

۳۹۹۹۔ الجامع للترمذی ابواب التفسیر سورة الاسراء يسألونك عن الروح

۴۰۰۰۔ الدر المنثور للسيوطی سورة لقمان تحت آية وبوان مافی الارض من شجرة



حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پر (ولو ان مافی الارض من شجرة اقلام) نازل ہوئی، یعنی تمام مخلوق کا تب ہو، اس سمندر میں سات سمندر اور مل جائیں، تو یہ سب کا تب مرجائیں، تمام قلم ٹوٹ جائیں اور یہ سمندر سب خشک ہو جائیں لیکن اللہ کا کلام کچھ کم نہ ہو، لیکن تمہیں تورات دی گئی اس میں اللہ کے کچھ احکام ہیں اور یہ بہت کم ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے نزول کے بعد یہود کو بلایا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی تو سب اپنا سامنہ لے کر چلے گئے۔ ۱۲م

۴۰۰۱۔ عن عكرمة رضى الله تعالى عنه ، وفيه فقالوا: تزعم اننا لم نؤت من العلم الا قليلا وقد اوتينا التوراة وهى الحكمة ، ومن يؤت الحكمة فقد اوتى خير كثيرا، وتزعم اننا لم نؤت من العلم الا قليلا ، فكيف يجتمع هاتان - فنزلت هذه الآية (ولو ان مافی الارض من شجرة اقلام) ونزلت التی فی الکہف: (قل لو كان البحر مداد الكلمات ربی --- الآية)۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود بولے: آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کم علم ملا حالانکہ ہمیں تورات دی گئی جو حکمت ہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (ولو ان مافی الارض من شجرة اقلام) اور سورہ کہف کی آیت (قل لو كان البحر مداد الكلمات ربی - الآية)

**امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

یہ شبہ یہود کی جانب سے تھا، اور جواب غفور ودود، حبیب محمود کی طرف سے۔ جل وعلا۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ جل شانہ کا علم غیر متناہی ہے، اسی طرح اس کی حکمتیں۔ او ہر ذرہ میں جو مصلحتیں اس نے ودیعت فرمائیں وہ سب متناہی ہیں۔ اس سے پہلے ہم بتا چکے کہ ہر ذرہ ممکنہ کے احوال غیر متناہی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جس کو بیان فرمایا۔ اور جس کو چھوڑ دیا وہ

سب کسی حکمت بالغہ کے تحت ہے۔

لہذا انبیائے کرام کے علوم اللہ تعالیٰ کی عطا سے ان سب کو محیط ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا۔ لہذا ایسے ہر ہر ذرہ کا، ہر ہر بال کا، اور ہر ہر پتہ کا علم ان کے رنگ، مقدار، وضع، وزن، شکل اور محل وغیرہ کے ساتھ ان کے پیش نظر ہے۔

ان تمام چیزوں کے باوجود جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا وہ غیر متناہی ہے، اور غیر متناہی بالفعل کا احاطہ مخلوق کا علم نہیں کرنا۔ اور ماکان و مایکون کا علم متناہی بالفعل ہے۔ اور متناہی وغیر متناہی میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ لہذا وہ حکمتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں ودیعت فرمائیں ان کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے جانتے ہیں اور وہ فی نفسہ اس کثرت سے ہیں کہ اگر ان کو معرض تحریر میں لایا جائے تو زمین و آسمان کے درمیان کا خلا ان کے دفتر سے بھر جائے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابل وہ بہت تھوڑے علام ہیں۔

ہكذا ينبغي ان يفهم المقام انباء الحی ص ۳۶۷

۴۰۰۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قال اللہ تعالیٰ: اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر، قال ابو ہریرۃ: اقرؤا ان شئتم (نفس ما اخفی لہم من قرأۃ اعین)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے تیار رکھا ہے جس کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، اور نہ اس کے دل پر خطرہ گذرا، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: چاہو تو یہ آیت تلاوت کرو (فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرأۃ اعین) - ۱۲م

۴۰۰۲۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب التفسیر سورة السجدہ

الصحیح لمسلم کتاب الحنۃ وصفۃ نعیمہا



## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت سے منکرین کے سب سے بڑے عالم اور سب سے سخت جھگڑالو، زبان دراز اور فلسفی ہدیانات بکنے والے نے احتجاج کیا کہ یہاں خفا کو صیغہ ماضی سے تعبیر کیا گیا ہے جو اس بات کا افادہ کرتا ہے۔ کہ مخفی چیزیں وہ ہیں جو ہو چکیں۔ لہذا آیت اس بات پر قطعی طور پر دلالت کرتی ہے کہ بعض چیزیں وہ ہیں جو وقوع پذیر ہو چکیں لیکن ان کا علم غیر اللہ کو کسی نوع کی تفصیل سے اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اخفا اور پوشیدگی کا زمانہ باقی ہے، جب یہ زمانہ منتہی ہو گا یعنی دخول جنت کے وقت تو یہ خفا ختم ہو گا۔ یہ اس کی طول طویل کو اس کا خلاصہ ہے۔

اقول: اولاً۔ (لا تعلم) نفی حال پر دلالت کرتا ہے، نفی استقبال پر اس کی کوئی دلالت نہیں۔ کیا منافقین کے حال کے بارے میں نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (لا تعلمہم) پھر خود ہی خداوند قدوس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا علم فرما دیا۔ کما مر۔ نیز (لہم) میں لام نفع، اور (قرۃ اعین) اس بات بردال ہے کہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو یقیناً ان کے لئے ظہور ہو جائے گا۔ لیکن آیت میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ اس سے قبل تمام مخلوق کے لئے اس کا علم ممتنع ہے حتیٰ سید الخلق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بھی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کلام کا ابتدائی حصہ اس وقت نفی علم کے عموم پر دلالت کرتا ہے۔ جب آیت کریمہ نازل ہوئی، اور آخر کلام ان لوگوں کے لئے حصول علم پر دلالت کرتا ہے جب وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان دونوں وقتوں کے درمیان طویل زمانہ ہے۔ اس مدۃ کے سلسلہ میں آیت کی کوئی دلالت نہیں، نہ نفی میں اور نہ اثبات میں۔

اب عموم نفی کو جنت کے دخول تک مستمر ماننا خالص نفسانی ہوس ہے جس پر کوئی دلیل نہیں۔ لہذا یہاں سے وہ شبہ مندفع ہو گیا جو ہماری کتاب کی عبارت پر وارد ہو رہا تھا، ہم نے وہاں کہا تھا کہ قرآن کریم حضور نبی علیہ التحیۃ والتسلیم کے لئے ہر چیز کا بیان ہے اور ہر شئی کی تفصیل۔ اور یہ آیت اس کی نفی نہیں کرتی۔ کہ بعض چیزیں قرآن کے مکمل نازل ہونے سے پہلے اگر پوشیدہ ہیں تو اس سے مقصود پر کوئی اثر نہیں۔



ثانیاً: صیغہ ماضی (اخفی) صرف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اخفا واقع ہوا۔ ایسا نہیں کہ اخفا مخفی کے وجود اور وقوع پر دال ہو۔ کیونکہ خفا یہاں علم کے مقابل ہے۔ اور ظہور علمی معلوم کے خارج میں وجود کو مستلزم نہیں، تو خفا میں یہ وجود کیوں ضروری ہونے لگا۔

کیا قرآن کریم کی آیت (ان الساعة آتیة أكاد اخفیہا) (طہ - ۱۵) کو نہیں دیکھا۔ کیا وقوع کے بعد وہ پوشیدہ ہوگی۔

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھو کہ قیامت کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ کیا وہ ظاہر کر دی گئی یا پوشیدہ رکھی گئی۔ جو صورت بھی ہو تمہارے نزدیک اس کا وجود اس وقت لازم ہوگا۔ اس لئے کہ اخفا کا زمانہ ماضی میں ہونا جب مخفی کے وجود کو مستلزم تو اظہار میں تو یہ بدرجہ اولیٰ ہوگا۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سبلماسی قدس سرہ ابریز شریف میں حضرت ابوحنیفہ شریف شہیر بابن ابی عبد اللہ شریف تلمسانی قدس سرہ سے نقل فرماتے ہیں:

کسی چیز کے پوشیدہ ہونے کے چند درجات ہیں۔ پہلا درجہ جو سب سے قوی ہے وہ یہ ہے کہ شی کا بالکل وجود ہی نہ ہو۔ اور وہ ظلمت عدم میں مستور ہو۔ جیسے سورج وجود سے پہلے۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ موجود ہو، لیکن ہمارے پاس ایسا حاسہ نہیں جو اس کا ادراک کر سکے۔ جیسے سورج وجود کے بعد اندھے کے نزدیک۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ اس کا وجود ہو، اور ایسا حاسہ بھی جو اس کا ادراک کر سکے، لیکن ہمارے اور اس کے درمیان کوئی حجاب ہو۔ جیسے سورج بادلوں میں چھپا ہو۔

ثالثاً: کسی چیز کا اس حال میں ہونا کہ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کان نے سنا، نہ بشر کے قلب پر اس کا خطرہ گزرا، یہ اس بات کی نفی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں میں سے جسے چاہے مطلع فرمادے۔ بلکہ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ اس چیز پر کسی کے اطلاع پا جانے کے بعد بھی وہ چیز اپنے حکم پر باقی رہتی ہے، اس لئے کہ یہاں تو مطلب صرف اتنا ہے کہ وہ عالم شہادت سے نہیں کہ لوگ عموماً اپنے حواس سلیمہ اور عقل سے اس تک وصول حاصل کریں۔ اس کی وضاحت خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوب فرمائی۔



۴۰۰۳۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالمدينة عن ليلة اسرى به من مكة (وسباق الحديث الى ان قال) ثم اخذت على الكوثر حتى دخلت الجنة، فاذا فيها مالا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے معراج کا واقعہ بیان فرمایا: اس میں یہ بھی فرمایا: کہ پھر میں کوثر اور جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں وہ چیزیں دیکھیں جس کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ قلب بشر پر اس کا خطرہ گذرا۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! یہاں حضور نے ان چیزوں کا دیدار بھی فرمایا اور اس کے باوجود انہیں صفات سے متصف کیا، کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا، وغیرہ۔ انباء الحی ص ۳۷۳

۴۰۰۴۔ عن عكرمة رضى الله تعالى عنه قال: قال ابن عباس رضى الله تعالى عنهما في قول تعالى: (وما ادرى ما يفعل بى ولا بكم) قال: نسختها آية الفتح، فقال رجل من المؤمنين: هنيئالك يا بنى الله، قد علمنا الآن ما يفعل بك فماذا يفعل بنا؟ فانزل الله تبارك وتعالى في سورة الاحزاب (وبشر المؤمنين بان لهم من الله فضلا كبيرا۔ وقال: (ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنات----- الآية) فبين الله ما يفعل به وبهم۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے قرآن (وما ادری ما یفعل بى ولا بکم) کے بارے میں فرمایا، آیت سورہ فتح نے اس کو منسوخ فرمادیا۔ جب وہ آیت نازل ہوئی تو ایک صحابی بولے: یا

۴۰۰۳۔ جامع البیان للطبری تحت قوله تعالى سبحان الذى اسرى الآية

۴۰۰۴۔ الدر المنثور للسيوطی تحت قل ما كنت بدعاً من الرسل

رسول اللہ! آپ کو مبارک ہو ہم نے اب جان لیا کہ آہ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا۔ تو ہمارا حال بھی بیان فرمائیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ((وبشر المؤمنین بان لهم من الله فضلا كبيرا۔ وقال: (لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات۔۔ الآیہ) تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ حضور کے اور مؤمنین کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ ۱۲م

۴۰۰۵۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انزلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر) مرجعه من الحديبية فقال: لقد انزلت علی آیہ هی احب الی مما علی الارض، ثم قرأ علیهم، فقالوا هنيئا مرثيا يا رسول الله! قد بين الله لك ماذا يفعل بك؟ فما ذا يفعل بنا؟ فنزلت عليه (لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات تجری من تحتها الانهار) حتی بلغ (فوزا عظیما)۔

حضرت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پر یہ آیر (لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر) (سورة الفتح) حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی تو آیت نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی جو روئے زمین کی ہر چیز سے مجھے محبوب ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، صحابہ کرام نے مبارک باد پیش کی،، اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے یہ تو بیان فرمادیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا، لیکن ہمارا حال معلوم نہ ہوا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات تجری من تحتها الانهار۔ فوزاً مبیناً) تک۔

۴۰۰۶۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: (وما ادری ما يفعل بی ولا نکم) نزل اللہ تعالیٰ بعد هذا (لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر) وقوله تعالیٰ: (لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات) فاعلم اللہ تعالیٰ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ



علیہ وسلم مایفعل بہ وبالمؤمنین جمیعاً۔ انباء الحی ص ۳۸۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (وما ادری مایفعل لی  
الآیۃ) نازل ہوئی تو اس کے بعد (لغفر لک اللہ الآیۃ) اتری اور پھر (لیدخل المؤمنین  
الآیۃ) نازل ہوئی۔ ۱۲م

## حضور علم کتابت جانتے ہیں تھے یا نہیں۔ اور امی کا معنی

۴۰۰۷۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم: اذا كنت احدکم بسم اللہ الرحمن الرحیم فلیعمم الرحمن۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
جب تم (بسم اللہ الرحمن الرحیم) لکھو تو (رحمن) پر کھڑا زبر بھی لگاؤ۔ ۱۲م

۴۰۰۸۔ عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم: اذا كتبت فبین السین فی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے بسم اللہ کی  
کتابت کا طریقہ تعلیم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس کی سین کو واضح کر کے لکھنا۔ ۱۲م

۴۰۱۰۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم: رأیت لیلۃ اسری بی علی باب الجنة مكتوباً، الصدقة لعشر  
امثالها والقرض ثمانية عشر، فقلت يا جبرئیل ما بال القرض افضل من الصدقة، قال:  
لان السائل بسأل و عنده، والمستقرض لا يستقرض لا من حاجة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۴۰۰۷۔ مسند الفردوس للدیلمی رقم الحدیث ۱۱۶۸

۴۰۰۸۔ مسند الفردوس للدیلمی رقم الحدیث ۱۰۸۷

۴۰۱۰۔ السنن لابن ماجہ ابواب الصدقات باب القرض

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج کی شب جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا دس گنا ثواب اور قرض کا اٹھارہ گنا، میں نے کہا: اے جبریل! قرض میں کیا خوبی ہے کہ صدقہ سے افضل قرار پایا۔ عرض کیا: سائل سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس ہوتا بھی ہے، اور قرض چاہنے والا ضرورت ہی سے قرض لیتا ہے۔ ۱۲م

۴۰۱۱۔ عن ابی الحمراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما اسری بی الی السماء بعة فاذا علی ساق العرش الأيمن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، جل جلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
حضرت ابو حمراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں معراج میں جب ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا تو عرش کی داہنی ساق پر لکھا دیکھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، جل جلالہ ﷺ۔

۴۰۱۲۔ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما مررت بسما الا رأیت فیہا مکتوبا محمد رسول اللہ، ابو بکر الصدیق۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جس آسمان سے گزرا وہاں میں نے محمد رسول اللہ اور ابو بکر صدیق لکھا دیکھا۔ ۱۲م

۴۰۱۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما عرج بی الی السماء ما مررت بسماء الا وجدت اسمی فیہا مکتوبا محمد رسول اللہ و ابو بکر الصدیق خلفی۔

۴۰۱۱۔ مجمع الزوائد للہیثمی کتاب المناقب باب جامع فی مناقبہ

۴۰۱۲۔ تاریخ بغداد للخطیب رقم الترجمہ ۲۹۶۶

۴۰۱۳۔ کشف الاستار عن زوائد البزار للہیثمی ۲۴۸۲



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں معراج میں آسمانوں سے گذرا تو جس آسمان سے گذرتا وہاں اپنا نام لکھا ہوا پاتا محمد رسول اللہ، اور ساتھ ہی اس کے نیچے ابو بکر صدیق بھی لکھا تھا۔ ۱۲م

۴۰۱۴۔ عن عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: رأیت لیلة اسری بی علی العرش لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ، ابو بکر الصدیق، عمر الفاروق۔ ﷺ ثم علیہما۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے شب اسراء عرش پر لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ، ابو بکر الصدیق، عمر الفاروق، لکھا دیکھا۔

۴۰۱۵۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: رأیت لیلة اسری بی فی العرش فريدة خضراء، فیہا مکتوب لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ، ابو بکر الصدیق،

الخصائص الكبرى للسيوطی باب خصوصية النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے شب اسراء سبز موتی دیکھا جس میں سفید نور سے لکھا تھا، لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ، ابو بکر الصدیق،

۴۰۱۶۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: رأیت لیلة اسری بی حول العرش مکتوبا آية الكرسي الی العلی العظیم محمد رسول اللہ قبل ان یخلق الشمس والقمر بالفی عام، ابو بکر

۴۰۱۴۔ تاریخ بغداد للخطیب رقم الترجمة ۵۳۷۹

۴۰۱۵۔ تاریخ بغداد للخطیب رقم الترجمة ۵۹۰۸

۴۰۱۶۔ مسند الفردوس للدیلمی رقم الحديث ۳۱۸۸

الصدیق علی اثرہ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے شب معراج عرش اعظم کے گرد آیت الکرسی لکھی دیکھی اور محمد رسول اللہ بھی، جو شمس و قمر کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے لکھا گیا تھا، اور ساتھ ہی صدیق اکبر لکھا گیا تھا۔ ۱۲م  
۴۰۱۷۔ عن جعفر بن محمد الصادق عن ابیہ عن جدہ و عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالا: قال رسول اللہ ﷺ: رأیت لیلة اسری بی علی العرش مكتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله، ابو بکر الصدیق، عمر الفاروق، عثمان ذو النورین یقتل ظلما۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے اور امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے شب معراج عرش اعظم پر لکھا دیکھا، لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ، ابو بکر الصدیق، عمر الفاروق، اور عثمان ذو النورین کو ظلماً قتل کیا جائے گا۔

**امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

منکر کہتا ہے کہ آیت کریمہ (الذین یتبعون الرسول النبی الامی) میں امی کا معنی ہے جو نہ کتابت جانتا ہو اور نہ نقوش کتابیہ و حساب۔

پھر کہا: معالم التنزیل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مروی ہے کہ تمہارے نبی امی ہیں جو نہ لکھتے ہیں اور نہ پڑھتے ہیں اور نہ حساب رکھتے ہیں۔

پھر کہا: اس میں شک نہیں کہ نقوش کتابیہ کا تعلق عالم شہادت سے ہے، اور وہ اپنی اصول و ضوابط کے اعتبار سے مختلف اور کثیر انواع پر مشتمل ہے، کہ مختلف زمانوں میں اصطلاحات میں اختلاف رونما ہوا، اور اپنی جزئیات کے اعتبار سے تو وہ غیر متناہی لا تقف عند حد کی منزل



میں ہیں۔ اب چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو وصف امی سے متصف فرمایا اور یہ وصف منسوخ بھی نہیں ہوا، تو آپ کو ان نقوش و کتابت اور ان کی قرأت کا علم نہیں تھا۔ حالانکہ آپ کو خلافت کبریٰ حاصل اور غایت اتصال باطنی بھی عطا ہوئی اس کے باوجود آپ عالم شہادت کے تمام افراد کو بھی نہیں جانتے تھے۔

اقول: اولاً۔ تو نے امی کا معنی بیان کیا جو کتابت نہ جانتا ہو، حالانکہ امام بغوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول نقل کیا: جو کتابت نہ کرتا ہو۔ کیا دونوں میں عظیم فرق نہیں ہے؟

اگر تیری مراد علم سے ملکہ ہے تو سچ ہے۔ پھر یہ باب قدرت کے قبیل سے ہو گا نہ کہ باب علم سے جس کی بحث یہاں ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے لیکن اس کو ملکہ سے تعبیر کرنا غلط، اور اس کا علم اس سے قطعاً متعالی و بلند ہے۔

اب اگر حضور نے خوشخطی کا اظہار نہ فرمایا اور اللہ کی عطا سے آپ کو ہر مکتوب کا علم حاصل ہوا تو یہ آپ کی امیت کے کب منافی ہے۔

امام قاضی عیاض شفا میں فرماتے ہیں: آپ کے معجزات باہرہ میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات اقدس میں تمام علوم و معارف جمع فرمائے۔ اور دینی و دنیوی تمام مصالح کی اطلاع بخشی۔ ان تمام چیزوں کے باوجود آپ کتابت نہیں فرماتے تھے۔ لیکن آپ کو تمام چیزوں کا علم عطا ہوا تھا۔ یہ تمام احادیث اس کی واضح دلیل ہیں۔

(انباء الحی صفحہ ۳۹۴)

اب یہاں یہ بحث باقی رہتی ہے کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے اپنے دست مقدس سے کبھی کچھ لکھا۔

اس کے وقوع کے قائلین میں مذاہب اربعہ کے علما کی ایک جماعت ہے۔ نیز حفاظ حدیث، عظمائے متکلمین، اور بعض ائمہ تابعین ہیں، حتیٰ کہ بعض صحابہ سے بھی ایسا منقول ہوا۔ علمائے کرام میں قاضی ابوالولید باجی، شیخ ابو ذر ہروی مالکی، امام فقیہ ابو جعفر اصولی سمنانی حنفی، محدث ابوالفتح نیشاپوری، ان کے علاوہ علمائے افریقہ و صیقلیہ وغیرہما جو قرن خامس



میں علامہ باجی کے معاصر گزرے۔ ان کے بعد ابوالفرج ابن جوزی حنبلی، امام قرطبی مالکی۔  
متاخرین علماء میں علی قاری مکی، اسی کی طرف میلان ہے علامہ طیبی اور شیخ عبدالحق  
محدث دہلوی شارحین مشکاۃ کا۔ اسی کو رائج قرار دیا امام قاضی عیاض مالکی نے، اور اس کو  
باقی رکھا شیخ الاسلام نووی شافعی نے، اور ان سے پہلے تمام شوافع نے اس کو اپنایا۔ جیسے محدث عمر  
بن شیبہ، امام بخاری و مسلم کے معاصر۔ اور امام ثقہ یونس بن میسرہ تابعی، اور امام ثقہ عون بن عتبہ  
بن مسعود تابعی، امام جلیل ثقہ عامر شععی، وغیرہم کبرائے تابعین نے مقبول رکھا۔ عبد اللہ بن عتبہ  
سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود کے بھتیجے جو صغار صحابہ سے ہیں ان سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔  
حضرت یونس بن میسرہ نے حضرت سہل بن حنظلہ کی حدیث مذکور روایت کرنے کے  
بعد فرمایا: کہ ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ حضور پر جب قرآن کریم نازل ہوا تو آپ نے اس کو لکھا بھی۔  
۴۰۱۸۔ عن عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما مات رسول  
اللہ ﷺ حتی کتب وقرء۔ قال مجالد فذکرته للشعبی فقال: صدق، قد سمعت  
من یدکر ذلک۔

(انباء الحی ص ۳۹۶)

حضرت عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
وصال سے قبل لکھا بھی اور پڑھا بھی۔ مجالد کہتے ہیں: میں نے اس کا ذکر امام شععی سے کیا تو  
آپ نے فرمایا: سچ ہے، میں نے ایسا ہی ذکر کرتے سنا۔ ۱۲م  
امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں  
خلاصہ کلام یہ ہے اقوال کتابت کو ثابت کرتے ہیں۔ لیکن جمہور اس کی نفی فرماتے ہیں  
، لہذا ہمارا ایمان اس پر ہے کہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نبی امی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو  
ہر چیز کا علم وہی طور پر عطا کیا کسی طور پر نہیں۔ لہذا آپ کے علوم ضروری غیر مکتسب ہیں نظری  
نہیں۔ بلکہ موصل اور موصل الیہ دونوں آپ کو نور ربانی سے ابتداء ہی سے حاصل ہوئے۔ لہذا  
آپ کا علم مکتوب نقوش سے مستفاد نہیں۔ اور نہ علم نقوش کسب سے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملکہ اور  
فعل کی تصویر امتیاز سے پاک رکھا۔ چنانچہ اس سے نہ آپ کی امیت میں کوئی خلل اور نہ احاطہ



علمی میں کوئی فرق۔ والحمد لله الذی تفضل علیہ بكل فضل افضل۔ ﷺ وکرم و فضل۔

(ملخصاً انباء الحی ص ۲۲۳)

## حضور ﷺ کو شعر کا علم تھا یا نہیں؟

۴۰۱۹۔ عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما ابال ما أتیت ان انا شربة ترياقاً او تعلقتم تميمه او قلت الشعر من قبل نفسه۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ میں خود ترياق نہ نوش کروں، تعویذ گلے میں نہ لٹکاؤں، اور شعر نہ کہوں۔ ۱۲م

## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر کہتا ہے کہ آیت (وما علمناه الشعر وما ينبغي له) اپنے عموم الفاظ سے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شعر کا علم نہیں تھا، حالانکہ علم شعر اولین و آخرین کے علوم سے ہے جو علوم قرآنی میں بھی شامل ہے۔

اقول: اولاً۔ ہر وہ شخص جس کو واقعی عقل کی دولت ملی وہ جانتا ہے کہ یہاں آیت میں علم سے ملکہ مراد ہے، یعنی ہم نے ان کو اس بات ہر قدرت نہیں دی کہ وہ شعر کہا کریں، اس حدیث کا بھی یہی مطلب ہے۔ علم سے ملکہ مراد ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب علم می اضافت کسی صنعت کی طرف ہو تو اسی کو مراد لیا جاتا ہے، مثلاً تم کہو کہ فلاں شخص تیر اندازی، تیراکی، گھوڑ سواری، کتابت، اور طباطخی وغیرہ جانتا ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کی تعریف حدی اور رسمی کو جانتا ہے، اس کے مفہیم کا تصور اس کے ذہن میں ہے۔ یا مثلاً کسی کو تیر اندازی

کرتے دیکھا، یا گھوڑ سواری وغیرہ میں مشغول پایا تو اس فن سے اتصاف کا انکشاف ہو گیا۔ نہیں، بلکہ یہاں مراد وہ ملکہ اور کیفیتِ راستہ ہے جس سے صحیح تیراندازی وغیرہ پر قدرت حاصل ہو۔

## ان احادیث میں علم سے ملکہ ہی مراد ہے

۴۰۲۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ وجابر بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کل شیء لیس من ذکر اللہ فہو لہو ولعب الا ان یکون اربعة، ملاعبة الرجل امرأته، وتأديب الرجل فرسه ومشی الرجل بین الغرضین وتعلیم الرجل السباحة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو وہ لہو و لعب ہے مگر چار چیزیں، مرد کا اپنی بیوی سے کھیلنا، گھوڑے کا سدھانا، نشانہ بازی کرنا، اور تیراکی سیکھنا سکھانا۔ ۴۰۲۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: علموا البناء کم السباحة والرمی والمرأة المغزل۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو تیراکی، تیراندازی سکھاؤ، اور لڑکیوں کو کاتنا سینا وغیرہ سکھاؤ۔ ۴۰۲۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: علموا بنیکم الرمی فانہ نکایۃ العدو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں کو تیراندازی سکھاؤ کہ یہ دشمن پر غلبہ کا سبب ہے۔ ۴۰۲۳۔

۴۰۱۹۔ السنن لابن داود، کتاب الطب، باب التریاق

۴۰۲۰۔ کنز العمال للمتقی، کتاب اللہو واللعب ۴۰۶۱۲

۴۰۲۱۔ شعب الایمان للبیہقی، باب حقوق الاولاد ولاہین ۸۶۶۴



۴۰۲۲۔ السنن لابی داود، کتاب الطب، باب التریاق

۴۰۲۳۔ عن الشفاء بنت عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال: قال لي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ألا تعلمين هذه رقية النملة كما علمتها الكتابة۔  
حضرت شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تو اس کو چوٹی کا منتر کیوں نہیں سکھاتی جس طرح تو اس کو کتابت سکھائی۔ ۱۲م  
۴۰۲۴۔ عن يكر بن عبد الله الربيع الانصاري عن النبي ﷺ: علموا اولادكم السباحة والرياسة۔

حضرت بکر بن عبد اللہ بن ربیع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو تیراکی اور تیر اندازی سکھاؤ۔ ۱۲م  
امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں  
چنانچہ یہ تمام احادیث باب قدرت سے ہیں باب علم سے نہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ (وما علمناہ) سے جس کی نفی آیت کریمہ میں ہے وہ (وعلمناہ من لدنا علما) کے باب سے نہیں۔

بلکہ یہ (وعلمناہ صنعة لبوس لكم لتحصنكم من بأسكم فهل انتم شاكرون۔ الانبياء۔ ۸۰، اور ہم نے اسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آ (زخمی ہونے سے) بچائے تو کیا تم شکر کرو گے،

کے قبیل سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس طرح بیان فرمایا: (والنا له الحديد ان اعمل سابغات وقدر في السرد۔ الانبياء۔ ۱۰، ۱۱، اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا کہ وسیع زر ہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ۔

تو اس آیت میں حکم دیا، اور حکم امتثال کو واجب کرتا ہے، اور امتثال فعل کو، اور فعل استطاعت کے تابع، اور استطاعت ہی تو قدرت ہے۔ اگر یہاں علم محض معنی تصوری میں ہوتا تو پھر نہ لوہا نرم کرنے کی ضرورت تھی اور نہ اس پر آنچ یعنی زخمی ہونے سے بچانے کا اثر اور فائدہ

۴۰۲۳۔ السنن لابی داود، کتاب الطب، باب التریاق

مرتب ہوتا۔

امام بغوی تہذیب میں، پھر امام ابن حجر عسقلانی تخریج احادیث رافعی میں، پھر علامہ شہاب قسطلانی عنایۃ القاضی میں فرماتے ہیں: کہ کیا حضور نبی کریم ﷺ خوش خطی کا علم رکھتے اور نہیں لکھتے تھے۔ اور خوب شعر گوئی سے وافق تھے اور شعر گوئی نہ فرماتے تھے۔ تو اس سلسلہ میں اصح مسلک یہ ہے کہ عملی طور پر ان کی خوبیوں کا اظہار نہیں فرمایا، اس کے باوجود عمدہ اشعار اور ردی کلام منظوم میں امتیاز فرماتے۔

امام قاضی عیاض فرماتے ہیں: کہ حضور سید عالم ﷺ کو لغات عرب کا بخوبی علم تھا اور مع اشعار اس کا حفظ مشہور بات ہے۔

نسیم الریاض میں ہے: کہ آپ اگرچہ شعر گوئی نہیں فرماتے اور نہ اشعار پڑھتے، اور اگر اتفاق سے کبھی شعر پڑھتے تو اس کا وزن بدل دیتے۔ اس کے باوجود آپ کے دربار میں شعرائے عرب مدحیہ اشعار پڑھتے تو آپ نہایت توجہ سے ان کو سماعت فرماتے اور ان کے معانی سے وہ سب کچھ جانتے جہاں تک دوسروں کی رسائی نہیں ہوتی۔

یہاں مصنف نے کتابت کے بعد شعر کا ذکر ایک خاص مناسبت کے تحت کیا ہے، کہ یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں جن کی آپ کو معارف تامہ حاصل تھی لیکن کبھی آپ اس میں مشغول نہیں ہوئے۔

واضح رہے کہ (وما علمناہ الشعر) میں قطعاً سلب کلی مراد ہے، نہ کہ سلب کلیہ، کہ یہ تو ہر شاعر کو حاصل ہوتا ہے حتیٰ کہ شعرائے جاہلیت میں سب سے بڑے شاعر امرء القیس کو بھی،۔ تو یہ آپ کے خصائص سے کیسے شمار ہو سکتا ہے۔ نیز (وما ینغی لہ) سے بھی اس کا افادہ ہوتا ہے، یعنی آپ کی شان کے یہ لائق نہیں تھا، بلکہ آپ کے حق میں یہ نقص تھا۔ اور یہ بات قطعاً معلوم کہ نقص بالکلیہ آپ سے منشی ہے۔ لہذا جو چیز آپ کے لائق نہیں اس میں مشغولیت بھی نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے حضور سید عالم ﷺ نے کبھی پورا شعر نہیں کہا اور کبھی کہا بھی تو اس کا وزن ساقط فرما دیا۔



۴۰۲۵۔ عن قتادة رضي الله تعالى عنه قال : بلغني انه قيل لعائشة رضي الله تعالى عنه هل كان رسول الله ﷺ يتمثل بشيء من الشعر قالت : كان ابغض الحديث اليه غيراً انه كان يتمثل ببیت اخي بنی قيس يجعل اخره اوله وأوله ويقول :

ويا تيك من لم تزود با لاخبار

فقال له ابوبكر رضي الله تعالى عنه ليس هكذا ، فقال رسول الله ﷺ : اني والله ما انا بشاعر ولا ينبغي لي -

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کسی چیز کے تعلق سے شعر کہتے تھے؟ فرماتی ہیں: حضور سید عالم ﷺ کو یہ نہایت نہ پسند تھا مگر کبھی بنو قیس کے اشعار پڑھتے تو مصرع کا اول جز آخر میں کر دیتے اور آخر کا اول میں، اور یوں پڑھتے، ویا تیک من لم تزود با لاخبار۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اس طرح نہیں ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم بخدا! بے شک میں شاعر نہیں اور نہ یہ میرے لائق ہے۔

۴۰۲۶۔ عن الحسن رضي الله تعالى عنه ان النبي ﷺ كان يتمثل بهذا البيت - كفى بالاسلام والشيب للمرء نا هيا - فقال ابوبكر رضي الله تعالى عنه : اشهد انك رسول الله ما علمك الشعر وما ينبغي لك -

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے یہ مصرع اس طرح پڑھا۔ کفی بالاسلام والشيب للمرء نا هيا۔ اس پر صدیق اکبر

۴۰۲۵۔ جامع البيان للطبري ، سورة يس تحت وما علمناه الشعر

۴۰۲۶۔ الطبقات الكبرى لابن سعد ذكر من محاسنه ﷺ

نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں آپ کو شعر کا ملکہ عطا نہیں کیا اور نہ یہ آپ کے مناسب تھا۔ ۱۲م

۴۰۲۷۔ عن عبد الرحمن بن ابی الزناد رضی اللہ تعالیٰ عن النبی ﷺ قال للعباس بن مرادس أرايت قولك -

اصبح نهبي ونهبي العبيد بين الاقرع وعيينة

فقال ابو بكر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: بابی انت وامی یا رسول اللہ! ما انت بشاعر ولا راویہ ولا ينبغي لك، وانما قال: بين عيينة والاقرع

حضرت عبد الرحمن ابن ابی زناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حجت عباس ابن مرداس سے فرمایا: تم اپنے اس قول کے بارے میں بتاؤ:

اصبح نهبي ونهبي العبيد بين الاقرع وعيينة

تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ! آپ نہ شاعر ہیں نہ انکے اشعار کے راوی اور نہ یہ آپ کے لائق۔ شعر تو اس طرح ہے۔ بین عیینہ والاقرع۔

۴۰۲۸۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: ما جمع رسول الله ﷺ بيت شعر قط الا بيتا واحدا -

تفاءل بما تهوى يكن فلقلما

يقال لشيء كان الا تحقق

ولم يقل "تحققا" لثلا يعربه فيصير شعرا -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کوئی شعر نہیں کہا مگر ایک مصرع۔

تفاءل بما تهوى يكن فلقلما

يقال لشيء كان الا تحقق

اس شعر میں دوسرے مصرع میں "تحققا" نہیں کہا کہ اس کو اعراب دیکر شعر بنا لیا جاتا۔



## امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ثابت شدہ چیز ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے شعراء سے بہت سے اشعار سنے۔ جیسے حضرت حسان بن ثابت، عبد اللہ بن رواحہ، کعب بن مالک صاحب توبہ، لبید بن ربیعہ، علی مرتضیٰ، عباس بن عبد المطلب، بلال فی حنیۃ الی مکہ، کعب بن زہیر صاحب بابت سعاد، عباس بن مرداس، اقرع بن حابس، زبرقان بن بدر، مالک بن نمط، براء بن مالک اخي انس، انجشہ، بحیر بن بحیرہ طائی، کلیب بن اسد حضرمی، اسود بن سریع، سواد بن قارب، آشئ مازنی، علا بن یزید حضرمی، عامر بن اکوع، خفاف بن نھله، بکر اسدی، عمر بن سالم، زہیر بن صرد جشمی، اسود بن مسعود ثقفی، مالک بن عوف، اعرابی طلب الغیث، شیخ شکا ولدہ، جوار فی عرس الربیع، نساء الانصار، جوار ی بنی نجار۔

صحابہ کے علاوہ عسکلان بن عوا کر، ابوطالب، امیہ بن ابی صامت۔ کہ ان کے اشعار ایک سو کی تعداد میں شریذ بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنائے، جب حضور سید عالم ﷺ نے خود فرمائش کی تھی۔ ابوبکر ہذلی، ان کے اشعار ام المومنین نے سنائے تھے۔

اگر ان اشعار کو جمع کیا جائے جو حضور سید عالم ﷺ نے سماعت فرمائے تو ایک بڑا دیوان ہو جائے، لہذا قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضور سید عالم ﷺ کے علم نے بعض اشعار کا احاطہ فرمایا۔ اور یہ آیت کریمہ کے منافی نہیں۔ تو پھر اسمیں کوئی منافات نہیں کہ حضور کا علم تمام اشعار کو محیط ہو جسے نہ کوئی شعر خارج اور نہ کلام اولین و آخرین، جن و انس اور تمام مخلوق کے کلام کا کوئی حصہ باہر۔ اس لئے کہ جس چیز کا ایجاب جزئی سلب کلی کے منافی نہیں ہوتا محال ہے کہ ایجاب کلی اس کے منافی ہو۔ لہذا واضح ہو گیا کہ عموماً قرآن کو اس آیت کریمہ سے رد کر دینا ہذیان اور مجنون کی بڑکے سوا کچھ نہیں، بلکہ قرآن میں اپنی رائے کو دخل دینا ہے اور بعض قرآن کو بعض سے رد کرنا ہے جو سرکشوں کا طریقہ ہے۔ (انباء الحی ص ۴۲۲)

## وہ احادیث جو وزن عروضی پر وارد ہوئیں

یہاں پندرہ احادیث بیت تام کی ہیئت پر منقول ہوں گی اور پھر انکے بعد کامل ایک سو جزی بیت اور مصرع کی شکل پر۔

۴۰۲۹۔ عن جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ :  
هل انت الاء صبح دمیت - وفی سبیل اللہ ما لقیتم -

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نہیں مگر ایک انگلی جو خون آلود ہوئی، اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا (کسی جہاد میں حضور کی انگلی خون آلود ہوئی تھی اس پر آپ نے یہ فرمایا)

۴۰۳۰۔ عن الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی ﷺ وہم یبنون  
المسجد - هذا الحمال لا حمال خیر - هذا أبر ربنا واطهر -

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بوجھ اٹھانے والے خیر والوں کی طرح نہیں، یہ اللہ کے نیک بندے ہیں اور راہ خدا میں غالب آنے والے۔ ۱۲م

۴۰۳۱۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ :  
اعتبروا الارض باسمائہا ، واعتبروا الصا حب بالصا حب -

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین کا اندازہ اس کے نام سے کرو، اور ساتھی کے ذریعہ اس کے ساتھی کو پہچانو۔

۴۰۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الجہاد باب من ینکب او یط عن فی سبیل اللہ

۴۰۳۰۔ الطبقات الکبری لابن سعد ،

۴۰۳۱۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۰۷۳۴



۴۰۳۲۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: طالب العلم طالب الرحمة، طالب العلم رکن الاسلام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طالب علم طالب رحمت ہے، طالب رکن اسلام ہے۔ ۱۲م

۴۰۳۳۔ عن عمرو بن حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: الطاهر النائم، كالصائم القائم۔

حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: با وضو سونے والے عبادت گزار روزہ دار کی طرح ہیں۔ ۱۲م

۴۰۳۴۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: البر لا یبلی، والذنب لا ینسی۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی ضائع نہیں جاتی اور گناہ و بدسلوکی بھلائی نہیں جاسکتی۔ ۱۲م

۴۰۳۵۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: اذا عملت سیئة، فاحدث عندها توبة۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی سرزد ہو تو فوراً توبہ کرو۔ ۱۲م

۴۰۳۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۴۰۳۲۔ مستند الفردوس للدیلمی، ۳۹۱۵

۴۰۳۳۔ مستند الفردوس للدیلمی، ۳۹۸۱

۴۰۳۴۔ کتاب الزهد لاحمد بن حنبل، زهد ابی الدرداء

۴۰۳۵۔ کتاب الزهد لاحمد بن حنبل، زهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۴۰۳۶۔ السنن لابن ماجہ، ابواب الزهد باب مثل الدنيا

تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا ملعونة، وملعون ما فیہا، الا ذکر اللہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
دنیا اور اس کی تمام چیزیں ملعون مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر ۱۲م

۴۰۳۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: قد اختبأ دعوتی، شفاعۃ لا متی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی دعا امت کی شفاعت کے لئے پوشیدہ رکھی ہے۔ ۱۲م

۴۰۳۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: نساء کاسیات، عاریات مائلات۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
بہت سی لباس والی عورتیں بھی برہنہ ہیں کہ اپنی ہیئت سے لوگوں کو مائل کرتی ہیں۔ ۱۲م

۴۰۳۹۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: عقل اهل الذمة، نصف عقل المسلمین۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذمی کافر کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی ہے۔ ۱۲م

۴۰۴۰۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ان علمی بعد موتی، کعلمی فی الحیاۃ۔

۴۰۳۷۔ المستند لاحمد بن حنبل، مرویات ابن عباس

۴۰۳۸۔ الصحيح لمسلم، کتاب الجنة باب جہنم اعاذنا اللہ تعالیٰ

۴۰۳۹۔ السنن للنسائی، کتاب البيوع باب کم دية الکافر

۴۰۴۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۴۲

التشبيه فی البقاء دون القدر، فان الزيادة لا تناهی۔



حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا علم میرے وصال کے بعد بھی ویسا ہی ہے جیسا حیات میں۔ ۱۲م  
(یہاں تشبیہ علم کی بقا میں ہے نہ کہ مقدار میں، کیوں کہ زیادت کی تو انتہا ہی نہیں)

۴۰۴۱۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: صلوا علی موتاکم، باللیل والنهار۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کی نماز جنازہ رات اور دن میں پڑھو۔ ۱۲م

۴۰۴۲۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ویل للرجال من نساء، وویل للنساء من الرجال۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زنانی وضع اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردانی وضع اختیار کرنے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت۔ ۱۲م

### امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور شطو و مصرعوں کی صورت پر جو احادیث وارد ہوئیں وہ میری نظر میں بہت زیادہ ہیں اور وہ ہر بحر و وزن کی شکل پر ہیں۔ بعض کے وزن مشترک اور بعض عرب کے اوزان اور بعض عجم کے اوزان کے ساتھ خاص ہیں۔

اگر میں ان سب کی تفصیل، تخریج، اوزان وغیرہ بیان کرنے پر آؤں تو کلام طویل ہو جائے، اس سلسلہ میں بعض ائمہ کرام نے قرآن کریم کی آیات کو جمع کیا ہے لیکن میں نے احادیث کی طرف کسی کو متوجہ نہیں پایا۔ لہذا میں یہاں مکمل ایک سوا حدیث پیش کرتا ہوں۔ ان میں بعض کا وزن اشباع کے ذریعہ پورا ہوگا۔ اس لئے نہیں کہ یہاں روایت میں اشباع ہے، العیاذ باللہ، بلکہ ہم وزن کرنے کے لئے وہ ایک اشارہ ہوگا۔ جیسا کہ اکابر ائمہ نے وزن عروضی دکھانے کے لئے آیات قرآنیہ اور جمل فرقانیہ میں بعض مقامات پر اشباع کی طرف اشارہ کیا ہے حالانکہ اشباع سے مراد محض وزن ہی کا اظہار ہے نہ کہ وہ کوئی ایسی قرأت ہے جس کی رو سے ہم

وزن کیا جائے۔ نسل اللہ العفو والعافیۃ۔

بحور اور ان کے ہم وزن احادیث

بحر الطویل

۴۰۴۳۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: فقد منی جبریل، حین امعتہم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے حضرت جبریل نے آگے کیا جب امامت کا وقت آیا۔ ۱۲م  
بحر المدید

۴۰۴۴۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا زکاة فی حجر۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی طرح کے پتھر میں زکوٰۃ نہیں۔ ۱۲م

۴۰۴۵۔ عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا تترکوا النار فی بیوتکم۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں میں آگ سلگتی نہ چھوڑو۔ ۱۲م

۴۰۴۱۔ السنن لابن ماجہ، کتاب الجنائز باب ماجاء فی ای الاوقات التي لا یصلی الخ

۴۰۴۲۔ المستدرک للحاکم، کتاب الاحوال ینتظر صاحب الصور متى یومر بنفحہ

۴۰۴۳۔ السنن للنسائی، کتاب الصلوٰۃ باب فرض الصلوٰۃ ۷۸/۱

۴۰۴۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۵۸۶۲ ۳۲۳/۶

۴۰۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاستئذان باب لا تترك النار ۹۳۱/۲



۴۰۴۶۔ عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا قطع فی ثمر ولا کثر۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھلوں اور خوشوں کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے، ۱۲م

۴۰۴۷۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا تعجزوا فی الدعاء۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا کرنے میں نہ تھکو، ۱۲م

۴۰۴۸۔ عن ام المؤمنین عائشة صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ ﷺ: لا نذر فی المعصیۃ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معصیت و گناہ میں کوئی نذر معتبر نہیں، ۱۲م

### بحر الوافر

۴۰۴۹۔ عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: علیکم بالبیاض من الثیاب۔

حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید لباس اپناؤ، ۱۲م

۴۰۴۶۔ السنن لابن داود، کتاب الحدود باب مالا قطع فیہ ۶۰۳/۲

۴۰۴۷۔ المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء ۱۸۱۸ ۶۷۱/۱

۴۰۴۸۔ السنن لابن داود، کتاب الایمان والنذور باب من رائی علیہ کفارة ۴۶۷/۲

۴۰۴۹۔ السنن للنسائی، کتاب الزینۃ باب الامر بلبس البیض ۲۹۷/۶

۴۰۵۰۔ عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: تجا فوا عن عقوبة ذی العروة۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہادر اور اچھے برتاؤ والے لوگوں پر سزائیں نافذ کرنے سے حتی الامکان بچو، ۱۲م

۴۰۵۱۔ عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: شہید البحر مثل شہید البر۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دریا میں ڈوب کر مرنے والا خوشگی کے شہید کی طرح ہے۔ ۱۲م

۴۰۵۲۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: اذا کثر الزنا کثر السباء۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب زنا کی کثرت ہوگی تو قید و بند میں بھی اضافہ ہوگا۔ ۱۲م

۴۰۵۳۔ عن سلمۃ بن قیس الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: اذا استنشقت فانثر۔

حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ناک میں پانی چڑھاؤ تو جھاڑو۔ ۱۲م

۴۰۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۹۸۰، ۳۱۰/۵

۴۰۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۷۱۶، ۱۷۱/۸

۴۰۵۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۵۲، ۱۸۴/۲

۴۰۵۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶۳۱۰، ۳۸/۷



۴۰۵۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ذرونی ما ترککم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے چھوڑ دو جو میں نے تمہارے لئے چھوڑا۔ ۱۲م

۴۰۵۵۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: عجبت لطالب الدنیا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے دنیا کے طالب پر تعجب ہے۔ ۱۲م

۴۰۵۶۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: بلال سابق الحبش۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلال حبشیوں میں سب پر سبقت لے گئے۔ ۱۲م

۴۰۵۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: عليك باول السوق۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم شروع میں ہی بازار جا کر اپنی ضرورت پوری کر لو۔ ۱۲م

۴۰۵۴۔ الصحيح لمسلم، كتاب الفضائل باب توقيره ﷺ ۲۶۲/۲

۴۰۵۵۔ كنز العمال للمتقى، ۴۳۸۳۸ ۳۹/۱۶

۴۰۵۶۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ترجمہ بلال بن رباح ۱/۱۴۹

۴۰۵۷۔ الكامل لابن عدی، رقم الترجمة ۱۳۳۱ ۱۷۴/۵

## بحر اکامل

۴۰۵۸۔ عن ابی ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: البر ما سکت الیہ النفس۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی وہ ہے کہ قلب جس سے سکون پائے۔ ۱۲م

۴۰۵۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ترک السلام علی الضریر خیانۃ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کمزور نگاہ والے کو سلام نہ کرنا خیانت ہے۔ ۱۲م

۴۰۶۰۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: تجب الصلاۃ علی الغلام اذا عقل۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز فرض ہے لڑکے پر جب بالغ ہو جائے۔ ۱۲م

۴۰۶۱۔ عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: عرضت علی امتی۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت پیش کی گئی۔ ۱۲م

۴۰۶۲۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال: قال رسول اللہ

۴۰۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۶/۵

۴۰۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۳۱ ۱۲۸/۹

۴۰۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۲۶ ۴۴۰/۱۶

۴۰۶۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد یاب النہی عن البصاق فی المسجد ۲۰۷/۱



ﷺ: سلمان سابق فارس۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلمان اہل فارس میں سب پر سبقت لے گئے۔ ۱۲م

۴۰۶۳۔ عن الوضین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسل قال: قال رسول اللہ ﷺ: جبل الخلیل مقدس۔

حضرت وضین بن عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پہاڑ عظیم مرتبہ والا اور پاکیزہ ہے۔ ۱۲م

۴۰۶۴۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: طلب الحلال فریضۃ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال کمائی حاصل کرنا فرض ہے۔ ۱۲م

۴۰۶۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: طلب الحلال جہاد۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بحر الہزج، مجزوا

۴۰۶۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۴۰۶۲۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، رقم الترجمة ۳۵۹ ۶۲/۴

۴۰۶۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۶۳ ۲۸۶/۱۲

۴۰۶۴۔ کنز العمال للمتقی، ۹۲۰۳ ۵/۴

۴۰۶۵۔ کنز العمال للمتقی، ۹۲۰۵ ۶/۴

۴۰۶۶۔ الصحيح لمسلم، کتاب الامارة باب وجوب طاعة الامراء ۱۲۴/۲

تعالیٰ علیہ وسلم: علیک السمع والطاعة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے۔ ۱۲م

۴۰۶۷۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال: قال رسول اللہ ﷺ: صہیب سابق الروم۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صہیب اہل روم پر سبقت لے گئے۔ ۱۲م

۴۰۶۸۔ عن عمر بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا غضب ولا نہبة۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ اور لوٹ مار جائز نہیں۔ ۱۲م

۴۰۶۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: استوصوا بالنساء خیرا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کا بھلائی کا حکم دو۔ ۱۲م

۴۰۷۰۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا کلھا متاع۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۴۰۶۷۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، رقم الترجمة ۴۸ ۱۷۰/۳

۴۰۶۸۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۳/۱۷

۴۰۶۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، کتاب النکاح باب الوصاة بالنساء ۷۷۹/۲

۴۰۷۰۔ الصحيح لمسلم، کتاب النکاح باب بالوصية للنساء ۵۷۵/۱



علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا مکمل طور پر ساز و سامان ہے۔ ۱۲م

۴۰۷۱۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: اياكم الغلو في الدين۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو۔ ۱۲م

۴۰۷۲۔ عن فضالة بن زيد الانصاري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ثلاث لا يجوز اللعب فيهن ۔

حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں لہو و لعب ناجائز ہے۔ ۱۲م

۴۰۷۳۔ عن ابي امامة الباهلي رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ان المتشدين في النار۔

حضرت ابو عمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گفتگو وغیرہ میں بداحتیاطی اختیار کرنے والے دوزخی ہیں۔ ۱۲م

۴۰۷۴۔ عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: كل ما ردت اليك قوسك۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری کمان تمہارے لئے جو شکار لوٹا دے اس کو کھاؤ۔ ۱۲م

۴۰۷۱۔ السنن للنسائی، کتاب المناسک باب الالتقاط الحصى ۴۸/۲

۴۰۷۲۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۳۰۵/۱۸

۴۰۷۳۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۶۶/۸

۴۰۷۴۔ السنن لابی داؤد، کتاب الضحایا باب فی الصيد ۳۹۴/۲

۴۰۷۵۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ للزہراء: لا کرب علی ابيک بعد الیوم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا: آج کے بعد کبھی تمہارے والد کو بے چینی لاحق نہیں ہوگی۔ ۱۲م

## بحر الرجز

۴۰۷۶۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی حامی و ناصر نہیں۔ ۱۲م

۴۰۷۷۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ ﷺ: لا تذکروا ہلکا کم الا بخیر۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مردوں کو بھلائی سے ہی یاد کیا کرو۔ ۱۲م

۴۰۷۸۔ عن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا ترکبوا الخرز ولا النمار۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم اور چیتے کی خال سے بنی ہوئی زین پر سواری نہ کرو۔ ۱۲م

۴۰۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۱۸، ۲۶۰/۷

۴۰۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الجہاد باب ما یکرہ من التنازع ۴۲۶/۱

۴۰۷۷۔ السنن للنسائی، کتاب الجنائز باب النہی عن ذکر الہلکی الا بخیر ۲۷۴/۱

۴۰۷۸۔ السنن لا بی داود، کتاب اللباس باب فی جلود النمر ۵۷۰/۲



۴۰۷۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا تغبطن فاجرا بنعمة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کسی بدکار کی دولت پر رشک نہ کرو۔ ۱۲م

۴۰۸۰۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا تدفنوا موتا کم باللیل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو رات میں دفن نہ کیا کرو۔ ۱۲م

۴۰۸۱۔ عن ام المؤمنین عائشة صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ ﷺ: حد الجوار اربعون دارا۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پروس کی حد چالیس گھروں تک ہے۔ ۱۲م

۴۰۸۲۔ عن عامر الشعبي رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: العرش من ياقوتة حمراء۔

حضرت عامر شعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرش سرخ یا کوت سے بنا ہے۔ ۱۲م

۴۰۷۹۔ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، کتاب الرقاق باب فضل الفقراء ۴۴۷/۲

۴۰۸۰۔ السنن لابن ماجہ، کتاب الحنائز باب ماجاء فی الاوقات التی ۱۰۹/۱

۴۰۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۹۵ ۵۲/۹

۴۰۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۵۱۹۵ ۱۵۱/۶

۴۰۸۳۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ترجمہ عثمان بن عفان ۵۶/۱

## من مجزوه

۴۰۸۳۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: عثمان احيا امتي۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عثمان غنی میری امت میں سب سے زیادہ حیا دار ہیں۔ ۱۲م

۴۰۸۴۔ عن امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول الله ﷺ: من سب اصحابي جلد۔

حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے صحابہ گالی دی اس کو کوڑے لگائے جائیں۔ ۱۲م

۴۰۸۵۔ عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: صلوا على اطفالكم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کی نماز جنازہ پڑھو۔ ۱۲م

۴۰۸۶۔ عن فضالة بن عبيد رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: حافظ على العصرين۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زہر اور عصر کی نمازوں خاص طور پر حفاظت کرو۔ ۱۲م

۴۰۸۷۔ عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله

۴۰۸۴۔ مجمع الزوائد للهيثمي، كتاب الحدود والديات باب في من سب نبيا او غيره

۴۰۸۵۔ السنن لابن ماجه، كتاب الجنائز باب ماجاء في الصلوة على الطفل ۱۰۸/۱

۴۰۸۶۔ السنن لابی داود، كتاب الصلوة باب المحافظة على الصلوات ۶۱/۱

۴۰۸۷۔ الجامع للترمذی، ابواب الزهد باب ما جاء في معيشة اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه



تعالیٰ علیہ وسلم: لا تذبحن ذات در۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
دودھ والے جانوروں کو زبح نہ کرو۔ ۱۲م

۴۰۸۸۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا  
عقر فی الاسلام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد  
فرمایا: اسلام میں دہشت زدہ کرنا جائز نہیں۔ ۱۲م

۴۰۸۹۔ عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ  
ﷺ: شفاعتی مباحة۔

اللہم الجہا واتمہالنا بجاہہ عندک یا ارحم الراحمین صل وسلم وبارک  
علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وحزبہ اجمعین۔ آمین

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
ارشاد فرمایا: میری شفاعت مباح ہے۔ ۱۲م

## بحر الرمل

۴۰۹۰۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: معدن التقویٰ قلوب العارفين۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد  
فرمایا: اولیاء اللہ کے دل تقویٰ کی کان ہیں۔ ۱۲م

۴۰۹۱۔ عن عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۴۰۸۸۔ السنن لا بی داود، کتاب الحنازة باب کراهية الذبح عند القبر ۴۵۹/۲

۴۰۸۹۔ الجامع الصغير للسيوطی ۴۸۹۵

۴۰۹۰۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۳۱۸۵ ۲۳۴/۱۲

تعالیٰ علیہ وسلم: الشباب شعبة من الجنون۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوانی بھی جنون کا ایک حصہ ہے۔ ۱۲م

۴۰۹۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: کاسیات عاریات مائلات۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لباس پہنے ہوئے عورتیں اپنے بدن کے بعض حصوں کو زینت کے لئے کھلا رکھنے والیاں مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں ہیں۔ ۱۲م

۴۰۹۳۔ عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: حاملات والذات مرضعات۔

حضرت ابو عمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حمل کی مشقت اٹھانے والیاں جننے والیاں دودھ پلانے والیاں۔ ۱۲م

۴۰۹۴۔ عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: انھن المؤمنات الغالیات۔

حضرت عقبی بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ بہت زیادہ انس و محبت رکھنے والیاں ہیں۔ ۱۲م

۴۰۹۵۔ عن اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی

۴۰۹۱۔ الدر المنثور للسيوطی ، تحت آية ومن اصدق من الله قبلا ۶۴۳/۲

۴۰۹۲۔ الصحيح لمسلم، کتاب الجنة باب جہنم اعادنا اللہ تعالیٰ ۳۸۳/۲

۴۰۹۳۔ المعجم الكبير للطبرانی ، ۷۹۸۵ ۲۵۲/۸

۴۰۹۴۔ المعجم الكبير للطبرانی ، ۸۵۶ ۳۱۰/۱۷

۴۰۹۵۔ الجامع للترمذی ، ابواب البر والصلة باب ما جاء في اصلاح ذات البين ۱۶/۲



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا یحل الکذب الا فی ثلاث -

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کے علاوہ کسی میں جھوٹ جائز نہیں۔ ۱۲م  
**من مجزوہ**

۴۰۹۶۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ابن اخت القوم منهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خاندانی بہن کا بیٹا خاندان ہی سے ہے۔ ۱۲م

۴۰۹۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا غرار فی صلاۃ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں شک و شبہ نہیں۔ ۱۲م

۴۰۹۸۔ عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ ﷺ: العسيلة هی الجماع۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عسیلہ کام عنی جماع ہی ہے۔ ۱۲م

۴۰۹۹۔ عن امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: حامل القرآن یرقی۔

۴۰۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفرائض باب مولی القوم من انفسہم ۱۰۰۰/۲

۴۰۹۷۔ السنن لابن داود، کتاب الصلوۃ باب رد السلام ۱۳۳/۱

۴۰۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، مرویات ام المؤمنین ۹۳/۷

۴۰۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۹۹۲ ۵۱۴/۱

حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ قرآن کا عالم اور حافظ بلند رتبہ ہے۔ ۱۲م

## بحر السریع

۴۱۰۰۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا حبس بعد سورة النساء۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورة نساء کے نزول کے بعد روکنا نہیں۔ ۱۲م

## بحر المنسرج

۴۱۰۱۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: طوبی لمن رانی۔

اللہم ارزقنا بالخير التام بجاهه عندك يا ذا الجلال والاكرام، صل وسلم وبارك عليه وعلى ذويه الى يوم القيامة۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشخبری اس کے لئے جس نے میرا دیدار کیا۔ ۱۲م

۴۱۰۲۔ عن ابی جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: العلم فى قریش۔

حضرت ابو جز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم قریش میں ہے۔ ۱۲م

۴۱۰۰۔ السنن الكبرى للبيهقي، ۱۱۹۰۶ ۲۶۸/۶

۴۱۰۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، مرويات ابی سعید الخدری ۱۱۲۷۶ ۴۸۳/۳

۴۱۰۲۔ كنز العمال للمتقى، فى القبائل ۳۳۷۱۵ ۸/۱۲



۴۱۰۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: مظل الغنی ظلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مالدار کا ادائے حق میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ ۱۲م

۴۱۰۴۔ عن حیان بن بح الصدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا خیر فی الامارۃ۔

حضرت ابو حیان بن صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حکومت میں کوئی بھلائی نہیں۔ ۱۲م

۴۱۰۵۔ عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا تکرہوا البنات۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لڑکیوں کو ناپسند نہ جانو۔ ۱۲م

۴۱۰۶۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تقتلوا الضفادع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مینڈک کو نہ مارو۔ ۱۲م

۴۱۰۷۔ عن النواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۴۱۰۳۔ الصحيح لمسلم، کتاب المساقاة باب تحریم مظل الغنی ۱۸/۲

۴۱۰۴۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۳۵۷۵ ۳۶/۴

۴۱۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، مرويٰات عقبہ بن عامر ۱۶۹۲۲ ۱۴۹/۵

۴۱۰۶۔ كنز العمال للمتقى، فی قتل الحية ۳۹۹۷۴ ۳۸/۱۵

۴۱۰۷۔ الصحيح لمسلم، کتاب البر والصلہ باب تفسير البر والاثم ۳۱۴/۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: البر حسن الخلق۔

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھی عادت ہے۔ ۱۲م

۴۱۰۸۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: اليمن حسن الخلق۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: داہنی جانب سے شروع کرنا اچھی عادت ہے۔ ۱۲م

۴۱۰۹۔ عن رافع بن خديج رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: كل ما فرى الاوداج۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو رگوں کا خون بہا دے ایسے آلہ کا ذبح کر دیا جانور کا گوشت کھاؤ۔ ۱۲م

بحر الخفيف

۴۱۱۰۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: انتم اليوم خير اهل الارض۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس زمانے میں تم تمام اہل زمین سے افضل ہو۔ ۱۲م

۴۱۱۱۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: خالفوا المشركين احفوا الشوارب۔

۴۱۰۸۔ اتحاف السادة المتقين للزبيدي، كتاب رباضة النفس بيان فضيلة حسن الخلق

۴۱۰۹۔ المصنف لابن أبي شيبة، كتاب الصيد

۴۱۱۰۔ الصحيح لمسلم، كتاب الامارة باب استحباب مبايعة الامام ۱۲۹/۲

۴۱۱۱۔ الجامع الصحيح للبخاري، كتاب اللباس باب تقليم الاظفار ۸۷۵/۲



حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو اور مونچھیں پست رکھو۔ ۱۲م

۴۱۱۲۔ عن قیس بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: رحم اللہ حارس الحرس۔

حضرت قیس بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ محافظ پر رحم فرمائے۔ ۱۲م

۴۱۱۳۔ عن ام المؤمنین عائشة صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ ﷺ: ذمۃ المسلمین واحدة۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ایک نوعیت کی ہے۔ ۱۲م

۴۱۱۴۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: طاعة الله طاعة الوالد۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: والد کی فرما برداری اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ ۱۲م

۴۱۱۵۔ عن واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ليلة القدر ليلة بلجة۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر روشن رات ہے۔ ۱۲م

۴۱۱۲۔ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب السير باب فضل الحرس في سبيل الله ۲۵۲/۹

۴۱۱۳۔ المستدرک للحاکم، کتاب قسمة الفیء ۲۶۲۶ ۱۶۵۳/۲

۴۱۱۴۔ التغبیہ والترہیب للمندری، کتاب البر والصلة ۳۲۲/۳

۴۱۱۵۔ مجمع الزوائد للہیثمی، کتاب الصیام باب فی لیلة القدر ۱۷۸/۳

۴۱۱۶۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: ليلة القدر ليلة سمحة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر سخاوت کی رات ہے۔ ۱۲م

۴۱۱۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: اطلبوا الخیر دھر کم کلہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پوری زندگی بھلائی کے طالب رہو۔ ۱۲م

۴۱۱۸۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: کان داؤد عبد البشر۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت داؤد علیہ الصلاۃ والسلام انسانوں میں بہت عبادت گزار تھے۔ ۱۲م

۴۱۱۹۔ عن ابن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کان ایوب احلم الناس۔

حضرت ابن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام لوگوں میں بہت بردبار تھے۔ ۱۲م

۴۱۲۰۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ

۴۱۱۶۔ الدر المنثور للسيوطی ، ۳۷۶/۶

۴۱۱۷۔ کنز العمال للمتقی ، فضل فی آداب الدعاء ۳۱۸۹ ۷۴/۲

۴۱۱۸۔ کنز العمال للمتقی ، فضائل الانبیاء علیہم السلام ۳۲۲۲ ۴۹۳/۱۱

۴۱۱۹۔ کنز العمال للمتقی ، فضائل الانبیاء علیہم السلام ۳۲۱۶ ۴۹۱/۱۱

۴۱۲۰۔ کنز العمال للمتقی ، باب فی ذکر الصحابہ ۳۳۱۲۹ ۶۴۴/۱۱



ﷺ: خالد بن الولید سیف اللہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خالد بن ولید اللہ کی تلوار ہیں۔ ۱۲م

۴۱۲۱۔ عن عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: امتی امة مبارکة۔

حضرت عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت برکت دی گئی امت ہے۔ ۱۲م

۴۱۲۲۔ عن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا یرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قضا کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں مالتی۔ ۱۲م

۴۱۲۳۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول

اللہ ﷺ: اطلبوا الرزق فی خبايا الارض۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رزق زمین کی پوشیدہ چیزوں میں حاصل کرو۔ ۱۲م

۴۱۲۴۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: اکثر وامن تلاوة القرآن ۔

۴۱۲۱۔ کنز العمال للمتقی ، فضائل هذه الامة ۳۴۴۵۱ ۱۵۴/۱۲

۴۱۲۲۔ الجامع للترمذی ، ابواب القدر باب ما جاء لا یرد القضاء الا الدعاء ۳۶/۲

۴۱۲۳۔ کنز العمال للمتقی ، فی آداب الکسب ۹۳۰۲ ۲۱/۴

۴۱۲۴۔ کنز العمال للمتقی ، فی آداب البيت والبناء ۴۱۴۹۶ ۳۸۸/۱۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوت کثرت سے کرو۔ ۱۲م

**بحر المضارع**

۴۱۲۵۔ عن ابی الزہیر النمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا تقتلوا الجراد۔

حضرت ابو زہیر نمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹڈی کو قتل نہ کرو۔ ۱۲م

۴۱۲۶۔ عن ركب المصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: طوبی لمن تواضع فی غیر منقصة۔

حضرت ركب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشخبری اس کے لئے جو غیر نقصان میں بھی تواضع اختیار کرے۔ ۱۲م

**بحر المقتضب**

۴۱۲۷۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ ﷺ: السواك مطهرة۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو صاف ستھرا رکھنے والی چیز ہے۔ ۱۲م

۴۱۲۸۔ عن بريدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: اتخذه من ورق۔

۴۱۲۵۔ کنز العمال للمتقی، فضائل الطیور ۳۵۲۹۴ ۳۳۷/۱۲

۴۱۲۶۔ السنن الکبری للبیہقی، باب کراهیة امساك الفضل ۷۷۸۳ ۳۰۶/۴

۴۱۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الصوم باب السواک والرطب ۲۵۹/۱

۴۱۲۸۔ السنن لا بی داود، کتاب الخاتم باب ماجاء فی خاتم الحديد ۵۸۰/۲



حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انگوٹھی چاندی کی بناؤ۔ ۱۲م  
بحر المجتث

۴۱۲۹۔ عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: اذا أسأت فأحسن۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی برائی سرزد ہو تو فوراً کوئی بھلا کام کرو۔ ۱۲م  
۴۱۳۰۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا يتم بعد احتلام۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بالغ ہونے کے بعد کوئی یتیم نہیں رہتا۔ ۱۲م  
بحر المتقارب

۴۱۳۱۔ عن سفیان بن عبد اللہ الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: قل آمنت باللہ ثم استقم۔

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ثابت قدم رہو۔ ۱۲م  
۴۱۳۲۔ عن عبد اللہ بن الشخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: اقلوا الدخول علی الأغنیاء۔

۴۱۲۹۔ المستدرک للاحمد بن حنبل، مرویات ابی ذر الغفاری ۲۱۰۶۳ ۲۳۱/۶

۴۱۳۰۔ السنن لابن داود، کتاب الوصایا باب متا ینقطع الیم ۳۹۷/۲

۴۱۳۱۔ کنز العمال للمتقی، باب الاستقامت ۵۴۷۷ ۵۷/۳

۴۱۳۲۔ المستدرک للحاکم، کتاب الرقاق ۷۸۶۹ ۳۴۷/۴

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مالدار لوگوں کی ڈیوڑھی پر کم ہی جاؤ۔ ۱۲م

۴۱۳۳۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: أتموا الصفوف فأني أراكم۔

حضرت بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یم صفیں مکمل کرو کہ میں تم کو دیکھتا ہوں۔ ۱۲م

۴۱۳۴۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: أقيموا الصلاة واتوا الزكاة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔ ۱۲م

۴۱۳۵۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: عجبت بصبر أخى يوسف۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صبر پر تعجب ہوتا ہے۔ ۱۲م

۴۱۳۶۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ردوا السلام وغضوا البصر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۴۱۳۳۔ الصحيح لمسلم، كتاب الصلوة باب تسوية الصفوف واقامتها ۱۸۲/۱

۴۱۳۴۔ الجامع الصحيح للبخاری، كتاب الادب باب قول الرجل مرحبا ۹۱۲/۲

۴۱۳۵۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۱۶۴۰ ۱۹۹/۱۱

۴۱۳۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، مرويات ابی سعید ۱۱۱۹۲ ۴۶۷/۳



علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام کا جواب دو اور نگاہیں نیچی رکھو۔ ۱۲م

۴۱۳۷۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: دفن البنات من المكر مات۔

## بحر ركض النخيل

۴۱۳۸۔ عن ابي ثابت رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: حسبى دينى من دنياى۔

حضرت ابو ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا دین میری دنیا کے مقابلے میں کافی ہے۔ ۱۲م

۴۱۴۱۔ عن الحسن البصرى رضي الله تعالى عنه مرسلًا قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لن يغلب عسر يسرين۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دشواری دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی۔ ۱۲م

۴۱۴۲۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: استنجوا بالماء البارد۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھنڈے پانی سے استنجا کرو۔ ۱۲م

۴۱۴۳۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: واجعل لى فى نفسى نورا۔ (انباء الحی)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے قلب و قالب کو نورانی بنادے۔ ۱۲م

## سمندر، زمین، اور سورج کے احوال

۴۱۴۴۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان تحت البحر نار وتحت النار بحر۔  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیشک سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے پھر سمندر ہے۔ ۱۲م  
(فوز مبین ص ۵۷)

۴۱۴۱۔ المستدرک للحاکم، کتاب التفسیر ۵۸۵/۲

۴۱۴۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۶۳۹۴، ۳۵۱/۹

۴۱۴۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۳۴۹، ۱۷/۱۲

۴۱۴۴۔ المستدرک للحاکم، کتاب الاہوال ۶۳۸/۴

۴۱۴۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقبض اللہ الارض یوم القیامۃ ویطوی السماء بیمنہ ثم یقول انا الملک: این ملوک الارض؟۔

(حاشیہ معالم ص ۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین و آسمان کو اپنے دست قدرت میں سمیٹ لیگا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔ ۱۲م

۴۱۴۶۔ عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وکل بالشمس تسعة املاک یرمونہا بالثلج کل یوم، لو لاذالک ما انت علی شیء الا حرقتہ۔

(فوز مبین ص ۱۳۷)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روز سورج نواں آسمان کو لٹکا کر دیتا ہے، اگر وہ اس کا کوئی کام نہ کرے گا تو اس کو آگ لگا دی جائے گی۔



وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج پر نو فرشتے مامور ہیں جو ہر دن اس پر برف چھڑکتے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو جہاں سورج کی دھوپ پہنچتی سب کو جلا کر رکھ کر دیتی۔ ۱۲م

۲۸/۵

۴۱۴۵۔ معالم التنزیل للبغوی،

۱۳۱/۸

مجمع الزوائد للہیثمی

☆

۱۶۸/۸

۴۱۴۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی

۲۸۸/۷

اتحاف السادة المتقين

☆

۱۵۱۹۹

کنز العمال للمتقی

۴۳۱/۴

المغنی للعراقی





# فہرس اطراف الحدیث والآثار







# فہرس اطراف الحدیث والآثار

## ﴿الف﴾

المجلد رقم الحدیث

الراوی

۲۸۲/۱	ابو امامہ بن سہل	ائت المیضاة فتوضا
۲۹۷/۱	ابو ہریرہ	ابتغوا الخیر عند حسان الوجوه
۷۸۱/۱	ابن عباس	ابنوا مسا جدکم جما
۷۸۰/۱	انس	ابنوا المساجد واتخذوها
۷۴۳/۱	ابو قرصافہ	ابنوا المساجد و اخرجوا القمامة،
۱۶۱۸/۲	ابن عمر	ابغض الحلال الى الله تعالى،
۲۱۶۱/۳	ابو ہریرہ	ابتغوا الخیر عند حسان الوجوه،
۲۱۶۳/۳	عطا بن ابی رباح	ابتغوا الخیر عند الحسان الوجوه،
۲۳۵۳/۳	ابن عمر	ابرا البر صلة الولد و دایہ،
۲۲۹۲/۳	داؤدی	ابغض الاسماء الى الله تعالى،
۲۳۱۴/۳	ابن عباس	ابغض الناس الى الله تعالى،
۴۰۹۶/۶	انس	ابن اخت القوم منهم
۳۷۴۱/۶	عمر الفاروق	اتانی جبریل آنفا
۳۹۵۲/۶	ابو طلحہ	اتانی جبریل آنفا فقال بشر
۴۱۲۸/۶	بریدۃ الاسلمی	اتخذہ من ورق
۳۷۱۵/۶	انس بن مالک	اتدرونی ای یوم هذا
۳۷۱۹/۶	حسن البصری	اتدرونی ای یومذاکم
۳۹۶۰/۶	عبد اللہ بن عمر	اتقوا فراسة المؤمن فانه



۳۹۶۱/۶	ثوبان	اتقوا فراسة المؤمن فانه
۴۱۳۳/۶	انس	اتموا الصفوف
۲۷۴۶/۳	باقر	اتانی جبرئیل علیہ السلام فقال،
۱۹۵۴/۳	سويد بن قيس	اتانا النبی ﷺ فساومنا،
۱۲۱۰/۳	ابو هريره	اتدرون من المفلس،
۱۲۵۶/۳	بہز بن حکیم	اتدعون عن ذکر الفاجر،
۲۷۸۲/۳	ابن عباس	اترون انی اذتعلقت،
۲۶۸۰/۳	ابو هريره	اترونها حمراء کنارکم،
۱۰۴۳/۲	جابر	اتی النبی ﷺ عبد اللہ بن ابی اوفی،
۱۲۶۸/۲	ابو عسیب	اتانی جبرئیل بالحمی والطاعون،
۱۳۴۳/۲	ابو بکر	اتقوا النار و لو بشق،
۱۷۱۰/۲	جابر	اتیت النبی ﷺ وهو فی المسجد،
۸۳۲/۱	انس	اتموا الصف المقدم،
۸۳۷/۱	انس	اتموا الصفوف فانی اراکم،
۳۳۷/۱	حذیفہ بن یمان	اتی سباطة قوم،
۲۰۰/۱	ابو هريره	اتانی جبرئیل فقال: اتیتک،
۱۸۲/۱	ابو هريره	اتانی جبرئیل فقال لی: مر
۱۳۲/۱	ثوبان	اتانی الروح الامین فقال: اخرج
۲۶۲۳/۲	عائشہ	اتریدين ان ترجعی الی رفاعہ،
۱۱۴۷/۲	انس	اتقی اللہ واصبری،
۳۲۱۱/۴	انس	اتی باب الجنة يوم اسلقيامة،
۳۴۷۴/۴	علی	ابو بکرو عمر خیر الاولین،
۲۸۱۴/	ابن عباس	اتانی جبرئیل علیہ السلام،

۳۱۹۵/۴	ابن عباس	اتانی جبرئیل علیہ السلام،
۳۲۲۴/۴	ابو سعید	اتانی جبرئیل علیہ السلام،
۳۲۵۳/۴	ابن عباس	اتانی ربی عزوجل اللیلة فی،
۲۸۱۹/۴	ابو ہریرہ	اتخذنا اللہ ابراہیم خلیلاً و موسیٰ،
۳۲۶۳/۴	ابن عمرو	اتدرون ما هذا ان الکتابان،
۲۸۷۷/۴	اسامہ بن زید	اتدری ماجاء بهما،
۲۹۳۵/۴	ابن عمر	اتودین زکوۃ هذا؟
۳۵۹۵/۴	ابو سعید	اتقوا فراسة المومن،
۲۸۶۴/۴	ابن مسعود	اتیت بالبراق فركبت،
۱۲۲۱/۲	ابو ہریرہ	اثنتان فی الناس هما بهم کفر،
۱۸۲۸/۲	ابن مسعود	اثنا عشرة كعدة نقباء،
۲۷۴۶/۳	ابن مسعود	اثنتی عشرة ركعه،
۱۹۵۳/۳	ابو ہریرہ	اجل فی السفر والحضر،
۱۸۸۲/۲	وحشی	اجتمعوا علی طعامکم،
۱۸۰۰/۲	سعید	اجلدوه ضرب مائة سوط،
۱۶۵۲/۲	ابو حمیر	اجملوا فی طلب الدنيا،
۲۲۷/۱	عبد اللہ بن ابی جعفر	اجراکم علی الفتیاء،
۸۰۴/۱	ابن عمر	اجعلوا ائمتکم خیارکم،
۸۷۲/۱	ابن عمر	اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وتراء،
۳۸۸۶/۶	عقبہ بن عامر	اجتهد فاذا اصبحت فلك عشر حسنات
۳۷۵۳/۶	علی المرتضیٰ	اجمعوا له العابدین
۳۱۷۸/۶	خیثمہ	اجمهما لی فی الآخرة
۴۱۴۳/۶	عبد اللہ بن عباس	اجعل لی نورا



۳۷۵۰/۶	سعيد بن المسيب	اجراكم على قسم الجد
۳۹۰۱/۶	ابو كبشة الانمارى	احد ثكم حديثا فاحفظوه
۲۹۰۱/۴	اسماء بنت زيد	احذر كم المسيح و انذر كموه ،
۳۵۴۱/۴	عمر	احفظونى اصحابى ،
۴۰ / ۱	ابن عباس	احب الا ديان الى الله ،
۱۴۰۱/۲	ابو هريره	احصوا هلال شعبان لرمضان ،
۲۲۸۸/۳	ابن عمر	احب اسماء كم الى الله تعالى ،
۲۰۹۸/۳	ابن عباس	احب الاعمال الى الله تعالى ،
۲۳۵۶/۳	ابن عمر	احفظ و دايبك ،
/ ۳	ابن عمر ،	احفوا الشوارب واعفوا اللحى ،
۲۰۲۰/۳	انس	احفوا الشوارب واعفوا اللحى ،
۲۰۲۶/۳	ابن عمرو	احفوا الشوارب واعفوا اللحى ،
۲۳۳۲/۳	ابو هريره	احى والداك ،
۲۳۰۴ / ۳	امراة	اختضبنى تترك احداكن ،
۲۶۹۴/۳	جابر	اخرجتك من غمرة جهنم ،
۲۳۱۲/۳	ام سلمه	اخرجوا المخنثين من بيوتكم ،
۲۲۹۱/۳	ابو هريره	اخنع الاسماء عند الله ،
۱۶۴۴ / ۲	ابو تميمه	اختك هى ،
۱۰۸۱/۲	عاصم بن وعمر	اخذ الرابة زيد بن حارثه ،
۳۲۷۹/۴	بكر بن عبد الله	اخبرنا عن مالك السحاب ،
۳۱۷۹/۴	جابر	اخرجته من غمرة جهنم ،
۱۰۸۴ / ۲	ابن عباس	آخر ما كبر النبى ﷺ على ،
۲۴۹۸/۳	ابو هريره	ادع الله و انتم موقنون ،

۲۰۷۹/۳	انس	ادن منی فضمه الى صدره،
۱۷۹۸/۲	عائشه	ادراء الحدود عن المسلمين،
۱۰۵۶/۲	ابو هريره	ادفنوا موتاكم وسط قوم صالحين،
۳۴۸۴/۴	عائشه	ادعى لى اباك و اخاك،
۳۴۷۱/۴	سهل بن خيثمة	اذا اتى على ابى بكر اجله،
۳۵۶۱/۴	انس	اذا احب الله عبدا لم يضره ذنب،
۳۱۷۵/۴	عبدالله بن يسار	اذا اراد ان يخلفوا،
۳۵۶۹/۴	ابن عمر	اذا اراد الله بعبد خيرا،
۳۵۶۸/۴	انس	عبدا خيرا،
۳۵۹۰/۴	عتبه بن غزوان	اذا اضل احدكم شيئا،
۳۵۹۱/۴	ابن مسعود	اذا نفلت دابة احدكم،
۳۶۲۰/۴	ابن عباس	اذا جلس القاضى فى مجلسه،
۳۱۷۳/۴	ابن عباس	اذا حلف احدكم فلا يقل،
۳۵۳۷/۴	ابن مسعود	اذا ذكر اصحابى فامسكوا،
۲۸۳۳/۴	ابن عمرو	اذا سمعتم الموزن،
۲۸۳۱/۴	ابو هريره	اذا سليتم على فاسئلوا،
۳۶۳۷/۴	ابو هريره	اذا قاتل احدكم اخاه،
۳۲۸۴/۴	ابن مسعود	اذا كان الصيحة فى رمضان،
۲۹۱۷/۴	ابن عباس	اذا كان يوم القيامة جمع الله،
۲۸۱۰/۴	ابى بن كعب	اذا كان يوم القيامة كنت،
۳۱۶۴/۴	حذيفه	اذاا مرب بالنظفة اثنتان،
۲۹۸/۱	عبدالله بن جراد	اذا بتغيتم المعروف،
۳۲۲/۱	ابو ايوب الانصارى	اذا اتى احدكم الغائط،



۶۱۷/۱	ابو ہریرہ	اذا اذن الموزن ادبر،
۶۲۴/۱	انس،	اذا اذن فی قرية،
۸۶۵/۱	ابن عمر	اذا استاذنت احدکم امرأته،
۵۰۴/۱	ابو ہریرہ	اذا اشتد الحر فابردوا،
۸۲۹/۱	ابو قتادہ	اذا اقيمت الصلوة فلا تقوموا،
۸۱۴/۱	حذیفہ	اذا ام الرجل القوم،
۲۹۰/۱	عبد اللہ بن مسعود	اذا انفلت دابة احدکم،
۵۹۹/۱	ابن عمر	اذا بدأ حاجب الشمس،
۳۲۴/۱	ابو قتادہ	اذا بال احدکم،
۳۶۵/۱	ابن مسعود	اذا تطهر احدکم،
۳۶۴/۱	ابو ہریرہ	اذا توضأ العبد المسلم،
۶۱۹/۱	ابو ہریرہ	اذا تغولت لکم الغول،
۴۱۸/۱	ابو سعید	اذا جاء احدکم الشيطان،
۹۰۷/۱	محجن بن اورع	اذا جئت المسجد،
۵۳۱/۱	ابن عمر	اذا حضر احدکم الامر،
۱۰۶/۱	ابو ہریرہ	اذا ذکرها فليصلها،
۶۲۱/۱	ابن عباس	اذا رأیتم الحریق فکبروا،
۷۶۱/۱	ابو سعید	اذا رأیتم الرجل يعتاد،
۲۰۷/۱	ابو سعید الخدری	اذا رأیتم الرجل يعتاد،
۱۲۷/۱	انس بن مالک	اذا رأیتم صاحب يدعة،
۷۴۸/۱	ابو ہریرہ	اذا رأیتم من یتاع،
۱۰۳/۱	انس	اذا رقد احدکم عن الصلوة،
۱۰۵/۱	زید بن ارقم	اذا رقد احدکم عن الصلوة،

۱۴۷/۱	ابو ہریرہ	اذا سمعت الرجل يقول : هلك،
۷۰۰/۱	ابو ہریرہ	اذا سمعتم الاقامة فامشوا،
۱۳۷/۱	ابن عباس	اذا سمعتم به بارض،
۳۲۵/۱	ابو قتادہ	اذا شرب احدكم فلا يتنفس،
۹۶۸/۱	ابو سعید	اذا شك احدكم في صلوته،
۸۶۲/۱	ابو سعید	اذا صلى احدكم الى شيء،
۸۵۸/۱	ابن عباس	اذا صلى احدكم الى غير سترة،
۷۱۴/۱	ابو ہریرہ	اذا صلى احدكم فخلع،
۷۱۳/۱	ابو ہریرہ	اذا صلى احدكم فلا يضع،
۹۱۳/۱	یزید بن اسود	اذا صلى احدكم في رحله،
۹۱۰/۱	ابن عمر	اذا صليت في اهلك ثم ادركت،
۹۰۸/۱	یزید بن اسود	اذا صليتما في رحالكما،
۶۸۱/۱	ابو موسیٰ	اذا صليتم فاقيموا صفوفكم،
۲۸۹/۱	عتبہ بن غزوٰن	اذا ضل احدكم شيئا،
۳۰۰/۱	یزید القسمیٰ	اذا طلبت الحاجات فاطلبوها،
۲۶۳/۱	معاذ بن جبل	اذا ظهرت الفتن،
۵۷۷/۱	انس	اذا عجل به السير،
۵۷۶/۱	انس	اذا عجل عليه السفر يؤخر،
۸۳۷/۱	ابو ہریرہ	اذا قلت لصاحبك يوم الجمعة،
۱۱۱/۱	ابو ہریرہ	اذا قال الرجل لا خيه يا كافر،
۹۱۶/۱	جابر	اذا قام احدكم يصلي،
۴۴۲/۱	جابر	اذا قام احدكم يصلي
۹۷۷/۱	ابن عمر	اذا كان احدكم يصلي يبصق،



۳۴۴/۱	ابن عباس	اذا كان دما احمر،
۸/۱	انس	اذا كان يوم القيامة ما ج الناس،
۹۵۷/۱	ابن عباس	اذا كانت غداة الفطر،
۱۵۰/۱	ابن عباس	اذا مدح الفاسق غضب الرب،
۷۶۷/۱	ابو هريره	اذا مررتم برياض الجنة،
۴۱۲/۱	زيد بن خالد	اذا مس احدكم يوم القيامة،
۴۲۵/۱	انس	اذا نام العبد في سجوده،
۶۲۳/۱	ابو امامه	اذا نادى المنادى فتحت،
۴۱۱/۱	ابن عمر،	اذا نعس احدكم يوم القيامة،
۴۱۹/۱	ابو هريره	اذا وجد احدكم في بطنه،
۳۴۲/۱	ابن عباس	اذا وقع الرجل باهله،
۴۷۸/۱	ابو هريره	اذا وقعت الفارة السمن،
۱۷۵۴/۲	ابن عمر	اذا اعتملت هذه الاسقيه،
۱۴۴۳/۲	عمر	اذا اقبل الليل من ههنا،
۱۸۶۰/۲	انس	اذا اكلتم الطعام فاخلعوا،
۱۸۰۶/۲	ابن عمر	اذا تبا يعتم بالعينه،
۱۱۷۲/۲	ابن عمر	اذا تصدق احدكم بصدقه،
۱۴۸۳/۲	زيد بن ارقم	اذا حج الرجل عن والديه،
۱۸۵۵/۲	ابو سعيد	اذا رأى احدكم الرؤيا،
۱۸۵۷/۲	جابر	اذا رأى احكم الرؤيا،
۱۲۶۷/۲	عبد الرحمن بن عوف	اذا سمعتم به بارض،
۱۲۶۰/۲	عبد الرحمن بن عوف	اذا سمعتم الطاعون بارص،
۱۱۱۶/۲	عبد الرحمن بن عوف	اذا غسلتموني وكفنوني،

۱۴۵۹ / ۲	عبدالرحمن بن عوف	اذا قرب الى احکم الطعام ،
۱۸۹۱ / ۲	انس	اذا كثرت ذنوبك فاسق ،
۱۰۳۰ / ۲	ابن عمر	اذا امات احدکم فلا تحبسوه ،
۱۱۷۰ / ۲		اذا مات الانسان انقطع ،
۱۰۹۳ / ۲	جابر	اذا مات الرجل من اهل ،
۱۶۱۴ / ۲	عتبه بن عبد سلمی	اذا اتی احدکم اهله ،
۱۶۷۲ / ۲	ابی بن کعب	اذا اختلف النوعان ،
۱۸۷۸ / ۲	ابن عمر	اذا اضطررتم اليها فاعسلوها ،
۱۱۶۴ / ۲	عائشه	اذا مات صاحبکم فدعوه
۱۰۲۵ / ۲	ابو موسی	اذا مات ولد العبد ،
۱۱۹۸ / ۲	ابو هريره	اذا مر الرجل بقبر بعرفه ،
۱۱۸۷ / ۲	ابو سعيد	اذا وضعت الجنازة واحتملت ،
۱۲۸۴ / ۲	محمود بن لبيد	اذا هبط وا ديا فاهبطوا غيره ،
۲۱۵۷ / ۳	عبد الله بن جراد	اذا تبغيتم المعروف ،
۲۱۷۰ / ۳	جابر	اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه ،
۲۲۴ / ۳	انس	اذا احب الله عبدا لم يضره ذنب ،
۲۴۲۷ / ۳	انس	اذا احدثت دنبا فاحدث ،
۲۷۸۳ / ۳	ابن عباس	اذا اختلف الناس فالعدل ،
۲۲۱۳ / ۳	انس	اذا التقى الخلائق يوم القيامة ،
۲۲۷۱ / ۳	ابو هريره	اذا بعثتم الى رجلا فابعثوه حسن الوجه ،
۲۳۶۳ / ۳	انس	اذا ترك العبد الدعاء للوالدين ،
۲۳۶۵ / ۳	ابن عمر	اذا تصدق احدکم بصدقة ،
۲۲۳۰ / ۳	ابن عمر	اذا جاءك من هذا المال ،



۲۵۸۶/۳	عائشہ	اذا جلس احدکم فی مجلس ،
۲۲۶۵/۳	ابن عباس	اذا جلس القاضی فی مجلسہ،
۲۳۶۸/۳	زید بن ارقم	اذا حج الرجل عن والدیہ،
۲۶۹۳/۳	ابن عباس	اذا دخل الرجل الجنة،
۲۰۸۸/۳	جابر	اذا دخلتم بیوتکم،
۲۴۹۵/۳	ابو ہریرہ	اذا دعا احدکم فلیؤمن،
۲۴۹۹/۳	انس	اذا دعا احدکم فلیعزم المسئلة،
۲۴۸۳/۳	ہلال بن یساف	اذا دعا العبد بدعوة،
۲۴۸۲/۳	ابو ہریرہ	اذا دعا الغائب لغائب۔
۲۴۱۶/۳	ابو لیلی	اذا رأیت منہن شیاً فی مسا کنکم،
۲۴۹۰/۳	ابن مسعود	اذا رفعتم ایدیکم الی اللہ تعالیٰ،
۲۵۳۸/۳	علی	اذا زالت الافیاء،
۲۵۰۱/۳	عائشہ	اذا سأل احدکم فلیکثر الدعاء،
۲۵۳۹/۳	ابو ہریرہ	اذا سمعتم صیاح الدیکۃ،
۲۲۸۶/۳	ابو رافع	اذا سمیتم فلا تضربوہ،
۲۲۸۴/۳	علی	اذا سمیتم الولد محمداً،
۲۳۸۷/۳	ابو ذر	اذا صلی الرجل و لیس من،
۲۱۵۹/۳	یزید قسمی	اذا طلبتم الحاجات،
۲۴۱۵/۳	ابو لیلی	اذا ظهرت الحیۃ فی المسکن،
۲۴۲۶/۳	معاذ بن جبل	اذا عملت سیئۃ فاحذر،
۲۱۷۲/۳	بریدہ	اذا قال الرجل للمنافق،
۲۵۶۲/۳	عائشہ	اذا قال العبد: یا رب،
۲۶۴۴/۳	انس	اذا کان یوم القیامۃ،

۲۷۰۳/۳	ابن عمر	اذا كان يوم القيامة شفعت،
۲۶۳۶/۳	ابی بن کعب	اذا كان يوم القيامة كنت،
۲۷۹۸/۳	علی	اذا كانت ليلة النصف من شعبان،
۲۲۴۲/۳	ابن عمر	اذا كذب العبد تباعد،
۲۵۴۶/۳	ابن عمر	اذا لقيت الحاج فسلم،
۲۲۴۶/۳	ابو مسعود	اذا لم تستح فاصنع ما شئت،
۲۷۳۱/۳	جابر	اذا مات حامل القرآن،
۲۲۵۷/۳	انس	اذا مدح الفاسق غضب الرب،،
۲۵۹۴/۳	انس	اذا مررتم برياض الجنة،
۲۵۳۶/۳	ابو امامه	اذا نادى المنادى فتحت،
۲۶۲۳/۳	ابو هريره	اذا وسد الامر الى غير اهله،
۴۰۵۳/۶	سلمة بن قيس	اذا استنشفت فانثر
۴۱۲۹/۶	ابو ذر الغفاری	اذا اسأت فاحسن
۳۸۸۳/۶	عمر بن العاص	اذا حكم الحاكم فاجتهد
۴۰۳۵/۶	معاذ بن جبل	اذا عملت سيئة
۴۰۰۷/۶	انس بن مالك	اذا كتب احدكم بسم الله
۴۰۰۸/۶	زيد بن ثابت	اذا كتبت فبين السین
۴۰۵۲/۶	جابر بن عبد الله	اذا كثر الزنا كثر السبا
۲۲۰/۳	ابن عباس	اذكر الله ذكرا يقول المنافقون،
۲۶۰۸/۳	معاذ	اذكر الله عند كل شجرة وحجر،
۱۰۱۱/۱	حبان بن منقذ،	اذن يكفيك الله ما اهمك،
۶۱۲/۱	بعض الصحابة	اذن مرة في سفر فقال،
۳۶۴۰/۴	ابن عباس	اذهب ادع لي معاوية،



۲۹۹۱/۴	ابن عباس	اذہبی فاسعد یہا،
۲۹۹۲/۴	ابن عباس	اذہبی فاسعديہا،
۴۰۲۷/۶	عبد الرحمن	أرايت قولك اصبح نحبي
۶۵۹/۱	عمارة بن حزم	اربع فرضهن الله تعالى،
۸۸۸/۱	رافع بن خديج	اركعوا هاتين الركعتين،
۶۵/۱	ابو ايوب الانصاري	اربع من سنن الهدى،
۱۳۶۸/۲	زياد بن نعيم	اربع فرضهن الله،
۱۳۷۸/۲	يعلى بن عطا	ارجع فقد باى عناك،
۲۵۴۳/۳	ابن عباس	اربع دعوات لا ترد،
۲۵۴۲/۳	واثله	اربع دعوتهم مستجابة،
۱۹۷۴/۳	ابو امامه	اربعة ل عنوا فى الدنيا والآخرة،
۱۹۷۳/۳	ابو امامه	اربعة ل عنهم الله فوق عرشه،
۱۹۷۲/۳	ابو هريره	اربعة يصبحون فى غضب الله،
۲۴۹۲/۳	ابو موسى	اربعوا على انفسكم
۲۶۹۸/۳	على	اربى ان تغسله تجنه،
۲۳۳۴/۳	ابن عمرو	ارجع اليها فاضحكها،
۲۰۹۷/۳	ابن عمرو	ارحموا من فى الارض،
۲۹۲۸/۴	عبدالله بن سلامه	ارجوا ان يغنمك الله مهر،
۳۱۹۱/۴	ابن عباس	ارسلت الى الجن والانس،
۳۰۰۰/۴	زينت بنت ابى سلمه	ارضعيه فقالت: انه ذوليحة،
۳۰۰۱/۴	عمره بنت عبد الرحمن	ارضعيه فأصنعة بعدان،
۱۹۹۰/۳	ابو سعيد	ازارة المومن الى انصاف ساقيه،
۴۱۴۲/۶	عائشة الصديقة	استنجوا بالماء البارد

۱۳۸۷/۲	سلمان	استکثروا فيه من اربع ،
۱۳۵۴/۲	سهل بن سعد	اسماع الاصم صدقة ،
۹۳/۱	عائشة الصديقه	ارجع فلن نستعين بمشرك ،
۲۱۶/۱	ابو امامة	استحيي من الله استحياك ،
۲۸۵/۱	ابو هريره	است عن بمينك على حفظك،
۲۸۴/۱	ابن عباس	استعينوا بطعام السحر،
۲۸۸/۱	معاذ بن جبل	استعينوا على انجاح الحوائج،
۲۸۶/۱	ابن عمر	استعينوا وعلى الرزق بالصدقة ،
۲۸۷/۱	انس بن مالك	استعينوا على النساء بالعرى ،
۲۶۵/۱	والصبه بن معبد	استفت عن نفسك ،
۳۳۳/۱	انس	استنزهوا عن البول ،
۴۹۸/۱	رافع بن خديج	اسفروا بالفجر،
۲۳۶۴/۳	مالك بن زاره	استغفار الولد لا بيه،
۲۷۶۹/۳	ثوبان	استقيموا لقريش ما ستقاموا،
۲۵۳۵/۳	ابن عمر	اسرع الدعاء اجابة،
۲۸۹۰/۴	عبد الله بن جعفر	استعمل عليهم زيد بن حارثه،
۳۶۴۲/۴	وائله	استفت عن قلبك،
۳۵۴۸/۴	عقبه	اسلم الناس و آمن عمر،
۴۰۶۹/۶	ابو هريرة	استوصوا بالنساء خيرا
۴۱۴۰/۶	على المرتضى	اشتدى ازمة
۳۴۴۶/۴	ابن مسعود	اشد الناس عذابا يوم القيامة،
۳۷۱/۱	ابو هريره ،	اشربوا اعينكم من الماء،
۷۹۷/۱	ابو سعيد،	اشتد غضب الله تعالى على قوم،



۱۷۱۲/۲	ابو ہریرہ	اشتروا له بعیر فاعطوه ،
۱۷۵۷/۲	ابو موسیٰ	اشربا ولا تسکرا ،
۱۶۱۰/۲	سائب بن یزید	اشیدوا بالنکاح ،
۱۹۴۴/۴	عمر	اصبروا و بشروا ،
۹۰۴/۱	ابو رمثہ ،	اصاب اللہ بک یا ابن الخطاب ،
۴۴۰ /۱	انس	اصبعک سواک عند و ضؤک ،
۵۹۱ /۱	سعد بن ابی وقاص	اضاعة الوقت ،
۳۳۷۰/۴	سهل بن سعد	اطئن یاعم! فانک خاتم ،
۲۸۳۷/۴	ابن مسعود	اطلبوا فضلة من ماء ،
۳۰۲/۱	ابو الربیع	اطلبوا الایادی عند فقراء ،
۲۹۹/۱	عائشہ	أاطلبوا الحاجات عند حسان الوجوه ،
۲۹۲/۱	ابو سعید الخدری	اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمة ،
۲۷۵ /۱		اطلبوا الخیر عند حسان الوجوه ،
۲۷۵/۱	جابر بن عبد اللہ	اطلبوا العلم کل اثنین ،
۲۷۴/۱	انس بن مالک	اطلبوا العلم یوم الاثنین ،
۲۹۳/۱	ابو سعید الخدری	اطلبوا الفضل عند رحماء ،
۲۹۴/۱	علی المرتضیٰ	اطلبوا المعروف من رحماء
۱۳۸۲/۲	عبد اللہ بن بسر	اطلبوا الحوائج بعزة الانفس ،
۲۳۳۶/۳	معاذ	اطع والدیک و ان اخرجاک ،
۲۱۵۸/۳	عائشہ	اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوه ،
۲۱۶۴/۳	ابو مصعب	اطلبوا الحوائج الی حسان الوجوه ،
۲۱۳۳/۳	ابو سعید	اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمة ،
۲۱۵۵/۳	عائشہ	اطلبوا الخیر عند حسان الوجوه ،

۲۱۵۶/۳	ابن عمر	اطلبوا الخير و الحوائج،
۲۱۳۱/۳	ابو سعيد	اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی،
۲۱۳۲/۳	علی	اطلبوا المعروف عند رحماء امتی،
۱۹۵۱/۳	جابر	اطوا ثيابکم حتی ترجع،
۴۱۱۷/۶	ابو هريرة	اطلبوا الخير دهرکم کله
۴۱۲۳/۶	عائشة الصديقة	اطلبوا الرزق فی خبايا
۴۰۳۱/۶	عبد الله بن مسعود	اعتبروا الارض باسمائها
۳۷۳۸/۶	عبد الله بن عباس	اعطى موسى التوراة فی سبعة
۳۶۹۴/۶	ابوبکر الصديق	اعطيت سبرین الفا من امتی
۶۳۷/۱	معاذ بن جبل	اعتموا بهذه الصلوة،
۹۸۵/۱	ابن عباس	اعتموا تزدادوا حلما،
۹۸۷/۱	اسامه بن عمير	اعتموا تزدادوا حلما،
۹۹۴/۱	خالد بن معدان	اعتموا خالفوا المم،
۳۳۰۹/۴	معاذ	اعتموا بهذه الصلوة،
۷۷۳/۱	جابر بن عبد الله	أعطيت خمسالم يعطهن،
۱۵۴۱/۲	رجل من الصحابه	اعطها درعک الحطيمه،
۱۵۷۵/۲	عائشه	اعظم الناس حقا علی المرأة،،
/۲	عائشه	اعلنوا هذا النکاح،
۲۲۷۲/۳	ابن مسعود	اعتبروا الارض بأسمائها،
۲۱۳۹/۳	ابن مسعود	اعتبروا الصاحب بالصاحب،
۲۶۱۵/۳	عائشه	اعطوا ميراثه من اهل قرينته،
۲۶۳۵/۳	جابر	اعطيت خمسالم يعطهن،
۲۷۶۰/۳	حلیس	اعطيت قريش مالم يعط،



۳۲۹۵/۴	علی	اعطیت اربعالم یعطھن،
۳۲۹۶/۴	ابو امامہ	اعطیت اربعالم یعطھن،
۳۲۹۳/۴	انس	اعطیت ثلاث خصال
۳۲۹۴/۴	بعض الصحابة	اعطیت ثلاثا لم یعطھن،
۳۲۹۷/۴	ابو موسیٰ	اعطیت خمسالم یعطھا،
۳۰۹۸/۴	علی	اعطیت خمسالم یعطھن،
۳۲۹۹/۴	جابر	اعطیت خمسالم یعطھن،
۳۲۰۰/۴	جابر	اعطیت خمسالم یعطھن،
۲۸۸۵/۴	علی	اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء،
۳۳۰۴/۴	علی	اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء،
۲۵۵۹/۳	عائشہ	اعوذ برضاك من سخطك،
۳۳۰۵/۴	عوف بن مالك	اعطینا اربعا،
۲۸۹۶/۴	ابو ہریرہ	اعملوا ان الارض لله و رسوله،
۳۰۹۳/۴	ابن عباس	اغسلوا بماء و سدر،
۲۵۵۱/۳	ابو درداء	اغتنموا دعوة المومن،
۲۰۳۱/۳	بریدہ	اغزوا بسم الله فی سبیل الله،
۱۳۸۸/۲	ابو ہریرہ	اغزوا تغنموا،
۱۰۳۷/۲	ام عطیہ	اغسلھا ثلاثا او خمساً،
۴/۱	اسامہ بن زید	افلا شققت عن قلبه،
۹۱۷/۱	ابو ہریرہ	افضل الصلوۃ بعد الفریضۃ،
۹۱۸/۱	مغیرہ،	افلا اکون عبدا شکورا،
۱۸۹۲/۲	عمر	افضل الاعمال ادخال السرور،
۱۰۴۶/۲	جابر	افضل الدعا الحمد لله،

۱۳۳۹/۲	ابو امامہ	افضل الصدقة سرا،
۱۴۲۲/۲	انس	افضل الصوم بعد رمضان،
۱۴۵۴/۲	انس	افطرنا مرة مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، انس
۲۳۰۶/۳	ام سلمہ	افعميا وان انتما،
۲۵۷۵/۳	جابر	افضل الذكر لا اله الا الله،
۲۷۰۹/۳	ابو امامہ	اقرؤا القرآن فانه يأتى،
۱۷۳۰/۲	ابو امامہ	اقسم ربي لعزته،
۶۸۷/۱	ابو هريره	اقرب ما يكون العبد من ربه،
۸۴۱/۱	انس،	اقيموا صفوفكم و ترا صوا،
۸۳۶/۱	انس،	اقيموا صفوفكم و ترا صوا،
۸۴۲/۱	ابن عمر	اقيموا الصفوف فانما،
۲۸۳۷/۴	ابن مسعود	اقتدوا بالذين من بعدى،
۳۴۴۷/۴	ابن مسعود	اقتدوا بالذين من بعدى،
۳۷۰۲/۶	رفاعة بن عروبة	اقبلنا مع رسول الله
۴۱۳۲/۶	عبد الله بن الشخير	اقلوا الدخول على الاغنياء
۳۸۰۶/۶	عمران بن حصين	اقبلوا البشرى يا اهل اليمن
۴۱۳۴/۶		اقيموا الصلوة
۴۱۲۴/۶	انس	اكثرؤا من تلاوة القرآن
۳۹۴۲/۶	ابو بكر الصديق	اكثرؤا الصلوة على
۳۹۴۸/۶	ابو الدرداء	اكثرؤا الصلوة على
۳۹۵۰/۶	ابو امامة	اكثرؤا على من الصلوة
۳۹۵۳/۶	ابن شهاب	اكثرؤا على من الصلوة فى الليلة الغراء
۳۹۵۵/۶	ابو مسعود الانصارى	اكثرؤا على من الصلوة



۳۹۵۷/۶	الحسن البصری	اکثروا علی من الصلوۃ
۳۵۴۲/۴	انس	اکرموا الانصار،
۲۵۶۹/۳	ابن عباس	اکثر الدعاء بالعافیۃ،
۲۵۰۲/۳	انس	اکثر من الدعاء ،
۲۴۷۴/۳	انس	اکثر من الدعاء
۲۶۰۶/۳	انس	اکثر من ذکر اللہ ،
۲۵۰۰/۳	ابن عباس	اکثر من الدعاء بالعافیۃ،
۲۶۰۴/۳	اوس بن عبد اللہ	اکثروا ذکر اللہ حتی،
۲۶۰۲/۳	ابو سعید	اکثروا ذکر اللہ حتی ، یقولوا معجون،
۲۲۴۳/۳	عبد اللہ بن ابی اوفی	اکثروا الناس ذنوبا،
۷۳۲/۱	انس،	اکثروا ما رأیت رسول اللہ ﷺ
۹۳۴/۱	ابو درداء	اکثروا الصلوۃ علی یوم القيامة،
۱۰۱۶/۱	ابو بکر الصدیق	اکثروا الصلوۃ علی فان،
۱۰۱۳/۱	ابو امامہ	اکثروا من الصلوۃ علی،
۱۷۰۵/۲	ابو ہریرہ	اکل تمر خبیر ہکذا،
۱۵۴۵/۲	ابو ہریرہ	اکمل المؤمنین ایمانا،
۱۶۸۰/۲	جابر	الم تر الی العمال،
۳۰۰۵/۴	ابن سلمہ	الا ان اللہ هذا المسجد لا یحل لجنب،
۳۰۴۲/۴	مقدام بن مکرب	الا انی اوتیت القرآن و مثله معہ،
۲۸۰۸/۴	ابن عباس	الا و انا حبیب اللہ،
۲۳۱۴/۴	ابن مسعود	الا و انی ممسک بحجزکم،
۲۹۸۹/۴	ام عطیہ	الا ال فلان،
۳۲۴۱/۴	ابن عباس	اللہم! اجعل قلبی نوراً،

۳۵۵۳/۴	ابو عمیر	اللهم! اجعله هاديا مهديا،
۲۹۱۵/۴	انس	اللهم! اسقنا غيثا مغيثا،
۲۹۲۲/۴	انس	اللهم! اسقنا،
۲۹۰۷/۴	انس	اللهم! اشف عمی،
۳۴۹۲/۴	عمر	اللهم! اعز الاسلام باحب،
۳۴۹۱/۴	عائشه	اللهم! اعز الاسلام بعمر،
۳۲۰۵/۴	ابی بن کعب	اللهم! اغفر لامتی،
۳۴۰۵/۴	براء بن عازب	اللهم! انصر نصرک،
۲۹۴۵/۴	انس	اللهم! ان ابراهيم حرم مكة،
۲۹۵۰/۴	ابو سعید	اللهم! ان ابراهيم حرم مكة،
۲۹۴۷/۴	ابو هريره	اللهم! ان ابراهيم خليلك،
۳۳۱۸/۴	علی	اللهم! ابهم عترة رسولك،
۲۸۷۵/۴	انس	اللهم! انی احرم ما بین جبلها،
۲۹۱۱/۴	عثمان بن حنیف	اللهم! انی اسئلك و اتوجه،
۳۵۵۱/۴	ابن عباس	اللهم! فقهه فی الدین
۱۲۵۴/۲	ابو هريره	اللهم! اجعل فناء امتی،
۱۲۵۵/۲	ابو موسی	اللهم! اجعل فناء امتی،
۱۱۲۵/۲	حارث بن نوفل	اللهم! اغفر لاخواننا،
۲۸۱۱/۲	ابراهيم بن اشهل	اللهم! اغفر لاولنا،
۱۴۷۸/۲	ابو هريره	اللهم! اغفر للحاج،
۱۱۷۳/۲	حصین بن وحوح	اللهم! الق طلحة و یضحک الیک،
۱۱۲۴/۲	ابو هريره	اللهم! انت ربها،
۱۱۲۹/۲	ابو حاصر	اللهم! انک خلقتنا و نحن،



۲۱/۱	ابو ہریرہ	اللہ ملک الملوك،
۷۹۶/۱	ابو ہریرہ	اللهم! لا تجعل قبری و ثنا،
۲۴/۱	عبد اللہ بن مسعود	اللهم! انی اسئلك من كل،
۲۸۱/۱	عثمان بن حنیف	اللهم! انی اسئلك واتوجه،
۲۱۶۰/۳	انس	التمسوا الخیر عند حسان الوجوه،
۲۵۱۵/۳	انس	التمسوا الساعة امتی،
۲۱۶۵/۳	زہری	التمسوا المعروف عند،
۳۰۱/۱	ابو خصیفہ	التمسوا الخیر عند حسان الوجوه،
۱۴۱/۱	ابو بکرہ	الا اخبرکم باکبرا الکبائر،
۷۰۷/۱	ابن مسعود	الا اخبرکم بصلوة،
۳۵۶/۱	ابن عباس	الا اخبرکم بوضوء،
۵۷۰/۱	ابن عباس	الا اخبرکم عن صلوة،
۵۷۳/۱	ابن عباس	الا اخبرکم عن صلوة،
۷۹۵/۱	جندب	الا ان من کان قبلکم،
۸۳۳/۱	جابر بن سمرہ	الا تصفون کما تصف،
۷۵۷/۱	ابن عباس	الا لا یصلین احد الی احد،
۵۲/۱		الا انی اوتیت الكتاب،
۸۸/۱	قیس بن ابی حازم	الا انی بری من کل مسلم،
۳۷۹۹/۶	ابو سلمہ	الم تعلم الآیۃ الّتی نزلت فی الصیف
۴۰۷۶/۶	براء بن عازب	اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم
۲۸۸۱/۴	عمر	اللہ و رسولہ مولیٰ من لا مولیٰ له
۳۰۰۶/۴	محمد بن مالک	البس ما کساک اللہ و رسولہ،،
۳۵۲۳/۴	بعض الصحابة	الزموا مودتنا اهل البيت،

۳۷۴۹/۶	عبد اللہ بن عباس	الامر ثلاثہ
۲۹۹۴/۴	ابو نعمان	اما تحسن مورة من القرآن،
۳۳۶۳/۴	سعد بن ابی وقاص	اما ترضی ان تكون منی بمنزلة،
۳۱۷۲/۴	حذیفہ	اما والله ان كنت لا عرفها،
۲۹۰۰/۴	حسن بصری	اما والله انه احق ان يعاذ منه،
۳۲۱۷/۴	مکحول	اما انت يا معر فارضه،
۲۹۴۱/۴	زینب بن ابی رافع	اما حسن فان له جهنی
۲۹۴۲/۴	ابو رافع	اما الحسن فقد نحلة،
۲۹۰۳/۴	ابن عمرو	اما ما كان لی ولبنی عبد المطلب،
۲۹۳۴/۴	کعب بن مالک	امسك عکیک بعض مالک،
۳۰۷۹/۴	حفصہ	امرازواجه ان يحللن،
۳۰۷۸/۴	جابر	امر اصحانه ان يجعلوها،
۳۰۸۲/۴	ابن مسعود	امر بزكاة الفطر،
۳۰۸۲/۴	ابن عمر	امر بزكاة الفطر،
۳۱۵۸/۴	ابن عمر	امر بزكاة الفطر
۳۱۵۹/۴	ابن جابر	امر بزكاة الفطر،
۳۰۸۴/۴	ابن عمر	امر بقتل الكلاب،
۳۰۸۵/۴	ام شریک	امر بقتل الوزغ،
۳۱۶۰/۴	جابر	امر بلعق الاصابع،
۳۱۵۷/۴	عبد اللہ بن حنظلہ	امر بالوضوء عند كل صلوة،
۳۰۸۰/۴	ابن عباس	امر الناس
۲۳۴۵/۳	طلحہ بن معاویہ	الزم رجلها فثم الجنة،
۲۳۴۶/۳	معاویہ بن جہمہ	الزم هما فان الجنة تحت،



۲۰۵۶/۳	عثیم بن کلیب	الق عنك شعر الكفر ثم احتتن،
۶۶۱/۱	ابو قتاده	اما انه ليس في النوم تفريط،
۴۴۷/۱	شريح بن عبيد،	اما الرجل فلينثر،
۷۴۰/۱	عائشه صديقه	امر ببناء المساجد،
۶۸۶/۱	ابن عباس	امرت ان اسجد على سبعة،
۹۷۱/۱	ابن عباس	امرت ان اسجد على سبعة،
۹۷۲/۱	ابن عباس	امرت ان لا اكف الشعر،
۴۳۱/۱	وائله	امرت بالسواك حتى خشيت،
۷۶۰/۱	ابو هريره	امرنا اذا كنتم،
۸۶۸/۱	ام عطيه	امرنا ان نخرجهن،
۲۶۷/۱	ابن عباس	امرنا ان تكلم الناس،
۱۳۱۱/۲	ابن مسعود	امرنا باقام الصلوة،
۱۶۴۵/۲	مغيره بن شعبه	امرأة المفقود، امرأة حتى،
۱۳۲۵/۲	ابو هريره،	اما علمت انا لا ناكل صدقة،
۱۵۱۶/۲	حميد الطويل	اما والله اني لا خشاكم،
۸۱/۱	عبدالله بن مسعود	امس خير من اليوم،
۵۰۸/۱	ابن عباس	امنى جبرئيل عليه السلام عند البيت،
۴۹۳/۱	ابو سعيد	امنى جبرئيل عليه السلام في الصلوة،
۴۹۲/۱	ابن عباس	امنى جبرئيل عليه السلام مرتين،
۲۴۳۰/۳	ابو هريره	اما تخشى ان يكون لك،
۲۳۴۸/۳	ابو هريره	امك (ثلاثا)
۱۹۳۱/۲	عدى بن حاتم	امر الدم لما شئت،
۳۱۵۵/۴	ابن عمر	امرنا بالصيام،

۳۰۴۶/۴	ابن عباس	امرهم باللہ عزوجل ،
۳۱۶۱/۴	جابر	امرنا ان نشترك فى الابل ،
۳۱۶۲/۴	سهل بن سعد	امرنا ان نعجل الافطار ،
۳۱۶۳/۴	عمار بن ياسر	امرنا باقصار الخطب ،
۴۱۲۱/۶	عمرو بن عثمان	امتى امة مباركة
۳۴۰۶/۴	سيابه ابن عاصم	انا ابن العواتك ،
۳۴۰۷/۴	قتاده	انا ابن العواتك ،
۳۱۸۲/۴	ام سلمه	انا اكبر منك ،
۳۲۱۸/۴	انس	انا اكثر الانبياء تبعاء ،
۳۲۱۲/۴	ابو هريره	انا اول من يدخل الجنة ،
۳۲۲۰/۴	انس	انا اول من يدق باب الجنة ،
۳۲۰۶/۴	انس	انا اول الناس خروجا ،
۳۲۰۹/۴	ابو هريره	انا اول الناس من تنشق ،
۳۲۱۹/۴	انس	انا اول الناس يشفع فى الجنة ،
۳۴۱۴/۴	ابو هريره	انا اولى بالمومنين من انفسهم ،
۳۳۹۲/۴	ابو هريره	انا اولى الناس بعيسى بن مريم ،
۳۲۲۷/۴	ابو هريره	انا دعوة ابراهيم ،
۳۲۲۸/۴	ابو سعيد	انا دعوة ابراهيم ،
۲۸۰۷/۴	عائشه	انا سيد العالمين ،
۲۸۰۲/۴	ابو هريره	انا سيد الناس يوم القيامة ،
۲۸۰۵/۴	عباده	انا سيد الناس يوم القيامة ،
۲۸۰۳/۴	ابو سعيد	انا سيد ولد آدم لا فخر ،
۲۸۰۳/۴	ابو هريره	انا سيد ولد آدم يوم القيامة ،



۳۳۴۳/۴	جابر	انا قائد المرسلین ولا فخر،
۳۴۰۸/۴	انس	انا محمد بن عبد اللہ ،
۳۱۸۱/۴	جبیر بن مطعم	انا محمد و احمد،
۳۳۳۰/۴	ابو موسیٰ	انا محمد و احمد،
۳۳۳۱/۴	حذیفہ	انا محمد و احمد،
۳۴۰۳/۴	براء بن عازب	انا النبی لا کذب،
۳۴۰۴/۴	شیبہ	انا النبی لا کذب،
۲۱۴۷/۳	انس	انت مع من اجیبت،
۲۳۴۲/۳	جابر	انت و مالک لا ینک،
۲۳۴۳/۳	جابر	انت و مالک لا ینک (و فیہ قصہ)
۲۷۳۷/۳	ابن مسعود	انزل القرآن علی سبعة احرف،
۲۱۱۹/۳	عائشہ	انزلوا الناس منازلهم،
۲۴۱۴/۳	ابن حبیب	انشدکن بالعہد الذی،
۲۶۱۶/۳	ابن عباس	انظروا له ذاقراہ،
۲۰۱۶/۳	ابن عمر	انهکوا الشوارب و اعفوا اللحی،
۸۰۳/۱	ابو امامہ	ان سرکم ان تقبل صلوتکم،
۸۰۵/۱	ابو مرثد	ان سرکم ان یقبل اللہ صلوتکم،
۱۵۲۲/۲	ابو ہریرہ	انا اول من یفتح باب الجنة،
۱۳۲۶/۲	ابو لیلیٰ	انا اهل البيت لا یحل لنا الصدقة،
۱۲۲۶/۲		انا برئ ممن حلق و سلق
۱۵۱۹/۲	عوف بن مالک	انا و امرأة سفعاء الحذین،
۱۱۳۹/۲	بعض الصحابة	انس ما یكون للمیت فی قبره،
۱۵۸۹/۲	ابو ذر	انظر فانک لست بخیر،

۱۶۸۲/۲	عبادہ	ان سرك ان تطوق،
۱۶۵۶/۲	كعب بن عجرہ	ان كان قد خرج معي،
۱۸۷۹/۲	ابو ثعلب	ان وحدثم غيرها، فلاتا كلوها،
۱۸۸۰/۲	ابو ثعلب	ان وحدثم غيرها فلاتا كلوها،
۱۸۰۲/۲	عمرو بن عبسہ	ان تجهر ما كره ربك،
۱۸۱۵/۲	صعصعہ بن صوحان	ان يعلم الله فيكم خير،
۱۳۲۴/۲	ابو رافع	ان آل محمد لا تحل،
۱۳۲۰/۲	حسن بصری	ان آل محمد لا تحل،
۱۴۱۲/۲	ابن عمر	انا امة اميه،
۱۸۷۲/۲	ابو ثعلبہ	انا نغروا رض العدو،
۸۲۶/۱	ابو هريره	ان اثقل صلوة على المنافقين،
۸۵۰/۱	انس	ان احدكم اذا قام في صلوته،
۷۷۵/۱	ابو هريره	ان احدكم اذا كان في،
۶۰۹/۱	زيد بن حارث	ان اخاصدء اذن،
۱۷۶/۱	عبد الله بن مسعود	ان اشد اهل النار عذابا،
۱۷۱/۱	عبد الله بن مسعود	ان اشد الناس، عذابا،
۱۷۸/۱	ابن عباس	ان اشد الناس عذابا،
۱۸۰/۱	عائشہ الصديقه	ان اصحاب هذه الصور يعذبون،
۲۵۸/۱	سعد بن ابوقاص	ان اعظم المسلمين جرما،
۳۵۰/۱	ابو هريره	ان امتي يدعون يوم القيامة،
۴۷/۱	عقبہ بن عامر	ان انسابكم هذه ليست،
۱۲۴/۱		ان الله تعالى اختارني،
۹۹۲/۱	خالد بن معدان	ان الله تعالى اكرم هذه الامة،



۹۹۰/۱	علی	ان الله تعالى امدنى يوم بد،
۶۹۴/۱	یحییٰ بن کثیر	ان الله تعالى کره لكم،
۲۵۹/۱	مغیرہ بن شعبہ	ان الله تعالى کره لكم،
۳/۱	ابو ہریرہ	ان الله تعالى لا ينظر صوركم،
۲۷۸/۱	عبد الله بن عمرو	ان الله تعالى لا يقيض العلم،
۱۹/۱	ابو شریح	ان الله تعالى هو الحكم فلم تكنی،
۱۴/۱		ان الله تعالى وترو يحب الوتر،،
۸۴۷/۱	عائشہ صدیقہ	ان الله تعالى وملئکتہ
۹۹۵/۱	ابو درداء	ان الله تعالى وملئکتہ
۲۵۲/۱	ابو ہریرہ	ان الله تعالى يبعث على رأس
۹۳۳/۱	ابو موسیٰ	ان الله تعالى يبعث الايام،
۲۰۹/۱	بعض الصحابہ	ان الله تعالى عبدی المومن،
۶۴۹/۱	کعب بن عجرہ	ان الله تعالى من صلی،
۲۹۵/۱	ابو سعید الخدری	ان الله تعالى يقول : اطلبوا الفضول
۶۴۸/۱	قتادہ بن ربیعہ	ان الله تعالى يقول : انی فرضت،
۳۵۳۵/۴	هند بن ابی ہالہ	ان الله تعالى ابی لی ان اتزوج،
۳۵۴۰/۴	انس	ان الله تعالى اختارنی و اختار لی اصحابا،
۳۳۳۹/۴	ابن ام مکتوب	ان الله تعالى ادرك بی،
۳۲۱۵/۴	عمرو بن قیس	ان الله تعالى ادرك الاجل،
۲۸۴۸/۴	جابر	ان الله تعالى اعطی موسی الکلام،
۲۸۲۱/۴	وہب بن منبہ	ان الله تعالى اوحی فی الزبور،،
۲۹۲۵/۴	وہب بن منبہ	ان الله تعالى الى اوحی الی شعبہ علیہ السلام، وہب بن منبہ
۷۶۲/۱	ابن مسعود	ان بیوت الله فی الارض المساجد،

۳۹۱/۱	اسامة	ان جبرئیل علیہ السلام اتی ،
۴۹۴/۱	جابر	ان جبرئیل علیہ السلام اتی ،
۱۸۳/۱	ابن عمر	ان جبرئیل علیہ السلام قال لی :
۱۸۴/۱	علی المرتضی	ان جبرئیل علیہ السلام قال لی :
۳۷۲/۱	میمونہ	ان رسول اللہ ﷺ اتی بمنذیل
۴۳۰/۱	عبد اللہ بن حنظلہ	ان رسول اللہ ﷺ امر الوضو
۳۷۸/۱	سلمان	ان رسول اللہ ﷺ توضاً ،
۴۵۶/۱	ابو امامہ	ان رسول اللہ ﷺ توضاً بنصف مد
۴۳۲/۱	ابن عباس	ان رسول اللہ ﷺ رجع فتوسک ،
۹۵۰/۱	انس	ان رسول اللہ ﷺ صلی يوم النحر
۲۱۱/۱		ان رسول اللہ ﷺ طاف يوم الفتح ،
۶۱۰/۱	جابر	ان رسول اللہ ﷺ قال لبلال ،
۸۷۶/۱	انس	ان رسول اللہ ﷺ قنت شهراً ،
۵۲۷/۱	ابن عمر	ان رسول اللہ ﷺ كان اذا عجل به ،
۵۶۲/۱	ابن عمر	ان رسول اللہ ﷺ كان اذا عجل به ،
۶۰۳/۱	عبدالرحمن بن ابی لیلی	ان رسول اللہ ﷺ كان اهتم للصلوة ،
۵۵۶/۱	ابو هريره	ان رسول اللہ ﷺ كان يجمع بين الصلوتين ،
۵۵۵/۱	عبدالرحمن بن هرمز	ان رسول اللہ ﷺ كان يجمع بين الظهر
۹۵۳/۱	ابو سيعد	ان رسول اللہ ﷺ كان يخرج يوم العيد
۷۲۴/۱	انس	ان رسول اللہ ﷺ كان يسر ببسم الله ،
۹۰۰/۱	ابو امامہ	ان رسول اللہ ﷺ كان يصليها بعد الوتر ،
۴۸۶/۱	ابن عمر	ان رسول اللہ ﷺ كان يفعل ذلك ،
۷۷۳/۱	علی	ان رسول اللہ ﷺ كان يقول في آخر وتره ،



۹۶۱/۱	بریدہ	ان رسول اللہ ﷺ کان لا یخرج،
۷۰۸/۱	ابن مسعود	ان رسول اللہ ﷺ کان لا یرفع،
۶۹۷/۱	یزید بن حبیب،	ان رسول اللہ ﷺ مر علی امرأتین،
۳۵۱/۱	ابن عباس	ان رسول اللہ ﷺ مضمض
۳۵۸/۱	ابو ہریرہ	ان رسول اللہ ﷺ مضمض غرفۃ عرفۃ،
۷۱۶/۱	ابو سعید	ان رسول اللہ ﷺ واصحابہ یصلون فی النعمان،
۹۴۹/۱	ابن عمر	ان رسول اللہ ﷺ یصلی فی الاضحی،
۱۶۹۸/۲	عبد اللہ بن سلام	ان ابواب الربا اثنان و سبعون،
۱۴۴۱/۲	ابن عمر	ان احب الصیام الی اللہ تعالیٰ،،
۱۸۸۶/۲	جابر	ان احب الطعام الی اللہ تعالیٰ،
۱۶۷۸/۲	بن عباس	ان احق ما اخذتم علیہ اجرا،
۱۰۷۲/۲	عمران	ان اخاکم النجاشی توفی،
۱۵۲۴/۲	سلمہ بنت جابر	ان اسرع امتی بی تحونا،
۱۶۴۹/۲	عائشہ	ان اطیب ما اکلتم من کسبکم،
۱۰۹۸/۲	جابر	ان اول تحفۃ المؤمنین،
۱۰۹۴/۲	سلمان	ان اول ما یشربہ،
۱۰۹۷/۲	ابن عباس	ان اول یجازی بہ،
۱۲۹۲/۲	علقمہ	ان تمام اسلامکم ان،
۱۱۶۶/۲	عائشہ	ان جبرئیل اتانی،
۱۰۷۷/۲	ابو امامہ	ان جبرئیل اتی،
۱۰۸۷/۲	ابو امامہ	ان جبرئیل اتی،
۱۰۷۹/۲	انس	ان جبرئیل اتی،
۱۰۸۰/۲	انس	ان جبرئیل اتی،

۱۵۷۲/۲	ابن عباس	ان حق الزوج على الزوجة ،
۱۷۱۱/۲	ابو هريره	ان خياركم احسنكم قضاء،
۱۰۱۸/۲	ابن مسعود	ان روح القدس نفث،
۱۶۵۴/۲	ابو امامه	ان روح القدس نفث في روعي،
۱۱۶۹/۲	جابر بن عتيك	ان رسول الله ﷺ اخذ بيد رجل،
۱۸۶۵/۲	انس	ان رسول الله ﷺ امرنا ان ،
۱۴۹۱/۲	ابن عمر	ان رسول الله ﷺ صلى المغرب والعشاء،
۱۱۳۰/۲	انس	ان رسول الله ﷺ كان يأتي احدا،
۱۳۹۳/۲	عائشه	ان رسول الله ﷺ كا يدركه الفجر،
۱۳۸۳/۲	عمر	ان رسول الله ﷺ كان ينفق،
۱۱۴۴/۲	ابن عباس	ان رسول الله ﷺ ل عن زائرات،
۱۴۰۰/۲	سعيد بن فيروز	ان رسول الله ﷺ مده للروية ،
۱۰۷۵/۲	ابو هريره	ان رسول الله ﷺ ل عنى للناسى ،
۱۰۷۰/۲	ابو هريره	ان رسول الله ﷺ نعى لهم،
۱۲۳۵/۲	جابر بن عتيك	ان شهداء امتى اذا لقليل ،
۱۳۴۰/۲	عمرو بن عوف	ان صدقة المسلم تزيد،
۱۰۴۲/۲	ابن عمر	ان عبد الله بن ابى لم توفى ،
۱۸۵۹/۲	عائشه	ان كثرة الاكل شوم ،
۱۶۰۹/۲	عائشه	ان كسر عظم الميت ،
۱۸۷۰/۲	ام سلمه	انكم تختصمون الى ،
۱۸۷۰/۲	رائطه	ان لعوق القصعه ،
۱۹۳۶/۲	ابن عباس	ايما يحرم من المنية،
۱۸۰۴/۲	عمر	انما لا مرء مانوى ،



۱۶۵۵/۲	ابو ہریرہ	ان من الذنوب ذنوباً،
۱۸۷۲/۲	قیصہ	ان من الطعام طعاماً،
۱۰۷۶/۲	حذیفہ بن اسید	ان نبی اللہ ﷺ بلغۃ،
۱۱۶۷/۲	عقبہ	ان نبی اللہ ﷺ خرج يوم ،
۱۸۰۷/۲	ابو طلحہ	ان النبی ﷺ امر يوم بدر،
۱۹۲۶/۲	علی	ان النبی ﷺ امره،
۱۵۳۴/۲	وہی بنت عائشہ	ان النبی ﷺ تزوجها
۱۸۷۶/۲	عمران	ان النبی ﷺ توضاً،
۱۴۵۲/۲	انس	ان النبی ﷺ جاء الى سعد۔
۱۸۱۱/۲	کعب بن مالک	ان النبی ﷺ خرج يوم الخميس،
۱۰۸۶/۲	عطا بن ابی رباح	ان النبی ﷺ صلى على جنازة،
۱۵۵۲/۲	ام سلمہ	ان النبی ﷺ قال نها: انی،
۱۴۵۵/۲	معاذ بن زہرہ	ان النبی ﷺ كان اذا افطر،
۱۴۰۳/۲	طلحہ بن عبید اللہ	ان النبی ﷺ كان اذا رأى،
۱۰۷۱/۲	جابر	ان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی النجاشی،
۱۸۱۹/۲	ابو موسیٰ	ان هذا الامر فی قریش
۱۸۱۸/۲	معاویہ	ان هذا الامر فی قریش،
۱۲۶۳/۲	عبدالرحمن بن غنم	ان هذا الطاعون دعوة،
۱۶۵۱/۲	خولہ بنت قیس	ان هذا المال خضرۃ حلوة،
۱۳۱۹/۲	عبد المطلب بن ربیعہ	ان هذه الصدقات انما،
۱۲۲۵/۲	ابو ہریرہ،	ان هذه النوائح يجعلن،
۱۵۴۴/۲	انس	ان اللہ تعالیٰ امرنی ان ازوج،
۱۳۸۰/۲	مغیرہ	ان اللہ تعالیٰ حرم علیکم،

۱۶۰۳/۲	عائشہ	ان الله تعالى حرم من الرضاعة ،
۱۵۰۶/۲	جابر بن سمرہ	ان الله تعالى سمى المدينة طابة ،
۱۳۶۱/۲	سعد بن وقاص	ان الله تعالى طيب ولا يقبل الا الطيب،
۱۵۴۵/۲		ان الله تعالى لم يجعل شفاء،
۱۳۱۵/۲	ابن عباس	ان الله تعالى لم يفرض الزكوة الا،
۱۳۴۶/۲	انس	ان الله تعالى ليدرء بالصدقة،
۱۳۳۷/۲	عائشہ	ان الله تعالى ليربى لا حدكم ،
۱۸۸۹/۲	حسن بصری	ان الله تعالى يياهى،
۱۶۵۹/۲		ان الله تعالى يحب العبد المومن
۱۴۴۴/۲		ان الله تعالى يقول : ان احب
۱۷۱۸/۲		ان الله تعالى ينهاكم ان تحلفوا
۳۴۸۸/۴	ابن عباس	ان الله تعالى باهى باهل عرفة،
۲۹۷۳/۴	ابو هريره	ان الله تعالى حبس ان مكة الفيل ،
۳۴۲۷/۴	اوس بن اوس	ان الله تعالى حرم على الارض ان تاكل ،
۲۹۷۲/۴	ابن عباس	ان الله تعالى حرم مكة،
۳۴۳۹/۴	ابو هريره	ان الله تعالى خلق آدم على صورة،
۲۸۰۹/۴	عباس بن المطلب	ان الله تعالى خلق الخلق فجعلنى،
۲۸۳۴/۴	عبادہ	ان الله تعالى رف عنى يوم القيامة،
۳۲۵۸/۴	ثوبان	ان الله تعالى زوى لى الارض،
۳۲۳۹/۴	ابن عمر	ان الله تعالى سيخلص رجلا،
۳۵۲۵/۴	لفاطمة	ان الله تعالى غير معذبك،
۲۶۳۲/۴	ابو ثعلبه	ان الله تعالى فرض فرائض،
۳۵۶۰/۴	ابو هريره	ان الله تعالى قال : لا يزال عبدى،



۳۳۰۷/۴	ابو ہریرہ	ان الله تعالى قال لى: يا محمد!
۳۴۳۳/۴	ابى بن كعب	ان الله تعالى قد اعطاني الاسئلة،
۳۲۵۰/۴	ابن عمر	ان الله تعالى قد رفع لى الدنيا،
۲۹۸۱/۴	ابو ہریرہ	ان الله تعالى قد فرض عليكم الحج،
۲۹۸۲/۴	ابن عباس	ان الله تعالى كتب عليكم الحج،
۲۸۱۳/۴	سلمان	ان الله تعالى كلم موسى ،
/۴		ان الله تعالى ليدفع
۳۰۳۹/۴	جابر	ان الله تعالى و رسوله حرم بيع الخمر،
۳۲۷۲/۴	انس	ان الله تعالى و كل على الرحم،
۳۶۵۳/۴	ابو بكرہ	ان الله تعالى يؤيد هذا الدين باقوام،
۳۵۶۳/۴	ابو درداء	ان الله تعالى يقول: اعطيهم من حلمى،
۳۶۵۴/۴	ابو وائل	ان الله تعالى يقول: ان الله يمسك،
۳۵۷۰/۴	انس	ان الله تعالى يقول : انى لا هم باهل ،
۳۵۶۵/۴	ابو ہریرہ	ان الله تعالى يقول : يوم القيامة
۳۱۹۳/۴	سلمان	ان الله تعالى يقول: خلقت الخلق،
۳۶۱۰/۴	ابو ہریرہ	ان الله تعالى يقول: عبد المومن احب الى ،
۳۱۸۸/۴	ابو ہریرہ	ان الله تعالى ينزل المعونة،
۳۵۷۵/۴	ابن عباس	ان الله تعالى ينصر القوم باضعفهم،
۲۹۶۱/۴	صعب بن خيامہ	ان رسول الله ﷺ حرم البقيع، ،
۲۹۵۸/۴	شرحبيل	ان رسول الله ﷺ صيدها،
۲۹۶۸/۴	جابر	ان رسول الله ﷺ كل دافه،
۲۹۵۵/۴	رافع	ان رسول الله ﷺ ما بين لا بتى المدينة ،
۲۹۵۹/۴	ابو سعيد	ان رسول الله ﷺ ما بين لا بتى المدينة،

- ان رسول اللہ ﷺ هذا الحرم، سعد بن ابی وقاص ۲۹۵۷/۴
- ان رسول اللہ ﷺ دخل علی ام ابراهیم، ابن عمر ۳۲۷۰/۴
- ان رسول اللہ ﷺ کان فی الاصحاب، عمر ۳۳۴۶/۴
- ان رسول اللہ ﷺ کان فی محفل من اصحابه، عمر ۳۳۴۶/۴
- ان رسول اللہ ﷺ کان لا يتوضأ الا ابتداء و عروہ بن مسعود ۳۴۲۵/۴
- ان رسول اللہ ﷺ کان یصلی بعد العصر و ینہی عنها عائشہ ۳۰۱۷/۴
- ان رسول اللہ ﷺ لم یکن یرى له، ذکوان ۲۸۴۱/۴
- ان رسول اللہ ﷺ لما آخى بین اصحابه، زید بن ابی اوفی ۳۳۷۸/۴
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن الصلوۃ بعد العصر، ابو ہریرہ ۳۰۱۸/۴
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن الصلوۃ بعد العصر، عمر ۳۰۲۰/۴
- ان النبی ﷺ امر الشمس، جابر ۲۹۰۴/۴
- ان النبی ﷺ بالبراق، انس ۲۸۲۷/۴
- ان النبی ﷺ دعا بالحلاق، انس ۳۴۲۲/۴
- ان النبی ﷺ کان یسمی، ابن عباس ۳۳۲۵/۴
- ان النبی ﷺ کان یمتسط، انس ۲۶۲۹/۴
- ان ابن آدم لفی غفلة عما خلق له، جابر ۳۶۱۵/۴
- ان ابنی هذا مسید، ابو بکرہ، ۳۵۳۲/۴
- ان ابنتی فاطمة آدمیہ حوراء، ابن عباس، ۳۵۲۸/۴
- ان ابراهیم حرم بیت اللہ، جابر ۲۹۵۲/۴
- ان ابراهیم حرم مکة و انی احرم، رافع ۲۹۴۹/۴
- ان ابراهیم حرم مکة و انی حرمت، جابر ۲۸۷۶/۴
- ان ابراهیم حرم مکة و دعا لا ہلہا، عبد اللہ بن زید ۲۹۴۶/۴
- ان احدکم یجمع خلقہ، ابن مسعود ۳۶۱۹/۴



۳۲۰۸/۴	ابو ہریرہ	ان ادنی اهل الجنة،
۳۲۰۷/۴	انس	ان اسفل اهل الجنة
۳۶۴۶/۴	عبادہ	ان اول ما خلق الله القلم،
۳۳۰۶/۴	عبادہ	ان جبریل اتانی،
۳۲۰۲/۴	عبادہ	ان جبریل بشرنی،
۳۶۶۳/۴	علی	ان ربکم تعالیٰ ليعجب من عبده،
۲۹۰۸/۴	حذیفہ	ان ربی تبارک و تعالیٰ استشارنی،
۲۹۱۰/۴	عثمان بن حنیف	ان رجلا ضریرا أتى،
۲۹۱۸/۴	ابن عباس	ان سیدا بنی دارا واتخذ،
۳۰۱۰/۴	ابن عمر	ان عثمان انطلق،
۳۵۲۷/۴	ابن مسعود	ان فاطمة احصنت،
۳۶۰۱/۴	ابو سعید	ان فی الجنة نهرا،
۳۲۶۹/۴	ام الفضل	انک حامل لغلام،
۳۰۰۹/۴	عثمان بن مہب	ان لك اجر رجل،
۳۴۳۲/۴	انس	ان لكل نبی دعوة،
۳۴۲۸/۴	انس	ان لكل نبی يوم القيامة،
۳۶۱۸/۴	حذیفہ	ان ملكا مؤكلا بالرحم،
۳۲۷۸/۴	ابن عباس	ان ملكا مؤكلا بالسحاب،،
۳۳۲۹/۴	جبیر بن مطعم	ان لی اسماء،
۳۳۳۴/۴	جابر	ان لی عند ربی عشرة اسماء
۳۳۲۲/۴	ابو ہریرہ	ان موسیٰ علیہ السلام لما انزلت،
۳۲۸۳/۴	ابن عباس	ان موسیٰ هو نبی بنی اسرائیل،
۳۸۸۵/۶	عبد اللہ بن عمرو	ان اجتهدت فاخطأت فلك اجر

۴۱۱۰/۶	جابر بن عبد اللہ	انتم اليوم خير اهل الارض
۳۶۹۵/۶	عبد الرحمن بن ابی بکر	ان ربی اعطانی سبعین
۳۶۹۹/۶	ابو ایوب	ان ربکم خیرنی
۳۶۹۸/۶	ثوبان	ان ربی وعدنی
۳۷۰۰/۶	ابو سعد الخیر	ان ربی وعدنی
۳۷۰۴/۶	عتبة بن عبد	ان ربی وعدنی
۳۷۰۵/۶	انس بن مالک	ان الله وعدنی
۳۹۵۹/۶	عائشة الصديقة	ان الله عز وجل يقول لا يزال عبدی
۴۰۰۲/۶	ابو هريرة	ان الله عز وجل يقول اعددت لعبادی
۳۸۹۴/۶	عمر الفاروق	ان جبریل قال بکتاب الله یضلون
۳۹۷۹/۶	ابو هريرة	ان عفريتاً جعل یتقلب
۳۹۴۶/۶	عبد الله بن عباس	ان مع کل مؤمن خمسة من الملائكة
۳۹۱۹/۶	ابو مسعود الانصاری	ان منکم منافقین
۴۰۴۰/۶	انس بن مالک	ان علمی بعد موتی
۳۷۰۸/۶	عبد الله بن مسعود	ان الله یبعث يوم القيامة
۳۹۰۰/۶	ابو سعید الخدری	ان هذا المال حلوة
۳۹۲۶/۶	معاوية	انما انا قاسم والله یعطی
۳۸۰۰/۶	سمرة بن جندب	انی والله لا ازید علی
۴۰۷۳/۶	ابو امامة	ان المتشدين فی النار
۳۹۹۳/۶	ابو سعید الخدری	ان الميت یبعث فی ثیابه
۳۹۸۵/۶	ابو ذر الغفاری	ان الناس یحشرون يوم القيامة
۳۹۴۴/۶	عمار بن یاسر	ان لله تعالیٰ ملکاً اعطاه
۳۳۲۰/۴	ثوبان	انه سيكون فی امتی کذابون ،



۳۳۵۹/۴	ثوبان	انه سيكون فى امتى كذا بون ،
۳۰۰۸/۴	محمد بن حنيفه	انه سيولد لك بعدى ، (لعلى)
۳۳۵۹/۴	ثوبان	انه سيكون فى امتى كذا بون ،
۲۸۰۱/۴	ابن عباس	انه لم يكن نبى الاله دعوة ،
۲۹۶۶/۴	سهل بن حنيف	انها حرم آمن ،
۲۸۹۲/۴	خوله بن قيس	ان هذا المال خضرة حلوة ،
۲۹۱۹/۴	ابو هريره	ان هذه القبور مملوءة ،
۳۴۷۰/۴	جبير بن مطعم	ان لم تجدنى فاتى ابا بكر ،
۱۶۰۹/۲	ابن عباس	ان الانصار قوم فيهم ،
۱۵۰۳/۲	ابو هريره	ان الايمان ليارز الى المدينة ،
۱۶۹۱/۲	انس	ان الدرهم يصيبه الرجل ،
۱۶۹۵/۲	اسود بن وهب	ان الربا ابواب ،
۱۷۰۰/۲	ابن عباس	ان الربا نيف و سبعون ، بابا ،
۱۸۵۲/۲	انس	ان الرسالة والنبوة ،
۱۰۲۱/۲	ام سلمه	ان الروح اذا قبض تبعه ،
۱۲۴۴/۲	حبان بن حيله	ان الشهيد اذا تشهد ،
۱۳۲۱/۲	ابن عباس	ان الصدقة حرام على محمد ،
۱۳۳۱/۲	عبدالمطلب بن ربيعه	ان الصدقة لا تنبغى لآل محمد
۱۳۴۲/۲	انس	ان الصدقة لتطفئ ،
۱۳۴۱/۲	انس	ان الصدقة وصلة ،
۱۲۵۹/۲	معاذ ،	ان الطاعون رحمة لكم ،
۱۵۱۱/۲	بعض الصحابة	ان الكعبة تحشر كالعروس ،
۱۵۴۹/۲	محمد بن عبدالله	ان للزوج من المرأة ،

۱۲۳۸/۲	عبادہ	ان للشہید عند اللہ سبع خصال ،
۱۵۴۷/۲	ابو ہریرہ	ان المرأة، خلقت من ضلع،
۱۴۱۷/۲	عائشہ	ان الملائكة، لتصافح ركاب،
۱۸۲۴/۲	ابو ہریرہ	ان الملك في قريش، ،
۱۰۲۱/۲	ابن مسعود	ان الملك المؤكل على الرحم،
۱۲۰۱/۲	ابن عباس	ان الميت اذا دفن يسمع،
۱۱۹۹/۲	انس	ان الميت اذا وضع قبره،
۱۲۱۴/۲	ابن عمر	ان الميت ليعذب۔
۱۲۱۵/۲	عمر	ان الميت ليعذب،
۱۲۱۶/۲	ابن عمر	ان الميت ليعذب،
۱۲۱۷/۲	ابن عباس	ان الميت ليعذب ببعض بكاء اله ،
۱۲۱۸/۲	عمران	ان الميت ليعذب ببكاء الحي ،
۱۲۰۰/۲	براء بن عازب	ان الميت يسمع خفق نعابهم،
۱۸۶۴/۲	جابر	ان النبي ﷺ امر بلعق،
۵۰۳/۱	ابوذر	ان شدة الحر من فيح جهنم،
۴۲۶/۱	عائشہ صدیقہ	ان عيني تنا مان ولا ينام قلبي،
۱۸۶/۱	علی المرتضیٰ	ان في البيت سترافيه تصاویر،
۱۰۰۲/۱	ابو قتادہ	انکم تشيرون عشيتکم،
۳۵/۱	محجم بن الادرع	انکم لن تدركوا هذا الامر،
۵۹/۱	عبداللہ بن عمرو	ان لكل عمل شرة،
۱۰۱۵/۱	عمار	ان لله تعالى ملكا،
۲۳۹/۱	ابو موسیٰ الاشعري	ان من اجلال الله تعالى اکرام،
۹۳۰/۱	اوس بن اوس	ان من افضل ايام کم،



۷۹۴ / ۱	ابن مسعود	ان من شرار الناس،
۳۹۵ / ۱	عمار	ان من الفطرة المضمضة،
۶۹۵ / ۱	معاویہ بن حکم	ان هذه الصلوة لا تصلح،
۷۵۴ / ۱	انس	ان هذه المساجد لا تصلح،
۹۳۲ / ۱	ابولبابہ	ان يوم الجمعة سيد الايام،
۹۷۸ / ۱	عثمان بن طلحہ	انى كنت رأيت قرني الكبش،
۲۰۱ / ۱	ابو ہریرہ	انه رخص فيما يؤطأ،
۳۸۸ / ۱	ابو نعامہ	انه سيكون في هذه،
۳۳۱ / ۱	ابن عباس	انهما ليعذبان،
۴۵۹ / ۱	عبد اللہ بن زید	انه رأى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، توضأ، عبد الله بن زيد
۸۸۰ / ۱	انس	انه رأى النبي ﷺ يزل يقنت،
۹۶۵ / ۱	محمد باقر	انه رأى النبي ﷺ استسقى،
۱۲۴۷ / ۲		انه كان عذابا يبعثه الله تعالى
۱۲۰۴ / ۲	ابو ہریرہ	انه الآن يسمع خفق نعالهم،
۱۸۰۱ / ۲	سہل بن سعد	انه لضعيف عن الجلد،
۳۸۰ / ۲	ميمونہ	انها اتت النبي ﷺ بخرقة،
۱۳۶۲ / ۲	عائشہ	انها كانت تغتسل هي والنبي،،
۴۴ / ۱	عمرو بن العاص	ان الاسلام يهدم ما كان،
۴۱ / ۱	ابو العوام البصرى	ان الحق قديم،
۳۲ / ۱	ابو ہریرہ	ان الدين يسر،
۱۷۳ / ۱	ابن عمر	ان الذين يصنعون،
۴۱۳ / ۱	ابو سعيد	ان الشيطان لياتى احدكم،
۱۶۹ / ۱		ان الشيطان يجرى،

۶۱۸/۱	جابر	ان الشیطان اذا سمع النداء،
۱۴۶/۱	ام المومنین صفیہ	ان العبد اذا اخطأ،
۴۰۲/۱	عمر بن علیہ	ان العبد اذا توضأ،
۴۳۸/۱	ابو امامہ	ان العبد اذا غسل،
۲۳/۱	ابو الدرداء	ان العلماء و رثة الانبیاء،
۴۹۱/۱	ابو ہریرہ	ان للصلوة اولا و آخراء،
۳۹۰/۱	ابی بن کعب	ان للوضوء شیطانا،
۶۸۲/۱	ابو ہریرہ	انما الامام لیؤتم بہ،
۷۶۸/۱	ابو ہریرہ	انما نبی لذكر الله،
۴۰۶/۱	عمار	انما كان یكفیک ان تضرب،
۴۴۸/۱	ام سلمہ	انما یكفیک ان تحتی،
۳۲۲۳/۴	ابو ہریرہ	انما انا لکم بمنزلة الوالد،
۳۳۴۲/۴	ابو قلابہ	انما بعثت فاتحا خاتما،
۳۱۸۹/۴	ابو قلابہ	انما بعثت لا تتم مکارم الا خلاق،
۳۴۰۲/۴	ابو قلابہ	انما بعثت لا تتم مکارم الا خلاق،
۳۵۳۰/۴	ابن عباس	انما سمیت فاطمة،
۳۵۲۴/۴	ابو ہریرہ	انما سمیت فاطمة،
۳۶۳۷/۴	ابن مسعود	انما الصرعة الذی یملك،
۳۳۷۷/۴	عمر	انما علی بمنزلة ہارون،
۳۳۱۵/۴	جابر	انما مثلی و مثل الانبیاء کرجل،
۳۰۳۸/۴	ابو ہریرہ	انی احرم علیکم حق الضعیفین،
۲۹۴۸/۴	سعد بن ابی وقاص	انی احرم ما بین لا بتی المدینة،
۳۲۸۲/۴	ابو ذر	انی اری ما لا ترون،



۳۲۴۷/۴	آمنة	انى رأيت حيس خرج منى نوراً،
۳۰۵۱/۴	انس	انى فرضت على امتى،
۲۹۵۱/۴	ابو قتاده	انى قد حرمت ما بين لا بتى،
۳۰۱۱/۴	عبید بن صحر	انى قد عرفت بلاءك، (لمعاذ)،
۲۹۰۵/۴	عباس	انى كنت احده،
۳۲۶۸/۴	مالك	انى لا نسى لا سن،
۲۸۰۶/۴	انس	انى لا ول الناس،،
۲۹۰۹/۴	عباده	انى لسيد الناس يوم القيامة،
۳۲۵۵/۴	عرياض	انى مكتوب عند الله،
۳۲۵۲/۴	معاذ	انى نعست، فاستثقلت نوماً،
۳۵۷۹/۴	على	ان الا بدال بالشام،
۳۴۲۹/۴	ابو هريره	ان الانبياء اخوة لعلات،
۲۹۳۱/۴	عائشه	ان البيت الذى فيه الصور،
۳۳۴۹/۴	انس	ان الرسالة و النبوة قد انقطعت،
۳۶۱۲/۴	انس	ان العبد المومن ليدعو الله تعالى،
۳۶۱۷/۴	حذيفه	ان النطفة تقع فى الرحم،
۳۵۲۱/۴	ابو سعيد	ان لله عزوجل ثلث حرمان،
۳۵۶۷/۴	ابن عمر	ان لله عزوجل عبادا اختصهم،
۳۵۸۵/۴	ابن مسعود	ان لله عزوجل فى الخلق ثلثمائة،،
۳۵۹۹/۴	بعض صحابه	ان لله عزوجل ملائكة ترعد،
۳۶۱۳/۴	ابو هريره،	ان لله عزوجل ملائكة مؤكلين،
۳۶۰۵/۴	وهب بن منبه	ان لله عزوجل نهرا فى الهواء،
۳۰۵/۱	ابو امامة	ان الماء طهور،

۴۷۷/۱	ابو ہریرہ	ان المومن لا ینحس ،
۸۱۳/۱	انس	ان النبی ﷺ استخلف
۹۶۴/۱	انس	ان النبی ﷺ استسقی ،
۴۵۷/۱	ام عمارہ	ان النبی ﷺ توضاً فأتی باناء،
۴۵۸/۱	ام عمارہ	ان النبی ﷺ توضاً فأتی بماء،
۵۲۱/۱	ابن مسعود	ان النبی ﷺ جمع بین المغرب،
۷۰۴/۱	وائل بن حجر	ان النبی ﷺ عقد فی جلوس
۶۰۵/۱	ابی محذورہ	ان النبی ﷺ علمہ هذا الا ذان ،
۹۹۳/۱	علی	ان النبی ﷺ عممہ بیدہ ،
۸۷۹/۱	ابو ہریرہ	ان النبی ﷺ قنت بعد الركعة ،
۴۴۶/۱	عائشہ صدیقہ	ان النبی ﷺ کان اذا اغتسل ،
۵۸۴/۱	ابن عمر	ان النبی ﷺ کان اذا عجل بہ ،
۷۳۸/۱	جابر بن سمرہ	ان النبی ﷺ صلی صلوۃ،
۷۳۷/۱	جابر بن سمرہ	ان النبی ﷺ صلی الفجر،
۴۲۳/۱	عائشہ صدیقہ	ان النبی ﷺ کان لا یرقد،
۸۷۵/۱	انس	ان النبی ﷺ کان لا یقنت الا،
۵۵۹/۱	ابن مسعود	ان النبی ﷺ کا یجمع بین الصلوتین ،
۵۶۲/۱	ابو سعید	ان النبی ﷺ کان یجمع بین الصلوتین ،
۵۶۱/۱	ابو سعید	ان النبی ﷺ کان یجمع فی السفر
۵۶۴/۱	ابو الطفیل	ان النبی ﷺ کان یجمع فی غزوۃ تبوک،
۹۰۲/۱	ام سلمہ	ان النبی ﷺ کان یصلی بعد الوتر، ،
۹۱۹/۱	عائشہ صدیقہ	ان النبی ﷺ کان یقوم من اللیل،
۱۸۷/۱	عائشہ الصدیقہ	ان النبی ﷺ لم یکن یتربک،



۱۹۱/۱	ابن عباس	ان النبی ﷺ لما رأى الصور،
۱۹۲/۱	ابن عباس	ان النبی ﷺ لما رأى الصور،
۸۸۶/۱	کعب بن عجرہ	ان النبی ﷺ اتی مسجد،
۳۵۳/۱	ابن عباس	ان النبی ﷺ کان یفعله
۱۷۳۲/۲	ابن عمرو	ان النبی ﷺ نهی عن الخمر،
۱۵۳۰/۲	علی	ان النبی ﷺ نهی عن نکاح،
۱۵۰۷/۲	سعد بن ابی وقاص	انی احرم ما بین لا بتی المدینة،
۱۳۹۴/۲	عائشہ	انی ارجو ان احشا کم لله،
۱۰۴۱/۲	ابن عباس	انی البستها قمیص،
۱۱۶۵/۲	عائشہ	انی بعثت الی اهل البقیع،
۱۳۶۸/۲	ابو ہریرہ	انی لا نقلب الی اہلی،
۱۴۳۹/۲	ابن عمر	انی لست مثلكم،
۱۷۱۶/۲	ابو موسیٰ	انی واللہ ! ان شاء اللہ لا احلف،
۳۹۴۷/۶	عبد اللہ بن مسعود	ان لله تعالی ملائکة سیاحین
۳۹۶۲/۶	ابو ذر الغفاری	انی اری ما لاترون
۳۹۶۳/۶	حکیم بن حزام	انی لا سمع اطمیط السماء
۳۹۷۲/۶	الزبیر بن العوام	انی نذیر فجائتہ قریش
۳۹۹۱/۶	ابو ہریرہ	انی اول من یرفع رأسه
۴۰۹۴/۶	عقبہ بن عامر	انھن المؤمنات الغالیات
۳۹۶۹/۶	عائشہ الصدیقہ	اول من یکسی يوم القيامة
۴۰۷۱/۶	عبد اللہ بن عباس	ایاکم والغلو فی الدین
۴۰۲۳/۶	شفاء بنت عبد اللہ	الا تعلمین ہذی الرقیة
۱۰۶۲/۲	انس	اول تحفة المؤمن ان یغفر،

۳۷۰۷/۶	ابو ہریرہ	اول من يدعى يوم القيمة
۱۰۹۵/۲	انس	اول تحفة المو من ان يغفر،
۱۰۹۶/۲	ابن عباس	اول ما يتحف به المو من،
۲۰۲۴/۳	ابن عباس	اوفوا للحی و قصوا الشوارب،
۲۷۸۷/۳	ابن عمر	اول من اشفع له يوم القيامة،
۲۰۰۴/۳	انس	اول من خضب بالحناء،
۱۹۵۷/۳	ابو ہریرہ	اول من لبس سراويل ابراهيم،
۲۸۶۳/۴	انس	اوتيت بدابة فوق الحمار،
۲۸۸۶/۴	جابر	اوتيت بمقاليد الدنيا،
۲۸۸۷/۴	ابن عمر	اوتيت مفاتيح كل شئ الا الخمس،
۳۴۳۷/۴	انس	اوحى الله تعالى الى موسى عليه الصلوة والسلام،
۲۸۱۵/۴	انس	اوحى الله تعالى الى موسى عليه الصلوة والسلام،
۳۸۹۴/۴	انن عباس	اوحى الله تعالى الى عيسى عليه الصلوة واسلام،
۳۳۲۴/۴	وهب بن منبه	اوحى الله تعالى الى شعيا عليه الصلوة والسلام،
۳۳۴۵/۴	ابوذر	اول الرسل آدم و آخرهم محمد ﷺ،
۳۲۰۱/۴	ابن مسعود	اول من يكسى ابراهيم،
۳۵۱۷/۴	على	اول من يرد على حوض،
۳۳۹۴/۴	عائشه	اهريقوا على من سبع قرب،
۳۸۸۹/۴	جابر	اهل بيتى امان لا متى،
۲۹۹۸/۴	عائشه	اين المحترق آنفا،
۳۶۵۰/۴	حمزه بن عبد المجيد	اى ورب هذه البلدة،
۳۴۳۸/۴	ابوذر	اى الانبياء اول،
۳۰۹۱/۴	ابو ہریرہ	اياكم و الظن فان الظن،



۱۹۲۳/۲	علی	اھدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،
۳۷۴۷/۶	عرباض بن ساریہ	ایحسب احدکم متکئا
۲۱۳۸/۳	انس	ایاک قرین السوء،
۲۱۱۵/۳	ابو العادیہ	ایاک وما یسوء الاذن،
۲۲۰۰/۳	سعد بن ابی وقاص	ایاک وما یعتذر منه
۱۹۶۶/۳	عمران	ایاکم والحمرة،
۲۳۰۷/۳	عقبہ بن عامر	ایاکم والدخول علی النساء،
۲۱۲۴/۳	ابن عمر	ایاکم و رطانة الاعاجم،
۲۲۵۰/۳	ابو ہریرہ	ایاکم والظن فان الظن،
۱۸۳۳/۲	حذیفہ بن الیمان	ایما رجل استعمل رجلا،
۱۶۷۴/۲	یعلیٰ بن مرہ	ایما رجل ظلم شبرا،
۱۵۴۰/۲	ابن عباس	این درعک الحطیمة،
۱۵۴۲/۲	نجیح	این درعک الحطیمة،
۱۸۲۱/۲	ابو موسیٰ	الا مرأء من قریش،،
۱۸۱۷/۲	انس	الائمة من قریش،
۱۵۶۲/۲	ابن عباس	الا یم احق بنفسها،
۱۳۴۹/۲	علی	اما کروا بالصدقة،
۱۶۳۲/۲	عبادہ	امانت بثلاث فی،
۱۰۱۲/۱	ابن مسعود،	اولی الناس یوم القيامة،
۶۹۶/۱	نویلہ بنت مسلم	اولئک قوم آمنون بالغیب،
۷۹۹/۱	ام سلمہ	اولئک قوم اذا مات فیہم،،
۹۸۴/۱	علی	ایتوا المساجد حسرا و مقنحین،
۸۹۰/۱	ابو ہریرہ	ایعجز احدکم ان یتقدم او یتأخر،

۴۷۹/۱	ابن عباس	ایما اہاب دبغ فقد طهر،
۸۰۹/۱	طلحہ بن عبید اللہ	ایما رجل ام قوما وهم،
۴۳۹/۱	ابو امامہ	ایما رجل قام الی وضوئہ،
۷۷۴/۱	محمود بن ربیع	این تحب ان اصلی فی بیتک،
۴۸۷/۱	ابو موسیٰ	این السائل عن وقت الصلوۃ،
۱۴۳/۱	النواس بن سمعان	الا ثم ماحاک فی صدرك،
۴۲/۱	عائذ بن عمرو	الاسلام یعلو ولا یعلی،
۷۰۵/۱	ابن عمر،	الا شارة بالا صبع اشد،
۶۰۶/۱	ابو ہریرہ	الا مام ضامن،
۴۲۷/۱	انس	الا نبینا نام اعینہم ولا تنام،
۲۰۵/۱		الا یمان بضع و ستون،
۳۵۷۷/۴	عبادہ	الا بدال فی امتی ثلثون،
۵۸۰/۴	عوف بن مالک	الابدال فی اهل الشام،
۳۵۷۸/۴	علی	الا بدال یكونون بالشام،
۳۴۳۶/۴	انس	الا نبیاء، احياء فی قبورہم،

## ﴿ب﴾

۷۶۵/۱	بریدہ	بشر المشائین فی الظلم،
۳۹/۱	جابر بن عبد اللہ	بعثت بالحنيفة السمحة،
۱۲۹۸/۲	ابو ذر	بشر الکاترین برضف،
۱۲۹۹/۲	اخنف بن قیس	بشر الکاترین بکی،
۱۴۲۰/۲	انس	بعثت نبیا فی السالع،
۱۹۲۴/۲	علی	بعثنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،



۱۵۲۳/۲	ام سلمہ	بلغنی انه لبس،
۱۳۹۲/۲	ابو امامہ	بینما انا نائم اتانی،
۶۳۰/۱	مالک بن صعصعہ	بینا انا عند البيت،
۹۴۱/۱	انس	بینما النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،
۱۸۸۴/۲	سلمان	البرکۃ فی الثلثۃ،
۱۸۳۵/۲	ابن عمر	البینۃ علی من ادعی،
۲۰۹۵/۳	جابر	بعثت بعدارۃ الناس،
۲۷۹۵/۳	ابن عباس	بغض العرب نفاق،
۲۳۲۷/۳	ابو ہریرہ	بینما ایوب علیہ السلام عریا ناخر،
۲۳۷۷/۳	ابن عمر	بینما ثلثہ نفر یتمشون، وفيہ قصہ
۲۲۱۲/۳	انس	بینما رسول اللہ ﷺ جالس،
۲۰۷۲/۳	اسید بن حضیر	بینما هو یحدث القوم وکان،
۲۲۴۹/۳	ابو درداء	البذاء شوم،
۳۶۶۰/۴	والطاعة	بای عنا علی السمع
۳۳۹۱/۴	سهل بن سعد	بعثت انا والساعة کھاتین،
۳۲۲۱/۴	ابو ہریرہ	بعثت من خیر قرون بنی آدم،
۳۴۹۸/۴	شیر اسلمی	بعنیہا بعین فی الجنة، ب
۲۸۵۹/۴	ابو سعید	بینا انا قائم عشاء فی المسجد،،
۲۸۸۴/۴	ابو ہریرہ	بینما انا نائم اذجئ بمفاتیح،
۳۴۷۶/۴	علی	بینما انا نائم رأیتنی
۴۰۳۴/۶	ابو الدرداء	البر لا یلی والذنب لا ینسی
۴۰۵۸/۶	ابو ثعلبہ	البر ما شکت الیہ النفس
۴۱۰۷/۶	نواس بن سمعان	البر حسن الخلق

بلال سابق الحبش	انس بن مالک	۴۰۵۶/۶
(ت)		
تجب الصلوة على الغلام،	ابن عباس	۶۳۲/۱
تسحر نامع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، زيد بن ثابت		۴۹۵/۱
تصدق بدينار،	ابن عباس	۳۴۶/۱
تابعوا بين الحج والعمرة،	ابن مسعود	۱۴۶۵/۲
تخيروا لنطفكم،	عائشه	۱۵۸۱/۲
تخيروا لنطفكم،	انس	۱۵۸۲/۲
تخيروا لنطفكم	عائشه	۱۵۸۳/۲
تداوا عباد الله	اسامه بن شريك	۱۹۴۲/۲
تزوجوا في الحجر الصالح،	انس	۱۵۸۴/۲
تزوجوا ولا نطلعوا،	ابو موسى	۱۶۱۹/۲
تعرف الى الله في الرخاء،	ابن عباس	۱۰۵/۱
تعلموا العلم،	ابو هريره	۲۵۴/۱
تقد موا فأتوا بي،	ابو سعيد	۸۲۸/۱
تقربوا الى الله ببغض اهل المعاصي،	عبد الله بن مسعود	۱۲۵/۱
تلك صلوة المنافق،	انس	۶۰۰/۱
تمسحوا بالارض،	سلمان	۴۰۸/۱
تنزهوا من البول،	انس	۳۲۹/۱
تواضعوا لمن تتعلموا،	ابو هريره	۲۵۳/۱
توضأ النبي ﷺ فادخل،	ابن عباس	۳۵۴/۱
توضأ النبي ﷺ فغرف،	ابن عباس	۳۵۷/۱



۳۹۷/۱	جابر	توضاً النبی ﷺ فنضح فرجه ،
۳۵۵/۱	ابن عباس	توضاً النبی ﷺ مرة مرة ،
۳۵۹/۱	ابن عمر	توضاً النبی ﷺ واحدة ،
۸۶۳/۱	ابو هريره	التسبیح للرجال والتصفیق ،
۴۰۴/۱	جابر	التیمم ضربة ،
۴۰۷/۱	عائشه صديقه	التیمم ضربتان ،
۲۰۹۹/۳	ابو ذر	تبسمك في وجه اخيك ،
۲۱۶۷/۳	زيد بن ثابت	تحافوا عن عقوبة ذالمروة ،
۲۷۴۲/۳	ابن عباس	تجعلوانه شوري بين ،
۲۶۷۳/۳	ابو هريره	تحتاج النار والجنة ،
۲۰۶۵/۳	تميم	تحية الاسم و صالح و دهم ،
۲۴۶۸/۳	جابر	تدعون الله تعالى في ليلكم ،
۲۰۱۵/۳	ابو امامه	تسرولوا واتزروا ،
۲۰۸۶/۳	ابو ذر	تسليحه على من لقيه صدقة ،
۲۲۸۹/۳	وهب حيشي	تسموا بأسماء الانبياء ، ابو
۲۰۶۱/۳	ابن عمر	تصافحوا يذهب الغل ،
۲۷۳۵/۳	ابو موسى	تعاهدوا القرآن ،
۲۳۵۹/۳	والد عبد العزيز	تعرض الاعمال يوم الاثنين ،
۲۳۲۶/۳	ابو هريره	تعرف الى الله في الرخاء ،
۲۶۰۹/۳	ابو هريره	تعلموا الفرائض و علموه ،
۲۶۱۶/۳	عقبه	تعلموا كتاب الله و تعاهدوا
۲۵۲۲/۳	عثمان بن العاص	تفتح ابواب السماء نصف الليل ،
۲۰۶۳/۳	ابو امامه	تمام تحيتكم بينكم المصافحة ،

۲۲۲۵/۳	ابو ہریرہ	تھا دوا تحابوا،
۲۲۲۷/۳	ابو ہریرہ	تھادوا تحابوا،
۲۲۲۶/۳	عائشہ	تھا دوا تزدادوا حبا،
۲۴۱۸/۳	ابن مسعود	التائب من الذنب کمن لا ذنب له،
۳۰۳۱/۴	ابو امامہ	تستاکوا فان السواک،
۲۹۹۳/۴	اسماء بنت عمیس	تسلمی ثلاثا ثم اصنعی ما شئت،
۳۹۸۶/۶	ابو ہریرہ	تبعث الانبیاء بالدواب
۴۰۶۰/۶	عبد اللہ بن عباس	تحب الصلوۃ علی الغلام
۴۰۴۹/۶	زید بن ثابت	تجافوا عن عقوبۃ
۴۰۵۹/۶	ابو ہریرہ	ترك السلام علی الضریر
۳۷۵۴/۶	علی المرتضیٰ	تشاورون الفقہاء
۳۹۵۴/۶	ابو ہریرہ	تعرض اعمال الناس لی
۳۹۵۱/۶	خالد بن معدان	تعرض علی فی کل یوم
۳۷۸۳/۶	عمر الفاروق	تکفیک آیۃ الصیف
۳۷۸۵/۶	عمر الفاروق	تکفیک آیۃ الصیف
۳۷۸۶/۶	عمر الفاروق	تکفیک آیۃ الصیف
۳۷۹۸/۶	عمر الفاروق	تکفیک آیۃ الصیف
۳۸۹۵/۶	علی المرتضیٰ	تکون مدينۃ بین الفرات
۳۱۹۲/۴	ام سلمہ	تطلق هذه (ظیبة)،
۳۲۰۴/۴	ابو ہریرہ	التقویٰ ہہنا،

(ث)



۱۱۵/۱	انس بن مالک	ثلاث من اصل الايمان ،
۱۴۵/۱	انس بن مالک	ثلاث من اصل الايمان،
۳۳۴/۱	بريدة الاسلمی	ثلاث من الجفاء،
۴۸۴/۱	انس	ثلاث من حفظهن،
۱۶۷۷/۲	ابو هريره	ثلاثة انا خصمهم يوم القيامة ،
۱۷۹۷/۲	ابن عباس	ثلاثة لا تقربهم الملائكة، بخير، ،
۱۶۲۷/۲	ابو موسى	ثلاثة لا يدخلون الجنة،
۱۵۱۸/۲	ابو موسى	ثلاثة يوتون اجرهم مرتين ،
۱۵۳۲/۲	جابر	ثم نهى عن المتعة،
۱۶۶۴/۲	رافع بن خديج	ثمن الكلب خبيث،
۴۸۰/۱	على	ثلاثا لا تؤخروهن ،
۸۱۱/۱	ابن عباس	ثلاثة لا ترفع صلواتهم ،
۱۴۲/۱		ثلاثة لا يستخف بحقهم،
۸۰۸/۱	ابن عمر	ثلاثة لا يقبل الله منهم،
۸۱۰/۱	عطاء بن دينار	ثلاثة لا يقبل الله منهم،
۸۱۲/۱	انس	ثلاثة ل عنهم الله ،
۶۲۲/۱	سهل بن سعد	ثنتان لا تردان،
۹۴۵/۱	ابن عباس	ثم اتى النساء فوعظهن ،
۹۴۶/۱	جابر	ثم كطب الناس،
۲۵۳۳/۳	عائشه	ثلاث ساعات للمرأة المسلم،
۲۴۳۶/۳	سلمه بن اكوع	ثلاث كيات،
۲۲۵۲/۳	حسن بصری	ثلاث لم تسلم منها،
۲۵۴۱/۳	ابو هريره	ثلاثة لا ترد دعوتهم،

۱۹۶۹/۳	عمار بن یاسر	ثلاثة لا يدخلون الجنة،
۱۹۷۱/۳	ابن عمر	ثلاثة لا يدخلون الجنة،
۲۳۳۸/۳	ابن عمر	ثلاثة لا يدخلون الجنة،
۲۱۵۳/۳	ابو امامہ	ثلاثة لا يستخف حقهم الامنافق،
۲۳۳۹/۳	ابو امامہ	ثلاثة لا يقبل الله عزوجل منهم،
۱۹۸۶/۳	ابو ذر	ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة،
۱۹۷۰/۳	ابن عمر	ثلاثة لا ينظر الله اليهم،
۲۳۵۷/۳	ابن عمر	ثلاثة لا ينظر الله اليهم،
۲۵۵۳/۳	ايعة بن وقاص	ثلاثة مواطن لا ترد،
۲۵۵۲/۳	ابو موسى	ثلاثة يدعون الله ،
۲۵۳۴/۳	سهل بن سعد	ثنتان لا تردان ،
۲۸۶۲/۴	انس	ثم بعث له آدم فمن دونه ،
۳۳۰۸/۴	انس	ثم ردت الى خمس صلوات ،
۴۰۷۲/۶	فضالة بن عبيد	ثلاث لا يجوز اللعب فيهن

### (ج)

۲۸۴۶/۴	ابو هريره	جاء جبرئيل عليه السلام الى النبي ﷺ،
۳۰۲۸/۴	خزيمة بن ثابت	عل المسافرين ثلثا و لومضى السائل ،
۳۲۱۶/۴	عمر	الجنة حرمت على الانبياء حتى ادخلها ،
۳۹۲/۱	ابو هريره	جاء نى جبرئيل فقال : اذا توضأت،
۳۹۹/۱	ابو هريره	جاء نى جبرئيل فقال : اذا توضأت فانتضح،
۵۳۷/۱	ابن عباس	جمع رسول الله ﷺ بين الظهر والعصر،
۵۶۰/۱	ابن مسعود	جمع رسول الله ﷺ بين الظهر والعصر،



۵۵۷/۱	ابن عمرو	جمع رسول اللہ ﷺ بین الصلوتین ،
۵۵۳/۱	معاذ بن جبل	جمع رسول اللہ ﷺ فی غزوة تبوک۔
۵۴۳/۱	عمرو بن شعیب	جمع رسول اللہ ﷺ مقيما غير مسافر،
۷۵۳/۱	وائله	جنبوا مساجدکم صبیانکم،
۱۹۲۸/۱	عمرو بن عسبه	جوف الليل الآخر فصل ،
۶۰۷/۱	انس	الجفاء ك ۱/ل الجفاء، معاذ بن
۶۰۸/۱	معاذ بن انس	الجفاء كل الجفاء والكفر،
۸۱/۲/۲	ابن عمر	جاء اعرابی الى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ابن عمر
۱۱۳۵/۲	ابن عمر	جلس رسول اللہ ﷺ علی قبر مصعب،
۱۱۳۶/۲	ابو هريره	جلس رسول اللہ ﷺ علی قبر مصعب،
۱۴۷۵/۲	ابو هريره	جهاد الكبير والصغير،
۲۰۱۷/۳	ابو هريره	جزوا الشوارب وارخوا اللحى ،
۲۳۱۵/۳	ابن عمر	جعل الذل والصغار علی من خالف،
۲۶۶۸/۳	ابو موسى	جنتان من فضة،
۲۵۲۱/۳	ابو امامه	جوف الليل الآخر،
۲۵۲۳/۳	ابن عمر	جوف الليل الآخر،
۲۲۴۷/۳	ابن عمر	الجنة حرام علی کل فاحش،
۴۰۶۳/۶	الوضین	جبل الخلیل مقدس



۱۵۷۹/۱	ابو امامه	حاملات والذات مرضعات،
/۱		حبك الشئ یعمی ویصم،
۱۵۷۹/۲	ابو امامه	حاملات والذات مرضعات،

۱۴۷۳/۲	ابو ہریرہ	حج مبرور
۱۴۸۰/۲	صفوان بن سلیم	حجوا تستغنوا،
۱۴۸۲/۲	ابن عباس	حجی عنها،
۱۲۹۰/۲	حسن بصری	حصنوا اموالکم بالزکوۃ،
۱۲۹۱/۲	بعض الصحابة	حصنوا اموالکم بالزکوۃ،
۱۵۷۴/۲	ابو سعید	حق الزوج علی زوجة
۱۱۰۳/۲	ابو ہریرہ	حق المسلم علی المسلم،
۱۴۶۳/۲	ابو موسیٰ	الحاج یشفع فی اربع،
۱۴۷۶/۲	جابر	الحج المبرور لیس له ،
۱۴۶۶/۲	ابن عمر	الحجاج العمارو فد الله ،
۱۶۵/۱	معاویہ بن حیدہ	الحسد یفسد الايمان،
۲۰۶/۱	ابو امامۃ الباہلی	الحیاء من الايمان،
۲۲۰۹/۳	ابو ہریرہ	حتی للزرة من الزرة،
۲۶۸۷/۳	ابو ہریرہ	حفت الجنة بالمکاره،
۲۲۰۶/۳	معاویہ بن حیدہ	حق الجار علی جاره،
۲۶۶۴/۳	ابن عمرو	حوضی مسیره شهر،
۲۶۶۵/۳	ابن عمرو	حوضی مسیره شهر،
۲۸۹۱/۴	جابر	حب ابی بکر و عمر من الايمان،
۳۳۹۸/۴	انس	حب الی من دنیا کم،
۳۰۲۲/۴	عائشہ	حجی و اشترطی،
۳۰۲۵/۴	جابر	حجی و اشترطی،
۳۰۲۴ / ۴	ضنباہ نبت الزبیر	حجی و قولی،
۲۹۵۴/۴	خبیب ہذلی	حرم شجرها ان یعتضد،



۲۹۶۰ / ۴	ابراہیم بن عبد الرحمن	حرم صید ما بین لا بٹیہا ،
۲۹۵۳ / ۴	ابو ہریرہ	حرم ما بین لا بٹی المدینہ ،
۳۵۳۴ / ۴	لعلى بن مرہ	حسین منی و انا من حسین ،
۳۵۵۵ / ۴	شریح بن عبیدہ	حکیم امتی عویمر ،
۳۳۸۹ / ۴	عمرو بن شعیب	حمل برسول اللہ ﷺ فی عاشوراء ،
۲۸۲۶ / ۴	ابن عباس	حملت علی دابة بیضاء ،
۳۳۹۷ / ۴	بکر بن عبد اللہ	حیاتی خیر لکم تحدثون ،
۳۳۹۶ / ۴	انس	حیاتی خیر لکم و موتی ،
۴۰۸۱ / ۶	عائشہ الصدیقہ	حدا الجوارار بعون دارا
۴۰۸۶ / ۶	فضالہ بن عبید	حافظ علی العصرین
۴۰۹۳ / ۶	ابو امامہ	حاملات والذات
۴۰۹۹ / ۶	عثمان بن عفاق	حامل القرآن یرقی
۴۱۳۸ / ۶	ابو ثابت	حسبی دینی من دنیا ی
۳۵۳۳ / ۴	مقدام بن معد یکرب	الحسن منی والحسین من علی ،
۳۵۳۱ / ۴	ابن عمر	الحسن و الحسین سیدا شباب ،
۳۶۲۲ / ۴	نعمان بن بشیر	الحلال بین والحرام بین ،
۳۶۲۶ / ۴	نعمان بن بشیر	الحلال بین والحرام بین ،
۳۲۲۲ / ۴	سلمان	الحلال ما احل اللہ ،
۲۵۴۴ / ۳	ابو ہریرہ	الحجاج و العمار وفد اللہ ،
۲۰۷۱ / ۳	انس	الحسن والحسین وکان یقول لفاطمہ ،
۲۲۴۵ / ۳	عمران	الحیاء خیر کلہ ،
۲۲۴۴ / ۳	جابر	الحیاء زینہ ،



۷۱۸ / ۱	شداد بن اوس	خالفوا اليهود والنصارى،
۵۶۷ / ۱	ابو جحیفہ	خرج بالهاجرة، فتوضاً،
۴۰۹ / ۱	جابر	خرج فصلى بالظهر،
۵۴۵ / ۱	ابن مسعود	خرج علينا فكان يؤخر،
۵۶۵ / ۱	ابو جحیفہ	خرج علينا بالهاجرة،
۵۶۹ / ۱	ابو جحیفہ	خرج عليه حلة حمراء،
۵۶۸ / ۱	ابو جحیفہ	خرج كاني انظر الى وبيض،
۴۰۳ / ۱	عائشه صديقه	خرجنا في بعد اسفاره حتى اذا،
۶۴۷ / ۱	عبادہ	خمس صلوات افترضهن،
۶۳۹ / ۱	عبادہ	خمس صلوات كتبهن الله،
۶۴۶ / ۱	ابو درداء	خمس من جاء بهن،
۲۳۵ / ۱	ابو هريره	خمس من العبادة قلة الطعام،
۲۳۶ / ۱	ابو هريره	خمس من العبادة، النظر،
۷۴۱ / ۱	ابن عمر	خير البقاع المساجد،
۳۶ / ۱	عمران بن حصين	خير دينكم ايسره،
۸۵۲ / ۱	ابو هريره	خير صفوف الرجال اولها،
۹۳۱ / ۱	ابو هريره	خير يوم طلعت عليه الشمس،
۱۶۷۹ / ۲	ابو سعيد	خذوها وضربوا الى سهم،
۱۳۷۲ / ۲	جابر	خير الصدقة ما كان عن،
۱۵۴۶ / ۲	ابن عباس	خيركم خيركم لا هله،
۱۵۲۰ / ۲	ام هانى	خير نساء ركبنا الا بل،
۲۱۰۴ / ۳	ثوبان	خالطوا الناس بأخلاقهم،
۲۷۳۹ / ۳	حسن بصرى	خبر القرآن تحت العرش،



۲۰۳۳/۳	ابن عمر	خذ فاعز فی سبیل اللہ ،
۲۰۲۷/۳	عائشہ	خذوا من عرض لحاکم ،
۲۷۷۷/۳	ابو ہریرہ	خرجت من افضل حسین ،
۲۱۸۷/۳	انس	خل عنه یاعمر ،
۲۴۰۱/۳	ابو ہریرہ	خمس قتلہن حلال فی الحرم ،
۲۵۳۲/۳	ابو امامہ	خمس لیل لا ترد فیہن ،
۲۳۹۸/۳	ابن عباس	خمس من الدواب ،
۲۳۹۹/۳	ابن عمر	خمس من الدواب ،
۲۰۴۷/۳	ابو ہریرہ	خمس من الفطرۃ ،
۲۴۰۰/۳	عائشہ	خمس یقتلہن محرم ،
۲۱۴۶/۳	ابن عمرو	خیر الاصحاب عند اللہ ،
۲۴۱۹/۳	انس	خیر الخطائین التوابون ،
۲۵۲۰/۳	ابن عمرو	خیر الدعاء دعا یوم عرفۃ ،
۲۵۱۹/۳	عمرو بن شیعہ	خیر الدعاء دعا یوم عرفۃ ،
۲۵۹۳/۳	سعد بن ابی وقاص	خیر الذکر الخفی ،
۲۷۲۶/۳	عثمان بن عفان	خیرکم من تعلم القرآن ،
۲۷۷۱/۳	علی	خیر الناس العرب ،
۲۷۷۰/۳	ابو ہریرہ	خیر نسائکم رکن الابل ،
۲۵۱۷/۳	ابو ہریرہ	خیر یوم طلعت علیہ الشمس ،
۲۶۳۹/۳	ابن عمرو	خیرت بین الشفاعۃ و بین ،
۲۸۳۸/۴	ابو موسیٰ	خرج ابو طالب الی الشام ،
۲۸۶۱/۴	ام سلمہ	خرج معی جبرئیل لا یفوتنی ،
۳۵۹۶/۴	ابو ذر	خلقت الملائکۃ من نور ،

۲۰۵۳/۳	ابن عباس	الختان سنة للرجال،
۲۷۴۷/۳	عتبه بن عبد	الخلافة في قريش،
۳۹۴۱/۶	ابو هريرة	خيار ولد آدم خمسة
۴۱۲۰/۶	عبد الله بن عباس	خالد بن وليد سيف الله
۴۱۱۱/۶	عبد الله بن عمر	خالفوا الشرکين
۳۹۹۷/۶	ابو هريرة	خرموا سي صعقا مقدارا جمعة



۱۶۹۰/۲	عبد الله بن حنظله	درهم ربابا يأكله الرجل،
۱۱۲۰/۲	على	دعا رسول الله ﷺ على جنازة،
۱۱۰۲/۲	ابو هريره	دلوني على قبرها،
۱۸۹۶/۲	ابن عباس	الدرجات افشاء السلام،
۱۶۵/۲	ابن عمر	الدنيا حلوة خضرة،
۲۰۲/۱	عاشة الصديقه	الدواوين ثلثة،
۱۳۶/۱		الدواء من القدر،
۳۱/۱	تميم الدارى	الدين النصيحة لله و لرسوله،
۳۳/۱	ابو هريره	الدين يسر،
۲۳۸۰/۳	ابن عمر	دخلت امرأة النار في هرة،
۲۳۸۱/۳	جابر	دخلت امرأة النار في هرة،
۲۵۴۷/۳	ابن عمر	دعا المحسن اليه للمحسن،
۲۱۱۲/۳	ابو هريره	دل الطريقة صدقة،
۳۵۵۴/۴	معاذ	دع عنك معاذاً،
۳۶۲۷/۴	حسن بن على	دع ما يريبك الى ما لا يريبك،



۳۲۶۸/۴	ربیع بنت معوذ	دعی هذه وقولی الذی ،
۴۱۳۷/۶	عبد اللہ بن عمر	دفن البنات من
۳۸۹۸/۶	ابو الدرداء	الدنیا ملعونة وملعونما فیہا
۳۸۹۹/۶	جاہر بن عبد اللہ	الدنیا ملعونة وملعونما فیہا
۴۰۷۰/۶	عبد اللہ بن عمر	الدنیا کلہا متاع
۲۵۳۰/۳	انس	الدعاء بین الاذان و الاقامة،
۲۴۸۵/۳	ابو موسیٰ	الدعاء جند من اجناد اللہ،
۲۴۶۹/۳	علی	الدعاء سلاح المؤمن،
۲۴۹۴/۳	علی	الدعاء محجوب عن اللہ تعالیٰ،
۲۴۷۱/۳	انس	الدعاء مخ العبادة،
۲۴۸۴/۳	ثوبان	الدعاء یرد القضاء،
۲۴۴۴/۳	جابر	الدنیا ملعونة و ملعون ما فیہا
۲۴۴۵/۳	ابو ہریرہ	الدنیا ملعونة و ملعون ما فیہا،
۲۴۴۶/۳	ابو درداء	الدنیا ملعونة و ملعون ما فیہا،
۲۴۴۷/۳	ابن مسعود	الدنیا ملعونة و ملعون ما فیہا،
۳۵۶۲/۴	ابن عباس	الدنیا والآخرة حرام علی اهل اللہ،
۲۳۹۲/۳	ابن عمر	الذیک يؤذن بالصلاة، ما فیہا،
﴿ذ﴾		
۳۳۹۰/۴	ابو قتادہ	ذاک يوم ولدت فیہ،
۳۶۳۵/۴	معاویہ بن حکم	ذلک شیء یجدونه فی صدورہم،
۳۴۶۸/۴	ابن عباس	ذهبنا و ابو بکر و عمر،
۳۳۵۱/۴	حذیفہ	ذهب النبوة فلا نبوة بعدی،
۳۳۵۲/۴	ام کرز	ذهب النبوة و بقيت المبشرات،

۲۵۷/۱	ابو ہریرہ	ذررونی ما ترکتم، فانما هلك،
۲۶۳/۱	ابن عباس	ذنب العالم ذنب واحد،
۱۴۸/۱		الذنب شؤم علی غیر فاعله،
۱۸۴۸/۲	حذیفہ	ذهبت النبوة فلا نبوة بعدی،
۱۸۵۱/۲	ام کرز کعیه	ذهبت النبوة و بقيت المبشرات،
۳۷۱۶/۶	عبد اللہ بن عباس	ذلك يوم القيامة
۴۰۵۴/۶	ابو ہریرہ	ذررونی ما ترکتم
۴۱۱۳/۶	عائشہ الصدیقہ	ذمة المسلمين واحدة
۲۳۰۱/۳	زید بن ارقم	الذهب و الحریر حل لا ناث امتی،
		
۸۴۰/۱	انس،	راصوا صفوفکم وقاربوا،
۸۳۹/۱	انس	راصوا الصفوف،
۳۷۷/۱	معاذ بن جبل	رأيت رسول الله ﷺ اذا توضأ،
۵۸۲/۱	ابن عمر	رأيت رسول الله ﷺ اذا جده،
۵۸۵/۱	ابن عمر	رأيت رسول الله ﷺ اذا جده،
۵۲۹/۱	ابن عمر	رأيت رسول الله ﷺ اذا عجله السير،
۵۴۹/۱	ابن عمر	رأيت رسول الله ﷺ اذا عجله السير،
۳۵۲/۱	ابن عباس	رأيت رسول الله ﷺ توضأ
۵۴۰/۱	ابن عباس	رأيت رسول الله ﷺ جمع بين الظهر،
۷۰۱/۱	وائل بن حجر	رأيت رسول الله ﷺ وضع يمينه على،
۷۱۲/۱	عمر بن ابی سلمہ	رأيت رسول الله ﷺ يصلي في ثوب واحد
۱۴۴۷/۲	عائشہ	رأيت رسول الله ﷺ وهو صائم،
۱۵۷۷/۲	ابن عباس	رأيت النار فلم اركاليوم،



۱۷۸۰/۲	ابن مسعود	رأيت النبي ﷺ يشرب النبيذ،
۱۸۶۳/۲	سائب بن يزيد	رأيت النبي ﷺ يشرب النبيذ،
۱۲۶۲/۲	اسامه بن زيد	رجزارسل على بنى اسرائيل،
۱۸۶۴/۲	ابو هريره	روياً الرجل الصالح،
۱۸۵۶/۲	ابو هريره	روياً الرجل الصالح،
۱۸۴۲/۲	عباس	روياً المسلم الصالح،
۱۸۵۶/۲	ابو هريره	روياً المسلم الصالح، ،
۱۸۴۱/۲	ابو سعيد	روياً المسلم الصالح جزء،
۱۸۴۵/۲	انس	روياً المسلم الصالح وهى جزء،
۱۸۴۳/۲	ابو رزين	روياً المومن جزء من اربعين،
۱۸۴۴/۲	انس	روياً المومن جزء من سنة،
۱۸۴۰/۲	عباده	روياً المومن جزء من سنة،
۱۶۹۷/۲	براء بن عازب	الربا اثنان و سبعون،
۱۲۹۶/۲	بعض الصحابة	الربا احد و سبعون بابا،
۱۶۹۹/۲	ابن مسعود	الربا ثلثة و سبعون بابا،
۱۶۹۳/۲	ابو هريره	الربا سبعون حربا،
۱۶۹۴/۲	ابو هريره	الربا سبعون بابا،
۱۸۴۷/۲	ابن عمر	الرؤيا الصالحة جزء من،
۱۸۵۰/۲	ابن عمر	الرؤيا الصالحة جزء من،
۲۱۷/۱	خوله بنت قس	رب متخوض فيما شاءت نفسه،
۴۲۵/۱	بعض الصحابه	رضيت ۱/ لا متى مارضى لها ابن عبد،
۱۰۰۰/۱	جابر	ركعتان بعمامة خير،
۱۵۹/۱	ابن عمر	الراشى والمرتشى فى النار،

۲۰۹۴/۳	سعید بن مسیب	رأس العقل بعد الايمان بالله ،
۲۰۹۶/۳	علی	رأس العقل بعد الايمان بالله ،
۱۹۸۸/۳	ابن عباس	رأيت رسول الله ﷺ يأتزرها ،
۲۰۷۷/۳	ابن عباس	رأيت رسول الله ﷺ واقفا مع علي ،
۲۰۷۴/۳	عائشه	رأيت النبي ﷺ التزم عليا ،
۲۰۲۸/۳	عبد الله بن عبد الله	ربي امرني ان احفي شاري ،
۲۳۳۰/۳	ابن عمر	رضا الرب في رضا الوالد ،
۳۳۳۱/۳	ابن عمرو	رضا الرب في رضا الوالدين ،
۳۵۷۴/۴	محمد بن عمر بن علي	رأيت جعفرأ ملكا يطير ،
۲۸۷۴/۴	ابن عباس	رأيت ربي عزوجل ،
۲۸۵۰/۴	اسماء بنت الصديق	رأيت عندها ي عنى ربه ،
۳۵۴۶/۴	ابن عباس	رأيت كاني دخلت الجنة
۳۲۶۶/۴	عامر بن ربيعة	رأيت في الجنة يسحب ،
۳۲۴۶/۴	ام ابى قرصافه	رأينا كان النور يخرج من فيه ،
۳۴۷۸/۴	علی	رحم الله ابابكر ،
۳۵۵۷/۴	انس	رحمك الله يا امي بعد امي ( لفاطمة بنت اسد )
۳۰۸۷/۴	زيد بن ثابت	رخص ان تباع العرايا ،
۳۰۸۹/۴	ابن عباس	رخص الحائض ان تنفر ،
۳۰۸۶/۴	عائشه	رخص الرقية من كل ،
۳۰۰۲/۴	انس	رخص لعبد الرحمن ، والزيبر ،
۲۱۴۰/۳	ابو هريره	الرجل على دين خليله ،
۴۱۱۲/۶	قيس بن حارث	رحم الله حارس الحرس
۴۱۳۶/۶	ابو سعيد الخدری	ردو اسلام وغضوا البصر



۴۰۱۶/۶	ابو سعید الخدری	رأیر ليلة اسمری بی حول
۴۰۱۵/۶	ابو الدرداء	رأیت ليلة اسری بی
۴۰۱۰/۶	انس بن مالک	رأیت ليلة اسری بی
۴۰۴۱/۶	عبد الله بن عباس	رأیت ليلة اسری بی



۱۱۳۷/۲		زار رسول الله ﷺ شهداء احد،
۲۳۴۷/۳	عائشه	زوجها،
۲۷۱۷/۳	براء بن عازب	زینوا القرآن باصواتکم،



۱۸۰۵/۲	ابو هريره	سافروا تستغنوا،
۱۹۳۵/۲	عبدالرحمن بن عوف	سنوا لهم سنة،
۳۷۵/۱	عائشه صديقه	سئل عن الرجال،
۷۱۷/۱	سعيد بن زيد	سألت انسا اكان،
۱۴۶/۱		سباب المسلم كالمشرف،
۱۳۸/۱	عائشة الصديقه	ستة ل عنتهم ول عنهم الله،
۵۹۲/۱	عباده،	ستكون عليكم امراء،
۶۶/۱	عبد الله بن عمرو	سيأتى على امتى ما اتى،
۱۲۸/۱	ابن عمر	سيأتى قوم لهم نبز يقال،
۸۳۸/۱	ابو امامه	سدوا الخلل، فان الشيطان،،
۹۱۵/۱	عباده	سيكون امراء يشغلهم،
۹۰۹/۱	عباده	سيكون عليكم بعد امراء،
۷۵۲/۱	ابن مسعود	سيكون فى آخر الزمان،

السید اللہ ،	عبد اللہ بن الشیخیر ۱۸/۱
سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی،	انس ۲۲۷۸/۳
سیروا بسم اللہ فی سبیل اللہ ،	صفوان بن عیال ۲۰۳۲/۳
سألت ربی ان لا یدخل احدا من	عمران ۳۵۱۳/۴
ستة ل عنتهم ول عنهم اللہ ،	عائشہ ۳۵۱۹/۴
ستكون لا صحابی زلة ،	علی ۳۵۳۹/۴
سلم علیّ ملک ثم قال لی ،	عبد الرحمن بن غنم ۲۸۲۵/۴
سلونی قبل ان تفقدونی ،	علی ۳۲۵۹/۴
سألت ربی فوعدنی	ابو هريرة ۳۷۰۳/۶
سلمان سابق فارس	حسن البصری ۴۰۶۲/۶
سلونی فقام رجل	ابو موسیٰ الاشعری ۳۹۲۵/۶
السواک مطهرة	عائشة الصديقة ۴۱۲۷/۶
السنة سنتان	ابو هريرة ۳۷۵۲/۶
السفر قطعة من العذاب ،	ابو هريره ۳۶۳۸/۴
السفل ارفق ،	ابو ایوب ۳۲۳۶/۴

## ﴿ش﴾

الشهداء خمسة،	ابو هريره، ۱۲۳۴/۲
الشہید یشفع فی سبعین ،	ابو درداء ۱۲۳۶/۲
الشہید یغفر له فی اول دفعة ،	ابو هريره، ۱۲۳۷/۲
شہرا عید لا یكونان،	سمرہ ۱۴۱۴/۲
شهران لا ینقصان ،	ابو بکرہ ۱۴۱۳/۲
شرکھولکم من تشبه بشبابکم،	وائلہ ۲۰۰۶/۳



۲۶۴۲/۳	ابو درداء	شفاعتی لا هل الذنوب،
۲۶۴۱/۳	انس	شفاعتی لا هل الكبائر،
۲۶۳۸/۳	ابو هريره	شفاعتی لمن شهد،
۲۶۴۷/۳	ابو هريره	شفاعتی لمن شهد،
۲۶۴۰/۳	ام سلمه	شفاعتی للہالکین
۲۶۵۷/۳	زید بن ارقم	شفاعتی يوم القيامة،
۲۱۹۰/۳	جابر بن سمره	شهدت اکثر من مائة مرة فی المسجد،
۳۰۳۴/۴	ابو هريره	شرعت لنا دینا، (جهیش بن اویس،)
۴۰۸۹/۶	عبد الرحمن بن عوف	شفاعتی مباحة
۴۰۵۱/۶	ابو امامة	شهید البحر مثل شهید البر
۴۰۹۱/۶	عقبة بن عامر	الشباب شعبة من الجنون
۲۱۸۴/۳	عائشه	الشعر لمنزلة الکلام،
۱۹۵۰/۳	جابر	الشیاطین يستمتعون ثيابکم،
۲۰۰۲/۳	انس	الشیب نور،
۲۱۵۰/۳	ابو رافع	الشیخ فی اہله کالنبی فی امتہ،
۲۱۵۱/۳	ابن عمر	الشیخ فی بیتہ کالنبی فی قوم،

### ﴿ص﴾

۱۱۱۸/۲	عوف بن مالک	صلی النبی ﷺ علی نازة،
۱۱۱۹/۲	ابن عباس	صلی النبی ﷺ علی جنازة،
۴۸۶/۱	جابر	صل معی،
۵۳۶/۱	ابن عباس	صلی الظهر،
۶۳۱/۱	ابو رافع	صلی غداة،

۹۵۱/۱	جندب بن عبداللہ	صلیٰ یوم النحر،
۹۹۸/۱	ابن عمر	صلوة تطوع او فريضة،
۸۹۹/۱	ابن عمرو	صلوة الرجال قاعدا،
۸۹۵/۱	قیس بن عمرو	صلوة الصبح ركعتان،
۷۷۸/۱	ابن عمر	صلوة فی مسجدی افضل،
۷۷۷/۱	ابو ہریرہ	صلوة فی مسجدی هذا خیر،
۸۸۳/۱	زید بن ثابت	صلوة المرء فی بیته،
۸۷۱/۱	ابن مسعود	صلوة المرأة فی بیتها،
۵۹۸/۱	سعد بن ابی وقاص	صلا تان لا یصلی بعدہما،
۸۱۷/۱	ابو ہریرہ	صلوا خلف کل بروفاخر،
۶۳۳/۱	مالک بن حوریت	صلوا کماراً یتمونى،
۷۲۰/۱	انس	صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، انس
۷۲۱/۱	انس	صلیت خلف رسول اللہ ﷺ،
۷۲۲/۱	انس	صلیت خلف رسول اللہ ﷺ، انس
۷۲۳/۱	انس	صلیت خلف رسول اللہ ﷺ،
۷۲۶/۱	عبد اللہ بن مغفل	صلیت خلف رسول اللہ ﷺ،
۷۰۲/۱	وائل بن حجر	صلیت مع رسول اللہ ﷺ،
۵۳۹/۱	ابن عباس	صلیت مع النبی ﷺ بالمدينة،
۵۳۵/۱	ابن عباس	صلیت مع النبی ﷺ ثمانیا،
۷۲۵/۱	عبد اللہ بن مغفل	صلیت مع النبی ﷺ،
۶۳۶/۱	ابو ہریرہ	الصلوة خیر موضوع،
۹۹۶/۱	انس	الصلوة فی العمامة،
۴۸۲/۱	عبد اللہ بن مسعود	الصلوة لوقتها،



۸۸۱/۱	حنظلة الكاتب	الصلوة مثنى مثنى
۱۱۲۱/۲	يزيد بن ركانه	صلى النبي ﷺ على جنازة ،
۱۱۶۸/۲	عتبه	صلى النبي ﷺ على قتلى احد،
۱۱۲۲/۲	ابو هريره	صلى النبي ﷺ على الميت،
۱۰۸۳/۲		صلوا على كل ميت،
۱۰۸۲/۲		صلوا على من قال لا اله الا الله ،
۱۳۵۲/۲	جابر	صلوا الذى بينكم و بين ،
۱۴۳۵/۲	مسلم قرشى	صم رمضان والذى يليه ،
۱۲۲۲/۲	انس	صوتان ملعونان فى الدنيا والآخرة،
۱۳۸۹/۲	عائشه	صوموا تصحوا،
۱۳۹۵/۲	ابو هريره	صوموا لرؤيته و افطروا،
۱۴۲۷/۲	عائشه	صيام يوم عرفة كصيام ،
۱۳۴۷/۲	رافع بن خديج	الصدقة تسد سبعين ،
۱۲۴۴/۲	عاصم عدوى	الصدقة تطفى الخطيئة ،
۱۳۴۸/۲	انس	الصدقة تمنع سبعين توعا،
۱۳۵۱/۲	جابر	الصدقة تمنع سبعين القضاء السوء ،
۱۳۴۵/۲	رافع بن مكيث	الصدقة تمنع ميتة السوء،
۱۳۳۴/۲	سلمان بن عامر	الصدقة على المسكين صدقة، ،
۱۵۱۵/۲	ابو درداء	الصدقة فى المسجد الحرام ،
۱۰۶۱/۲	ابو هريره	الصدقة واجبة عليكم على كل ،
۱۳۵۰/۲	انس	الصدقات بالغدوات،
۲۲۳۶/۳	ابن مسعود	صلة الرحم تزيد فى العمر،
۲۲۳۹/۳	عائشه	صلة الرحم و حسن الخلق،

۲۲۳۵/۳	عمرو بن سهل	صلۃ القرابة مثرۃ فی المال،
۲۴۹۳/۳	زائد بن خارجه	صلوا علی واجتهد و افی الدعاء،
۲۱۰۱/۳	انس	صنائع المعروف تفی مصارع السوء،
۲۱۰۲/۳	ام سلمہ	صنائع المعروف تفی مصارع السوء،
۱۹۹۳/۳	ابن عمر	الصفرة خضاب المؤمن،
۲۳۲۹/۳	ابن مسعود	الصلوة علی وقتها،
۲۳۵۴/۳	مالک بن ربیعہ	الصلوة علیہما،
۲۳۶۱/۳		الصلوة علیہما، ابو اسید،
۴۰۸۵/۶	ابو ہریرۃ	صلوا علی اطفالکم
۴۰۴۱/۶	جابر بن عبد اللہ	صلوا علی موتاکم
۴۰۶۷/۶	حسن البصری	صہیب سابق الروم

## ﴿ض﴾

۲۹۹۷/۴	عقبہ	ضح بہا،
۲۹۸۸/۴	زید بن خالد	ضح بہ فضحیت،
۱۹۰۱/۲	ابو درداء	الضعیف یأتی برزقہ،

## ﴿ط﴾

۲۲۵/۱	انس بن مالک	طلب العلم فریضۃ،
۴۲۸/۱	علی	طیبوا افواہکم بالسواک،
۱۵۷۸/۲	ابن عباس	طاعتہن لا زواجہن،
۱۸۸۵/۲	سعرہ بن جندب	طعام الواحد یکفی الاثنین،
۱۶۴۷/۲	انس	طلب الحلال واجب،



۱۶۴۶/۲	ابن مسعود	طلب کسب الحلال فريضة،
۱۶۶۱/۲	رکب مصرى	طوبى لمن طاب كسبه،
۴۱۱۴/۶	عبد الله بن عمر	طاعة الله طاعة الوالد
۴۰۳۲/۶	انس بن مالك	طالب العلم طالب الرحمة
۴۰۶۴/۶	عبد الله بن مسعود	طلب الحلال فريضة
۴۰۶۵/۶	عبد الله بن عمر	طلب الحلال جهاد
۴۱۰۱/۶	ابو سعيد الخدرى	طوبى لمن رانى
۴۱۲۶/۶	رکب المصرى	طوبى لمن تواضع
۲۴۶۲/۳		طوبى لذرية المومن،
۴۰۳۳/۶	عمرو بن عوف	الطاهر النائم كالصائم القائم
۱۲۵۱/۲	ربيع بن اياس	الطاعون شهادة لا متى
۱۲۵۰/۲	صفوان بن اميه	الطاعون شهادة لا متى
۱۲۵۳/۲	ابن مسيب	الطاعون شهادة لكل مسلم،
۱۲۴۸/۲	انس	الطاعون شهادة، لكل مسلم،
۱۲۵۷/۲	ابو موسى	الطاعون وخز اعدائكم،
۳۶۳۴/۴	ابن مسعود	الطيرة شرك،
۲۲۹۶/۳	عبد الله بن زبير	طوبى لمن اسكنه الله تعالى،
۲۷۲۳/۳	سمره	طيبوا افواهكم بالسواك،



۲۳۶۰/۳	ابن عمر	الظلم ظلمات يوم القيامة،
--------	---------	--------------------------



۶۰/۱		عدلت شهادة الزور،
------	--	-------------------

۳۹۳/۱	عائشہ صدیقہ	عشر من الفطرة،
۳۹۸/۱	زید بن حارثہ	علمنی جبرئیل الوضوء،
۶۵۱/۱	فضالہ زہرانی	علمنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،
۸۳۰/۱	ابو ہریرہ،	علی مکانکم،
۱۵۶/۱		علی العید ما اخذت حتی تودیہ،
۶۰/۱	عریاض بن ساریہ	علیکم بستتی وسنة،
۸۸۲/۱	زید بن ثابت	علیکم بالصلوة فی بیوتکم،
۱۰۲۹/۲	حصین بن جواح	عجلوا فانه لا ینبغی لحیفة،
۱۲۹۶/۲	ابو ہریرہ	عرض علی اول ثلثة،
۱۲۹۶/۲	ابو ہریرہ	عرض علی اول ثلثة
۱۳۹۰/۲	ابن عباس	عری الاسلام و تواعدالدين،
۱۰۳۲/۲	عائشہ	علام تنصون میتکم،
۱۰۳۳/۲	عائشہ	علام تنصون میتکم،
۱۶۷۶/۲	سمرہ بن جندب	علی الید ما اخذت حتی تودیہ،
۱۶۵۸/۲	ابن عمر	عمل الرجل بیدہ،
۱۶۸۱/۲	ابو ہریرہ	العامل انما یوفی اجرہ،
۱۴۴۷/۲	ابو ہریرہ	العمرة الى العمرة كفارة،
۲۲۷/۱	ابن عباس	العلم افضل من العبادة،
۲۲۹/۱	یعض الصحابة	العلم افضل من العمل،
۲۲۶/۱	عبد اللہ بن عمرو	العلم ثلاثة، آية محكمة،
۲۲۸/۱	ابو ہریرہ	العلم خیر من العبادة،
۲۳۰/۱	عبادۃ بن الصامت	العلم خیر من العمل،
۹۸۲/۱	علی	العمائم تیجان العرب،



۹۸۳/۱	انس	العمائم تیجان العرب،
۹۹۷/۱	معاذ	العمائم تیجان العرب،
۹۸۸/۱	عمران	العمائم وقار المؤمن،
۹۸۶/۱	رکانه	العمامة على القلنسوة فضل،
۲۰۶۶/۳	ابو هريره	عانق النبي ﷺ الحسن،
۲۲۶۵/۳	عثمان بن ضحاک	عبد مناف عز قريش،
۲۷۳۳/۳	انس	عرضت على اجور امتي،
۲۰۴۶/۳	عائشه	عشر من الفطرة قص الشارب،
۲۰۶۰/۳	ابن مسعود	علمني التشهد و كفى بين كفيه،
۲۲۰۱/۳	سمره	على اليد ما اخذت حتى تردها،
۲۳۷۳/۳	ابن عباس	عليكم عباد الله بالدعاء،
۲۳۵۸/۳	ابو هريره	عم الرجل صنوا بيه
۲۵۹۹/۳	عمرو بن عسبه	عن يمين الرحمن فكلتا يديه،
۲۸۹۸/۴	طاؤس	عادى الارض من الله و رسوله،
۳۶۵۷/۴	طاؤس	عادى الارض من الله و رسوله،
۳۲۶۱/۴	ابو ذر	عرضت على امتي باعمالها،
۳۲۶۲/۴	حذيفه	عرضت على امتي البارحة،
۲۹۳۳/۴	اسود بن سريع	عرف الحق لا هله،
۳۲۶۴/۴	انس	علمي بعد وفاتي كعلمي في حياتي،
۳۵۴۲/۴	طلحه بن عبيد الله	عمرو بن العاص من صالحى القريش،
۴۱۳۵/۶	عبد الله بن عباس	عجبت بصبر اخي يوسف
۴۰۵۵/۶	عبد الله بن مسعود	عجبت لطالب الدنيا
۴۰۸۳/۶	عبد الله بن عمر	عثمان اجبا امتي

۳۷۰۶/۶	ابن مسعود	عرضت علی الانبیاء
۴۰۶۱/۶	الوزرا الغفاری	عرضت علی امتی
۳۹۲۳/۶	السدی	عرضت علی امتی فی صورھا
۴۰۳۹/۶	عبد اللہ بن عمرو	عقل اهل الذمة
۴۰۲۱/۶	عبد اللہ بن عمر	علموا ابناء کم السباحة
۴۰۲۲/۶	جاہر بن عبد اللہ	علموا بینکم الرمی
۳۷۴۶/۶	مقدام بن معدی کرب	علوم القرآن علی ثلاثة اجزاء
۴۰۲۴/۶	یکر بن عبد اللہ	علموا اولادکم السباحة
۴۰۵۷/۶	عبد اللہ بن عباس	علیک بأول السوق
۴۰۴۹/۶	سمرة بن جندب	علیکم بالبیاض من الثياب
۴۰۶۶/۶	ابو ہریرة	علیک السمع والطاعة
۴۰۸۲/۶	عامر الشعبی	العرش من یاقوتة حمراء
۴۰۹۸/۶	عائشة الصدیقة	العيلة هی الجماع
۳۶۴۱/۴	ابن عباس	العائد فی ہبته کالکلب،
۳۶۵۹/۴	عائشہ	العرب للعرب اکفاء
۲۳۸۳/۳	ابو ہریرہ	العجماء جبار،

## (غ)

۱۵۸۰/۲	ابن عباس	غربھا قال : اخاف،
۲۵۹۵/۳	ابن عمر	غنیمة مجالس اهل الذکر الجنة،
۲۲۹۴/۳	ابو داؤد	غیر النبی ﷺ اسم عزیز،
۱۹۹۹/۳	انس	غیر و الشیب ولا تقربوا السواد،



۱۹۹۶/۳	جابر	غیر و هذا الشیب واجتنبوا السواد،
۲۲۶۵/۴	سعید بن زید	غفر الله تعالى لزيد بن عمرو
۳۴۹۶/۴	عائشہ	غفر الله تعالى لك يا عثمان
۳۷۰۱/۶	حذیفہ الیمان	غاب عنا رسول الله
۲۵۴۵/۳	ابن عمر	الغازی فی سبیل الله،
۲۱۹۷/۳	ابن مسعود	الغناء ينبت النفاق،
۲۱۹۸/۳	اجبر	الغناء يينب النفاق،
۲۲۵۳/۳	جابر	الغیبة اشد من الزنا،

## ﴿ف﴾

۳۴۷/۱	عبد الحمید بن زید	فامرہ ان يتصدق بخمس دينار
۹۹۱/۱	عبد الاعلی	فان العمامة سيماء الاسلام،
۹۴/۱	خبيب بن اساف	فانا لا نستعين بالمشرکين،
۹۵/۱	ابو حمید الساعدی	فانا لا نستعين بالمشرکين،
۹۱۲/۱	ابو ایوب	فذلك لهم سهم جمع،
۹۸۱/۱	رکانه	فرق ما بيننا وبين المشرکين،
۹۴۷/۱	براء بن عازب	فصلی العيد الركعتين،
۹۲۷/۱	ابن عباس	فصلی ولم يتوضأ،
۲۳۷/۱	ابن عباس	فقيه واحد اشد على الشيطان،
۹۲۸/۱	عمرو بن عبسة	فكلهم يصلیها قبل الخطبة،
۱۳۲۱/۲	جابر	الفار من الطاعون كالفار،
۱۲۶۵/۲	جابر	الفار من الطاعون كالفار،
۱۴۴۹/۲	عائشہ	الفطر يوم يفطر الناس،

۱۰۴۰/۲	سهل بن سعد	فاخذها النبي ﷺ،
۱۷۹۹/۲	ابو امامه	فأمن ان يأخذ و اله مائة شمراخ،
۱۶۴۱/۲	ابن سيرين	فأمر ان يراجعها،
۶۱۲/۲	ابو هريره	فانظر اليها، فان في اعين،
۱۳۹۶/۲	ابن عمر	فان غم عليكم فاكملوا،
۲۰۳/۲	ابن عباس	فانه يسمع خفق نعالهم،
۱۱۷۶/۲	سعد بن عبادہ	فاى الصدقة افضل قال الماء،
۱۶۴۳/۲	ابن عمر	فجعلها واحدة،
۱۷۹۴/۲	ابن عباس	فدعا به فأخذه ثم دعا بماء،
۱۵۹۵/۲	ابو هريره	فرخ الزنا لا يدخل الجنة،
۱۲۷۲/۲	ابو هريره	فرمن المجذوم كما تضر،
۱۷۵۶/۲	مجاهد	فشذ وجهه ثم امر به،
۱۷۵۵/۲	ابو مسعود	فشمه فقطب فصب عليه،
۱۶۰۵/۲	محمد بن حاطب	فصل ما بين الحلال والحرام،
۱۰۷۳/۲	عمران	فصلينا خلفه ونحن لا نرى،
۱۴۵۰/۲	ابو هريره	فطركم يوم يفطرون،
۱۲۵۸/۲	ابو موسى	فناء امتى بالطعن والطاعون،
۱۴۱۹/۲	انس	فى رجب ليلة يكتب،
۱۴۱۸/۲	سلمان	فى رجب يوم وليلة،
۱۳۵۶/۲	ابو هريره	فى كل ذات كبد حرى،
۱۳۵۷/۲		فيما يأكل ابن آدم،
۲۶۶۹/۳	انس	فاذا كان يوم الجمعة،
۲۶۱۸/۳	بريده بن حصيب	فاذهب فالتمس ازديا،



۲۳۳۷/۳	ابو سعید	فارجع الیہا فاستأ ذنہما
۲۰۷۳/۳	ابو ذر	فالتزمتنی فكانت تلك اجود اجود،
۲۳۴۴/۳	معاویہ بن جاحمہ	فألمہما فان لجنة عند رجليہما،
۲۷۶۱/۳	ام ہانی	فضل اللہ قریشا بسبع خصال،
۲۰۷۰/۳	یعلیٰ بن مرہ	فضمہما، (الحسن و الحسین)
۲۵۵۶/۳	عمر	فمن لقیہ منکم فلیستغفر لکم،
۲۳۳۳/۳	ابن عمر	فهل من والدیک اهد حی،
۲۶۸۳/۳	ابو ہریرہ	فہی سوداء مظلمة،
۲۵۱۸/۳	ابو ہریرہ	فی الجمعة ساعة لا یوقہا،
۲۳۷۹/۳	ابو ہریرہ	فی کل ذات کبد حری اجر،
۲۵۱۳/۳	ابو ہریرہ	فیہ ساعة لا یوافقہا،
۳۵۲۶/۴	مسور بن مخرمہ	فاطمة بضعة منی
۳۲۵۶/۴	عمرو بن الخطاب الانصاری	فاخبر بما هو کائن
۳۲۵۷/۴	عمر	فاخبرنا عن بدء الخلق
۲۸۶۹/۴	کعب الاحبار	فاذن جبرئیل ونزلت الملائكة
۲۸۴۰/۴	انس	فأراهم انشقاق القمر
۲۸۹۸/۴	مصعب	فارسل معہ رجلا من الانصار
۳۰۲۷/۴	نصر بن عاصم	فأسلم علی انه لا یصل الاصلوتین
۳۴۱۵/۴	جابر	فأعطانی ثمنہ وردہ علی
۲۸۸۰/۴	ربیعہ بن کعب	فأعنی علی نفسک بکثرة السجود
۲۸۳۵/۴	انس	فأمر الناس ان يتوضؤا منه
۳۳۷۲/۴	معاذ	فأن ۴/ت یعفور
۳۴۶۹/۴	انس	فتبا لکم الدھر تبا

۲۹۹۵/۴	خزیمہ	فجعل شہادۃ خزیمۃ عمارہ بن
۳۰۸۳/۴	ابن عمر	فرض صدقۃ الفطر
۲۸۶۸/۴	ابو سعید	فصل بهم ثم اتی باناء فیہ لبن
۳۳۰۲/۴	ابو درداء	فضلت باربع
۳۲۹۲/۴	ابن عمر	فضلت علی آدم بخصلتین
۳۲۰۱/۴	ابو ہریرہ	فضلت علی الانبیاء بخصلتین
۳۳۰۰/۴	سائب بن یزید	فضلت علی الانبیاء بخمس
۳۱۹۹/۴	ابو ہریرہ	فضلت علی الانبیاء بست
۳۳۰۳/۴	ابو ہریرہ	فضلت علی الانبیاء بستۃ
۳۳۰۱/۴	انس	فضلت علی الناس باربع
۲۸۲۳/۴	ابو ہریرہ	فقال ابراهیم : الحمد لله الذی
۳۴۳۴/۴	ابو ہریرہ	فقال الله تبارک وتعالیٰ ، اعطیتک
۲۸۶۵/۴	انس	فلم البث الایسیر حتی یجتمع
۳۵۴۲/۴	ابن عباس	فلیقل یا عباد الله اعینونی
۳۱۷۶/۴	قتیلہ بنت صیفی	فمن حلف فلیحلف
۲۸۳۶/۴	جابر	فوضع یدہ فی الركوة
۳۳۱۹/۴	حذیفہ	فی امتی کذابون دجالون
۳۶۰۲/۴		فی السماء الرابعة نهر
۴۰۰۳/۶	ابو سعید الخدری	فاذا فیہا مالا عین رأت
۴۰۴۳/۶	انس بن مالک	فقد منی جبرئیل حین امتهم
۳۹۹۰/۶	حسن البصری	فلا ادری اکان ممن استثنی
۲۱۱۸/۳	انس	الفتنہ نائمة،



## ﴿ق﴾

۱۵۳۶/۲	ابو ہریرہ	قال سليمان عليه السلام لا طوفن،
۱۲۴۲/۲	ابو ہریرہ	قتل الرجل صبرا كفارة،
۱۲۴۱/۲	عائشہ	قتل الصبر لا يمر بذنب،
۱۸۲۳/۲	عبد اللہ بن خطب	قدموا قريشا ولا تقدمواها،
۱۸۲۲/۲	ابو بکر	قريش ولاة هذا الامر،
۱۱۳۴/۲	ابو ہریرہ	قل السلام عليكم يا اهل القبور،
۲۲/۱	رجل من الصحابة	قال الله تبارك و تعالى، يا ابن آدم،
۱۷۲/۱	ابو ہریرہ	قال الله تبارك و تعالى: و من اظلم،
۱۹۵/۱	اسامة بن زيد	قاتل الله قوما يصورون،
۷۹۰/۱	ابو ہریرہ	قاتل الله اليهود والنصارى،
۹۴۴/۱	حکم بن حزن	قام متوكأ على عصا او قوس،
۹۵۵/۱	عبد اللہ بن سائب	قد قضينا الصلوة فمن،
۸۷۷/۱	انس	قنت رسول الله ﷺ شهرا،
۸۷۸/۱	انس	قنت رسول الله ﷺ شهرا،
۲۲۸۰/۳	نبیط بن شرط	قال الله عزوجل و عزتى و جلالى،
۲۶۸۹/۳	ابو ہریرہ	قال الله رسول الله ﷺ لعمه،
۲۸۷۸/۳	عائشہ	قال لى جبرئيل: قلبت مشارق،
۲۴۵۵/۳	انس	قال ربكم انا اهل ان القى،
۲۲۱۸/۳	ابو ہریرہ	قتل الرجل صبرا كفارة
۲۲۱۷/۳	عائشہ	قتل الصبرا لا يمر بذنب الا محاه،
۲۷۵۱/۳	على	قدموا قيرشا ولا تقدموها،

۲۷۵۶/۳	عمرو بن عاص	قریش خالصة الله تعالى،
۲۷۶۴/۳	وضیعین	قریش سادة العرب،
۲۷۵۵/۳	عائشه	قریش صلاح،
/۳	جابر	قریش علی مقدمة الناس،
۲۰۱۹/۳	ابو هرره	قصور الشوارب و اعفو اللحي، م
۲۷۸۵/۳	محمد بن مسلم	قسم الحياء عشرة اجزاء،
۲۷۱۱/۳	ابو سعيد	قل هو الله تعدل ثلث القرآن،
۲۵۸۸/۳	حبیر بن مطعم	قوة الرجل من قریش قوة رجلین،
۲۴۳۲/۳	عمر بن امیه	قیدها و توکل،
۲۸۲۴/۴	عائشه	قال لی جبرئیل، قلبت المشارق
۲۸۲۰/۴	ابن مسعود	قال لی ربی عزوجل نحت ابراهیم
۲۸۴۹/۴	ابن مسعود	قال لی ربی عزوجل نحت ابراهیم
۳۵۹۳/۴	ابو هریره	قال الله تبارک و تعالیٰ من عادی لی
۳۲۵۱/۴	حذیفه	قام فینا مقاما ماترک شیئا
۲۸۶۶/۴	ابن عباس	قد افلح بلال، رأیت له کذا کذا
۳۳۸۱/۴	عامر	قد رأیتہ فی الجنة
۳۰۳۶/۴	علی	قد عفوت عن الخیل و الرقیق
۳۵۸۶/۴	بریده	قراء القرآن ثلث
۳۰۷۴/۴	ابن عباس	قضى ان الیمین
۳۰۷۵/۴	جابر	قضى بالشفعة
۳۰۷۶/۴	سعید بن مسیب	قضى فی الجنین
۳۰۷۷/۴	ابو هریره	قضى فیمن زنی
۳۰۲۳/۴	ابن عباس	قولى : لیبک، اللهم لیبک



۴۰۳۷/۶	عبد اللہ بن عباس	قد احتبأت دعوتی
۴۱۳۱/۶	سفیان بن عبد اللہ	قل آمتت باللہ
۳۹۱۸/۶	ابن عباس	قم یا فلاں فانک منافق
۴۱۳۹/۶	عبد اللہ مسعود	القائم بعدی فی الجنة

## ﴿ک﴾

۵۶۳/۱	علی بن حسین	کان اذا اراد ان یسیر،
۵۷۵/۱	انس	کان اذا ارادا ان یجمع،
۵۷۴/۱	انس	کان اذا ارتحل قبل،
۴۴۵/۱	جابر	کان اذا اغتسل من جنابة،
۳۹۶/۱	سفیان بن الحکم	کان اذا بال يتوضأ،
۳۷۰/۱	ابو ایوب	کان اذا توضأ، تمضمض،
۴۳۴/۱	ابو ایوب	کان اذا توضأ تمضمض،
۵۵۸/۱	اسامہ بن زید	کان اذا جذبہ السیر،
۴۲۹/۱	عائشہ صدیقہ	کان اذا دخل بدأ بالسواک،
۳۲۳/۱	انس بن مالک	کان اذا دخل الخلاء،
۹۴۲/۱	ابن عمر،	کان اذا دنا من منبره،
۱۰۱۰/۱	ابی بن کعب	کان اذا ذهب ربع الليل،
۹۴۳/۱	جابر	کان اذا صعد المنبر سلم،
۹۰۱/۱	زرارہ بن ابی اوفی	کان اذا صلى صلوة احب ان یداوم،
۷۳۹/۱	ابن عمر	کان اذا صلى الفجر،
۵۰۵/۱	انس	کان اذا کان الحر ابرد،

۵۷۹/۱	انس	کان اذا کان فی سفر فزاعن،
۵۸۰/۱	انس	کان اذا کان فی سفر فزالت،
۵۷۸/۱	انس	کان اذا کان فی سفر فزالت،
۶۴۰/۱	ابو ہریرہ	کان اصحاب رسول اللہ ﷺ لا یرون شیاء،
۵۳۰/۱	عائشہ	کان فی السفر یؤخر الظهر،
۱۹۳/۱		کان فی الکعبۃ صور فامر،
۵۰۷/۱	ابن مسعود	کان قدر صلوۃ رسول اللہ ﷺ الظهر،
۳۷۶/۱	عائشہ	کان لرسول اللہ ﷺ خرقة،
۹۵۲/۱	ابن عمر	کان ابوبکر وعمر،
۶۶۰/۱	عزیزہ بنت جحراۃ	کان واصحابہ اذا صلوا،
۸۰۲/۱	ابن عمر	کان یأتی مسجد قبا،
۴۴۴/۱	جابر	کان يأخذ ثلث اکف،
۶۶۱/۱	سائب بن یزید	کان یؤذن بین یدی،
۵۵۰/۱	ابن عباس	کان یجمع بین الصلوۃ،
۵۵۱/۱	ابن عباس	کان یجمع بین المغرب والعشاء،
۵۴۸/۱	ابن عمر	کان یجمع بین المغرب والعشاء،
۵۵۲/۱	انس	کان یجمع بین ہاتین،
۴۵۴/۱	عائشہ، صدیقہ	کان یتوضأ بالمد،
۴۶۱/۱	انس	کان یتوضأ بالمکوک،
۴۴۹/۱	عائشہ صدیقہ	کان یتوضأ وضوءہ للصلوۃ،
۹۵۴/۱	ابو سعید	کان یرج یوم الفطر،
۹۴۰/۱	ابن عمر	کان یخطب خطبتین،
۱۵/۱	ام المومنین ام سلمہ	کان یدعو لہؤلاء الکلمات،



۳۴۱/۱	ام المومنین عائشہ	كان يدنى رأسه الكريم،
۸۵۳/۱	ابن عمر	كان يركز له الحربه ،
۴۲۱/۱	ابن عباس	كان يسجد وينام ،
۸۴۴/۱	نعمان بن بشير	كان يسوى صفوفنا،
۹۰۵/۱	عائشہ صديقه	كان يصلى ثلاث عشرة
۸۸۴/۱	عبد الله بن شقيق	كان يصلى بالناس المغرب،
۸۹۲/۱	عائشہ صديقه	كان يصلى ثلاث عشرة ،
۵۲۰/۱	ابن مسعود	كان يصلى الصلوة لوقتها،
۸۸۷/۱	عائشہ صديقه	كان يصلى المغرب،
۴۷۰/۱	عائشہ	كان يغتسل لمبأهذا،
۳۱۳/۱	ابن عباس	كان يغتسل بفضل ميمونة،
۸۵۴/۱	ابن عمر	كان يغدوا الى المصلى ،
۸۵۵/۱	ابن عمر	كان يغدوا الى المصلى ،
۶۶۴/۱	ابو سعيد	كان يقرء فى صلوة الظهر،
۶۶۵/۱	ابو قتاده	كان يقرء فى صلوة الظهر،
۶۸۵/۱	جابر بن صمره	كان يقرء فى الظهر و العصر،
۹۰۳/۱	عائشہ	كان يوتر بواحدة،
۹۰۹/۱	بريدہ اسلمی	كان لا يخرج يوم الفطر،
۸۷۴/۱	ابو هريره	كان لا يقنت فى الصبح،
۱۸۶۱/۲	حسن بصری	كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، اذا اتى، حسن بصری
۱۴۵۷/۲	بن عباس	كان رسول الله ﷺ اذا افطر،
۱۸۳۹/۲	ابو هريره	كان رسول الله ﷺ اذا انصرف من ،
۱۴۰۴/۲	رافع بن خديج	كان رسول الله ﷺ اذا رأى،

۱۴۴۵/۲	سهل بن سعد	كان رسول الله ﷺ اذا كان صائما،
۱۸۳۸/۲	سمره	كان رسول الله ﷺ كما يكثر ،
۱۴۹۰/۲	ابن عباس	كان رسول الله ﷺ يصلي الصلوة،
۲۵۸۷/۳	ابو برزه	كان رسول الله ﷺ اذا جلس،
۲۵۸۸/۳	رافع	كان رسول الله ﷺ اذا جلس،
۲۴۸۸/۳	عمر	كان رسول الله ﷺ اذا رفع يديه
۲۲۷۵/۳	عائشه	كان رسول الله ﷺ اذا سمع بالاسم،
۲۰۵۰/۳	جابر	كان رسول الله ﷺ كثير شعر اللحية،
۲۷۴۱/۳	ابن عباس	كان رسول الله ﷺ لا يعرف فصل السورة،
۲۲۷۳/۳	ابن عباس	كان رسول الله ﷺ يتفأل ولا يتطير،
۲۱۳۰/۳	عائشه	كان رسول الله ﷺ يحب التمين،
۲۱۸۶/۳		كان رسول الله ﷺ يضع لحسان
۱۹۵۶/۳	ابن مسعود	كان على موسى عليه الصلوة والسلام يوم كلمه،
۲۰۴۰/۳	سمره	كان النبي ﷺ يحث على الصدقة،
۲۵۷۰/۳	عائشه	كان النبي ﷺ يذكر الله على كل،
۱۳۲۷/۲	معاويه	كان النبي ﷺ اذا اتى ،
۱۴۵۶/۲	معاويه بن زهراء	كان النبي ﷺ اذا افطر،
۱۴۵۸/۲	ابن عمر	كان النبي ﷺ اذا افطر،
۱۴۶۰/۲	انس	كان النبي ﷺ اذا افطر،
۴۰۶/۲		كان النبي ﷺ اذا رأى، حدير اسلمى
۱۴۰۷/۲	عبدالله بن طرف	۱ كان النبي ﷺ اذا رأى
۱۴۰۲/۲		كان النبي ﷺ اذا رأى عباده
۱۴۰۵/۲		كان النبي ﷺ اذا رأى، ابن عمر



۱۱۱۷/۲	ابو ہریرہ	کان النبی ﷺ اذا صلی ،
۱۰۴۵/۲	عثمان	کان النبی ﷺ اذا فرغ ،
۱۱۷۴/۲	عثمان	کان النبی ﷺ اذا فرغ ،
۱۴۴۶/۲		کان النبی ﷺ اذا کان صائماً، ابو درداء
۱۴۰۸/۲	انس	کان النبی ﷺ اذا نظر ،
۱۲۴۵/۲		کان النبی ﷺ لیجمع بین ، جابر
۱۱۳۱/۲		کان النبی ﷺ یاتی قبور ، محمد بن ابراہیم تیمی
۱۸۶۲/۲	ابو ہریرہ	کان النبی ﷺ یضعها علی الحضیض ،
۱۶۱۳/۲	انس	کان النبی ﷺ یطوف علی النساء ،
۱۴۴۸/۲	انس	کان النبی ﷺ یفطر قبل ،
۱۰۴۴/۲	ابن مسعود	کان النبی ﷺ یقف علی ،
۱۹۴۱/۲	ابن عباس	کان النبی ﷺ بکرة من الشاة ،
۳۴۲۳/۴	انس	کان رسول اللہ ﷺ اذا صلی
۳۴۱۱/۴	جابر	کان رسول اللہ ﷺ اذا مشی
۳۳۹۹/۴	انس	کان رسول اللہ ﷺ لا یرد الطیب
۳۴۱۶/۴	عائشہ	کان رسول اللہ ﷺ یحب الحلوی
۳۴۳۶/۴	ابو موسیٰ	کان رسول اللہ ﷺ یقسم غنائم
۳۴۸۱/۴	سعید بن مسیب	کان رسول اللہ ﷺ یقضى فی مال
۳۴۳۵/۴	علی	کان النبی ﷺ اذا سئل شیئاً
۳۴۲۴/۴	ابن عمر	کان النبی ﷺ یبعث الی المطاہر
۳۲۴۳/۴	ہند بن ابی ہالہ	کان النبی ﷺ یتألف لؤو جہہ
۳۴۱۸/۴	اسماء بنت الصدیق	کان النبی ﷺ یلبسها
۳۱۸۳/۴	جابر	کان النبی ﷺ یبعث الی قومہ

۳۳۴۸/۴	ابو ہریرہ	کانت بنو اسرائیل تسو سهم الانبیاء
۲۹۳۰/۴	سلمہ بن اکوع	کذب من قال ذک بل لہ اجرہ
۳۲۸۸/۴	عمر	کل سبب ونسب وصہر ینقطع
۲۸۲۲/۴	ابو ہریرہ	کلکم اثنی علی ربہ
۲۹۹۹/۴	علی	کلہ انت وعیالک فقد کفر اللہ
۳۵۵۶/۴	انس	کم من اشعث اغبر
۲۸۳۹/۴	عمران	کنا فی سفر مع النبی ﷺ
۳۴۱۷/۴	عائشہ	کنت انام بین یدی رسول اللہ ﷺ
۳۳۴۱/۴	قتادہ	کنت اول الناس فی الخلق
۳۳۴۰/۴	ابو ہریرہ	کنت اول النبیین فی الخلق
۳۱۹۷/۴	شقیق ابی الجعد ء	کنت نبیا و آدم بین
۲۱۹۸/۴	میسرة القجر	کنت نبیا و آدم بین
۳۴۷۳/۴	ابن عباس	کنت و ابو بکر و عمر
۳۲۸۰/۴	ابو سعید	کیف انعم وصاحب الصور
۳۲۸۱/۴	زید بن ارقم	کیف انعم وصاحب القرن
۳۰۰۷/۴	حسن بصری	کیف یک اذا لبست سواری کسری
۱۰۳۷/۲	خیثمہ	کانوا یتحبون اذا وضع المیت،
۱۱۰۴/۲	مولی التومہ	کانوا اذا تضایق بہم المصلی صالح،
۱۰۳۶/۲	عمرو بن مرہ	کانوا یتحبون اذا وضع المیت،
۱۶۶۸/۲		کفی بالمرء اثما ان یضیع،
۱۶۸۴/۲	علی	کل قرض جر منفعۃ، فهو ربوا،
۱۳۱۴/۲	ابن عمر	کل ما ادری زکوۃ،
۱۹۳۲/۲	رافع	کل ما فری الاوداج،



۱۷۶۱/۲	بن عمر	کل مسکر حرام،
۱۲۷۴/۲	عبد اللہ بن ابی اوفی	کلم المجذوم و بینک و بینہ،
۱۸۸۳/۲	عمر	کلوا جميعا ولا تفرقوا،
۱۹۲۱/۲	سلمہ بن اکوع	کلوا واطعموا،
۱۹۲۲/۲	ابو سعید	کلوا واطعموا،
۱۰۴۷/۲		کنا مع النبی ﷺ فی سفر، ابو موسیٰ
۱۲۲۷/۲	جرید بن عبد اللہ	کنا نری الاجتماع الی اهل البيت،
۱۸۷۵/۲		کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جابر
۱۲۷۰/۲	ابو ذر غفاری	کنا مع صاحب البلاء تواضعا،
۱۸۹۷/۲	ابو ہریرہ	الکفارات اطعام الطعام،
۱۲۳۰/۲	انس	کان عنده عصیة لرسول اللہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، انس
۱۷۱۴/۲	ابن مسعود	کان فی الامم السابعة رجل عاص،
۷۹۸/۱	عمرو بن دینار	کانت بنوا اسرائیل اتخذوا قبور،
۸۲۱/۱	صدیقہ	کانت صلوة رسول اللہ ﷺ فی شهر،
۱۳۱/۱	عبد اللہ بن عمرو	کتب اللہ مقادیر الخلق،
۳۴۹/۱	علی المرتضیٰ	کذا کان وضو نبی اللہ ﷺ
۱۱۴/۱	ابن عمر	کفوا عن اهل لا اله الا الله،
۲۴۵/۱	عبد اللہ بن مسعود	کلاو الله! لتأمرن بالمروف،
۲۲۱/۱	ابو ہریرہ	کل سلامی من الناس،
۷۷۰/۱	ابو ہریرہ	کل کلام فی المسجد،
۱۵۳/۱		کل المسلم علی المسلم حرام،
۴۹۹/۱	رافع بن خدیج	کلما اسفرتم بالفجر،
۵۰۰/۱	رافع بن خدیج	کلما اصبحتم بالصبح،

۱۷۰/۱	ابن عباس	کل مصور فی النار،
۴۵/۱	ابو ہریرہ	کل مولود یولد علی الفطرۃ،
۴۶۴/۱	عائشہ	كنت اغتسل انا و النبی ﷺ
۹۷۵/۱	انس	کنا نتقی هذا علی عهد،
۵۴۱/۱	ابن عباس	کنا نجمع بین الصلوتین علی عهد،
۹۷۴/۱	قرۃ بن ایاس	کنا ننهی ان نصف بین،
۹۵۸/۱	ام عطیہ	کنا نو مر ان نخرج،
۵۹۲/۱	ابو ذر	کیف اتت اذا بقیۃ فی قوم،
۹۱۱/۱	ابو ذر	کیف اتت اذا كانت علیک،
۵۹۴/۱	ابن مسعود	کیف بکم اذا اتت علیکم،
۲۷۰۱/۳	علی	كانت مشیۃ اللہ عزوجل،
۲۵۶۴/۳	انس	کبری اللہ عشرا (الام سلیم)
۲۷۰۷/۳	علی	کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم،
۲۴۲۸/۳	ابو ہریرہ	کل امتی معا فی المجاہرین،
۲۳۴۱/۳	ابو بکرہ	کل الذنوب یؤخر اللہ تعالیٰ،
۲۱۸۲/۳	جابر	کک شیء لیس من ذکر اللہ،
۲۱۸۱/۳	ابو ہریرہ	کل شیء من لہو الدنیا،
۲۴۱۷/۳	ابو درداء	کل شیء یتکلم بہ ابن آدم،
۲۱۷۹/۳	عقبہ	کل شیء یلہو بہ الرجل،
۲۶۹۵/۳	ام سلمہ	کل قبر لا یشہد صاحبه،
۲۷۱۳/۳	سمرہ	کل مؤدب یحب ان یؤتی،
۲۶۰۰/۳	ابو ہریرہ	کل مجلس یدکر اسم اللہ،
۲۱۷۸/۳	ابو درداء	کل لہو المسلم حرام الا،



۲۵۸۳/۳	عمر	کل لہو کرہ الا ملاعبہ،
۲۵۸۳/۳	ابو ہریرہ	کلمتان حبیبان الی الرحمن،
۲۴۳۷/۳	ابن عمر	کن فی الدنیا غریب،
۲۷۲۷/۳	ابن مسعود	کنا اذا تعلمنا،
۲۷۶۳/۳	ابو ذر	کنا نة عز العرب،
۲۴۳۵/۳	ابن مسعود	کیت کیتان
۴۰۹۲/۶	ابو ہریرہ	کا سیات عاریات
۴۱۱۹/۶	ابن ابزی	کان ایوب احلم الناس
۴۱۱۸/۶	ابو الدرداء	کان داود اعبد البشر
۳۹۷۴/۶	عبادہ بن الصامت	کان فص خاتم سلیمان
۳۹۰۷/۶	ابو رزین	کان فی عماء ما تحته ہواء
۴۰۲۵/۶	قتادہ	کان يتمثل بشيء من الشعر
۴۰۲۶/۶	حسن	کان يتمثل بهذا البيت
۴۰۲۰/۶	جاہر بن عبد اللہ	کل شیء لیس من ذکر اللہ
۴۰۷۴/۶	عمرو شعیب	کل ما ردت علیک
۴۱۰۹/۶	رافع بن خدیج	کل ما فری الا وداج
۲۴۵۳/۳	یحیٰی بن کثیر	الکرم التقوی والشرف والتواضع،
۲۳۸۸/۳	عائشہ	الکلب الاسود البهيم الشيطان،

## ﴿ل﴾

۲۴۸/۱	علی	لأن بهدی اللہ عزوجل علی یدک
۵۱/۱	ابو رافع	لا الفین احدکم متکأ علی اریکیته،
۳۰۹۰/۴	ابن مسعود	لاتباشر المرأة المرأة

۳۰۹۲/۴	ابن عمر	لا تحروا بصلواتکم
۳۰۹۴/۴	ابن عمر	لا تسافر المرأة ثلاثة ايام
۳۰۴۰/۴	ابو موسیٰ	لا تشرب مسکرا
۳۰۹۶/۴	ابن عمر	لا تصوموا حتی تروا الهلال
۳۰۹۷/۴	ابن عباس	لا تعذبوا بعذاب الله
۳۰۷۴/۴	طفیل بن سخبرہ	لا تقولوا ماشاء الله و ماشاء محمد
۳۳۶۱/۴	علاء بن زیادہ	لا تقوم الساعة حتی
۳۳۶۲/۴	عبد الله بن زبیر	لا تقوم الساعة حتی
۳۳۷۶/۴	نعیم بن مسعود	لا تقوم الساعة حتی
۲۹۹۰/۴	اسماء بنت زید	لا تنحن
۳۰۹۹/۴	ابو ہریرہ	لا تنکح الایم حتی
۵/۱	علی المرتضیٰ	لا اله الا الله،
۵۴۲/۱	ابن عباس	لا ام لك،
۳۷۹/۱	انس،	لا باس بالمندیل بعد الوضوء،
۹۲۰/۱	ایاس بن معاویہ	لا بد من صلوة، بلیل،
۷۶/۱	عمر بن الخطاب	لا تجالسوا اهل القدر،
۷۸۴/۱	ابو مرثد غنوی	لا تجلسوا علی القبور،
۸۹/۱	عمرو بن العاص	لا تحدثوا فی الاسلام، حلفاء،
۲۶۹/۱	ابن عباس	لا تحدثوا من امتی احادیثی،
۱۸۵/۱		لا تدخل الملائکة بیتا فیہ کلب،
۹۸۹/۱	رکانة	لا تزال امتی علی الفطرة،
۴۹/۱	عمر بن الخطاب	لا تزال طائفة من امتی،
۸۶/۱	سمرہ بن جندب	لا تساکنوا المشرکین ولا تجامعوهم،



۹۶/۱	انس بن مالک	لا تستضيؤا بنار المشركين ،
۳۶۸ / ۱	ابن عمر	لا تسرف، لا تسرف
۲۰ / ۱	ابو سعيد الخدری	لا تسموا ابناء کم حکیم،
۷۸۵/۱	ابن عباس	لا تصلوا الى قبر،
۷۱۵/۱	ابن عباس	لا تضعهما عن يمينك،
۳۱۱ / ۱	عمر بن الخطاب	لا تفعلی یا حمیراء فانه ،
۳۰۴ / ۱	ابن عمر	لا تقبل الصلوة بغير الطهور،
۳۳۸/۱	ابن عمر	لا تقرأ الحائض ولا الجنب،
۱۱۶/۱	ابو الدرداء	لا تکفروا احدا من اهل القبلة ،
۲۷۲/۱	ابن عباس	لا تمدوا بسم الله الرحمن الرحيم ،
۸۶۴/۱	ابن عمر	لا تمنعوا اماء الله ،
۴۱۰/۱	عبد الله بن زید	لا تنصرف حتى تسمع صوتا،
۴۲۴/۱	حذیفہ	لا حتى تضع جنبك على الارض،
۱۳۹/۱	ابن عباس	لا صغیره مع الاصرار
۵۹۶/۱	ابو سعيد	لا صلوة بعد الصبح حتى ترتفع،
۷۵۷ / ۱	ابو هريره	لا صلوة لجار المسجد لا فی ،
۴۳/۱	عباده بن الصامت	لا ضرر ولا ضرار فی السلام،
۱۶۱/۱	ابو سعيد الخدری	لا ضرر ولا ضرار ، من ضار،
۱۱/۱	عمران بن حصین	لا طاعة لأحد فی معصية ، الله ،
۱۲/۱	انس بن مالک	لا طاعة لمخلوق،
۱۷/۱	ابو هريره	لا ملک الا الله ،
۴۰۹/۱	ابو هريره	لا وضؤ الامن صوت،
۸۰/۱	انس بن مالک	لا یأتی علیکم زمان الا الذی بعده ،

۸۰۶/۱	ابو مسعود	لا يؤم الرجل في سلطانه ،
۹۶۷/۱	وقبه بن عامر	لا يؤم عبد قوما ،
۲۰۴/۱	انس بن مالك	لا يؤمن احدكم حتى اكون ،
۲۱۲/۱	انس بن مالك	لا يؤمن احدكم حتى يحب ،
۸۱۶/۱	جابر	لا يؤمن فاجر مو منا ،
۳۱۹/۱	ابو هريره	لا يبولن احدكم في الماء الدائم ،
۴۲۲/۱	ابن عباس	لا يجب الوضوء على من ،
۱۶۳/۱	ابو هريره	لا يجتمع في جوف عبيد ،
۴۸/۱	ابن عمر	لا يجتمع الله هذه الامة ،
۱۵۵/۱	انس بن مالك	لا يحل مال امرء مسلم ،
۸۰۰/۱	جابر	لا يدخل مسجدنا هذا بعد ،
۸۰۱/۱	جابر	لا يدخل مسجدنا هذا مشرك ،
۲۳۲/۱	ابو امامة الباهلي	لا يستخف بحقهم الا منافق ،
۲۲۳/۱	جابر بن	لا يستخف بحقهم الا منافق ،
۸۸۹/۱	مغيره بن شعبه	لا يصلى الامام في مقامه ،
۹۶۹/۱	ابو هريره	لا يصلين احدكم في الثوب الواحد ،
۳۰۳/۱	ابو هريره	لا يقبل الله صلوة احدكم ،
۶۸/۱	حذيفه بن يمان	لا يقبل الله لصاحب بدعة ،
۱۶/۱	ابو سعيد الخدرى	لا يقول العبد لسيدته مولائى ،
۲۱۴/۱	ابو هريره	لا يلدع المؤمن من جحر واحد ،
۷۵۱/۱	ابن عمر	لا يمر فيه بلحم نئ ،
۷۴۵/۱	عثمان بن ابى طلحه	لا ينبغي ان يكون في قبلة البيت ،
۱۸۱۲/۲	عائشه	لا امثل به فيمثل الله بى ،



۲۳۰۲/۳	عائشہ	لا ابا يعك حتى تغیری كفيك ،
۲۰۴۳/۳	عائشہ	لا امثل به فيمثل الله
۲۱۰۵/۳	انس	لاتبا غضوا و لا تحاسدوا،
۲۷۵۹/۳	علی	لا تؤموا قريشا و أتموها،
۲۳۲۴/۳	ابو ذر	لا تحقرن من المعروف شيئا،
۲۵۰۴/۳	جابر	لا تدعوا على انفسكم،
۲۳۰۹/۳	عائشہ	لا تسكنواهن الغرف،
۲۲۹۳/۳	عبد الرحمن بن سمرہ	لا تسمه عزيزا،
۲۱۳۵/۳	ابو سعيد	لا تصاحب الا مؤمنا،
۲۴۶۷/۳	انس	لا تعجزوا في الدعاء،
۲۳۳۵/۳	معاذ	لا تعقن والدك و ان أمراك،
۲۳۱۱/۳	ابن عباس	لا تعلموا نسائكم الكتابة،
۲۳۰۱/۳	ابن مسعود	لا تعلموا نسائكم الكتابة،
۲۱۷۱/۳	بریدہ	لا تقولوا للمنافق: يا سيد،
۲۱۲۱/۳	ابن عمرو	لا تكن مثل فلان كان يقوم،
۱۹۵۹/۳	عمر	لا تلبسوا الحرير،
۲۵۵۵/۳	عمر	لا تنسانا يا اخي من دعاءك،
۲۹۰۸/۳	علی	لا تنقضي عجائبه،
۲۲۰۲/۳	علی	لا ضمان على قصار و صباغ،
۲۰۳۴/۳	علی	لا تمثلوا بآدمي ولا بهيمة،
۲۰۳۹/۳	حکم بن عمیر	لا تمثلوا بشيء من خلق الله ،
۲۰۴۲/۳	یعلی	لا تمثلوا بعباد الله ،
۳۲۸۵/۴	انس	لا تواصلوا ، قالوا

۲۰۹۰/۳	انس	لا (فی جواب الانحاء)
۲۰۵۹/۳	انس	لا، قال فیأخذ، بیده،
۲۲۹۹/۳	حسن بصری	لا، ولكن اكرموا بینکم،
۲۰۲۱/۳	ابو سعید	لا، يأخذن احدکم طول لحیة،
۲۲۵۹/۳	ابو موسیٰ	لا یبغی علی الناس الا ولد بغی،
۲۳۶۲/۳	مالک بن ربیعہ	لا یبقی للولد من الوالد الا،
۲۵۷۸/۳	خبيب بن مسلم	لا یجتمع ملاً فیدعو،
۲۱۴۱/۳	علی	لا یحب رجل قوما الا جعله،
۲۳۰۸/۳	ابو هریرہ	لا یحل لأمرأة تو من با الله،
۲۱۰۸/۳	ابو ایوب	لا یحل للرجل ان یمجر، اخاه،
۲۱۰۹/۳	ابو هریرہ	لا یحل لمؤمن ان یمجر مؤمناً،
۲۱۰۷/۳	ابو هریرہ	لا یحل لمسلم ان یمجر اخاه،
۲۱۲۶/۳	ابو حمید	لا یحل لمسلم ان يأخذ عصا اخیه،
۲۶۲۰/۳	اسامہ بن زید	لا یرث المسلم الکافر فیدعو،
۲۴۷۵/۳	سلمان	لا یردو القضاء الا دعاء،
۲۶۰۵/۳	عبد اللہ بن بشیر	لا یزال لسانک رطباً من ذکر الله،
۲۴۲۹/۳	مغیرہ	لا یزال العذاب مکشوفاً،
۲۴۹۶/۳	ابو هریرہ	لا یزال یستجاب العبد،
۲۲۱۹/۳	ابو هریرہ	لا یشکر الله من لا یشکر الناس،
۲۱۲۸/۳	ابو هریرہ	لا یقل احدکم عبیدی و امتی،
۲۷۷۹/۳	ابو امامہ	لا یقوم الرجل من مجلسه،
۲۰۵۸/۳	براء بن عازب	لا یلقى مسلم مسلماً،
۲۷۶۸/۳	جابر بن سمرہ	لا یملی مصاً حفناً الا،



۲۹۸۴/۳	ابن عمر	لا ينظر الله الى من جر ثوبه،
۱۹۸۲/۳	ابو هريره	لا ينظر الله يوم القيامة،
۳۰۱۹/۴	ابو سيعد الخدری	لا صلوة بعد صلوة العصر
۳۵۰۳/۴	بعض الصحابة	لا فتى الا على
۳۳۷۴/۴	ابو طفيل	لا نبوة بعدى
۴۰۷۵/۶	انس	لا كذب على ابيك بعد اليوم
۴۰۷۷/۶	عائشة الصديقة	لا تذكروا هلكاكم الا بخير
۴۰۷۸/۶	معاوية	لا تركبوا بخز
۴۰۷۹/۶	ابو هريرة	لا تغبطن فاجرا
۴۰۸۰/۶	جابر	لا تدفنوا موتاكم بالليل
۴۰۸۷/۶	ابو هريرة	لا تذبحن ذات در
۴۰۸۸/۶	انس	لا عقر في الاسلام
۴۰۹۵/۶	اسماء بنت زيد	لا يحل الكذب الا في ثلاث
۴۰۹۷/۶	ابو هريرة	لا غرار في صلاة
۴۰۴۵/۶	سالم بن عبد الرحمن	لا تتركوا النار في بيوتكم
۳۹۰۳/۶	عبد الله بن مسعود	لا تسبوا الدنيا
۳۹۷۶/۶	ابو هريرة	لا تخيروني على موسى
۳۹۸۹/۶	ابو هريرة	لا تفضلوا بين انبياء الله
۴۱۰۵/۶	عقبة بن عامر	لا تكرهوا البنات
۴۱۱۶/۶	عبد الله بن عمر	لا تقتلوا الضفادع
۴۱۲۵/۶	ابو الزهير	لا تقتلوا الجراد
۴۱۰۰/۶	عبد الله بن عباس	لا حبس بعد سورة النساء
۴۱۰۴/۶	حيان بن بح	لا خير في الامارة

۴۰۴۴/۶	عبد اللہ بن عمر	لا زکوة فی حجر
۴۰۴۶/۶	رافع بن خدیج	لا قطع فی ثمر
۴۰۴۷/۶	انس بن مالک	لا تعجزوا فی الدعاء
۲۶۱۵/۳	فضالہ بن عبید	للہ اشدا اذنا الی الرجل ،
۱۹۹۲/۳	ام سلمہ	لیۃ لا لیتین،
۲۴۶۶/۳	ابو ہریرہ	لیکثر من الدعاء،
۲۲۰۸/۳	ابو ہریرہ	لتؤدن الحقوق الی اہلہا،
۲۳۶۰/۳	بریدہ	لعلہ ان یکون بطلقة واحدة،
۲۶۹۳/۳	ابو سعید	لعلہ تنفعہ شفاعتی،
۱۹۷۸/۳	ابو ہریرہ	لعن اللہ الرجل یلبس لبسة،
۲۳۸۴/۳	ابن عمر	لعن اللہ من مثل بال حیوان،
۱۹۷۷/۳	ابن عباس	لعن اللہ المتشبہات من النساء،
۱۹۷۹/۳	ابن عباس	لعن اللہ المتشبہات من النساء،
۱۹۹۷/۳	ابن مسعود	لعن اللہ الواشحات و الموتشحات،
۱۹۷۵/۳	بعض الشیوخ	لعن اللہ و الملائکة رجلا تأت،
۱۹۷۶/۳	عائشہ	لعن رسول اللہ ﷺ الرجلۃ من النساء،
۱۹۸۴/۳	ابو ہریرہ	لعن رسول اللہ ﷺ خنثی الرجال،
۱۹۸۰/۳	ابن عباس	لعن رسول اللہ ﷺ المحنثین من الرجال،
۲۵۰۳/۳	جابر	لقد بارک اللہ لرجل فی حاجة،
۲۵۰۹/۳	بریدہ	لقد سال اللہ باسمہ الاعظم،
۲۵۱۱/۳	انس	لقد سال اللہ باسمہ الاعظم،
۲۷۳۸/۳	حسن بصری	لکل آیۃ ظہر و بطن،
۱۷۱۰/۳	علی	لکل شیء عروس،



۲۵۲۸/۳	ابن عمر	لکل عید صائم دعوة مستجابة،
۲۷۳۶/۳	عبد الرحمن بن عوف	للقرآن نجاح العباد،
۲۰۷۸/۳	عائشہ	لما اجتمع اصحاب رسول اللہ ﷺ وفيه قصة،
۲۷۷۶/۳	ابو امامہ	لما بلغ ولد معد بن عدنان،
۲۶۹۰/۳	مسیب	لما حضرت ابا طالب الوفاة،
۲۶۸۸/۳	ابو ہریرہ	لما خلق الله تعالى الجنة،
۲۱۴۸/۳	ابن مسعود	لما وقت بنوا السرائيل في المعاصي،
۳۳۲۷/۴	انس	لما اسرى بي
۲۸۷۰/۴	عائشہ	لما اسرى الى السماء
۲۸۱۶/۴	انس	لما اسرى بي قربني ربي
۳۲۳۲/۴	عمر	لما اقترف آدم الخطيئة
۳۳۲۱/۴	عمر	لما اقترف آدم الخطيئة
۲۸۸۸/۴	ابن عباس	لما خرج من بطني نظرت اليه
۳۳۳۳/۴	ابو ہریرہ	لما خلق الله آدم
۳۴۴۰/۴	ابو ہریرہ	لما خلق الله آدم
۲۹۲۶/۴	سلمان	لما خلق الله عز وجل العرش
۳۳۷۳/۴	ابو منظور	لما فتح خيبر اصاب حمارا
۲۸۷۱/۴	انس	لما فرغت مما امرني الله به
۲۸۱۸/۴	ابو ہریرہ	لما فرغت مما امرني الله به
۲۸۷۲/۴	ابو سعید	لما قسم رسول الله ﷺ الغنائم
۲۸۸۹/۴	ابن عباس	لما ولد جاء رضوان خازن الجنة
۳۵۸۱/۴	انس	لن تخلوا الارض من اربعين رجلا
۳۵۸۲/۴	ابو ہریرہ	لن تخلوا الارض من ثلثين رجلا

۳۲۶۷/۴	ابو وفرہ	لو اتانی مسلما لرددت علیہ
۳۶۶۲/۴	ابو ہریرہ	لو ان عبادی اطاعونی
۳۲۴۵/۴	ربیع بنت معوذ	لو رأیتہ لقلت الشمس طالعة
۳۳۵۷/۴	جابر	لو عاش ابراہیم لکان صدیقاً نبیا
۳۳۵۴/۴	عقبہ	لو کان بعدی نبی لکان عمر
۳۴۹۰/۴	عقبہ	لو کان بعدی نبی لکان عمر
۳۵۵۹/۴	ابو ہریرہ	لو کان العلم معلقاً بالثریا
۲۲۱۹/۳	انس	لو ان صاحب بدعة مکذبا بالقدر،
۲۷۸۱/۳	انس	لو انی اخذت لجلقة باب الجنة،
۲۷۸۴/۳	معاذ	لو کان ثابتاً علی احد،
۲۴۴۸/۳	انس	لو کان لا بن آدم و ادمن ذهب،
۲۳۰۳/۳	عائشہ	لو کنت امرأة لغيرت اظفارها،
۲۲۶۶/۳	ابو بکر الصديق	لو لم ابعث فيکم مبعث عمر،
۳۱۸۰/۴	بنی سعد	لو کان هذا اليوم اخذت رجال
۳۰۳۴/۴	ابن عمرو،	لولا ان اشق امتی ان امرتهم،
۲۹۷۵/۴	زید ابن خالد،	لولا ان اشق علی امتی لا خرت،
۲۹۷۶/۴	ابو ہریرہ،	لولا ان اشق علی امتی لا خرت،
۲۹۷۷/۴	ابن عباس،	لولا ان اشق علی امتی لا خرت،
۳۰۲۹/۴	ابو ہریرہ،	لولا ان اشق علی امتی لا مرتهم بالسواک،
۳۰۳۰/۴	ابو ہریرہ،	لولا ان اشق علی امتی لا مرتهم بالسواک،
۳۰۳۳/۴	ابن عمرو،	لولا ان اشق علی امتی لا مرتهم بالسواک،
۳۰۳۵/۴	زید بن خالد،	لولا ان اشق علی امتی لا مرتهم بالسواک،
۳۰۳۲/۴	ابن عباس،	لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیهم،



۲۹۷۸/۴	ابن عمر،	لولا ان یثقل علی امتی لصلیت،
۲۹۷۹/۴	ابو سعید،	لولا ضعف الضعیف والسقیم،
۲۹۸۰/۴	ابن عباس،	لولا ضعف الضعیف و سقم السقیم،،
۳۵۷۱/۴	مسافع دثلی،	لولا عباد اللہ رکع،
۳۳۳۶/۴	سلمان،	لولاک ما خلقت الدنیا،
۳۴۸۶/۴	ابو بکر،	لولم العبث فیکم لبعث عمر،،
۳۳۳۳/۴	ابو الطفیل	لی عشرة اسماء،
۳۳۹۳/۴	انس،	لیس علی ابیک کرب بعد الیوم،
۳۳۱۳/۴	سمرہ	لیس منکم الا انا ممسک،
۲۶۲۴/۳	ام سلمہ	لیأتین علی الناس زمان،
۲۱۹۶/۳	ابو امالک	لیکونن اقوام من امتی،
۲۱۹۱/۳	ابو امالک	لیکونن فی امتی اقوام،
۲۴۵۰/۳	انس	لیس بخیر کم من ترک دنیاہ
۲۱۹۹/۳	زید بن ارقم	لیس الخلف ان یعد الرحل،
۲۴۶۴/۳	ابو ہریرہ	لیس شیء اکرم علی اللہ من الدعاء،
۲۲۵۵/۳	معاویہ بن حیدہ	لیس للفاسق غیبۃ،
۲۱۴۹/۳	عبادہ	لیس من امتی من لم یجعل،
۱۹۶۷/۳	ابن عمر	لیس منا من تشبه بالرجال،
۲۳۱۷/۳	ابن عمر	لیس منا من بغيرنا،
۲۰۸۹/۳	عمرو بن شعیب	لیس منا من بغيرنا
۲۳۱۶/۳	ابن عباس	لیس منا من عمل بسنة غیرنا،
۲۲۵۸/۳	ابو ہریرہ	لیس منا من غشنا،
۲۷۱۸/۳	ابو ہریرہ	لیس منا من لم تیغن بالقرآن،

۲۱۷۳/۳	ابن عمرو	لیس منا من لم یرحم صغیرنا،
۲۱۷۴/۳	ابن عباس	لیس منا من لم یرحم صغیرنا،
۲۱۷۵/۳	ضمیرہ	لیس منا من لم یرحم صغیرنا،
۲۰۸۰/۳	جابر	لینتھن کل رجل الی کفوہ،
۱۱۵۰/۲	ابو ہریرہ	لأن اطاعل جمرۃ،
۱۱۵۵/۲	ابن مسعود	لأن اطاعل جمرۃ،
۱۱۵۳/۲	عقبہ بن عامر	لأن امشی علی جمرۃ،
۱۱۵۲/۲	ابو ہریرہ	لأن یجلس احدکم علی جمرۃ،
۱۷۲۲/۲	ابو ہریرہ	لأن یلج احدکم،
۱۴۱۷/۲	ابن عباس	لئن بقیت الی قابل،
۱۲۷۶/۲	ابن عباس	لا تحدوا النظر الی،
۱۲۷۷/۲	حسین بن علی	لا تدیموا النظر الی،
۱۲۷۵/۲	ابن عباس	لا تدیموا النظر الی المجذومین،
۱۱۶۰/۲	عائشہ	لا تذکروا موتا کم الا بخیر،
۱۱۶۲/۲	عائشہ	لا تذکروا ہلکا کم الا بخیر،
۱۸۶۹/۲	جابر	لا ترفع القصعة حتی،
۱۱۶۱/۲	عائشہ	لا تسبوا الاموات فانہم،
۱۱۶۳/۲	مغیرہ	لا تسوا الاموات، فتوذوابہ،
		لا تشرب الخمر حین یشربہا،
۱۷۶۲/۲	قیس	لا تشربوا فی الدباء،
۱۰۶۸/۲	ابن عمر	لا تصلوا صلوۃ مرتین،
۱۲۳۶/۲	عبد اللہ بن بسر	لا تصوموا یوم السبت،
۱۸۱۲/۲	صالح بن کیسان	لا تغدروا ولا تمثل،



۱۲۵۶/۲	عائشہ	لا تفنى امتى الا بالط عن ،
۱۳۹۷/۲	حذیفہ	لا تقدموا الشهر حتى ،
۱۷۲۱/۲	ابو ہریرہ	لا تنذروا فان النذر ،
۱۱۵۱/۲	عمرو بن حزم	لا تؤذ صاحب هذا القبر ،
۱۱۵۲/۲	عمارہ بن حزم	لا تؤذ صاحب القبر
۱۴۳۸/۲	ابو سعید	لا تواصلوا فايكم اراد ،
۱۲۹۴/۲	عائشہ	لا زكوة فى مال حتى ،
۱۸۳۴/۲	علی	لا طاعة لاحد فى معصية ،
۱۲۷۱/۲	ابو ہریرہ	لا عدوى ولا طير ،
۱۳۳۰/۲	سلمان	لا ناكل الصدقة ،
۱۷۲۰/۲	عائشہ	لا نذر فى معصية ،
۱۳۰۶/۲	ابن مسعود	لا وى الصدقة ملعون ،
۴۹۹/۲/۲	ابن عباس	لا هجرة بعد الفتح ،
۱۵۹۶/۲	ابو موسى	لا يبغى على الناس الاولد ،
۱۶۷۱/۲	ابن عمر	لا يحل سلف و بيع ،
۱۳۳۶/۲	ابن عمرو	لا يحل الصدقة لغنى ،
۱۵۲۷/۲	ابو ہریرہ	لا يخطب الرجل على خطبة ،
۱۵۲۸/۲	ابن عمرو	لا يخطب الرجل على خطبة ،
۱۵۹۷/۲	ابن عمرو	لا يدخل الجنة ولد زنية ،
۱۸۲۹/۲	جابر بن سمرہ	لا يزال الاسلام عزيزا ،
۱۸۲۷/۲	جابر بن سمرہ	لا يزال امر الناس ،
۱۸۳۰/۲	ابو جحیفہ	لا يزال امر امتى ،
۱۸۳۱/۲		لا يزال الدين قائما ،

۱۳۷۶/۲	جابر	لا یسال لوجه الله الا الجنة،
۳۱۰/۲	ابو ہریرہ	لا یصبر علی لأواء المدينة،
۱۶۶۲/۲	صفوان بن امیہ	لا اذن لك ولا کرامة،
۱۵۵۵/۲	ابو ہریرہ	لا یصلح لبشر ان یسجد، لبشر،
۱۳۶۳/۲	ابن عباس	لا یغبطن جامع المال،
۱۳۶۲/۲	ابن مسعود	لا یکسب عبد مالا،
۱۱۰۱/۲	عائشہ	لا یموت احد من المسلمین،
۲۹۸۳/۴	علی	لا، ولو قلت نعم
۲۹۸۳/۴	علی	لا یومن احدکم حتی اكون
۳۳۷۵/۴	عائشہ	لا یبقی بعدی من النبوة
۳۰۹۸/۴	ابن عمر	لا یبیع بعضکم علی بیع
۳۵۸۲/۴	ابن مسعود	لا یزال اربعون رجلا
۳۵۸۳/۴	بن عمر	لا یزال اربعون رجلا
۳۴۴۵/۴	ابو ہریرہ	لا یقسم ورثتی دینارا
۳۲۷۳/۴	سهل بن سعد	لا عطین الراية غدا رجلا
۴۰۶۸/۶	عمرو بن عوف	لا غضب ولا نهبة
۴۰۴۸/۶	عائشہ الصدیقة	لا نذر فی المعصية
۴۱۳۰/۶	علی المرتضیٰ	لا یتم بعد احتلام
۴۱۲۲/۶	سلمان الفارسی	لا یرد القضاء الا الدعاء
۳۹۱۳/۶	رافع بن خدیج	لعلکم لو لم تفعلوا کان خیرا
۴۰۰۵/۶	انس بن مالک	لقد انزل علی آية هی
۳۹۴۳/۶	انس بن مالک	لقن السمع ثلاثة
۲۹۲۳/۴	میمونہ	لیک لیک لیک



۳۶۰۳/۴		لجبرئیل کل یوم انغماس
۳۵۷۶/۴	انس	لعلک ترزق به
۳۰۰/۴	ابو دراداءؓ	لقد اعطی علی ثلاث خصال
۳۲۵۴/۴	جبرئیل بن نعیز	لقد ترکنا رسول اللہ
۳۲۰۳/۴	ابو ہریرہ	لقد جاءکم رسول الیکم
۲۸۶۰/۴	ابو ہریرہ	لقد رايتنی فی الحجر
۳۴۸۹/۴	ابن عمر	لقد کان فیما مضی قبلکم
۳۵۶۶/۴	ابن عباس	لکل شیء معدن
۲۹۶۷/۴	ابو ہریرہ	لکل نبی حرم و حرمی المدینۃ
۳۴۳۱/۴	ابو ہریرہ	لکل نبی دعوة مستحابة
۳۴۳۰/۴	ابو ہریرہ	لکل نبی دعوة یدعوهاو
۳۳۵۰/۴	ابو ہریرہ	لم یبق من النبوة الا
۳۲۴۹/۴	ابن عباس	لم یزل اللہ ینقلنی من
۱۶۹۲/۲	عائشہ	لدرہم ربا شد جرما،
۱۶۸۹/۲	ابن مسعود	لدرہم یصیبہ الرجل من الربوا،
۱۷۲۳/۲	ابن عمر	لعن اللہ عزوجل الخمر و شاربہا،
۱۱۴۵/۲	ابن عباس	لعن اللہ عزوجل زائرأت القبور،
۱۹۳۳/۲		لعن اللہ عزوجل من ذبح لغير اللہ ، علی
۱۳۰۷/۲		لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اکل الربا، علی
۱۶۸۵/۲	ابن مسعود	لعن رسول اللہ ﷺ اکل الربا،
۱۷۸۶/۲	جابر	لعن رسول اللہ ﷺ اکل الربا،
۱۷۲۵/۲	انس	لعن رسول اللہ ﷺ فی الخمر،
۱۶۲۴/۲	علی	لعن رسول اللہ ﷺ المحلل،

۷۹۲/۱	علی	لعن الله قوما اتخذوا،
۷۹۳/۱	اسامہ بن زید	لعن الله قوما اتخذوا
۱۶۰/۱	علی المرتضیٰ	لعن الله من آوی محدثا،
۵۴/۱	علقمہ بن عبداللہ	لعن الله الواسمات،
۷۷۹/۱	عائشہ	لعن الله اليهود، والنصارى،
۷۸۳/۱	عائشہ	لعنة الله على اليهود، والنصارى،
۷۹۱/۱	عائشہ	لعنة الله على اليهود والنصارى
۸۴۳/۱	نعمان بن بشیر	لتسون صفوفکم او لیخالفن الله ،
۴۵۰/۱	عائشہ	لقد كنت اغتسل انا و،
۸۲۳/۱	کعب بن عجرہ	لقد هممت ان آمر رجلا،
۱۲۲۸/۲	جابر	لقد تضایق علی هذا الرجل ،
۱۵۴۸/۲	ایاس بن عبداللہ	لقد طاف بآل محمد نساء كثير،
۱۰۱۷/۲	ابو سعید	لقنوا موتاکم لا الا الا الله،
۱۶۳۵/۲	انس	لیرا جمعها،
۱۶۵۷/۲	انس	لیس بخیر کم من ترک دنیاہ،
۱۳۱۸/۲	ابو ہریرہ	لیس علی المسلم فی عبده،
۱۵۹۲/۲	عائشہ	لیس علی ولد الزنا من وزر،
۱۵۵۰/۲		لیس منا من خیب امرأه،
۱۸۱۹/۲	جبیر بن مطعم	لیس منا من دعا الى عصبه،
۱۲۰۸/۲	ابن مسعود	لیسمعون کما تسمعون،
۴۳۶/۱	ابو ہریرہ	لولا ان اشق علی امتی لا مرتهم،
۴۳۷/۱	علی	لولا ان اشق امتی لا مرتهم،
۷۵/۱		لکل امة مجوس و مجوس امتی،



۶۲۸/۱	ابن عباس	لم يحجر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم،
۸۹۳/۱	عائشه	لم يكن النبي ﷺ على شيء،
۶۰۱/۱	عبد الله بن زيد	لما امر رسول الله ﷺ بالناقوس،
۷۷۹/۱	ابن عمر	لما فرغ سليمان بن داود عليهما السلام،
۵۶۶/۱	جابر بن عبد الله	لما كان يوم التروية توجهوا،
۴۰۱۱/۶	ابو الحمراء	لما اسرى بي الى السماء
۳۹۶۵/۶	ابو هريرة	لما تجلى الله تعالى لموسى
۴۰۱۳/۶	ابو هريرة	لما عرج بي الى السماء
۱۸۵۳/۲	ابو هريره	لم يبق من النبوة الا المبشرات،
۱۰۳۴/۲	ابن عمر	لم يكن يسمع من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم،
۱۳۰۵/۲	علي	لن يجهد الفقراء اذا جاعوا،
۱۴۲/۱	ابن عمر	لن تزوال قدما شاهد الزور،
۶۳۸/۱	انس	لو ان رجلا دعا الناس الى عرق،
۲۳۱/۱	ابو الدرداء	لو تعلمون ما اعلم،
۸۶۰/۱	ابو هريره	لو يعلم احدكم ما له في،
۸۵۹/۱	ابو جهيم	لو يعلم المار بين يدي،
۸۶۱/۱	عبد الحميد	لو يعلم المار بين يدي،
۱۳۳۳/۲	مسعود	لها اجران زينب امرأة ابن
۴۴۳/۱	ابو ايوب	ليس شيء اشد على الملكين،
۶۵۳/۱	جابر	ليس شيء اشد على الملك،
۶۵۷/۱	ابو هريره	ليس صلوة اثقل على المنافقين،
۹۶۶/۱	عمر	ليس على من خلف الامام،
۴۲۰/۱	ابن عباس	ليس على من نام ساجدا،

۴۲۳/۱	عمرو بن شعيب	ليس على من نام قائما،
۱۰۰۸/۱	ابو قتاده	ليس في النوم تفريط،
۱۵۷/۱	ابو هريره	ليس لنا من غشنا،
۱۱۹/۱	ابو ذر الغفاري	ليس من دعا رجلا بالكف،
۲۳۴/۱	عبادة بن الصامت	ليس من امتى من لم يعرف،
۱۵۸/۱	علي المرتضى	ليس منا غش مسلما،
۱۵۱/۱	عبد الله بن مسعود	ليس المؤمن بالطعان ولا اللعان،
۳۴۳/۱	ابن عباس	الذى يأتي امرأته
۴۱۴۱/۶	حسن البصري	لن يغلب عسر يسرين
۳۹۸۰/۶	ابو سعيد الخدري	لو رأيتموني وابليس فأهويت
۳۹۷۷/۶	ام سليم	لو سألت الله ان يجعل تهامة
۳۹۷۶/۶	عائشة الصديقة	لو شئت لسارت معي جبال
۳۹۱۴/۶	انس بن مالك	لو لم تفعلوا لصلح
۳۸۹۶/۶	انس بن مالك	ليس بخيركم من تك دنياه
۳۸۸۷/۶	عبد الله بن عباس	ليس من احد الا يؤخذ من قوله
۴۱۱۵/۶	واثلة بن اسقع	ليلة القدر ليلة بلجة
۴۱۱۶/۶	عبد الله بن عباس	ليلة القدر ليلة سمحة
۴۰۱۷/۶	عمر الفاروق	ليلة اسرى بي رأيت على العرش



۲۲۲/۱	مقدام بن معد يكرب	ما اطعت زوجتك
۱۲۰/۱	ابو سعيد الخدري	ما اكفر رجل رجلا قط الاءاء،
۴۷۶/۱	ابن عباس	ما امرت بتشيد المساجد،



ما امرت کلما بلت ان اتوضأ	عائشة الصديقه	۳۲۷/۱
ما انت محدث قوما حديثا،	ابن عباس	۲۴۹/۱
ما بين المشرق والمغرب قبله،	ابو هريره	۶۶۲/۱
ما جمع بين المغرب والعشاء،	ابن عمر	۵۱۵/۱
ما حدث احدكم قوما لحديث،	ابن عباس	۲۶۸/۱
ما رأيت صلى الى عود	مقداد بن الاسود	۸۵۶/۱
ما رأيت صلى صلوة لغير ميقاتها،	عبد الله بن مسعود	۵۱۳/۱
ما رأيت صلى صلوة لغير ميقاتها،	عبد الله بن مسعود	۵۱۴/۱
مالى اراكم رافعى ايديكم،	جابر بن سمره	۷۱۰/۱
ما اختصنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم،	ابن عباس	۱۳۲۲/۲
ما اخرجك من بيتك يا فاطمه،	ابن عمرو	۱۱۴۶/۲
ما اسكر كثيره فقليله حرام،	جابر	۱۷۳۳/۲
ما اطعمت زوجك فهو،	مقداد بن معديكرب	۱۳۵۵/۲
ما اكل احد طعام ماقط،	مقداد بن معديكرب	۱۶۴۸/۲
ما انتم باسمع منها،	عبيد بن مرزوق	۱۲۰۹/۲
ما انهر الدم و ذكر،	رافع بن خديج	۱۹۳۰/۲
ما بلغ ان تؤذى زكوة،	ام سلمه	۱۳۱۶/۲
ما تلف مالى فى بربولا بحر،	ابو هريره	۱۲۸۸/۲
ما حلف بالطلاق مومن،	انس	۱۶۲۰/۲
ما خالطت الصدقة،	عائشه	۱۲۸۷/۲
ما شبهت خروج المومن،	انس	۱۱۷۷/۲
ما على احدكم اذا اراد،	ابن عمرو	۱۱۷۱/۲
ما ملأ آدمى وعاء شرا،	مقداد بن معديكرب	۱۸۵۸/۲

۱۳۰۱/۲	ابن مسعود	ما من احد لا يؤدي زكوة ماله،
۱۵۰۱/۲	انس	ما من احد لا يؤدي من امتي له سعة،
۱۷۲۹/۲	ابو امامه	ما من احد يؤدي يشربها فتقبل له،
۱۱۹۷/۲	ابن عباس	ما من يمر بقبر اخيه،
۲۲۴۹/۲	ابو هريره	ما من ايام احب الى الله تعالى،
۲۴۹/۲/۲	ابن عباس	ما من ايام العمل الصالح،
۱۰۹۹/۲	ابن عباس	ما من رجل مسلم يموت،
۱۱۲۳/۲	عائشه	ما من رجل يزور قبر اخيه،
۶/۱	انس بن مالك	ما من احد يشهد ان لا اله الا الله،
۹۲۲/۱	عائشة الصديقة	ما من امرء تكون صلوة الليل،
۹۶۳/۱	اسماء بنت ابى عمر	ما من شئ لم اكن رأيت،
۶۵۲/۱	انس	ما من صباح ولا رواح،
۷۷۲/۱	انس	ما من صباح ولا رواح،
۹/۱		ما من عبد قال: لا اله الا الله،
۱۴۴/۱		ما من عبد قال: لا اله الا الله،
۱۱۴۰/۲	عائشه	ما من رجل يزور قبر اخيه،
۱۳۵۳/۲	ابو درداء	ما من رجل يصاب بشئ،
۱۲۹۷/۲	ابو هريره	ما من صاحب ذهب،
۱۳۰۲/۲	جابر	ما من صاحب مال،
۱۲۸۴/۲	عمران	ما من عبد يبيع تألدا،
۱۶۶۹/۲	عمران	ما من عبد يبيع تألدا،
۱۵۰۲/۲	ابو هريره	ما من عبد يسلم،
۱۰۲۲/۲	انس	ما من مسلم يموت له،



ما من يموت له ،	عتبه بن عبد السلمی ۱۰۲۳/۲
ما من مسلم يموت له	معاذ ۱۰۲۴/۲
ما من مولود الا وفي سرعة ،	ابن مسعود ۱۰۵۷/۲
ما من ميت تصلى عليه امة ،	عائشه ۱۱۰۰/۲
ما من ميت يصلى عليه	ميمونه ۱۰۹۱/۲
ما من ميت يموت الا وهو ،	ابن عباس ۱۱۸۵/۲
ما من ميت يموت فيصلى عليه ،	مالك بن هنيزه ۱۰۸۸/۲
ما من يموت يوضع على	سريه ۱۱۸۶/۲
ما هؤلاء يا جبرئيل ،	ابو هريره ۱۳۰۹/۲
ما يرفع ابن الحاج رجلا ،	ابن عمر ۱۴۷۱/۲
ما يقطع من البهيمة ،	ابو واقد ليشي ۱۹۳۷/۲
ما منكم من احد الا وقد ،	۱۳۵/۱
ما من مسلم يتوضا	عقبه بن عامر ۴۰۱/۱
ما هذا اسرف ،	ابن عمرو ۳۸۵/۱
ما اجتمع قوم قط ،	على ۲۲۸۲/۳
ما احسن هذا الخضاب الحناء ،	ابن عباس ۲۰۰۸/۳
ما اذن الله بشئ ،	ابو هريره ۲۷۱۴/۳
ما ارى الامر الا اعجل من ذلك ،	ابن عمر ۲۴۴۱/۳
ما اصر من استغفر ،	ابو بكر ۲۴۲۲/۳
ما انت محدث قوما حديثا لا تبلغه ،	ابن عباس ۲۱۲۷/۳
ما بال اقوام يزعمون ان شفاعتى ،	عبد الرحمن بن ابى رافع ۲۶۵۹/۳
ما بال اقوام يزعمون ان قرابتى ،	ابو هريره ۲۶۶۰/۳
ما زال جبرئيل يو صينى ،	عائشه ۲۲۰۵/۳

ما زلت اتردد علی ربی،	انس	۲۶۳۷/۳
ما ضی لو کان فی بیتہ،	عثمان بن عمرو	۲۲۸۳/۳
ما عمل آدمی عملاً،	جابر	۲۵۸۰/۳
ما کان الفحش فی شیء قط،	انس	۲۲۴۸/۳
ما یبیکک (لا بی بکر)،	انس	۲۶۹۹/۳
ما من امرء یقرأ القرآن، سعد بن	عبادہ	۲۱۳۴/۳
ما من اهل بیت يتوا صلون،	ابو بکرہ	۲۲۳۸/۳
ما من دعا احب الی اللہ تعالیٰ،	ابو ہریرہ	۲۵۶۸/۳
ما من شیء انجاء من عذاب	معاذ	۲۵۷۹/۳
ما من شیء بدئ یوم الاربعاء،	جابر	۲۷۹۷/۳
ما من قوم اجتمعوا یدکرون اللہ،	انس	۲۶۷۸/۳
ما من قوم اجتمعوا یدکرون اللہ لاحفت		۲۶۰۱/۳
ما من مسلمین التقیا فاخذ احدهما،	انس	۲۴۳۷/۳
ما البقیۃ لا ہلک،	عمر	۲۹۰۲/۴
ما احد اعظم عندی یداء،	ابن عباس	۳۴۸۰/۴
ما اجل فهو جلال،	ابن عباس	۳۶۲۴/۴
ما دخل اجل علی مومن سروراً،		۳۶۰۴/۴
ما اطیب مالک	انس	۳۴۸۳/۴
ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی،	ابو ہریرہ	۳۲۸۹/۴
ما بال رجال یقولون ان رحم،	ابو سعید	۳۲۹۰/۴
ما بین کذا و احد حرام،	عبد اللہ بن سلام	۲۹۷۱/۴
ما تقولون فی الزنا،	مقداد بن اسود	۳۰۳۷/۴
ما جاء خیر منی،	ابو ہریرہ	۳۶۴۹/۴



۳۲۲۹/۴	ابو ہریرہ	ما حلف اللہ بحیاء احد،
۳۴۰۱/۴	ابن عمر	ما رأیت رسول اللہ ﷺ يطأ عقبه،
۳۲۴۴/۴	ابو ہریرہ	ما رأیت شیئا احسن من رسول اللہ،
۲۹۱۳/۴	ابن عمرو	ما کان لی ولبنی عبد المطلب فهو لکم،
۳۴۷۷/۴	ابو ہریرہ	ما لا حد عندنا يد الا وقد،
۲۸۹۳/۴	ابو ہریرہ	ما نف عنی مال قط مانف عنی بال ابی بکر، ابو ہریرہ
۳۴۷۹/۴	ابو ہریرہ	ما نف عنی مال قط مانف عنی بال ابی بکر، ابو ہریرہ
۳۸۷۳/۴	ابو ہریرہ	ما نهیتکم فاجتنبوه،
۳۴۵۱/۴	علی	ما ولد فی الاسلام مولود ازکی،
۲۸۷۴/۴	ابو ہریرہ	ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا،
۳۱۸۶/۴	یعلی بن مرہ	ما من شیء الا یعلم انی
۳۲۲۵/۴	ابن مسعود	ما منکم من احد الاومعه،
۲۹۲۴/۴	ابو ہریرہ	ما من مؤمن الا وانا اولی به،
۳۶۴۴/۴	ابن مسعود	ما من مولود الا فی سرتہ،
۳۶۲۳/۴	ابو ہریرہ	ما من مولود الا وقدر،
۴۱۰۳/۶	ابو ہریرہ	مطل الغنی ظلم
۳۹۴۵/۶	کتانۃ العدوی	ملك عن یمینک علی حساتک
۳۷۷۹/۶	عمر الفاروق	ما سألک عن ذلک یا عمر
۳۹۱۲/۶	طلحہ	ما اظن یعنی ذلک شیئا
۴۰۹۰/۶	عبد اللہ بن عمر	معدن النقای قلوب العارفين
۴۰۱۲/۶	عبد اللہ بن عمر	ما مررت بسماء الا رأیت
۳۹۵۸/۶	ابو ہریرہ	ما من عبد یسلم علی
۴۰۱۹/۶	عمر و بن العاص	ما ابانی ما أتیت ان انا

۳۹۲۴/۶	انس بن مالک	من احب يسأل عن شئ
۴۰۸۴/۶	على المرتضى	من سب اصحابى جلد
۳۳۱۷/۴	ابى بن كعب	مثل فى النبیین،
۳۳۱۸/۴	ابوهريره	مثلى و مثل الانبياء من قبلی،
۳۳۱۲/۴	جابر،	مثلى و مثلكم كمثل رجل،
۳۳۱۶/۴	ابو سعيد	مثلى و مثل النبیین،
۳۴۱۲/۴	ابو امامه	مر النبى ﷺ فى يوم
۳۶۱۴/۴	كنانه عدوى	ملك قابض على ناصيتك
۳۲۳۴/۴	على	من آذى شعرة منى،
۳۵۳۸/۴	عبد الله بن مغفل	من آذاهم فقد آذانى،
۳۵۲۰/۴	عبد الله بن بدر خطمى	من احب ان يبارك له،
۲۸۷۸/۴	بريده	من استعملناه على عمل
۳۵۷۳/۴	ابو درداء	من استغفر للمؤمنين،
۳۹۱۴/۴	ابن عمر	من بايعت فقل لا خلافة،
۳۱۸۷/۴	طرا بن عازب	من بدا احفاء،
۳۶۴۷/۴	انس	من بلغه عن الله عزوجل شئ
۳۶۵۱/۴	ابو حمراء انس	من بلغه عن الله عزوجل فضيلة،
۲۶۴۸/۴	ابن عمر	من بلغه عن الله عزوجل،
۳۶۲۱/۴	مناد بن انس	من حمى مؤمنا من منافق،
۳۶۶۱/۴	ابن عمر	من خلع يدا من طاعته،
۲۶۲۸/۴	ابو سعيد	من رأى منكم منكرا،
۲۸۴۳/۴	ابو قتاده	من رأى فى المنام فقد رأى الحق،
۲۸۴۴/۴	ابو سعيد	من رأى فى المنام فقد رأى الحق،



۲۸۴۲/۴	انس	من رَأَى في المنام فقد رَأَى
۲۸۴۵/۴	ابو هريره	من رَأَى في المنام فسيرانى ،
۳۵۶۴/۴	على	من زهد في الدنيا علمه الله ،
۲۹۹۶/۴	خزيمة بن ثابت	من شهد له خزيمة واشهد عليه ،
۲۹۸۵/۴	براء بن عازب	من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا،
۳۶۰۹/۴	انس	من صلى على تعظيما لحقى،
۳۵۱۱/۴	على	من صنع الى احد من اهل بيتي،
۳۵۱۲/۴	عثمان	من صنع صنيعا الى احد من ،
۳۵۹۴/۴	معاذ	من عاذى اولياء الله فقد بارز،
۳۴۰۰/۴	ابو هريره	من عرض عليه ريحان ،
۲۹۸۶/۴	انس	من كان ذبح قبل الصلوة، ،
۳۶۳۳/۴	ابو هريره	من كان له شعر فليكرمه ،
۳۲۳۷/۴	ابن عمرو	من كذب على متعمدا فليتوا
۳۵۰۴/۴	بريده	من كنت وليه فعلى وليه ،
۳۵۲۲/۴	على	من لم يعرف عترتى و الانصار،
۲۹۲۹/۴	سلمه بن اكوع	من هذا السائق ،
۳۴۰۰/۴	عثمان	من يشتري هذه الربعة ،
۳۱۷۰/۴	عدى بن حاتم	من يطع الله و رسوله فقد رشد،
۳۱۷۱/۴	ابن مسعود	من يطع الله و رسوله فقد رشد،
۲۳۸۶/۳	ابو هريره	من اتخذ كلبا الا كلب ماشية،
۲۲۳۳/۳	ابو هريره	من احب ان يبسط له،
۲۳۷۶/۳	ابن عمر	من احب ان يصل اباه،
۲۱۴۲/۳	ابو قرصافه	من احب قوما حشره الله تعالى،

۲۱۰۶/۳	ابو امامہ	من احب لله و البغض لله ،
۲۲۶۲/۳	ابن عمر	من اخذ من الارض ،
۲۲۶۳/۳	حکم بن حارث	من اخذ من طريق المسلمين ،
۲۲۲۰/۳	میمونہ	من ادا ان دنيا ينوى ،
۲۵۲۶/۳	علی	من ادى قریضه ،
۲۵۴۹/۳	ابو سعید	من استعف اعفه الله ،
۲۴۷۹/۳	عبادہ	من استغفر للمؤمنين ،
۲۴۸۰/۳	ابو درداء	من استغفر للمؤمنين ،
۲۴۸۱/۳	انس	من استغفر للمؤمنين ،
۲۴۳۱/۳	ابو ساعد	من استغنى اغناه الله تعالى ،
۱۰۹/۱		من آذى ذميا فانا خصمه ،
۱۵۲/۱		من آذى مسلما فقد آذاني ،
۳۴۵/۱		من اتى امرأته فى حیضها ،
۹۲۳/۱	ابو درداء	من اتى فراشه وهو ينوى ،
۷۵۵/۱	عبد الله بن حفص	من اجاب داعى الله ،
۲۱۹/۱	عائشة الصديقه	من احب شيئا اكثر
۶۲/۱	بلال	من احبى سنة من سنتى ،
۶۳/۱	عمرو بن عوف	من احبى سنة من سنتى ،
۶۱/۱	انس بن مالك	من احبى سنتى فقد احببى ،
۵۸/۱	ابن عمر	من اخذ بسنتى فهو لى ،
۷۵۸/۱	عثمان بن عفان	من ادرك الاذان فى المسجد ،
۱۶۲/۱	سهل بن حنيف	من اذل عنده مؤمن فلم ينصره ،
۳۲۶/۱	خزيمه بن الثابت	من استطاب بثلاثة احجاز ،



۲۱۳/۱	جابر بن عبد اللہ	من استطاع منكم ان ينفع اخاه ،
۲۶۰/۱	ابن عباس	من استعمل رجلاً من عصابة ،
۱۶۸/۱	ابو ہریرہ	من اعان علی قتل مومن ،
۷۵۰/۱	جابر	من اكل البصل والثوم ،
۲۶۱ /۱	ابو ہریرہ	من اكل بالعلم طمس اللہ،
۷۴۹/۱	ابو سعید	من اكل من هذه الشجرة،
۱۱۱ /۱	ابن عباس	من بدل دينه فاقتلوه ،
۷۴۴/۱	عثمان	من بنى مسجد الله نبي الله له ،
۷۴۲/۱	علی	من نبى لله مسجدا بنى الله له،
۸۵۱/۱	معاذ بن انس	من تخطى رقاب الناس ،
۴۸۳/۱	عمر	من ترك الصلوة فلا دين له ،
۶۴ /۱	ابن عباس	من تمسك بسنتي ،
۵۰/۱	بعض الصحابة	من تواضع ل عنتي لاجل غناه ،
۳۶۱/۱	ابو غطفان	من توضعاً علی طهر كتب اللہ ،
۳۶۳/۱	عثمان	من توضعاً فاحسن الوضوء،
۳۷۵ /۱	ابو ہریرہ	من توضعاً فمسح،
۳۶۶/۱	ابو ہریرہ	من توضعاً و ذکر اسم اللہ ،
۸۵/۱	سمرہ بن جندب	من جامع المشرك وسكن معه ،
۴۸۱/۱	حنظلة الكاتب	من حافظ علی الصلوات
۵۷ /۱	جابر بن عبد اللہ	من خالف سنتي فليس مني
۲۴۴/۱	انس بن مالك	من خرج في طلب العلم
۳۱۵/۱	ابن عباس	من خيل له في صلاته
۶۷/۱	ابو ہریرہ	من دعا الى ضلالة

۳۶۷/۱	حسن ضبی	من ذکر الله عند الوضوء
۱۶۶/۱	ابو الدرداء	من ذکر عمران بشیء لیس فیہ
۵۶/۱	ابو ایوب الانصاری	من رغب عن سنتی فلیس منی
۸۰۷/۱	مالک بن حویرث	من زار قوما فلا یؤمهم
۱۳۰/۱	ابن عمر	من سلم علی صاحب بدعة
۷۷/۱	عمران بن حصین	من سمع بالدجال فلیناً عنه
۷۴۷/۱	ابو هریره	من سمع رجلاً ینشد ضالة
۶۹/۱	ابو جحيفة	من سن سنة حسنة
۹۷/۱	عبد الله بن مسعود	من سود مع قوم فهو منهم
۶۶۷/۱	جابر بن عبد الله	من صلی خلف الامام
۶۶۸/۱	جابر بن عبد الله	من صلی خلف الامام
۶۶۶/۱	جابر	من صلی رکعة لم یقرء
۶۹۳/۱	عبدالرحمن	من صلی صلوة یشک فی
۶۵۸/۱	انس بن مالک	من صلی صلوات لوقتہا
۱۰۱۴/۱	بعض الصحابة	من صلی روح محمد ﷺ
۱۰۰۹/۱	انس	من صلی علی صلی الله تعالیٰ علیہ
۶۵۴/۱	عثمان	من صلی العشاء فی جماعة
۷۱۹/۱	ابو هریره	من صلی فی ثوب واحد،
۸۹۸/۱	عمران	من صلی قائماً فهو افضل
۱۷۴/۱	ابن عباس	من صور صورة فان الله،
۲۵۵/۱	ابو امامة	من علم عبدا آية من،
۶۱۵/۱	صديق	من فعل مثل ما فعل خلیلی،
۹۳۸/۱	علی	من قال يوم الجمعة لصاحبه،



۶۸۰/۱	زید بن ثابت	من قرء خلف الامام فلا صلوة له ،
۱۳/۱	علی المرتضی	من كان يحب ان يعلم منزلة،
۹۷/۱	عبدالله بن مسعود	من كثر سواد قوم فهو منهم ،
۸۹۴/۱	ابو هريره ،	من لم يصل ركعتی الفجر،
۵۵/۱	عائشة الصديقه	من لم يعمل بستى ،
۷۲/۱	معاذ بن جبل	من مشى الى صاحب بدعة ،
۶۸۹ /۱	سهل بن سعد،	من نابہ شیء فی صلوتہ ،
۱۰۰۷/۱	انس	من نسی صلوة او نام ،
۱۰۰۱/۱	انس	من نسی صلوة فليصلها ،
۱۰۰۴/۱	ابو هريره	من نسی صلوة فوقتها اذا ذكرها،
۸۴۵/۱	ابن عباس	من نظر الى فرجة فی الصف،
۷۱ /۱	عبد الله بن بسر	من وقر صاحب بدعة اعان،
۸۲۷/۱	ابو سعيد	من يتصدق على ذا،
۹۳۹/۱	ابن عباس	من يتكلم يوم الجمعة ،
۱۸۱/۱	عائشة الصديقه	من اشد الناس عذا با يوم القيامة،
۱۳۰۳/۲	ابو هريره	من آتاه الله مالا۔
۱۹۴۶/۲	ابو هريره	من ابى كاهنا فصدقه،
۱۵۵۷/۲	ابو هريره	من ابطأ عمله لم يسرع
۱۹۴۷/۲	ابو هريره	من اتى عرافا،
۱۹۴۸/۲	حفصه	من اتى عرافا،
۱۹۴۹/۲	وائله	من اتى كاهنا،
۱۰۶۶/۲	جابر	من اتبع جنازة حتى،
۱۷۰۶/۲	ابو هريره	من اخذ اموال الناس يريد،

۱۶۷۵/۲	سعد بن مالک	من اخذ شیا من الارض،
۱۷۰۷/۲	میمون الکردی	من اذان تردنیا بنوی قضائه،
۱۲۸۹/۲	جابر	من ادی زکوۃ ماله،
۱۵۹۰/۲	ابو بکرہ	من ادعی الی غیرا بیه،
۱۵۹۱/۲	علی	من ادعی الی غیرہ بیه،
۱۵۱۰/۲		من استطاع فیکم ان یموت
۱۸۳۲/۲	ابن مسعود	من استعمل رجلا من عصابہ،
۱۶۰۱/۲	ابو امامہ	من اسلم علی یدی رجل،
۱۶۰۲/۲	ابن عمر	من اهل فارس،
۱۸۹۴/۲	ابو ہریرہ	من اطعم اخاه المسلم،
۱۳۹۱/۲	ابو ہریرہ	من افطر یوما من رمضان،
۱۳۱۲/۲	ابن مسعود	من ۲/ اقام الصلوۃ ولم یؤت،
۱۳۵۹/۲	قاسم بن مخیمرہ	من اکتسب مالا من،
۱۶۸۸/۲	ابن عباس	من اکل درهما من ربوا،
۱۸۶۶/۲	نبیشہ	من اکل فی قصعة،
۱۸۶۷/۲	انس	من اکل فی قصعة،
۱۸۶۸/۲	انس	من اکل فی قصعة،
۱۶۶۰/۲	عائشہ	من امسی کالا من عمل یدہ،
۱۳۱۲/۲	ابو ذر	من اوکی علی ذہب،
۱۳۸۵/۲	معقل بن یسار	من باع عقردار،
۱۶۷۰/۲	معقل بن یسار	من باع عقردار
۱۷۰۹/۲	ابو امامہ	من تداین بدین وفی نفسہ،
۱۳۰۴/۲	ثوبان	من ترک بعدہ کنزاً،



۱۵۱۷/۲		من تزوج فقد استكمل ،
۱۳۳۸/۲	ابو هريره	من تصدق بعدل تمرة ،
۱۳۶۰/۲	ابو هريره	من تصدق بعدل تمرة ،
۱۴۹۳/۲	ابن عمر	من جاءنى زائرا ،
۱۳۶۴/۲	ابو حنيفة	من جمع مالا حراما ،
۱۴۷۷/۲	زيد بن خالد	من جهر حاجا ،
۱۳۷۴/۲	ابن عمر	من سئل بالله ،
۱۳۷۵/۲	معاذ بن جبل	من سألکم بالله ،
۱۳۷۸/۲	ابو هريره	من سأل الناس اموالهم ،
۱۳۷۹/۲	حبشی بن جنادہ	من سأل الناس من غير فقر ،
۱۳۷۷/۲	ابن مسعود	من سأل الناس وله ،
۱۵۰۴/۲	براء بن عازب	من سمي المدينة يثرب ،
۱۳۷۰/۲	جرير	من س ان فى الاسلام سنة ،
۱۷۹۶/۲	سائب بن يزيد	من شرب مسكراو ما كان لم تقبل ،
۲۱۰۶۳/۲	ابو هريره	من شهد الجنابة حتى يصلى ،
۱۴۹۹/۲	ابن عيان	من حج الى مكة ،
۱۵۰۰/۲	ابن عمر	من حج البيت ولم يزرني ،
۱۴۶۴/۲	ابن مسعود	من حج حجة الاسلام ،
۱۴۵۶/۲	زيد بن ارقم	من حج عن ابويه ،
۱۴۸۵/۲	جابر	من حج عن ابيه ،
۱۴۸۴/۲	ابو هريره	من حج عن ميت ،
۱۴۹۵/۲	ابن عمر	من حج فزار قبري ،
۱۴۶۲/۲	ابو هريره	من حج فلم يرفث ،

۱۴۸۹/۲	ابن عباس	من حج من مكة ماشيا،
۱۴۷۰/۲	ابو هريره	من حج هذا البيت فلم يرفث،
۱۷۱۵/۲	ابو هريره	من حلف على يمين فرأى،
۱۷۰۸/۲	عائشه	من حمل من امتي دنيا،
۱۴۶۸/۲	ابو هريره	من خرج حاجا او معتمرا،
۱۸۸۸/۲	ابن عمر	من دعى فلم يجب
۱۹۳۴/۲	جابر	من ذبح لضيفه،
۱۶۶۵/۲	انس	من رزق في شيء فليزمه،
۱۴۹۲/۲	ابن عباس	من زارني بعد وفاتي،
۱۴۹۷/۲	انس	من زارني بالمدينة،
۱۴۹۸/۲	ابن عمر	من زار قبري،
۱۴۹۴/۲	عمر	من زار قبري،
۱۷۲۶/۲	ابو هريره	من زنى او شرب الخمر،
۱۴۲۸/۲	ابو ذر	من صام ثلاثة ايام،
۱۴۳۰/۲	ابن عباس	من صام الاربعاء،
۱۴۳۳/۲	انس	من صام الاربعاء،
۱۴۲۹/۲	ثوبان	من صام ستة ايام،
۱۴۳۱/۲	ابو امامه	من صام يوم الاربعاء،
۱۴۳۴/۲	ابو هريره	من صام يوم الجمعة،
۱۴۲۱/۲	ابو هريره	من صام يوم سبع وعشرين،
۱۴۲۶/۲	سهل	من صام يوم عرفة،
۱۴۱۵/۲	ابو سعيد	من صام يوم عرفة،
۱۴۱۶/۲	ابن عباس	من صام يوم من المحرم،



ثوبان	۱۰۶۴/۲	من صلی علی جنازہ،
ابن مسعود	۱۰۵۷/۲	من صلی علی جنازہ،
مالک بن ہبیرہ	۱۰۸۷/۲	من صلی علیہ ثلاثہ صفوف،
مالک بن ہبیرہ	۱۰۸۹/۲	من صلی علیہ ثلاثہ صفوف،
ابو ہریرہ	۱۰۹۰/۲	من صلی علیہ مائة من المسلمین،
ابن عباس	۱۴۸۷/۲	من طاف بالبيت خمسين
علی	۱۰۶۵/۲	من غسل میتا و کفینہ
سلمان	۱۴۵۳/۲	من فطر صائما
سلمان	۱۴۵۱/۲	من فطر فیہ صائما کان
ابو ہریرہ	۱۸۰۸/۲	من قاتل تحت رایۃ، عمیۃ،
ابو ہریرہ	۱۸۰۹/۲	من قتل تحت رایۃ عمیۃ،
سعید بن زید	۱۲۳۳/۲	من قتل دون ماله شهید،
ابن عمر	۱۷۱۷/۲	من کان حالفا فلا یحلف الا باللہ،
ابن عمر	۱۲۹۳/۲	من کان یومن با اللہ و رسولہ،
ابو ہریرہ	۱۵۵۱/۲	من كانت له امرأتان،
بعض الصحابة	۱۰۲۸/۲	من کتب هذا الدعاء وجعله،
ابو الطفیل	۱۳۵۸/۲	من کسب مالا حراما
عریاص	۱۸۷۱/۲	من لعق الصمحفۃ،
ابن عمر	۱۸۸۷/۲	من لم یحب الدعوة،
جابر	۱۶۸۳/۲	من لم یذر المخابرة،
جابر	۱۰۲۶/۲	من مات علی شیء بعثہ،
جابر	۱۵۱۲/۲	من مات فی احد الحرمین،
انس	۱۵۱۳/۲	من مات فی احد الحرمین،

۱۵۱۴/۲	سلمان	من مات فی احد الحرمين،
۱۲۴۹/۲	ابو ہریرہ	من مات فی الطاعون،
۱۴۶۹/۲	عائشہ	من مات طریق مکہ،
۱۰۲۰/۲	جابر	من مات لیلۃ الجمعۃ،
۱۱۷۵/۲	علی	من مر علی المقابر و قرء،
۱۴۶۱/۲	علی	من ملک زاداً و راحلۃ،
۱۷۱۹/۲	عائشہ	من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ،
۱۷۱۳/۲	ابو ہریرہ	من نفس عن عزیزہ،
۱۸۹۳/۲	ابو درداء	من وافق من اخیه،
۱۵۳۵/۲	ابن عباس	من ولد له ولد،
۲۱۱۶/۳	ابو ہریرہ	من اطلع فی بیت قوم،
۲۲۱۶/۳	ابن عمرو	من اعان علی خصومۃ،
۲۳۱۲/۳	جابر	من اعطی عطاء فوجد،
۲۲۶۸/۳	انس	من اغتتب عندہ اخوہ،
۲۲۶۱/۳	سعید بن زید	من اقتطع شبرا من الارض،
۲۳۸۵/۳	ابن عمر	من اقتنی کلبا الا کلب ما شیۃ،
۲۳۲۱/۳	جابر	من اولی معروفا فلیجد
۲۳۷۱/۳	عبد الرحمن بن سمرہ	من بر قسمہما و قضی دینہا،
۲۱۲۵/۳	عائشہ	من بورك له فی شیء فلیلزمہ،
۲۲۲۱/۳	ابو امامہ	من تداين بدين و فی نفسہ،
۲۵۳۱/۳	عبادہ	من تعار من اللیل
۲۱۲۰/۳	ابو سعید	من تواضع للہ رفعہ اللہ،
۱۹۸۷/۳	ابن عمر	من جر ثوبہ خیلاً،



۱۹۸۳/۳	ابو ہریرہ	من جلس مخيلة،
۲۳۸۹/۳	ابو ہریرہ	من جلس مجلسا تشرفيه،
۲۳۶۹/۳	جابر	من حج عن ابيه و عن امه،
۲۳۶۷/۳	ابن عباس	من حج عن والديه،
۲۳۷۰/۳	ابن عمر	من حج عن والديه،
۱۹۹۵/۳	ابو درداء	من خضب بالسواد،
۲۵۵۷/۳	ابو بکر	من دعا بهذا الدعاء،
۲۲۹۶/۳	عمیر بن سعد	من دعا رجلا بغير اسمه،
۲۳۷۲/۳	ابو ہریرہ	من زار قبر ابويه،
۲۳۷۳/۳	ابو بکر،	من زار قبر ابويه،
۲۳۷۵/۳	ابن عمر	من زار قبر ابويه،
۲۳۷۴/۳	ابو بکر	من زار قبر والديه،
۲۶۱۱/۳	انس	من زوى ميراثا عن،
۲۷۸۸/۳	عمر	من سب العرب،
۲۳۰۰/۳	امیر معاویہ	من سره ان ينتمثل له الرجال
۲۵۰۷/۳	سلمان	من سره ان يستجيب الله،
۲۵۵۰/۳	ابو ہریرہ	من سره ان يستجيب الله،
۲۴۵۴/۳	ابن عباس	من سره ان يكون اكرم الناس،
۲۲۳۴/۳	علی	من سره ان يمدله في عمره،
۲۰۰۳/۳	ام سلیم	من شاب شيبه في الاسلام،
۲۵۲۵/۳	عریاض	من صلى صلوة فريضة،
۲۲۳۲/۳	ابو ہریرہ	من عرض عليه ريحان،
۲۴۲۰/۳	معاذ	من عير اخاه بذنب،

۲۶۱۰/۳	انس	من فرمن میراث و ارثہ،
۲۴۸۷/۳	ابن عمرو	من فتحت له ابواب الدعاء،
۲۱۱۹/۳	بن عمرو	من قال انا عالم فهو جاهل،
۲۵۹۰/۳	جبیر بن مطعم	من قال سبحان الله وبحمده
۲۳۹۶/۳	ابن مسعود	من قتل حية فكأنما،
۲۴۰۵/۳	ابن مسعود	من قتل حية فله سبع حسنة،
۲۳۹۷/۳	ابن مسعود	من قتل حية او عقربا،
۲۷۰۴/۳	ابن مسعود	من قرء حرفا من كتاب الله،
۲۷۲۴/۳	علی	من قرء القرآن فاستنظهره،
۲۱۹۳/۳	انس	من قعد الى قينة،
۲۱۹۵/۳	حذیفہ	من قعد وسط الحلقة،
۲۱۱۱/۳	ابن عمر	من كان في حاجة اخيه،
۲۲۵۱/۳	بعض الصحابة	من كان يومن بالله،
۲۵۶۵/۳	عبد الله	من كانت له الى الله حاجة،
۲۲۰۷/۳	ابو هريره	من كانت له مظلمة،
۲۴۴۳/۳	ابن عمر	من كنز دنيا يريد،
۱۹۶۰/۳	حوريہ	من لبس ثوب حريرا لبسه،
۱۹۶۵/۳	ابن عمر	من لبس ثوب شهرة،
۱۹۶۴/۳	حذیفہ	من لبس حريرا لبسه،
۱۹۶۱/۳	عمر	من لبسه في الدنيا،
۲۱۷۶/۳	بريدہ	من لعب بالنرد مشير،
۲۱۷۷/۳	ابو موسى	من لعب بالنرد مشير فقد عصي،
۲۴۸۶/۳	ابو هريره	من لم يسئل الله،



نعمان بن بشیر ۲۳۳۳/۳	من لم يشكر القليل
ابو سعيد ۲۳۲۰/۳	من لم يشكر الناس،
ابو هريره ۲۶۰۷/۳	من لم يكثر ذكر الله،
ابن عمر ۲۰۳۰/۳	من مثل بالحيوان فعليه،
ابن عباس ۲۰۰۵/۳	من مثل بالشعر فليس له،
ابن عباس ۲۹۴۵/۳	من مثل بالشعر فليس له
اوس بن شر حبيب ۲۲۶۴/۳	من مثنى مع ظالم ليعينه،
ابن عباس ۲۲۰۳/۳	من نظرفى كتاب اخيه،
ابن عباس ۲۲۸۵/۳	من ولد له ثلاثة اولاد،
ابو امامه ۲۲۷۹/۳	من ولد له مولود،
سعد بن ابى وقاص ۲۷۵۷/۳	من يرد هوان قريش،
انس ۲۳۵۵/۳	من البران تصل صديق ابيك
ابن مسعود ۲۰۶۲/۳	من تمام التحية الاخذ باليد،
ابو هريره ۲۰۲۹/۳	من حسن اسلام المرء تركه،
عائشه ۲۴۴۰/۳	من الدنيا دار من لا دار له
ابن عباس ۲۰۱۱/۳	من سعادة المرء خفة لحيته،
ابن مسعود ۱۳۹۸/۲	من اقتراب الساعة انتفاخ،
انس ۱۳۹۹/۲	من اقتراب الساعة ان يرى،
ابو هريره ۱۵۷۳/۲	من حقه لوسال منخراه،
جابر ۱۸۹۵/۲	من موجبات الرحمة،
۲۵۰/۱	مثل العالم الذى يعلم،
۲۵۱/۱	مثل من يعلم الناس،
ابن عمر ۶۳۵/۱	مروا اولادكم بالصلوة،

مروا صبیبا نکم،	عمرو بن شعیب ۶۳۴/۱
معاذ اللہ ان اعبد غیر اللہ،	۱۰/۱
ملعون من يعمل عمل قوم لوط،	۱۴۹/۱
المحیا محباکم و الممات،	ابو ہریرہ ۳۲۷۴/۴
المدينة حرم ما بین غیر،	علی ۲۹۶۵/۴
مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر	انس ۲۴۳۷/۳
مثل المؤمن و مثل الايمان،	ابو ساعد ۲۴۲۵/۳
مع کل ختمة دعوة مستجابة،	انس ۲۵۲۴/۳
ملعون من عقى عن والديه،	ابو ہریرہ ۲۳۴۰/۳
المدينة خیر من مكة،	رافع بن خدیج ۱۵۰۸/۲
المدينة حرم من کذا الى کذا،	انس ۲۹۶۳/۴
المطعون شهيد،	جابر بن عتيك ۱۲۵۲/۲
المغبون لا محمود ولا مأجود،	حسین بن علی ۱۶۷۳/۲
الملائكة تصلى على احدکم،	عائشہ ۱۹۰۰/۲
الموت كفارة لكل مسلم،	انس ۱۰۱۹/۲
مهلا يا قيس، اصلا تان معا۔	قيس بن عمر ۶۳۹/۱
الماء قال: يانبي الله،	بہيسہ ۲۰۸۴/۳
الماهر بالقرآن مع السفارة،	عائشہ ۲۷۲۵/۳
المتشبع بما لم يعط كلابس،	اسماء ۱۹۹۸/۳
المرء مع من احب،	ابن مسعود ۲۱۴۳/۳
المستغفر من الذنب وهو مقيم،	ابن عباس ۲۴۲۴/۳

﴿ن﴾



۲۹۴۳/۴	ام ایمن	نحلت هذا الكبير المهابة ، (الحسن) ،
۳۳۵۸/۴	انس	نحن اهل بيت لا يقاس بنا احد ،
۳۲۱۳/۴	ابو هريره	نحن الآخرون السابقون
۳۲۳۷/۴	ابو هريره	نحن الآخرون السابقون ،
۳۳۳۸/۴	خديفه	نحن الآخرون من الدنيا ،
۳۴۰۹/۴	اشعت بنقيس	نحن بنو النضر بن كنانه ،
۳۳۲۸/۴	ابو هريره	نزل آدم بالهند ،
۳۵۳۶/۴	حكيم بن حزام	نزل النبي ﷺ في حفرتها (خديجة ، )
۲۸۶۷/۴	ام هاني	نشرلي رهط من الانبياء ،
۳۵۵۰/۴	جابر	نعم عبدالله و ابو عبدالله ،
۳۶۳۲/۴	ابو قتاده	نعم و اكرامها ،
۲۶۸۱/۳	انس	نار جهنم سوداء
۲۳۱۸/۳	سعد بن ابى وقاص	نظفوا افئيتكم ولا تشبهوا باليهود ،
۲۳۷۸/۳	اسماء	نعم صل امك ،
۲۰۹۲/۳	ابو هريره	الناس بنوا آدم ،
۲۷۵۴/۳	ابو هريره	الناس تبع لقريش ،
۲۴۲۳/۳	ابن مسعود	الندام توبة ،
۲۲۹۵/۳	ابن مسعود	نهى رسول الله ﷺ ان يسمى الرجل ،
۲۰۳۶/۳	ابو سعيد	نهى رسول الله ﷺ ان يمثل ،
۲۳۸۲/۳	ابن عباس	نهى رسول الله ﷺ عن التحريش بين البهائم ،
۲۱۸۰/۳	عبد الله بن مغفل	نهى رسول الله ﷺ عن الخذف ،
۲۰۰۷/۳	ابن عمر	نهى رسول الله ﷺ عن الخضاب بالسواد ،
۲۰۱۳۷/۳	عمران	نهى رسول الله ﷺ عن المثلة ،

۲۰۳۸/۳	علی	نہی رسول اللہ ﷺ عن المثلة ولو بالكلب،
۲۰۳۵/۳	عبد اللہ بن زید	نہی رسول اللہ ﷺ عن النهبة و المثلة،
۳۱۲/۱	عبد اللہ بن سرجس	نہی ان تغتسل المرأة بفضل،
۳۳۶/۱	جابر بن عبد اللہ	نہی ان يبول الرجل قائما،
۸۴/۱	جابر بن عبد اللہ	نہی ان يصافح المشركون،
۸۱۵/۱	ابو مسعود	نہی ان يقوم الامام،
۵۹۵/۱	عمر	نہی عن الصلوة بعد الصبح،
۵۹۷/۱	ابو هريره	نہی عن الصلوة بعد العصر،
۷۸۶/۱	انس	نہی عن الصلوة على القبر،
۹۷۰/۱	جابر	نہی عن الصلوة في،
۲۱۸/۱	حذيفه بن اليمان	نہی المؤمن ان يذل نفسه،
۱۶۶۶/۲	ابو هريره	نہی ان يستام الرجل،
/۲	ابو مسعود	نہی يقوم الامام،
۱۸۷۴/۲	ابو ثعلبه	نہی عن اكل ذى ناب،
۱۹۳۹/۲	ابن عباس	نہی عن اكل ذى ناب،
۱۶۶۷/۲	حكيم بن حزام	نہی عن بيع ما ليس عنده،
۱۷۳۴/۲	ام سلمه	نہی عن مسكروا مفتر،
۱۲۲۰/۲	عبد اللہ بن ابی اوفی	نہی عن المراثی،
۱۴۳۷/۲	ابن عمر	نہی عن الوصال،
۱۴۴۰/۲	ابو هريره	نہی عن الوصال،
۱۹۳۹/۲	انس	نہی يوم خبير عن لحوم،
۳۱۵۴/۴	علی بن حسين	نہی ان تستر الجدر،
۳۰۴۷/۴	ابن عمر	نہی ان يباع الطعام اذا،



عبد اللہ بن سرجس ۳۱۵۰/۴	نہی ان یبال فی الحجر،
ابو سعید ۳۰۴۸/۴	نہی ان یزق الرجل بین یدیه،
ابو ہریرہ ۳۰۴۹/۴	نہی ان یبیع حاضر لباد
انس ۳۱۴۵/۴	نہی ان یتیاہی الناس فی المساجد،
ابن عمرو ۳۱۴۹/۴	نہی ان یتخلی الرجل،
جابر ۳۱۶۶/۴	نہی ان یتزوج المرأة،
جابر ۳۱۴۷/۴	نہی ان یتعاطی السیف،
ابن عمر ۳۱۶۹/۴	نہی ان یتناحی اثنتان،
ابو قتادہ ۳۰۵۰/۴	نہی ان یجمع بین التمر والزہو،
ابن عمر ۳۰۵۱/۴	نہی ان یسافر بالقرآن
ابن مسعود ۳۱۵۱/۴	نہی ان یرسمی الرجل،
جابر ۳۱۵۳/۴	نہی ان یصافح المشرکون،
ابن عمر ۳۰۵۴/۴	نہی ان یصلی الرجل اخاه،
ابن عباس ۳۱۵۲/۴	نہی ان یضحی لیلاً،
بریدہ ۳۱۴۶/۴	نہی ان یقعہ الرجل بین،
خذیفہ ۳۱۴۸/۴	نہی ان یقوم الامام،
ابن عمر ۳۰۵۴/۴	نہی ان یقیم الرجل اخاه،
ابن عمر ۳۰۵۵/۴	نہی ان یریس الرجل مصبوغاً،
ابو سعید ۳۰۵۶/۴	نہی عن اشتمال الصماء،
ابو درداء ۳۱۲۷/۴	نہی عن اکل المعثمة،
جابر ۳۱۲۶/۴	نہی عن اکل الہرہ،
ابن عمر ۳۰۶۱/۴	نہی عن بیع التمار،
ابن عمر ۳۰۶۳/۴	نہی عن بیع الثمر،

۳۰۶۶/۴	ابن عمر	نہی عن بيع جبل الحبله ،
۳۰۶۲/۴	براء	نہی عن بيع الذهب ،
۳۱۳۱/۴	سمرہ	نہی عن بيع الشاه باللحم ،
۳۱۲۸/۴	جابر	نہی عن بيع الصبره ،
۳۱۲۹/۴	ابن عمر	نہی عن بيع الكالى بالكالى ،
۳۱۳۲/۴	ابن عباس	نہی عن بيع المضامين ،
۳۰۶۴/۴	ابن عباس	نہی عن بيع النخل ،
۳۰۶۵/۴	ابن عمر	نہی عن بيع الولاء ،
۳۰۵۷/۴	ابو ہریرہ	نہی عن التلقى ،
۳۰۶۷/۴	ابو حنیفہ	نہی عن ثمن الدم ،
۳۰۶۸/۴	ابن مسعود	نہی عن ثمن الكلب ،
۳۱۳۳/۴	ابن عمرو	نہی عن جلد الحد فى المساجد ، ،
۳۱۳۴/۴	عمر	نہی عن حلق القفا ،
۳۰۶۹/۴	ابو ہریرہ	نہی عن خاتم الذهب ،
۳۱۳۶/۴	جابر	نہی عن ذبیحة المجوس ،
۳۱۳۵/۴	ابن عباس	نہی عن ذبیحة النصارى ،
۳۱۳۷/۴	ابو ہریرہ	نہی عن شریطه الشیطان ،
۳۰۷۰/۴	ابو سعید	نہی عن صوم يوم الفطر ،
۳۱۳۸/۴	ابن عباس	نہی عن صیام رجب كله ،
۳۱۳۹/۴	ابو ریحانہ	نہی عن عشر ،
۳۱۴۰/۴	ابن عباس	نہی عن قتل اربع ،
۳۱۴۱/۴	عبدالرحمن بن معاویہ	نہی عن قتل الخطا طیف ،
۳۰۷۱/۴	ابن عمر	نہی عن قتل النساء ،



رافع بن خدیج ۳۰۷۲/۴	نہی عن کراء الارض،
رافع بن خدیج ۳۱۴۲/۴	نہی عن کسب الامۃ،
ابن عمر ۳۱۴۳/۴	نہی عن نتف الشیب،
عبد الرحمن بن شبل ۳۱۴۴/۴	نہی عن نقرة الغراب،
عمران ۳۱۲۵/۴	نہی عن الاجابة طعام،
ابن عمر ۳۲۰۱/۴	نہی عن الانحصاء،
معاویہ ۳۱۰۰/۴	نہی عن الاغلو طات،
ابن عمر ۳۱۰۲/۴	نہی عن الاقران،،
سمره بن جندب ۳۱۰۳/۴	نہی عن الاقعاء والتورك،
ابوہریرہ ۳۰۵۷/۴	نہی عن التلقى،
سعد بن ابی وقاص ۳۰۱۴/۴	نہی عن التبتل،
ابن مسعود ۳۱۰۵/۴	نہی عن التبقر،
عبد اللہ بن مغفل ۳۱۰۶/۴	نہی عن الترحل الاغباء،
حسین بن علی ۳۱۰۷/۴	نہی عن الجداد،
ابن عمر ۳۱۰۸/۴	نہی عن الجلالۃ،
معاذ بن انس ۳۱۰۹/۴	نہی عن الحیوۃ يوم الجمعة،
علی ۳۱۱۰/۴	نہی عن الحکرۃ بالبلد،
عبد اللہ بن مغفل ۳۶۳۹/۴	نہی عن الخذف،
ابوہریرہ ۳۱۱۱/۴	نہی عن الدواء الخبیث،
معاویہ ۳۱۱۲/۴	نہی عن الركوب علی،
ابوہریرہ ۳۱۱۱/۴	نہی عن السدل،
علی ۳۱۱۴/۴	نہی عن السوم،
ابن عمر ۳۱۱۶/۴	نہی عن الشراء والبيع،

۳۱۱۵/۴	انس	نہی عن الشرب قائما،
۳۰۵۲/۴	ابوہریرہ	نہی عن الشرب من فی،
۳۰۵۸/۴	ابن عمر	نہی عن الشغار،
۳۱۱۷/۴	انس	نہی عن الصلوۃ،
۳۱۱۸/۴	انس	نہی عن الصلوۃ فی الحمام،
۳۱۱۹/۴	جابر	نہی عن الضحك من الضرطۃ،
۳۱۲۰/۴	عبد الواحد بن معاویہ	نہی عن الطعام الحار،
۳۰۶۰/۴	انس	نہی عن المحاقلة،
۳۱۲۱/۴	ابن عباس	نہی عن النفخ فی الطعام،
۳۱۲۲/۴	زید بن ثابت	نہی عن النفخ فی سجود،
۳۱۲۳/۴	جابر	نہی عن الوسم،
۳۱۲۴/۴	ابوہریرہ	نہی عن الوشم،
۳۱۶۴/۴	جابر	نہانا ان نتمسح بعظم
۳۱۶۵/۴	جابر	نہانا ان ندخل علی مغیبات،
۳۰۴۴/۴	حذیفہ	نہانا ان نشرب فی انیۃ،
۳۱۶۷/۴	جابر	نہانا ان نطرق النساء،
۳۶۳۱/۴	بعض الصحابہ	نہانا نا یمشط احدنا
۳۱۶۸/۴	جابر	نہان عن الطروق،،
۳۰۴۵/۴	براء	نہانا عن المیاء الحمر،
۳۰۷۳/۴	محمد بن سیرین	نہینا ان نحد اکثر من ثلاث،
۵۰۱/۱	رافع بن خدیج	نا دوا الصلوۃ الصبح حتی،
۶۷۶/۱	انس،	نعم اذا رأی الماء،
۷۱۱/۱	سلمہ بن اکوع	نعم وازردہ ولو بشوکہ،



۳۹۰۴/۶	جابر بن عبد اللہ	نعم العان علی تقوی اللہ المال
۳۹۰۵/۶	معاویہ بن حیدہ	نعم العون علی الدین
۳۹۰۲/۶	طاؤس بن اشیم	نعمت الدار دنیا
۱۰۸۵/۲	حکیم بن حزام	نزل النبی ﷺ فی حفرتها،
۲۶۴ / ۱	انس بن مالک	نضر اللہ عبدا سمع مقالتي،
۲/۱	انس بن مالک	نية المؤمن خير من عمله،
۴۰۳۸/۶	ابو ہریرہ	نساء کاسیات عاریات
۶۹۹/۱	ابی بن کعب	النور يوم القيامة،
۱۲۲۳/۲	ابو مالک	النائحة اذالم تتب قبل،
۱۲۲۴/۲	ابو مالک	النائحة اذالم تتب قبل،
۱۵۲۶/۲	ابن عمر	الناس تبع لقريش في هذا الامر،
۱۵۸۶/۲	ابن عباس	الناس معادن كمعادن الذهب،
۱۴۷۲/۲	بریدہ	النفقة في الحج،
۱۶۱۶/۲	عائشہ	النكاح من سنتي،
۳۵۸۸/۴	ابن عباس	النجوم امان لا اهل الارض،
۳۵۷۸/۴	ابو موسیٰ	النجوم امانة للسماء،
		﴿و﴾
۸۴۶/۱	ابو ہریرہ	وسطوا الامام وسدو الخلل،
۷۰۳/۱	ابن عمر	وضع رسول اللہ ﷺ كفه اليمنی،
۳۷۳/۱	میمونہ	وضعت للنبي ﷺ غسلا،
۴۹۰/۱	عبد اللہ بن عمرو	وقت صلوة الظهر مالم يحضر،
۴۸۸/۱	عبد اللہ بن عمرو	وقت الظهر اذا زالت،
۸۲۲/۱	ابو ہریرہ	والذي نفسي بيده لقد هممت،

۶۳۷ / ۱	ابو ہریرہ	والذی نفسی بیدہ لو یعلم،
۱۴ / ۱	ابو ہریرہ	واللہ ! لان یهدی اللہ بک
۲۹ / ۱	جبیر بن مطعم	ویحک اتدری ما تقول،
۱۲۲ / ۱	ابو سعید الخدری	ویلک و من یعدل اذا لم اعدل،
۱۲۰۵ / ۲	ابن عمر	وجدتم ما وعد ربکم،
۱۵۹۳ / ۲	ابو ہریرہ	ولد الزنا شرا الثلاثہ،
۱۵۹۴ / ۲	ابن عباس	ولد الزنا شر الثلاثہ،
۱۱۵۴ / ۲	بشیر بن خصاصیہ	ویحک یا صاحب السبتین،
۱۳۰۸ / ۲	انس	ویل للاغنیاء من الفقراء،
۱۵۶۶ / ۲	عبداللہ بن ابی اوفی	والذی نفس محمد بیدہ لا توذی المرأہ،
۱۲۰۲ / ۲	ابو ہریرہ	والذی نفسی بیدہ ان اطیب،
۱۶۶۳ / ۲	ابو ہریرہ	والذی نفسی بیدہ لأن یأخذ،
۱۲۰۷ / ۲	انس	والذی نفسی بیدہ ما انتم،
۳۱۹۰ / ۴	ابو ہریرہ	و آدم بین الروح والجسد،
۳۱۹۶ / ۴	ابو ہریرہ	و آدم بین الروح والجسد،
۳۵۱۵ / ۴	انس	وعدنی ربی فی اهل بیتی،
۲۸۰۰ / ۴	ابو سعود	واللہ ! للہ اقدر علیک،
۲۸۱۲ / ۴	جابر	والذی نفسی بیدہ، لو بدا لکم موسی،
۳۰۲۱ / ۴	امیر معاویہ	ولقد نہی عنہما ے عنی الرکتین بعد العصر،
۲۹۸۴ / ۴	انس	ولو قلت : نعم لوجبت،
۲۸۹۷ / ۴	عبداللہ بن اعور مازنی	وہن شر غالب لمن غلب،
۳۲۶۰ / ۴	حذیفہ	وہو یحدث مجلسا وانا فیہ،
۳۴۷۲ / ۴	مصمہ بن مالک	ویحک اذا مات عمر،



۲۸۳۲/۴	ابو سعید	الوسيلة درجة عند الله،
۱۵۹۹/۲	ابن عمر	الولاء لحمه كلحمه النسب،
۱۵۹۸/۲	عائشه	الولد للفراش وللعاهر الحج،
۲۰۸۲/۳	عائشه	والله ! ما رأيته، عريانا،
۲۰۲۳/۳	ابو هريره	وفروا للحى وخذوا من الشوارب،
۲۰۴۹/۳	انس	وقت لنا رسول الله ﷺ فى قص،
۲۱۹۴/۳	جابر	ولكن نهيت عن صوتين احمقين،
۳۷۳۴/۶	ابو هريرة	ولد لنوح سام وحام ويافث
۳۷۳۵/۶	سمرة بن جندب	ولد لنوح سام وحام ويافث
۳۷۳۶/۶	عمران بن حصين	ولد لنوح سام وحام ويافث
۳۷۳۷/۶	ابو هريرة	ولد لنوح سام وحام ويافث
۴۰۴۳/۶	ابو سعيد الخدرى	ويل للرجال من النساء



۲۴۴۲/۳	انس	هذا ابن آدم وهذا اجله،
۲۰۸۵/۳	بن ابى هاله	هاله، هاله، هاله، هاله بن
۲۲۵۴/۳	جابر	هذه ريح الذين يغتابون،
۲۵۰۸/۳	سعد بن مالك	هل ادلكم على اسم الله الاعظم،
۲۶۲۱/۳	اسامه	هل ترك عقيل من رباع،
۲۶۳۴/۳	ابو هريره	هل تضارون فى القمر،
۲۶۹۲/۳	ابن عباس	هو فى ضحضاح من نار،
۲۱۴/۳	ابو برده	هى ما بين ان يجلس الامام،
۲۶۵۲/۳	ابو هريره	هى الشفاعة،

ابن عمرو ۲۶۵۱/۳	ہی الشفاعة،
عصمہ بن مالک ۲۲۲۸/۳	الهدية تذهب بالسمع،
ابو واقد لیثی ۱۴۸۱/۲	هذه ثم ظهور الحصر،
علی ۱۵۴۳/۲	هل عندك م شیء،
ام عطیہ ۱۳۶۶/۲	هل عندكم شیء،
عائشہ ۱۲۹۵/۲	هو حسبك من النار،
عائشہ ۱۳۶۵/۲	هولها صدقة ولنا هديه،
عبادہ ۱۸۳۹/۲	ہی الرؤيا الصالحة،
ابن عباس ۳۴۸/۱	هكذا رأيت رسول الله ﷺ يتوضأ،
ابن عمر ۵۸۷/۱	هكذا رأيت رسول الله ﷺ يفعل،
ابن عمر ۷۸۹/۱	هكذا رأيت رسول الله ﷺ يفعل
ابن مسعود ۷۳۵/۱	هكذا فعل رسول الله ﷺ
علی ۵۳۲/۱	هكذا كان يصنع،
ابن عمر ۵۲۸/۱	هكذا كنا نصنع،
عمرو بن شعيب ۳۶۰/۱	هكذا الوضوء فمن زاد،
ابن مسعود ۶۵۰/۱	هل تدرون ما يقول ربكم،
ابو ہریرہ ۸۲۴/۱	هل تسمع النداء بالصلوة،
ابن ام مکتوم ۸۲۵/۱	هل تسمع حي على الصلوة،
سعد بن ابی وقاص ۵۹۰/۱	هم الذين يؤخرون الصلوة،
انس ۳۰۱۵/۴	هاء وهاء ولا خلابة،
ان عمر ۳۲۲۲/۴	هؤلاء يقرؤون القرآن،
حذیفہ ۳۰۱۲/۴	هدايا العمال حرام كلها،
ابو حمید ساعدی ۳۰۱۳/۴	هدايا العمال غلول،



۳۵۴۳/۴	طلحہ بن عبید اللہ	ہذا جبرئیل یخبرنی انہ ،
۳۲۷۶/۴	انس	ہذا مصرع فلان ،
۲۹۹۷/۴	ابو ہریرہ	هل تحدرقبة تعتقها ،
۳۵۷۴/۴	سعد بن ابی وقاص	هل تنصرون وترزقون ،
۳۲۱۴/۴	حذیفہ	هم تبع لنا يوم القيامة ،
۳۱۷۷/۴	عباس بن عبد المطلب	هو في ضحضاح من نار ،
۳۹۶۴/۶	میمونہ	هذا را جزبته كعب
۴۰۳۰/۶	الزہری	هذا الجمال لا جمال خبير
۳۹۸۲/۶	عبد اللہ بن عمر	هكذا نبعث يوم القيامة
۳۹۹۸/۶	انس بن مالک	هكذا اوا شاربا صبعة
۳۹۹۶/۶	انس بن مالک	هو لاء جبرئیل ومیکائیل
۳۷۱۳/۶	عمران بن حصین	هل تدرون ای یوم
۴۰۲۹/۶	جندب بن سفیان	هل انت الا اصبح دمیت
۳۷۲۲/۶	حذیفہ	هم ثلاثة اصناف
۳۹۹۲/۶	ابو ہریرہ	هم شهداء الله عزوجل
۳۹۹۳/۶	ابو ہریرہ	هم شهداء الله عزوجل
۳۹۹۴/۶	سعد بن جبیر	هم شهداء الله عزوجل متقلدى السيوف
۳۹۹۵/۶	ابو ہریرہ	هم احياء عند ربهم
۲۲۲۹/۳	ابن عباس	الهدية لغور عين الحكيم ،
۲۳۹۱/۳	ابو ہریرہ	الهرة سبع ،

﴿ی﴾

ابو ذر الغفاری ۷۹/۱	یا ابا ذر! تعوذ باللہ ،
علی ۶۲۶/۱	یا ابن ابی طالب، ! انی اراک،
ابن عباس ۲۷۰/۱	یا ابن عباس! لا تحدث قوما حدیثا
ابو موسیٰ الاشعری ۲۳/۱	یا ایہا الناس! اربعوا علی انفسکم
جابر ۹۶۲/۱	یا ایہا الناس! انما الشمس و القمر،
ابو ہریرہ ۹۲۶/۱	یا بلال! انت تقرء من ہذہ ،
ابن عمر ۳۰۹/۱	یا صاحب المقرآۃ، ! لا تخبرہ ،
عائشۃ الصدیقہ ۱۷۹/۱	یا عائشۃ! اشد الناس عذابا عند اللہ ،
ابن شہاب ۳۸۷/۱	یا عبد اللہ! لا تسرف،
ابن عمرو ۹۲۹/۱	یا عبد اللہ! لا تکن مثل فلان ،
جابر بن عبد اللہ ۱۹۴/۱	یا عمر،! الم آمرک ان لا تدع،
عمر بن الخطاب ۳۳۵/۱	یا عمر! لا تبیل قائما
ہرمز ۱۳۳۲/۲	یا ابا فلان! انا اهل البيت،
ابو ہریرہ ۱۳۳۵/۲	یا امة محمد! والذی ،
انس ۱۲۷۹/۲	یا انس! اثن البساط،
جابر ۱۶۵۳/۲	یا ایہا الناس! اتقوا اللہ ،
ابو نضرۃ ۱۵۸۸/۲	یا ایہا الناس! الآن ان ربکم،
ابو ہریرہ ۱۳۱۷/۲	یا ایہا الناس! ان اللہ ،
سبرہ بن معتبہ ۱۵۲۹/۲	یا ایہا الناس! انی كنت ،
عائشہ ۱۴۰۱/۲	یا عائشۃ! استعیدی باللہ ،
عائشہ ۱۶۰۸/۲	یا عائشۃ! ما کان معکم،
عمر ۱۲۰۶/۲	یا فلان بن فلان،
ابن مسعود ۱۶۱۵/۲	یا معشر الشباب،! من استطاع،



۱۶۱۷/۲	ابن مسعود	یا معشر الشتاب! من استطاع،
۲۷۶۶/۳	ابو درداء	یا ابالدرداء! اذا فاخرت،
۱۲۰۳/۳	ابو ذر	یا ابا ذر! اتق الله حیث کنت،
۱۲۸۸/۳	انس	یا الخشبۃ! رفقا بالقواریر
۲۷۲۱/۳	عبیدہ ملیکی	یا اهل القرآن! الا توسدوا القرآن
۲۴۳۸/۳	ام ولید بنت فاروق	یا ایه الاناس! الا تستحیون
۲۰۹۳/۳	جابر	یا ایہا الناس ربکم واحد
۲۷۵۲/۳	جبر بن مطعم	یا ایہا الناس! لا تتقدموا قریشا،
۲۷۵۳/۳	باقر	یا ایہا الناس! لا تتقدموا قریشا،
۲۴۳۳/۳	بلال	یا بلال! الق الله فقیرا،
۲۰۸۷/۳	انس	یا بنی! اذا دخلت علی اهلك،
۲۰۲۹/۳	رویفہ	یا رویفہ لعل الحیاة ستطول بک،
۱۹۸۹/۳	ابن عمر	یا عبد الله! ارفع اذارک،
۲۵۶۶/۳	انس	یا علی! الا اعلمک دعاء،
۲۶۷۸/۳	ابو ہریرہ	یا معشر قریش! اشتروا انفسکم،
۲۲۱۵/۳	انس	یا معشر الناس! اتانی جبرئیل،
۲۷۶۲/۳	عدی بن حاتم	یا معشر الناس! اجیبوا قریشا
۲۳۵۲/۳	ابو ہریرہ	یا نساء الملحات! لا تحقرن،
۲۹۳۶/۴	ابو لبابہ	یا ابا لبابۃ! یجزی عنک الثلث،
۲۸۱۱/۴	جابر	یا ابن الخطاب! والذی نفسی بیدہ،
۳۰۱۶/۴	کریب	یا ابنۃ ابی امیہ! سألت عن الرکعتین،
۲۹۷۴/۴	صفیہ بنت بشیر	یا ایہا الناس! ان الله حرم مکۃ،
۳۳۵۳/۴	ابن عباس	یا ایہا الناس! انه لم یبق من،

۳۲۳۸/۴	جابر	یا جابر! ان الله تعالى خلق قبل الاشياء،
۳۲۶۳/۴	جابر	یا جابر! یولدله مولود اسمه علی،
۳۵۴۵/۴	ابن مسعود	یا حمزة! یا کاشف الکربات،
۳۲۴۸/۴	عائشہ	یا حمیراء! لم ضحك؟
۳۳۷۹/۴	عقیل بن ابی طالب	یا عقیل! واللہ انی لاحبک
۳۳۴۶/۴	معاذ	یا علی! اخصمک بالنبوة،
۳۵۱۶/۴	علی	یا علی! ان اول اربعة،
۳۵۱۰/۴	علی	یا علی! ان فیک من عیسی مثلاً
۳۴۵۴/۴	علی	یا علی! سألت الله ثلاثاً،
۳۰۰۳/۴	ابو سعید	یا علی! لا یحل لا حد یجنب فی،
۳۰۲۶/۴	اسماء	یا عمة! حجی،
۲۸۷۹/۴	غیلان بن سلمہ	یا غیلان! ایت هاتین الاشاء تین
۳۲۷۵/۴	معاذ	یا معاذ! اتک عسی ان لا تلقانی،
۲۸۷۱/۴	عبد الله بن زید	یا معشر الانصار! الم اجد کم ضلاً لا
۳۹۱۲/۴	ابن عباس	یا معشر الانصار! الم تكونوا اذلة،
۳۱۵۶/۴	عمر	یا مر المسح علی ظهر الخف،
۲۶۵۴/۳	ابن عمر	یجلسنی معہ علی السریر،
۲۶۷۷/۳	حذیفہ	یجمع الله تعالى الناس،
۳۹۷۰/۶	عبد الله بن مسعود	یجاء بکم حفاة عراة غرلاً
۳۷۱۱/۶	عبد الله بن عمرو	یخرج الدجال فی امتی
۲۶۲۷/۳	ابو سعید	یخرج الدجال فیتوجه،
۲۲۲۳/۳	عبد الرحمن	یدعو الله تعالى لصاحب الدین،
۲۶۲۶/۳	ابن مسعود	یدفعون الی رجل من اهل بیتی،



۲۵۹۸/۳	انس	یرحم الله ابن رواحة انه يحب،
۲۰۷۵/۳	ابن عباس	يسبح كل رجل الى صاحبه،
۲۵۴۹/۳	ابو هريره	يستجاب لا حدكم،
۲۶۶۲/۳	انس	يصف الناس يوم القيامة،
۲۰۷۶/۳	جابر	يطلع عليكم رجل لم يخلق الله،
۲۲۱۶/۳	ابو امامه	يغفر ليشهد البر الذنوب،
۱۲۴۰/۲	ابو امامه	يغفر شهيد الر الذنوب كلها،
۱۲۳۹/۲	عبد الله بن عمر	يغفر للشهيد كل ذنب الا الدين،
۱۵۰۵/۲	ابو هريره،	يقولون يثرب وهى المدينة،
۱۴۲۵/۲	ابو قتاده،	يكفر السنة الماضية،
۱۷۳۶/۲	على	ينزل امتى على منازل بنى اسرائيل،
۱۳۸۱/۲	ابن عمر	اليد العليا خير من،
۴۱۴۱/۱	ابن عباس	يأتى احدكم الشيطان،
۱۲۱/۱	على المرتضى	يأتى فى آخر الزمان، قوم،
۲۷/۱	ابن عمر	ياخذ الجبار سمواته،
۱۷۵/۱	ابو هريره	يخرج عنق من النار يوم القيامة،
۱۲۳/۱	ابو سعيد الخدرى	يخرج ناس من قبل المشرق،
۲۶/۱	ابو هريره	يد الله ملأى،
۲۵/۱	ابو موسى الاشعرى	يد الله ييسطان،
۲۸/۱	ابن عمر	يطوى الله تعالى السموات،
۶۲۹/۱	ابن عمر	يغفر للمؤذن منتهى،
۷۸/۱	ابو هريره	يكون فى آخر الزمان دجالون،
۱۲۹/۱	ابو هريره	يكون فى آخر الزمان دجالون،

۵۵۴/۱	معاذ بن جبل	یوشک یا معاذ! ان طالت،
۲۷۸۰/۳	ابو امامہ	يقوم الرجل لا خيه،
۲۷۸۰/۳	ابو امامہ	يقول الله عزوجل لاحو خيه،
۲۶۸۵/۳	انس	يقول الله عزوجل لاهون اهل النار،
۲۵۹۶/۳	ابو سعید	يقول الرب عزوجل يوم القيامة،
۲۶۲۵/۳	ابو ہریرہ	يكون في آخر الزمان دجالون،
۲۵۰۶/۳	عبد اللہ بن مغفل	يكون في هذه الامة قوم،
۱۶۳۰/۳	عبد اللہ بن مغفل	يكون في هذه الامة قوم،
۱۹۹۴/۳	ابن عباس	يكون قوم في آخر الزمان،
۲۶۲۹/۳	ابو بکرہ	يمكث ابو الدجال وامه،
۲۵۲۹/۳	ابو ہریرہ	ينزل ربنا كل ليلة،
۲۷۴۳/۳	ابو سلمہ	ينظر فيه العابدون،
۲۶۴۹/۳	ابن عباس	يوصغ للانبياء منابر،
۲۹۷۰/۴	ابن مسعود	يبعث الله عزوجل من هذه البقيعة،
۳۲۳۳/۴	حذیفہ	يجمع الله تعالى الناس في صعيد واحد،
۳۵۰۲/۴	بعض الصحابہ	يزف على بينى وبين ابراهيم،
۲۹۱۶/۴	عبد اللہ بن عبد البر	ينصب لى يوم القيامة منبر،
۳۶۹۷/۶	عمران بن حصين	يدخل من امتى سبعون
۳۹۸۷/۶		يحشر الانبياء يوم القيمة
۳۹۸۱/۶	عائشة الصديقة	يحشر الناس يوم القيامة حفاة
۳۷۱۰/۶	ابو سعید الخدری	يقول الله يا آدم
۳۷۱۴/۶	عبد اللہ بن عباس	يقول الله يا آدم
۳۷۰۹/۶	ابو سعید الخدری	يقول الله عزوجل يوم القيمة



۳۷۱۷/۶	ابو الدرداء	يقول الله عز وجل يوم القيمة
۳۷۱۲/۶	عمران بن حصين	يقول الله لآدم ابعث
۳۷۵۵/۶	ابو سلمة	ينظر فيه العابدون
۴۱۰۸/۶	عائشة الصديقة	اليمن حسن الخلق

## آثار الصحابة والتابعين

۹۰۶/۱	ابو بكر الصديق	اتق الله يا عمر،
۳۶۹/۱	ابو بكر الصديق	اذا تطهر الرجل،
۳۶۸/۱	ابو بكر الصديق	اذا توضأ العبد فذكر اسم الله،
۷۶۹/۱	ابو بكر الصديق	انما بنيت للذكر،
۲۰۴۴/۳	ابو بكر صديق	لا تغدرو ولا تمثل ولا تحبن،
۳۴۸۵/۴	ابو بكر الصديق	أكرهت امارتي (يعلى)
۳۳۶۸/۴	ابو بكر الصديق	بعثني ابو بكر الى ملك الروم (عباده)
۳۲۷۱/۴	ابو بكر الصديق	ذو بطن بنت خارجه اراها جارية
۳۷۶۳/۶	ابو بكر الصديق	انى اقول فيها برأى
۳۷۶۴/۶	ابو بكر الصديق	وددت انى سألت رسول الله ﷺ
۳۷۶۵/۶	ابو بكر الصديق	اتانى كذا كذا
۳۷۶۶/۶	ابو بكر الصديق	اى سماء تظلمنى
۳۷۶۷/۶	ابو بكر الصديق	اى سماء تظلمنى
۳۷۶۸/۶	ابو بكر الصديق	اى سماء تظلمنى
۳۷۶۹/۶	ابو بكر الصديق	اى سماء تظلمنى

ابو بکر الصديق ۳۷۷۰/۶	من شهد ذلك معك
ابو بکر الصديق ۳۷۷۱/۶	وسأستل الناس
عمر الفاروق ۷۵۶/۱	اتدرى اين انت،
عمر الفاروق ۵۱۶/۱	ان الجمع بين الصلوتين في وقت
عمر الفاروق ۴۸۵/۱	ان اهم امر كم عندى الصلوة،
عمر الفاروق ۵۱۷/۱	ثلث من الكبائر، الجمع بين،
عمر الفاروق ۵۴۴/۱	جمع عمر بين الظهر والعصر،
عمر الفاروق ۷۸۸/۱	القبر ا ما مك،
عمر الفاروق ۵۲۴/۱	كنيف ملئ علماء،
عمر الفاروق ۶۵۵/۱	لان اشهد صلوة الصبح،
عمر الفاروق ۶۵۶/۱	لان اشهد صلوة الصبح،
عمر الفاروق ۸۲۰/۱	لم ار سليمان في صلوة الصبح،
عمر الفاروق ۶۸۴/۱	ليت في فم الذی یقرء خلف،
عمر الفاروق ۶۶۳/۱	ما بين المشرق والمغرب قبله،
عمر الفاروق ۷۷۱/۱	من اراد ان يلفظ او ينشد،
عمر الفاروق ۱۲۱۰/۲	اخبار ما عندنا ان نساء كم،
عمر الفاروق ۱۷۶۴/۲	اذا خشيتهم،
عمر الفاروق ۱۷۵۳/۲	اكسروه بالماء،
عمر الفاروق ۱۷۶۷/۲	ان رزق المسلمين من طلاء،
عمر الفاروق ۱۷۳۹/۲	ان المسلمين جزوا لطعامهم،
عمر الفاروق ۱۲۶۶/۲	ان الناس قد زعموا انى قررت،
عمر الفاروق ۱۸۷۷/۲	ان عمر توضأ من ماء في،
عمر الفاروق ۱۷۵۱/۲	ان هذا الشديد،



۱۱۲۳/۲	عمر الفاروق	ان امیر المؤمنین عمر صلی علی جنازہ،
۱۷۹۶/۲	عمر الفاروق	اما بعد فاطبخوا شرابکم،
۱۷۸۴/۲	عمر الفاروق	اما بعد فانه انتهى الى شراب،
۱۷۸۵/۲	عمر الفاروق	اما بعد فانها جاءتنا اشربة،،
۱۷۶۸/۲	عمر الفاروق	اما بعد فانها قدمت علی غیر،
۱۷۴۰/۲	عمر الفاروق	انا اشرب الشراب الشدید،
۱۷۴۶/۲	عمر الفاروق	انا نشرب هذا النبذ الشدید،
۱۷۴۷/۲	عمر الفاروق	انما اضربك علی السكر،
۱۷۴۸/۲	عمر الفاروق	انما جلدناك بالسكر،
۱۷۴۹/۲	عمر الفاروق	انما جلدناك لسكره،
۱۷۵۰/۲	عمر الفاروق	حتى افاق فجلده،
۱۲۸۲/۲	عمر الفاروق	خذ مما یلیك و من شقك،
۱۷۴۰/۲	عمر الفاروق	كان عمر یحب الشراب الشدید،
۱۷۵۲/۲	عمر الفاروق	كانکم اقللتم عكره،
۱۲۸۳/۲	عمر الفاروق	لو كان غیرك به الذی،
۱۵۷۳/۲	عمر الفاروق	ما علمت رسول الله ﷺ نکح شیاً،
۱۷۳۵/۲	عمر الفاروق	هذ الطلاء مثل خلاء الابل،
۱۷۶۵/۲	عمر الفاروق	هكذا فافعلوه،
۱۲۸۱/۲	عمر الفاروق	یا امة الله ! لا تؤذى الناس،
۲۱۲۳/۳	عمر الفاروق	ایاکم ومراطنة الاعاجم،
۲۲۶۹/۳	عمر الفاروق	عذت معاذ،
۲۶۱۹/۳	عمر الفاروق	کل نسب توصل علیه فی الاسلام،
۲۶۱۳/۳	عمر الفاروق	ما احترز الوالد،

۲۷۴۵/۳	عمر الفاروق	تعلم البقرة،
۳۵۵۸/۴	عمر الفاروق	استغفر لی ( لاویس القرنی )
۳۵۴۴/۴	عمر الفاروق	اسندونی ، اسندونی
۲۹۳۸/۴	عمر الفاروق	انت احق بالأذن من ابن عمر (للعسین )
۳۵۵۳/۴	عمر الفاروق	اللهم ! انا کنا نتوسل الیک
۳۴۹۵/۴	عمر الفاروق	انی لارجو ان یکون ربی
۲۹۳۷/۴	عمر الفاروق	بلغنی ان الناس قدھا بواشدتی
۳۲۳۱/۴	عمر الفاروق	قد بلغ من فضلك
۳۳۶۶/۴	عمر الفاروق	کتب عمر بن الخطاب الی سعد
۳۴۹۳/۴	عمر الفاروق	مذکم تعبد تم الناس
۳۴۹۴/۴	عمر الفاروق	من عبدالله عمر امیر المومنین الی العاص
۳۲۷۷/۴	عمر الفاروق	والذی بعثه بالحق ما اخطوا لحدود
۲۹۴۰/۴	عمر الفاروق	هل انبت الشعر علی رؤسنا الا ابوک
۲۹۳۹/۴	عمر الفاروق	یا ابن اخی ! فهل انبت الشعر
۲۷۷۸/۶	عمر الفاروق	اقبل علیهم بالدره
۳۷۸۰/۶	عمر الفاروق	اجرؤ کم علی جرائم جهنم
۳۷۸۱/۶	عمر الفاروق	اشهد کم انی لم اقض
۳۷۸۲/۶	عمر الفاروق	لأن اکون اعلم الکلاله
۳۷۸۴/۶	عمر الفاروق	والله لأن اعلمها احب الی
۳۷۸۹/۶	عمر الفاروق	آخر ما نزل آیه الربا
۳۷۹۰/۶	عمر الفاروق	ان من آخر القرآن نزولا
۳۷۹۱/۶	عمر الفاروق	یا ایها الناس انا لا ندری
۳۷۹۵/۶	عمر الفاروق	ان علمت ان فیہ خیراً



۳۷۹۶/۶	عمر الفاروق	لو ان الله اراد ان يمضيه
۳۷۹۷/۶	عمر الفاروق	لو اراد الله ان يتم
۳۸۰۱/۶	عمر الفاروق	لا بل اكتب هذا ما رأى
۳۸۰۲/۶	عمر الفاروق	مه انما هذه للنبي ﷺ
۳۸۰۳/۶	عمر الفاروق	والله ما ادرى كيف اصنع بكم
۳۹۲۰/۶	عمر الفاروق	ان فلانا قد مات فشهده
۳۹۲۱/۶	عمر الفاروق	اذ هبوا فصلوا على صاحبكم
۳۹۲۲/۶	عمر الفاروق	أمن القوم هذا
۳۹۲۸/۶	عمر الفاروق	انى لاعلم حيث انزلت
۳۷۵۹/۶	عمر الفاروق	كيف تقضى (قال لقاضى دمشق)
۳۷۴۲/۶	عمر الفاروق	انه سيأتىكم ناسن يجادلونكم
۳۷۵۶/۶	عمر الفاروق	الفهم الفهم فيما ادى اليك
۳۷۵۷/۶	عمر الفاروق	اذا جاءك شىء فى كتاب الله
۳۷۷۲/۶	عمر الفاروق	ما سمعت من رسول الله ﷺ شيئا
۳۷۷۳/۶	عمر الفاروق	هذه الفاكهة قد عرفناها
۳۷۷۴/۶	عمر الفاروق	هذه الفاكهة قد عرفناها
۳۷۷۵/۶	عمر الفاروق	كل هذا قد عرفناه
۳۷۷۶/۶	عمر الفاروق	قد علمنا ما الفاكهة
۳۷۷۷/۶	عمر الفاروق	ما كلفنا هذا
۳۷۵۸/۶	عمر الفاروق	فا قض بما قضى به ائمة الهدى
۳۶۶۶/۶	عمر الفاروق	من اراد العلم
۳۶۸۰/۶	عمر الفاروق	وددت انى شعرة
۳۸۰۴/۶	عثمان ذو النورين	ان تتبع رأيك فان رأيك رشد

عثمان ذو النورین ۶/۳۸۰۵	احلتھما آیہ و حرمتھما آیہ
عثمان ذو النورین ۶/۳۸۳۱	لا استطیع ان ارد ما کان قبلی
عثمان غنی ۲/۱۶۳۱	بانت منك بثلاث،
عثمان غنی ۲/۱۷۰۱	الربا سبعون بابا
علی المرتضیٰ ۲/۱۹۴۳	اذا اشتكى احدكم فليستوهب
علی المرتضیٰ ۲/۱۷۹۵	ان رجلا شرب من اداوة،
علی المرتضیٰ ۲/۱۶۳۰	بانت منك بثلاث،
علی المرتضیٰ ۲/۱۴۰۹	كان اذا رأى الهلال،
علی المرتضیٰ ۲/۱۷۹۳	كان على يرزقنا الطلاء،
علی المرتضیٰ ۲/۱۷۷۰	كان يرزق الناس الطلاء،
علی المرتضیٰ ۲/۱۷۹۰	كنا نأكله بالخبز،
علی المرتضیٰ ۲/۱۰۶۹	لا يصلي بعد صلوة مثلها،
علی المرتضیٰ ۲/۱۸۱۴	لا ولكن اترككم،
علی المرتضیٰ ۲/۱۱۱۴	لا يقوم عليه احدهو امامكم،
علی المرتضیٰ ۲/۱۸۱۶	لئن كنت صدقت اول الناس،
علی المرتضیٰ ۲/۱۴۷۹	لما فرغ ابراهيم عليه السلام من،
علی المرتضیٰ ۲/۱۹۴۰	ما اطيعه و ارضه،
علی المرتضیٰ ۲/۱۲۱۱	يا اهل القبور! السلام عليكم،
علی المرتضیٰ ۱/۶۹۲	اذا استطعكم الا امام فاطمويه،
علی المرتضیٰ ۱/۶۹۸	اذا صلت المرأة فلتحتفز،
علی المرتضیٰ ۱/۳۷۴	ان تحت كل شعرة جنابة،
علی المرتضیٰ ۱/۳۳۵	انه اذا توضأ يسوك فاه باصبعه،
علی المرتضیٰ ۱/۴۹۷	كان على بن ابي طالب يصلي بناء،



۹۳۵/۱	علی المرتضیٰ	لا جمعة ولا تشريق الا في ،
۶۹۱/۱	علی المرتضیٰ	من السنة ان تفتح علی الامام،
۶۴۱/۱	علی المرتضیٰ	من لم یصلی فهو کافر،
۷۸۲/۱	علی المرتضیٰ	نور الله علی عمر قبره ،
۵۱۰/۱	علی المرتضیٰ	هذا الکلب یعلمنا السنة ،
۳۸۱/۱	علی المرتضیٰ	یا ابن عباس! الا اریک کیف کان ،
۲۲۹۸/۳	علی المرتضیٰ	اسجد لله ولا تسجد لی ،
۲۶۱۴/۳	علی المرتضیٰ	کان اذا لم یجد،
۳۷۳۲/۶	علی المرتضیٰ	ان یأجوج ومأجوج یغدون کل یوم
۳۴۶۱/۴	علی المرتضیٰ	افضل الناس بعد رسول الله ﷺ
۳۴۵۶/۴	علی المرتضیٰ	الاخبرک بخیر الامة
۳۴۵۹/۴	علی المرتضیٰ	اما انک لو قلت
۳۵۰۹/۴	علی المرتضیٰ	انا قسیم النار
۳۴۵۳/۴	علی المرتضیٰ	ان الله ذم الناس کلهم ومدح ابابکر
۳۵۰۷/۴	علی المرتضیٰ	انی لاستحی من الله ان یكون
۳۴۵۷/۴	علی المرتضیٰ	ای والذي قلق الحبة وبرأ النسمة
۳۳۴۷/۴	علی المرتضیٰ	بین کتفيه خاتم النبوة،
۳۴۴۹/۴	علی المرتضیٰ	خیر الناس بعد رسول الله ﷺ
۳۴۵۸/۴	علی المرتضیٰ	خیر الناس بعد الرسول الله ﷺ ابو بکر وعمر،
۳۴۹۹/۴	علی المرتضیٰ	ذاك امرء یدعی فی الملاء الاعلی ،
۳۴۶۲/۴	علی المرتضیٰ	سبق رسول الله ﷺ،
۳۴۴۸/۴	علی المرتضیٰ	قال: ابوبکر، قلت ، ثم: من ؟
۳۴۵۵/۴	علی المرتضیٰ	لا اجد احدا فضلنی ،

- لا ادري اى النعمتين اعظم ، على المرتضى ۳۵۰۸/۴
- لا اسئل عن شئ دون العرش ، على المرتضى ۳۵۰۶/۴
- لاتسالونى عن شئ يكون الى يوم القيامة ، على المرتضى ۳۵۰۵/۴
- لا يفضلنى احد على ابى بكر و عمر ، على المرتضى ۳۴۶۰/۴
- لم يبعث الله عزوجل نبيا آدم ، على المرتضى ۲۸۲۸/۴
- مات رسول الله يوم الاثنين ، على المرتضى ۳۳۹۵/۴
- هل انا الاحسنة ، من ، على المرتضى ۳۴۵۲/۴
- يا ايها الناس ! قد بلغنى ان اقواما ، على المرتضى ۳۴۵۰/۴
- يقول سليمان عليه الصلوة السلام بامر الله ، على المرتضى ۳۴۴۲/۴
- اى ارض تقضى ، على المرتضى ۳۸۰۶/۶
- اصست واخطات ، على المرتضى ۳۸۰۷/۶
- اذا سئلت عما لا اعلم ، على المرتضى ۸۳۰۸/۶
- لا اعلم لى بها ، على المرتضى ۳۸۰۹/۶
- ان لم يكن فيها جد فها تھا ، على المرتضى ۳۸۱۰/۶
- من سره ان يقتحم جراثيم ، على المرتضى ۳۸۱۱/۶
- سلونى فانكم لا تسئلون ، على المرتضى ۳۸۱۲/۶
- علمنى رسول الله ﷺ الف باب ، على المرتضى ۳۸۱۳/۶
- لتفتحن البقرة ولتا تينكم ، على المرتضى ۳۸۱۴/۶
- لو وليت شئيا من امر الملمين ، على المرتضى ۳۸۱۵/۶
- اذا احلت لك آية ، على المرتضى ۳۸۳۹/۶
- ان آخر آية نزلت الربوا ، على المرتضى ۳۹۳۶/۶
- ان خاصموك بالقرآن فخاصمهم بالسنة ، على المرتضى ۳۷۴۵/۶
- سلونى قبل ان تفقدونى ، على المرتضى ۳۶۷۷/۶



۳۶۸۷/۶	علی المرتضیٰ	سلونی فوالله لا تستلونی
۳۶۶۷/۶	علی المرتضیٰ	لو شئت لأقرت سبعین
۳۶۶۸/۶	علی المرتضیٰ	لو تکلمت لکم فی تفسیر
۳۶۶۹/۶	علی المرتضیٰ	لو طویت لی وسادة
۳۶۷۰/۶	علی المرتضیٰ	لو شئت ان اوقر
۳۶۸۷/۶	علی المرتضیٰ	کان یتبدأ القرآن
۳۶۸۹/۶	علی المرتضیٰ	کان یختم القرآن
۳۶۸۸/۶	علی المرتضیٰ	کان یضع قدمه الیسری
۳۷۴۳/۶	علی المرتضیٰ	سیأتی قوم یجادلونکم
۶۸۳/۱	سعد بن ابی وقاص	وددت ان الذی یقرء خلف،
۴۰۲۸/۶	عائشہ الصدیقہ	ما جمع رسول اللہ ﷺ ببیت
۱۶۲۱/۲	عائشہ الصدیقہ	فاستأنف الناس الطلاق
۱۶۲۲/۲	عائشہ الصدیقہ	فوقت الطلاق ثلاثا،
۱۱۴۲/۲	عائشہ الصدیقہ	فلما دفن عمر معهم،
۸۶۹/۱	ام المؤمنین عائشہ	لو ادرك رسول اللہ ﷺ، ما احدث،
۳۴۲۰/۴	عائشہ الصدیقہ	اخرجت کساء ملبدا
۳۴۸۲/۴	عائشہ الصدیقہ	ان ابابکر اسلم يوم اسلم،
۳۴۴۴/۴	عائشہ الصدیقہ	ان ازواج النبی ﷺ حين توفي،
۲۹۰۶/۴	عائشہ الصدیقہ	ما ارى ربك الا يسارع في هواك،
۳۵۲۹/۴	عائشہ الصدیقہ	ما رأيت احدا كان اشبه سمًا،
۲۸۸۳/۴	عائشہ الصدیقہ	مکتوب فی الانجیل من نعت النبی ﷺ،
۳۴۰۱/۴	عائشہ الصدیقہ	والله! يا بن اختی،
۸۳۵/۱	عبد الله بن مسعود	اخروهن من حيث اخرهن،

عبد اللہ بن مسعود ۱/۵۴۶	اذا بادر علیکم الحاجة ،
عبد اللہ بن مسعود ۱/۶۷۰	انصت فان فی الصلوة لشغلا ،
عبد اللہ بن مسعود ۱/۴۱۶	ان الشیطان یطیف باحدکم ،
عبد اللہ بن مسعود ۱/۴۱۷	ان الشیطان یطیف باحدکم ،
عبد اللہ بن مسعود ۱/۷۶۶	ان من سنن الہدی الصلوة فی ،
عبد اللہ بن مسعود ۱/۷۶۴	حافظوا علی هؤلاء الصلوات ،
عبد اللہ بن مسعود ۱/۶۷۱	کان لا یقرء خلف الامام ،
عبد اللہ بن مسعود ۱/۶۶۹	لم یقرء خلف الامام ،
عبد اللہ بن مسعود ۱/۶۴۳	من ترک الصلوة فلا ین له ،
عبد اللہ بن مسعود ۱/۷۶۲	ولو انکم صلیتم فی بیوتکم ،
عبد اللہ بن مسعود ۱/۵۱۲	هذا والله وقت هذه الصلوة ،
عبد اللہ بن مسعود ۱/۵۲۲	لا جمع بین الصلوتین الا بعرفة ،
عبد اللہ بن مسعود ۱/۹۷۶	لا تصفوا بین الاساطین ،
عبد اللہ بن مسعود ۱/۸۴۹	لا یصلین احدکم بینہ و بین ،
عبد اللہ بن مسعود ۲/۱۰۳۹	ارج عن مأزورات غیر مأجورات ،
عبد اللہ بن مسعود ۲/۱۱۵۷	اذی المو من فی موته ،
عبد اللہ بن مسعود ۲/۱۷۵۸	ان القوم یجلسون الشراب ،
عبد اللہ بن مسعود ۲/۱۶۲۹	ثلاث تبناها و سائرهن عدوان ،
عبد اللہ بن مسعود ۲/۱۷۸۳	ثم دعا بنیذ نبذته سیرین ،
عبد اللہ بن مسعود ۲/۱۷۳۸	دعا نبیذا نبذته سیرین ،
عبد اللہ بن مسعود ۲/۱۷۰۲	الزنا اثنان و سبعون حوبا ،
عبد اللہ بن مسعود ۲/۱۶۲۷	صدقوا هو مثل ما یقولون ،
عبد اللہ بن مسعود ۲/۱۷۶۰	الشربة له الا خيرة ،



- فاتینا نبیذ نبذتہ ، عبد اللہ بن مسعود ۱۷۵۹/۲
- کما اکرہ اذی المومن ، عبد اللہ بن مسعود ۱۱۵۸/۲
- لا یکوی رجل بکنز، عبد اللہ بن مسعود ۱۳۰۰/۲
- ایہا الناس! قد اتی علینا زمان، عبد اللہ بن مسعود ۲۷۴۴/۳
- من اراد العلم فلیثور القرآن ، عبد اللہ بن مسعود ۲۷۳۰/۳
- المرأة عورة و اقرب ماتکون، عبد اللہ بن مسعود ۲۳۰/۳
- اعطانی رسول اللہ ﷺ، ثلاثا، عبد اللہ بن مسعود ۳۳۱۰/۴
- ان اسلام عمر کان عزة ، عبد اللہ بن مسعود ۳۴۸۷/۴
- الروح ملک اعظم، عبد اللہ بن مسعود ۳۵۹۸/۴
- ان لها صداقا کصداق نسائها انی لا کرہ ان احل لك وبعیرك ایضا مما ملکت یمینک ما سألونا عن شئی من الکتاب اللہ اقضی فیہا بما قضی النبی ﷺ اذاکان یوم القیامة ان اللہ انزل هذا الکتاب من عرض له منکم قضاء اذا سئل احدکم عما لا یدری اعطی نبیکم کل شئی لو ان علم عمر اتعجبون ان یکون الخلة لا براهیم، عبد اللہ بن عباس ۲۸۵۵/۴
- اذا تکلم رء کالنور یمخرج ، عبد اللہ بن عباس ۳۲۴۲/۴
- ان ابن عمر ارسل الی ابن عباس، عبد اللہ بن عباس ۲۸۵۳/۴

- ان الله تعالى فضل محمد ﷺ،  
 ان عن يمين العرش نهرا،  
 ان محمدا ﷺ راى ربه مرتين،  
 ثم ذكر ما اخذ عليهم،  
 جعل الكلام لموسى والنحلة،  
 ذاك اذا تجلى بنوره الذى،  
 الروح ملك من الملائكة،  
 لم يكن لرسول الله ﷺ ظل،  
 ما احتلم نبي قط،  
 ما خلق الله وما ذرأ وما برأ  
 ما خلق الله وما ذرأ وما برأ  
 من رضاء محمد ﷺ ان لا يدخل،  
 هم الملائكة وكلوا بامور،  
 ان اسم الله الاكبر رب رب،  
 ان محمدا ﷺ يوم القيامة يجلس،  
 نزلت اى انك لا تهدى من احببت،  
 هم ذرية المومن،  
 اذا كنتم سائرين فتابك،  
 اذا وجدت شيئا من البلة،  
 انه صلى بالبقرة الاولى،  
 انه قرءها وارجلكم بالنصب  
 انه كان اذا نزل منزلا،  
 انه كره ان يمسح بالمنديل،
- عبدالله بن عباس ۴/۳۱۸۵  
 عبدالله بن عباس ۴/۳۶۰۸  
 عبدالله بن عباس ۴/۲۸۵۶  
 عبدالله بن عباس ۴/۲۸۲۹  
 عبدالله بن عباس ۴/۲۸۵۴  
 عبدالله بن عباس ۴/۲۸۵۲  
 عبدالله بن عباس ۴/۳۵۹۷  
 عبدالله بن عباس ۴/۳۲۴۰  
 عبدالله بن عباس ۴/۳۲۸۷  
 عبدالله بن عباس ۴/۲۸۳۰  
 عبدالله بن عباس ۴/۳۲۳۰  
 عبدالله بن عباس ۴/۲۵۱۴  
 عبدالله بن عباس ۴/۳۶۱۱  
 عبد الله ابن عباس ۳/۲۵۶۳  
 عبد الله ابن عباس ۳/۲۶۵۵  
 عبد الله ابن عباس ۳/۲۶۹۱  
 عبد الله ابن عباس ۳/۲۶۸۶  
 عبد الله بن عباس ۱/۵۷۲  
 عبد الله بن عباس ۱/۴۰۰  
 عبد الله بن عباس ۱/۵۳۹  
 عبد الله بن عباس ۱/۳۸۳  
 عبد الله بن عباس ۱/۵۷۱  
 عبد الله بن عباس ۱/۳۷۴



عبد اللہ بن عباس ۶۴۲/۱	من ترك الصلوة فقد كفر،
عبد اللہ بن عباس ۹۶۰/۱	من السنة ان لا يخرج يوم الفطر،
عبد اللہ بن عباس ۴۸۹/۱	وقت الظهر الى العصر،
عبد اللہ بن عباس ۷۳۷/۱	الحجر ببسم الله الرحمن الرحيم،
عبد اللہ بن عباس ۳۸۲۵/۶	هما يومان ذكرهما الله تعالى في كتابه
عبد اللہ بن عباس ۳۸۲۶/۶	بينما انا في الحجر جالس
عبد اللہ بن عباس ۳۸۲۷/۶	شيء لا تجدونه في كتاب الله
عبد اللہ بن عباس ۳۸۲۸/۶	للبنات النصف وليس للاخت شيء
عبد اللہ بن عباس ۳۸۳۰/۶	فلنضع ايدينا على الركن
عبد اللہ بن عباس ۳۸۳۳/۶	ذلك في الحرائر
عبد اللہ بن عباس ۳۸۳۴/۶	الا ما ملك ايمانكم هي رسالة
عبد اللہ بن عباس ۳۸۳۵/۶	كان لا يرى بأسا ان يجمع
عبد اللہ بن عباس ۳۸۳۶/۶	انما يحرمهن على قرابتهن مني
عبد اللہ بن عباس ۳۸۳۷/۶	يعنى في النكاح
عبد اللہ بن عباس ۳۸۳۸/۶	حرمته آية
عبد اللہ بن عباس ۳۸۵۸/۶	انما هذه بردة
عبد اللہ بن عباس ۳۹۲۹/۶	انها نزلت في يوم عيدين
عبد اللہ بن عباس ۳۹۳۱/۶	آخر آية نزلت في القرآن
عبد اللہ بن عباس ۳۹۳۳/۶	كان المشركون والمسلمون يحججون
عبد اللہ بن عباس ۳۹۳۵/۶	آر آية نزلت
عبد اللہ بن عباس ۳۹۶۶/۶	لم يخف عليه شيء من
عبد اللہ بن عباس ۳۹۷۵/۶	ان النبي ﷺ بلغه عن ربه
عبد اللہ بن عباس ۴۰۰۰/۶	نزل على النبي ﷺ (ولوان الخ

۳۹۹۹/۶	عبد اللہ بن عباس	قالوا سلوه عن الروح
۴۰۰۴/۶	عبد اللہ بن عباس	فبين الله ما يفعل به وبهم
۴۰۰۶/۶	عبد اللہ بن عباس	فانزل الله بعد هذا
۳۹۱۷/۶	عبد اللہ بن عباس	كان يدعو باسم الرجل من اهل النفاق
۳۶۷۴/۶	عبد اللہ بن عباس	ان القرآن زو شجون
۳۷۴۴/۶	عبد اللہ بن عباس	انا اعلم بكتاب الله منهم
۳۶۸۳/۶	عبد اللہ بن عباس	انا معن يعلم تاويله
۳۶۷۶/۶	عبد اللہ بن عباس	لو ضاع لى عقال بعير
۳۸۲۲/۶	عبد اللہ بن عباس	جعل للام الثلث من جميع المال
۳۸۲۳/۶	عبد اللہ بن عباس	كان ابن عباس اذا سئل
۳۸۲۴/۶	عبد اللہ بن عباس	فأبى ان يقول فيها
۱۶۳۳/۲	عبد اللہ بن عباس	ان الرجل كان اذا طلق امرأته،
۱۵۳۱/۲	عبد اللہ بن عباس	انما المتعة فى اول الاسلام،
۱۰۷۴/۲	عبد اللہ بن عباس	كشف للنبي ﷺ عن سريرا النجاشي، عبد الله بن عباس
۱۱۰۶/۲	عبد اللہ بن عباس	اذا خفت ان تفوتك الجنازة،
۱۱۰۵/۲	عبد اللہ بن عباس	اذا فجأتك الجنازة،
۱۷۴۴/۲	عبد اللہ بن عباس	حرمت الخمر بعينها،
۱۷۷۹/۲	عبد اللہ بن عباس	حرمت الخمر بعينها،
۱۶۲۶/۲	عبد اللہ بن عباس	طلقت منك بثلاث،
۱۶۲۵/۲	عبد اللہ بن عباس	عصيت ربك و بانت منك،
۸۳۴/۱	انس بن مالك	صليت انا و اليتيم فى بيتنا،
۶۸۸/۱	انس بن مالك	كنا نفتح على عهد رسول الله ﷺ
۳۸۹/۱	انس بن مالك	لا خير فى صلب الكثير،



عبد اللہ بن عمر ۱/۹۹۹	اتحب العمامة قلت: سالم،
عبد اللہ بن عمر ۱/۶۷۵	اذا صلى احدكم خلف الامام،
عبد اللہ بن عمر ۱/۷۳۴	اليس لك ثوبان ،
عبد اللہ بن عمر ۱/۸۹۷	انه جاء والامام يصلى ،
عبد اللہ بن عمر ۱/۵۸۸	انه لم يرا بن عمر جمع بينهم ،
عبد اللہ بن عمر ۱/۷۷۶	ان المسجد كا على عهد،
عبد اللہ بن عمر ۱/۹۱۴	انما ذلك الى الله يجعل ،
عبد اللہ بن عمر ۱/۶۷۷	تكفيك قراءة الامام،
عبد اللہ بن عمر ۱/۵۸۱	حين جمع سارحتي غاب الشفق،
عبد اللہ بن عمر ۱/۸۹۱	كان ابن عمر يصلى فى مكانه ،
عبد اللہ بن عمر ۱/۵۸۳	كان اذا جد به السير جمع ،
عبد اللہ بن عمر ۱/۶۷۲	لم يكن الصدقة على عهد رسول الله ﷺ
عبد اللہ بن عمر ۱/۶۷۶	من صلى خلف الامام كفته
عبد اللہ بن عمر ۲/۱۹۲۸	ان عبد الله بن عمر كان يحلل بدنه،
عبد اللہ بن عمر ۲/۱۱۰۷	انه اتى الجنابة وهو على غير،
عبد اللہ بن عمر ۲/۱۲۱۹	انه يتاذى به الميت
عبد اللہ بن عمر ۲/۱۶۳۷	حسبت على تطليقة،
عبد اللہ بن عمر ۲/۱۶۴۰	فراجعتها وحسبت بها،
عبد اللہ بن عمر ۲/۱۴۹۲	كان عبد الله بن عمر يسلم على القبر،
عبد اللہ بن عمر ۲/۱۹۲۲	كان يتصدق بها،
عبد اللہ بن عمر ۲/۱۹۲۹	كان يحلل بدنه،
عبد اللہ بن عمر ۲/۱۳۶۸	لم تكن الصدقة على ،
عبد اللہ بن عمر ۲/۱۷۳۷	ما زدناك على نجوة،

ان عبد الله بن عمر تعلم البقرة،	عبد الله بن عمر ۳/۲۷۲۹
كان يقبض على لحيته ثم يقص،	عبد الله بن عمر ۳/۲۰۱۳
يقبض لحيته فيقطع،	عبد الله بن عمر ۳/۲۰۱۳
اذهب الى العلماء	عبد الله بن عمر ۶/۳۸۴۵
لا علم لي اكثر	عبد الله بن عمر ۶/۳۸۴۶
كان يجيب عن واحدة ويسكت عن تسعة	عبد الله بن عمر ۶/۳۸۴۷
اذا انا مت فلا تصابحني نائحة،	عمرو بن عاص ۲/۱۰۳۸
اذا انا مت فلا تصابحني نائحة،	عمرو بن عاص ۲/۱۱۴۱
اذا مات المؤمن يخلى سربه،	عمرو بن عاص ۲/۱۱۷۹
ان الدنيا جنة الكافر،	عمرو بن عاص ۲/۱۱۷۸
لا تحل له حتى تنكح،	عمرو بن عاص ۲/۱۶۲۸
ان نوحا عليه السلام نازعة،	انس بن مالك ۲/۱۷۷۷
ان يهوديا دعا النبي ﷺ،	انس بن مالك ۲/۱۸۸۱
فكان يشرب منه الشربة على اثر،	انس بن مالك ۲/۱۷۹۱
كان اهل بيت من الانصار،	انس بن مالك ۲/۱۵۵۶
كان يشرب الطلاء على النصف،	انس بن مالك ۲/۱۷۴۲
كان ينزل على ابي بكر بن ابي موسى،	انس بن مالك ۲/۱۷۸۲
هذه شعيرة من شعر رسول الله ﷺ	انس بن مالك ۲/۱۲۳۱
اخرج الينا انس بن مالك نعلين،	انس بن مالك ۴/۳۴۲۱
ان محمدا ﷺ رأى ربه،	انس بن مالك ۴/۲۸۵۷
كان ابراهيم قد ملأ المهد ولوعاش،	انس بن مالك ۴/۳۳۵۶
هي حرام لا يختلى خلاها،	انس بن مالك ۴/۲۹۵۱
من اراد علم الاولين	انس بن مالك ۶/۳۶۷۲



انس بن مالک ۳۹۲۷/۶	اکثر ما کان الوحی یوم توفی
أبی بن کعب ۳۸۹۷/۶	هل تدری ما الدنیا
أبی بن کعب ۳۸۴۱/۶	أکان الذی سألتنی عنه
ابو الدرداء ۳۶۸۲/۶	لا یفقه الرجل کل الفقه
ابو الدرداء ۳۸۴۳/۶	انک لم تفقه کل الفقه
ابو الدرداء ۳۸۴۴/۶	اذا قضی بین اثنین
ابو الدرداء ۱۷۷۲/۲	کان یشرب ما ذهب ثلثاه،
ابو سعید خدری ۴۷۲/۱	کان طعامنا یومید الشعیو،
ابو سعید خدری ۴۷۱/۱	لما کثر الطعام فی زمن معاویة،
جابر بن عبد الله ۴۵۲/۱	کان یکفی من هواو فی منک،
جابر بن عبد الله ۴۵۱/۱	یکفی من الغسل من الجنابة،
معاذ بن جبل ۳۸۲۹/۶	للأبنة النصف وللأخت النصف
معاذ بن جبل ۳۹۸۴/۶	احسنوا کفان موتا کم
ابو هريره ۳۴۴۱/۴	ارسل ملک الموت الی موسی علیه السلام،
ابو هريره ۳۴۹۷/۴	اشتری عثمان الجنة مرتین،
ابو هريره ۲۰۱۴/۳	کان یقبض علی لحيه فیأخذ ما فضل،
ابو هريره ۱۸۸۲/۲	لا یقبض المو من حتی یری،
ابو هريره ۳۷۲۶/۶	ان یأجوج ومأجوج لیحفرن السد
ابو هريره ۳۸۵۱/۶	کان یطول من اصبیح جنباً فلا صوم
عبد الله بن زید ۶۰۴/۱	رأیت رجلاً علیہ ثوبان،
عبد الله بن زید ۶۰۲/۱	رأیت فیما یری النائم،
زید بن ثابت ۳۸۱۹/۶	فوعینا منها ما شئنا
زید بن ثابت ۳۸۲۰/۶	بل رای أراه

زید بن ثابت ۶۷۸/۱	لا یقرء المؤمن خلف الامام،
زید بن ثابت ۶۷۹/۱	من قرء خلف الامام فلا صلوة،
زید بن ثابت ۳۸۲۱/۶	نما انت رجل تقول برأیک
زید بن ثابت ۳۸۳۲/۶	ان العرب تسمى الاخوين اخوة
حذیفہ ۵۲۳/۱	ا برسول الله ﷺ عبد الله
حسن بن علی ۶۱۳/۱	من قال حين يسمع المؤذن،
سهل بن سعد ۸۴۸/۱	كان بين مصلى و بين الجدار،
ابو الدرداء ۶۴۵/۱	لا ايمان لمن لا صلوة له،
سائب بن یزید ۸۸۵/۱	لقد رأيت الناس فى زمن عمر،
عفیف الکندی ۸۲۱/۱	يا عباس! امر عظیم،
حجاج بن عمرو ۹۲۴/۱	يحسب احدكم اذا قام من الليل،
ربیع بنت معوذ ۳۵۲/۱	اتانى ابن عباس فسألنى عن هذا،
ربیع بنت معوذ ۴۶۰/۱	وضأت رسول الله ﷺ
ام المومنین حفصہ ۸۶۷/۱	كنا نمنع عوا تقنا ان يخرجن،
عطا بن ابی رباح ۹۳۶/۱	القرية الجامعة ذات الجماعة،
عطا بن ابی رباح ۳۸۴/۱	لم ارا احدا يمسح على القدمين،
عبد الرحمن بن یزید ۵۱۹/۱	حج عبد الله فأتينا المزدلفة،
عبد الرحمن بن یزید ۵۱۸/۱	خرجت مع عبد الله الى مكة،
عبد الرحمن بن یزید ۵۳۴/۱	كان عبد الله يؤخر الظهر ويعجل العصر،
عمرو بن دينار ۱۰۵۰/۲	ما من ميت يموت الاروحيه،
عمرو بن دينار ۱۱۹۲/۲	ما من يموت الا وهو روحيه،
عمرو بن دينار ۱۰۴۸/۲	ما من يموت الا وهو،
عمرو بن دينار ۱۱۹۱/۲	ما من يموت الا وهو،



ابراہیم النخعی ۷۰۹/۱	ان وائل رأى مرة يفعل ذلك ،
ابراہیم النخعی ۷۳۱/۱	الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم بدعة ،
ابراہیم النخعی ۵۱۱/۱	صلیت مع الرصافي العصر،
ابراہیم النخعی ۸۱۸/۱	كانت الصديقة تؤمر النساء ،
ابراہیم النخعی ۹۵۶/۱	كانت الصلوة في العیدین ،
ابراہیم النخعی ۵۳۳/۱	كنا نجمع بين الظهر و العصر،
ابراہیم النخعی ۵۰۲/۱	ما اجتمع كما اجتمعوا على التنوير،
ابراہیم النخعی ۷۳۲/۱	ما ادرکت احد يجهر ،
ابراہیم النخعی ۱۷۴۳/۲	ما اسکر كثيره فقليله حرام خطاً،
ابراہیم النخعی ۱۷۸۱/۲	السكر حرام من كل شراب،
ابراہیم النخعی ۱۷۸۶/۲	القدح الا خیر الذی سکر منه،
ابراہیم النخعی ۱۷۴۱/۲	كان يشرب الطلاء قد ذهب ثلثاه،
ابراہیم نخعی ۱۱۰۸/۲	اذا فحنتك الجنازة و لست،
علقمه بن قیس ۶۷۴/۱	ان اول من قرء خلف الامام،
علقمه بن قیس ۶۷۳/۱	لأن اعض على جمرة ،
عكرمه مولى ابن عباس ۷۲۹/۱	انا اعرابی ان جهرت ببسم الله ،
حسن البصری ۷۲۰/۱	انما يفعل ذلك الاعراب،
طاؤس ۶۱۴/۱	اللهم احفظ حدقتی ،
خضر ۶۱۶/۱	من قال حين يسمع،
سفيان الثوري ۷۳۳/۱	يا شعيب! لا ينفعك ما كتبت،
ربطه حنفيه ۸۱۹/۱	ان ام المومنین امتهن وقامت،
علقمه بن قیس ۷۲/۱	لم يقرء علقمة خلف الامام،
عوف بن مالك ۱۹۴۴/۲	اذا اردا احدكم الشفاء،

۱۲۱۲/۲	قتادہ	بلغنی ان الارض لا تسلط علی ،
۱۱۱۰/۲	عامر شعبی	یتیمم اذا خشی الفوت ،
۲		کان صداقہ لا زواجه ،
۱۵۷۶/۲	اسماء بنت الصدیق	تزوجنی الزبیر و مالہ فی الارض ،
۱۱۱۱/۲	حکم	اذا خفت ان تفوتک الصلوۃ ،
۱۱۱۲/۲	الزہری	اذا فحنتک الجنازۃ وانت ،
۱۱۱۳/۲	حسن بصری	یتیمم و یصلی ،
۱۷۷۶/۲	حسن بصری	تطبخہ حتی ذہب الثلثان ،
۱۱۱۵/۲	ابراہیم تیمی	لما کفن و وضع ،
۱۱۴۳/۲	عقبہ بن عامر	ما ابالی فی القبور قضیت حاجتی ،
۱۶۰۷/۲	ربیع بنت معوذ	فجلس علی فراشی کمجلسک منی ،
۱۱۸۱/۲	سلمان فارسی	ان ارواح المؤمنین فی
۱۲۶۴/۲	شرحبیل بن حسنہ	لیس بالطوفان ولا بالرجز ،
۱۴۱۱/۲	عمار بن یاسر	من صام الیوم الذی شک فیہ ،
۶۸۷/۲	کعب احبار	لأن ازنی ثلث ،
۱۷۷۳/۲	ابو موسیٰ اشعری	کان یشرب من الطلاء
۱۲۳۲/۲	ابو وائل	کان عند علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مسک ،
۱۶۱۱/۲	ابو مسعود	اجلس انی شئت فاسمع م عنا ،
۱۷۰۳/۲	عبد اللہ بن سلام	الربا ثلثۃ و سبعون حوبا
۱۷۸۷/۲	ابو عبید اللہ و ابو طلحہ	کانوا یشربون من الطلاء ،
۱۷۶۶/۲	ابو عبید اللہ و ابو طلحہ	بعہ عصیرا ممن یتخذہ ،
۱۷۷۸/۲	عمر بن العزیز	لا تشربوا من الطلاء حتی یذہب ،
۱۷۷۵/۲	سعید بن المسیب	اذا طبخ الظلاء علی الثلث ،



۱۲۲۷/۲	سعید بن المسيب	حضرت مع ابن عمر فی جنازة،
۱۰۳۵/۲	سعید بن المسيب	حضرت مع ابن عمر فی جنازة،
۱۱۸۰/۲	سعید بن المسيب	ان سلمان الفارسی عبد الله بن سلام، سعید بن المسيب
۱۷۷۱/۲	سعید بن المسيب	الذى يطبخ حتى يذهب،
۱۷۷۴/۲	سعید بن المسيب	لا حتى يذهب ثلثاه،
۳۹۳۷/۶	سعید بن المسيب	ان آخر القرآن عهدا
۳۹۳۸/۶	سعید بن المسيب	آخر القرآن عهدا با العرش
۳۸۵۵/۶	سعید بن المسيب	لا اقول فی القرآن شیئا
۳۸۵۶/۶	سعید بن المسيب	اذا سألناه عن تفسیر آیه
۳۸۵۹/۶	سعید بن المسيب	فالحق فیما راوه
۳۹۴۹/۶	سعید بن المسيب	لیس من یوم الاوتعرض
۱۵۳۸/۲	عروه بن الزبیر	ان ام حبیبہ كانت،
۱۶۳۴/۲	عروه بن الزبیر	كان الرجل اذا طلق امرأته،
۱۲۴۶/۲	عروه بن الزبیر	لا والله! ما هی قدم،
۱۰۴۹/۲	مجاهد	اذا مات الميت فملك قابض نفسه،
۱۰۹۰/۲	مجاهد	اذا مات الميت فملك قابض نفسه،
۱۳۷۱/۲	مجاهد	لوا نفقت مثل ابی قبیس،
۶۲۸/۱	مجاهد	المؤذنون اطول الناس ا عناقا،
۳۳۳۶/۴	مجاهد	انا محمد،
۳۲۵۵/۴	مجاهد	قال رجل من المنافقین،
۳۹۶۷/۶	مجاهد	فرحت له السموات السبع
۱۰۵۱/۲	سفيان ثوری	ان الميت یعرف کل شیء،
۱۰۹۳/۲	سفيان ثوری	ان الميت لیعرف کل شیء،

- بلغنی انه ما من میت یموت، بکر بن عبد اللہ المزنی ۱۰۵۱/۲
- بلغنی انه ما من میت یموت، بکر بن عبد اللہ المزنی ۱۱۸۳/۲
- حدثت ان المیت، بکر بن عبد اللہ المزنی ۱۱۹۶/۲
- حدثت ان المیت، بکر بن عبد اللہ المزنی ۱۰۵۵/۲
- بلغنی ان الموتی یعلمون، بکر بن عبد اللہ المزنی ۱۱۳۸/۲
- ان خالد بن الولید کان یشرب الطلاء، خالد بن ولید ۱۷۹۱/۲
- الروح بید الملك یمشی به، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ ۱۰۵۳/۲
- الروح بید الملك یمشی به، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ ۱۱۹۴/۲
- ان الملك ینطلق فیأخذ عطا خراسانی ۲/۲
- ما من میت یموت الا وروحہ، ابن نجیح ۱۰۵۴/۲
- ما من میت یموت الا وروحہ، ابن نجیح ۱۱۹۵/۲
- ان فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما حضرتها، عبد اللہ بن محمد بن عقیل ۱۰۶۰/۲
- اقبل مروان یوما فوجد داؤد بن صلح ۱۱۳۲/۲
- بلغنی ان ارواح المومنین، مالک ۱۱۸۲/۲
- یا رسول اللہ! استسق اللہ لامتك، بلال بن الحارث ۲۵۵۴/۳
- کلمات لا یتکلم بہن احد، عبد اللہ بن عمرو بن العاص ۲۵۹۱/۳
- کان طاعون فی الشام، ضحاک بن قیس ۲۶۱۷/۳
- یعت من رسول اللہ ﷺ سراویل ابو صفوان ۱۹۵۵/۳
- ان اللہ تعالیٰ یقعده علی الكرسی، عبد اللہ بن سلام ۲۶۵۶/۳
- انہم کانوا یقرؤن عشر آیات ولا یأخذون ابو عبد الرحمن بن سلمیٰ ۲۷۲۸/۳
- ان ام سلمة ارته احمر، عثمان بن عبد اللہ بن مویہب ۲۰۱۰/۳
- دخلت علی ام سلمة فاخرجت، عثمان بن عبد اللہ بن مویہب ۲۰۰۹/۳
- من اردان یکون حمل زوجته، عطاء بن ابی رباح ۷/۳



۲۹۲۷/۴	عبد اللہ بن سلام	انا لنحد صفة رسول الله ﷺ
۳۳۶۷/۴	بلال بن الحارث	خرجت تاجرا الى الشام،
۲۹۱۴/۴	اسود بن مسعود ثقفیہ	انت الرسول الذى ترجى فواضله،
۲۹۲۱/۴	عبد اللہ بن عبد اللہ	انك الدليل ورسول الله ﷺ
۳۳۵۵/۴	عبد اللہ بن ابی اوفی	لو قضی ان يكون بعد محمد ﷺ
۳۲۳۵/۴	اسامہ بن شریک	اتيت النبي ﷺ، واصحابه حوله كان،
۳۴۱۹/۴	عثمان بن عبد اللہ	فاخرجت ام سلمة شعرا من،
۳۸۶۰/۶	قاسم بن محمد	انا والله ما نعلم
۳۸۶۱/۶	قاسم بن محمد	انكم تسألون عن اشياء
۳۸۶۲/۶	قاسم بن محمد	ان اشد من ذلك عند الله
۳۶۵۶/۴	كعب الاحبار	ان السماء تدور على نصب،
۳۶۵۵/۴	كعب الاحبار	ان السماء فى قطب كقطب الرجا،
۳۶۵۴/۴	كعب الاحبار	ان السموات تدار على منكب ملك،
۲۸۵۱/۴	كعب الاحبار	ان الله تعالى قسم رؤيته وكلامه،
۳۳۱۱/۴	كعب الاحبار	فرايت فى بعض ما انزل الله،
۲۸۸۲/۴	كعب الاحبار	نجدہ محمدا رسول الله ﷺ
۳۶۹۹/۴	كعب الاحبار	لا تقطر عين ملك منهم،
۲۹۰۲/۴	عروہ بن الزبير	انت والله الاعز والعزیز،
۳۵۰۱/۴	عروہ بن الزبير	اسلم على وهو ابن ثمان،
۲۸۵۸/۴	حسن بصری	لقد رأى محمد صلى الله تعالى عليه وسلم،
۳۴۱۳/۴	حسن بصری	قد علم الله انه ما به اليهم حاجة،
۳۶۰۶/۴	عكرمة	خلقت الملائكة من نور العزة،
۳۶۰۷/۴	يزيد بن رومان	ان الملائكة روح خلقت،

۳۴۴۳/۴	سعید بن حبیر	کان یوضع لمسلمین علیہ الصلوۃ والسلام،
۳۶۴۵/۴	عطا خراسانی	ان الملك ينطلق فيأخذ من تراب،
۳۴۶۳/۴	علی بن حسین	منزلهما الساعة وهما ضجيعاه ،
۳۴۷۶/۴	محمد بن حنفیہ	لا نه كان افضلهم اسلاما،
۳۴۶۴/۴	محمد الباقر	اجمع بنوا فاطمة علی ان يقولوا،
۳۴۶۵/۴	محمد بن عبد اللہ بالمحضر	لهما فضل عندی من علی ،
۳۴۶۶/۴	زید بن علی بن حسین	انطلقت الخوارج فبرأت،
۳۸۵۲/۶	جندب بن عبد اللہ	اخرج عليك ان كنت
۳۸۵۳/۶	عمران بن حصین	هل فی القرآن یبین عدد رکعات
۳۸۵۴/۶	عقبہ بن عامر	الا تعجبون من هذا
۳۸۵۷/۶	ابن شہاب	لا يكون اعتكاف الا بصوم
۳۸۶۳/۶	عطا بن ابی رباح	انی استحيى من الله ان يدان
۳۸۷۱/۶	ربیعہ بن عبد الرحمن	ان الله تعالى انزل القرآن
۳۸۷۲/۶	مالک بن انس	الحکم الذی یحکم به بین الناس
۳۸۷۳/۶	سفیان بن عیینہ	سل العلماء وسل الله التوفيق
۳۸۸۸/۶	مجاہد وعطا	ما من احد الا وماخوذ من قوله
۳۸۸۹/۶	مالک بن انس	ما من احد الا وماخوذ من قوله
۳۸۴۲/۶	عمار بن یاسر	فاذا كان تجشمنها لكم
۳۸۹۰/۶	عامر الشعبی	لا ادری نصف العلم
۳۸۹۲/۶	عبیدہ السلمان	لقد حفظت من عمر
۳۹۳۰/۶	ابن جریح	مکث النبی ﷺ بعد ما انزلت هذه الآية
۲۹۳۲/۶	براء بن عازب	ان آخت آية نزلت
۳۹۳۴/۶	عامر التعبی	تهبدمت منار المجاهلية



آخر ما نزل من القرآن	سعید بن جبیر	۳۹/۶
ان النبی ﷺ حکث بعدها	ابن جریح	۴۰/۶
فرحت له السموات السبع	السدی الكبير	۳۹۶۸/۶
اعطی محمد ﷺ حنین الجذع	الشافعی	۳۹۷۳/۶
مامات رسول الله ﷺ حتی کتب	عون بن عبد الله	۴۰۱۸/۶
الراسخون فی العلم یعلمون	ضحاک	۳۶۸۴/۶
ان یأجوج ومأجوج یغدون کل یوم	ابو حذیفة	۳۷۳۳/۶
ان یأجوج ومأجوج من ولد آدم		۳۷۲۰/۶
ان یأجوج ومأجوج ذریة آدم		۳۷۲۱/۶
ان یأجوج ومأجوج لهم نساء		۳۷۲۳/۶
ان یأجوج ومأجوج یجامعون		۳۷۲۴/۶
ان یأجوج ومأجوج اقل ما یتربک		۳۷۲۵/۶
انما رأی الائمة فیما لم ینزل فیہ	عمر بن عبد العزیز	۳۷۶۱/۶
لم یکن بعد النبی ﷺ	محمد بن سیرین	۳۷۶۲/۶

## اقوال احبار الیہود،

احفظوا ما اقول لکم،	۳۳۸۸/۴
اما انه سوف یبعث منکم،	۳۳۸۰/۴
قد طلع الکوکب الاحمر،	۳۳۸۷/۴
کان احبار یهود نبی قریظہ،	۳۳۸۵/۴
کان النبی یبعث الی قومہ،	۳۳۸۲/۴
کنا یهود فینا کانوا یذکررون،	۳۳۸۴/۴
هذا کوکب احمد قد طلع،	۳۳۸۳/۴
یا اهل یثرب قد ذهب	۳۳۸۶/۴





# فہرست عنوانات جلد ششم

۷	ایمان و اسلام
۱۳	کتاب اللہ ہر چیز کا بیان
۱۴	افادہ رضویہ
۱۷	افادہ رضویہ
۲۳	افادہ رضویہ
۲۵	افادہ رضویہ
۲۶	افادہ رضویہ
۲۶	ستر ہزار بے حساب جنت میں
۳۶	سو میں ننانوے دوزخی
۳۹	ہزار میں نو سو ننانوے دوزخی
۴۱	افادہ رضویہ
۴۷	یا جوج و ما جوج اولاد آدم ہیں
۵۰	افادہ رضویہ
۵۲	افادہ رضویہ
۵۵	افادہ رضویہ
۷۰	افادہ رضویہ
۷۲	تورات اور علم غیب
۷۶	سنت رسول کی اہمیت
۸۲	کتاب اللہ امت کے حق میں تبیان نہیں (ایک سو سے زیادہ احادیث سے ثبوت)
۱۱۸	افادہ رضویہ
۱۲۶	افادہ رضویہ











# جامع الاحادیث مکمل دس جلدوں کا اجمالی خاکہ

- (۱) مقدمہ: تقارین و مشائخ، تدوین حدیث، حالات محدثین و فقہاء۔ اصطلاحات حدیث
- (۲) جلد اول: حدیث (۱) تا (۱۰۱۶) کل احادیث (۱۰۱۶)
- (۳) جلد دوم: حدیث (۱۰۱۷) تا (۱۹۴۹) کل احادیث (۹۳۳)
- (۴) جلد سوم: حدیث (۱۹۵۰) تا (۲۸۰۰) کل احادیث (۸۵۱)
- (۵) جلد چہارم: حدیث (۲۸۰۱) تا (۳۶۶۳) کل احادیث (۸۶۳)
- (۶) جلد پنجم: فہارس۔ فہرست آیات، احادیث، عنوانات، مسائل ضمنیہ، اطراف حدیث، حالات راویان حدیث،
- (۷) جلد ششم: حدیث (۳۶۶۴) تا (۴۱۳۴) کل احادیث (۴۷۱)
- (۸) جلد ہفتم: تفسیر سورۃ فاتحہ تا سورۃ نساء کل آیات (۱۳۲)
- (۹) جلد ہشتم: تفسیر سورۃ مائدہ تا سورۃ فرقان کل آیات (۲۱۶)
- (۱۰) جلد نہم: تفسیر سورۃ شعراء تا سورۃ ناس کل آیات (۲۱۷)

﴿تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ﴾

